صفحہ ۱۹۰ لایق ملاحظہ ترقی خواہان اسلام و صفحہ ۱۹۷ لایق مطالعہ ناظرین خط جعلی دہلی و رسالہ چودہ گلابی
متضمن و مجوز لعن و طعن مجتہدین عظام و صفحہ ۲۱۸ لایق توجہ گورنمنٹ والا مقام و کافۂ انام

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر ہفتم — جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مہمہ مجتہدین اہل السنہ

بابت ماہ رمضان سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیا و لایبریری و سوسائٹی ہا	عہ	ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	[illegible]	[illegible]
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور سالانہ پیشگی داخل کریں	ے	۱۲
۵	للاہی قیمت	بے وسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر علمی رغبت رکھیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا (۳) خط و کتابت و ارسال زر تا اطلاع ثانی بنام مہتمم پورے پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا چاہیے اور ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا۔

ابو سعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنہ
مالیر کوٹلہ ضلع لودہیانہ

خریداران اشاعۃ السنہ کو ہدایت

رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ کا صفحہ دوم پڑہیں اور میری التماس مندرجہ صفحہ مذکورہ کیطرف توجہ کریں ورنہ اس نمبر کے شایع ہونیسے ایک ہفتہ بعد بیرنگ خطوط کا سلسلہ جاری ہوگا کیونکہ پیڈ اور رجسٹرڈ خطوط نے انپر کچھہ اثر نہ کیا خدا جانے ہمارے وہ معاونین کہاں چلے گئے یا سو گئے جو سال ہو چکا ہے گذرنے نہ دیتے کہ سالانہ یا ششماہی یا سہ ماہی قیمت ارسال فرمایا کرتے۔ وہ آنکھ کھولکر یہ تو دیکھیں کہ یہ اپریل کا کونسا مہینہ ہے اور نمبر رسالہ یا ضمیمہ (جو انکو پہنچ چکا ہے) کونسا ہے اور انکی طرف سے اس سال میں کیا وصول ہوا ہے۔

چشمہ نور پریس امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یک نشد دو شد

وہ مرض جسکا علاج اشاعۃ السنۃ نمبرہ جلد ۶ مین بتایا گیا ہی ہنوز دور نہوا تھا کہ ایک مرض مسلمانون مین اور پھیلا یعنے گلابی چوورقہ کا فتنہ ہنوز فرو نہوا تھا کہ ایک فتنہ اور مسلمانون مین کھڑا ہوگیا جسکے بیان وازالہ کے لئے مضمون ذیل لکھا جاتا ہے رب الناس اذھب الباس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما

ترقی معکوس

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ہماری قوم ہمارے اسلامی بھائیون ہمارے مذہبی رشتہ دارون کا حال **گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل** کا مصداق ہو رہا ہے ـــ

کچھہ کہتے ہین تو اپنی شکایت کرنی پڑتی ہے جس سے اقوام غیر کی نظرون مین اپنی ذلت وحقارت ہوتی ہے **چپ رہتے ہین** تو اپنی قوم کی تباہی حالت دن بدن ترقی کرتی نظر آتی ہے ۔

آخر اس کشمکش کے بعد کچھہ کہنے ہی کو ترجیح معلوم ہوتی ہے اور جو ذلت وحقارت اقوام غیر کی نظرون مین بصورت شکایت نظر آتی ہے سکوت مین اس سے بڑھکر دکھائی دیتی ہے اسلئے ہم ناچار ہوکر کچھہ کہتے ہین اور اپنی قوم کے آگے کمال ادب نیاز وعجز وانکسار سے التجا کرتے ہین کہ وہ غور سے اسکو پڑھین

یٰلیت قومی یعلمون

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہم جب اکناف عالم مین سرسری نظر کرتے اور دنیا و مافیہا کی حالات آنکھ سے دیکھتے اور اخبارون مین پڑھتے ہین تو مسلمانون کے سوائے اکثر اقوام کو کیا مذہب میں اور کیا معاشرت مین روز افزون ترقی پر پاتے ہین -

انگریزون وغیرہ اقوام یوروپین کو دیکھو اونھون نے معاشرت مین کیا ترقی کی ہے کہ اسوقت وہ ضرب المثل ہو رہی ہے اور اُنکی مذہبی ترقی بھی اُنکی سابق حالت سے کچھہ کم نہین ہے اِسکے جواب مین اگر کہو کہ وہ صاحب شوکت و سلطنت ہین اور جو کرتے ہین بزور شمشیر کرتے ہین جس سے مسلمان تہیدست ہین تو ہم اور مثالین برہمو و آریہ کی پیش کر سکتے ہین -

برہم سماج نے جو تہوڑے ہی دنون مین ترقی کی ہے وہ کس کی تلوار کے زور سے ہوئی - **نوخیز قوم آریہ** جو دن بدن ترقی کر رہے ہین وہ کس سلطنت کی مدد سے اور کس کے تلوار کے زور سے **عموماً** ہنود و بنگال و ممالک مغرب و شمال و پنجاب ہی کو دیکھو اور انصاف سے کہو وہ کیسی [illegible] کر رہے ہین کیا وہ بہی کسی مُلک یا حصّہٓ مُلک کے پادشاہ ہین - ؟

اور جب ہم اپنے گروہ مسلمانون کی طرف نظر غائر سے دیکھتے ہین اور آنکھ پر چشمہ (عینک) چڑھا کر خوردبین لگا کر اِنہین ترقی کے آثار ڈھونڈھتے ہین تو اِسکا کہین اثر و نشان نہین پاتے اور اپنی نگاہون کو *ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ* کا مصداق بناتے ہین **ہان** بجائے اِسکے ترقی معکوس کے آثار کالشمس فی رابعۃ النہار بلا اشتباہ و استتار مشاہدہ کرتے ہین **اِنکی** دُنیاوی ترقی معکوس تو عیان ہی محتاج اظہار و بیان نہین ہے کون نہین جانتا کہ اِنکی ذلّت و افلاس پر دوست و دشمن دونو کے گہر مین ماتم ہو رہا ہر **کوئی** لارڈ ڈرپن بالقابہ کے آگے اُنکی مفلسی و بدحالی کا رونا روتا ہے -

* پہر تو آنکھ کو دوبارہ پہرا کر دیکھہ تیری نگاہ تیری طرف عاجز ہو کر اور تہک کر پہر آئیگی یعنی کچھہ دیکھہ نہ سکیگی ::

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کوئی اُنکی شکایت حال مین اخبار دن کے اوراق سیاہ کرتا اور اپنا وقت کھوتا ہے کوئی لکچرون اور منادیون کے ذریعہ سے انکی تباھی حال پر آنسو بہاتا ہے اسمقام مین صرف اُنکی **مذہبی** ترقی معکوس کا بیان اور اسپر افسوس مدّنظر ہے۔

اگر انکے اِس سال کا پہلے سال سے اور اس سے پھلے کا اوس سے پھلے سے مقابلہ کرتے ہین تو علم مین کمالات مین ترقی مذہب مین اشاعت اسلام مین سبھی مین **فیصدی** پچاس اور بعض امور مین فیصدی **نوے** کی ترقّی **معکوس** (تنزل) اِنمین پاتے ہین علم وکمالات کے تنزلات ہم پھر کسی موقع پر بیان کرینگے (اگر ہمارے بھائی ہماری اِن باتون کو عداوت واہانت پر حمل نہ کرین گے۔ بالفعل ہم اُن کی مذہبی ترقی معکوس کو بیان کرتے ہین۔ پہلے سال اگر کسی شہر مین ایک لاکھ مسلمان شمار کئے جاتے تھے تو اِس سال وہان پچاس ہزار رہگئے ہین اور اگر اُنکے اصول پر زیادہ توجہ کرکے دیکھین تو لاکھ مین سے دس ہزار ہی نظر آتے ہین

اِن [illegible] مرتد ہوگئے ہین اور اسلام سے چھوڑ کر کسی اور دین عیسائی یھودی مین داخل ہوگئے ہین بلکہ مقصود اِس سے یہہ ھے کہ وہ اپنی ہی اسلامی بھائیون (جو میدان ترقی معکوس کے شہسوار ہین) کے باضابطہ حکم وفتوے سے دین اسلام سے خارج کئے گئے ہین کوئی وہابی کوئی بدعتی کوئی مشرک کوئی لامذہب کوئی رافضی کوئی نجدی قرار پاکر گروہ اہل اسلام سے علیحدہ ہوئے ہین۔

ہمنی اپنی **مدت العمر** مین جہانتک کتب (حدیث تفسیر فقہ اصول عقاید وغیرہ اسلامی علوم کا) عبور کیا اُنمین یھی **مسئلہ** پایا کہ جس مسلمان سے کوئی کلمہ کفر وارتداد یا فعل موجب حد وسزا شرعی سرزد ہو اُسکو اس سے انکار کرانا وتاویل مکرجانیکے تلقین کرنا اور اُس انکار وتاویل کو (بفرض وقوع اِس

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قول و فعل کو) توبہ قرار دینا اور جسکے قول مین ننانوے وجوہ کفر ہون اور
ایک وجہ اسلام اُسکو اُس ایک وجہ اسلام کے اعتبار و لحاظ سے دائرہ اسلام
مین جگہہ دینا اور بلحاظ وجوہ کفر اسلام سے خارج نہ کرنا لازم ہے مگر یہان اس قضیہ
کا عکس ہوتا ہے جس شخص سے کوئی فعل و قول موجب کفر سرزد نہوا ہو اُسکو خواہ
مخواہ اسکا قائل و فاعل قرار دیا جاتا ہے اور جس کے قول یا فعل مین ننانوی وجوہ
اسلام ہون اور ایک وجہ کفر اُسکو ایک وجہ کفر کے لحاظ سے کافر
ٹھہرایا جاتا ہے پھر اس طرفہ پر یہ طرّہ چڑھایا جاتا ہے کہ جو اس کافر کے کفر مین
شک کرے وہ خود کافر ہو جاتا ہے اور جو اس شک کرنیوالے کے کفر مین تردد کرے
وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اِس تدبیر سے اصلی کافر جو ان باتون کے مرتکب قرار دئے
جاتے ہین فیصدی پچاس نکلتے ہین اور جو انکے کفر مین یا شک کنندہ کے
کفر مین شک کرنے کے سبب کافر بنتے ہین وہ فیصدی نوے پیدا ہوتے ہین
تو اِن لوگون کو واجب یہ تھا کہ اِس اتفاقی [illegible] جسکا خلاف [illegible] آجتک
کسی کتاب حدیث و فقہ اور کسی مذہب شافعی و حنفی مین نہین دیکھا) پر عمل کرکے
تاویلی و نادانستہ کفر کے مرتکبون کو مسلمان بناتے اور مسلمانون کا عدد بڑھاتے اُنھون
نے اپنے فاسد خیالون سے اسکا خلاف تراش کر اسکے ذریعہ سے مسلمانون کو کافر بنایا
اور مسلمانون کا نمبر (جو پہلے ہی پاس ہونے کے درجہ سے کم تھا) اور بھی گھٹایا
اور اِس رباعی کا مصداق بنکر دکھایا ہے

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا | دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام | کہ با دوستانت خلافست و جنگ

اور اپنے آپ کو یہ شعر نہ سُنایا "تو برائے وصل کردن آمدی * نے برائے فصل کردن آمدی"
ایک شخص دوسرے سے پوچھتا ہے کہ آپکے اعتقاد مین خدا کا جھوٹ بولنا جایز ہے ؟

3

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا غیر مسلّم ہے؟ اور آپکے مذہب مین مرد کی منی شکر مین ملا کر کھانا درست ہے؟ دوسرا اس سے یہہ سوال کرتا ہے کہ آپ کے اعتقاد مین امام فروعی مذہب پیغمبر اسلام مین نبوت مین شریک ہے؟ اور اُسکا قول پیغمبر کے قول سے تمہارے نزدیک مقدم ہے اور تمہاری مذہب مین عورت کے اندام نہانی کی رطوبت شکر مین ملا کر نوش جان کرنا مباح ہے؟ وعلی ہذا القیاس پھر ہنوز ایک شخص دوسرے کو جواب دینے نہین پاتا کہ وہ اُس کے سکوت و توقف ہی سے بحکم الخاموشی نیم رضا اسکو ان باتون کا قایل اور اِس قایل ہونیکے سبب سے کافر قرار دیتا ہے اور اگر وہ اِن باتون سے برملا انکار کرے تو اِس انکار کو وہ نفاق اور تقیہ قرار دیتا ہے غرض بہر صورت اُسکو دائرہ اسلام سے خارج کر کے کافرون کے گروہ مین ملا کر اور جہنم مین پہنچا کر لوٹتا ہے۔

اس قسم کی کارروائی آجکل ایک تو وہ ہوئی ہے (جو اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین بضمن مسلمانونکی خوفناک حالت مذکور ہو چکی ہے) دوسری یہ کہ جب جناب مولانا وشیخنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی جنکا اس وقت (امیر المومنین وامام المحدثین ہونا نہ سہی) کلمہ گو ہونا تو مسلم روزگار ہے بارادہ حج بیت اللہ بمبئی مین وارد ہوئے تو وہان کے خیر خواہان اسلام و ترقی جویان مسلمانان علما و مشایخ (جن کے پیش امام مولوی خلیل الرحمن صاحب لودہیانوی ہین جن کے اسم و رسم سے ہم واقف نہین شاید وہ مولوی سیف الرحمن صاحب پسر مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی ہون جو زمانہ غدر سے غایب ہین) اس قسم کے چند سوالات لیکر مولٰینا ممدوح کے گرد ہو گئے اور اِس امر کے فکر مین لگے کہ انکو اِن باتون کا قایل ٹھہرا کر کافر بنائین اور جسٹر اسامیوار مسلمانون سے اِنکا نام خارج کر کے ایک نمبر گھٹائین مولانا ممدوح نے جب اِن سوالات کو سُنا تو برملا صاف

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　ahmadimuslim.de

فرمایا کہ "یہ سب مجھپر بہتان ہے اور ان باتونکا معتقد کافر ہے"
(چنانچہ اشتہار مطبوعہ مطبع حسنی بمبئی مین (جو اس گروہ کے پیش امام مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مشتہر کیا ہی) یہہ جواب منقول و موجود ہے **مگر** یارون نے اِس جواب کو نہ مانا اور صرف اِس بہانہ سے کہ جناب ممدوح نے اِس انکار کو بطور اقرار نامہ لکھکر رجسٹری کیون نہین کرا دیا (یعنے تحریری جواب کیون نہین دیا) انکو اِن باتون کا قائل ٹھیراہی دیا اور اِن سوالات کو اخبارون مین خوب مشتہر کرا دیا۔

اِس کارروائی مین **پہلے** تو عموماً مسلمانون کی حالت پر **افسوس** آتا ہے کہ اونکی اور اُن کے مذہب اسلام کی نسبت ایسی باتین عالم مین شایع ہوئی ہین جن پر عیسائی و ہنود ہنسی اڑاتے ہین **پھر اُن** خیرخواہان اسلام پر جنہون نے یہہ باتین تجویز کر کے پیش کین **پھر** اُن مسلمان اخبار نویسون پر جنہون نے یہہ باتین بلا تردید اپنے اخبارون مین شایع کر دین **سب سے** زیادہ افسوس اڈیٹر اخبار **نور الانوار** پر ہے [illegible] شایع کی (چنانچہ مشیر قیصر مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء اُس سے ناقل ہے) کہ مولانا ممدوح نے ان سوالات کا جواب کافی یا نہین دیا اِس سے اُن اخبارون کے مقلدین ناظرین یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ مولانا ممدوح ضرور اِن باتون کے قائل ہین و بناء علیہ ایک جم غفیر اہل اسلام کو جنکی تعداد اِس اخبار (نور الانوار) مین اسّی لاکھ بتائی ہے) دایرہ اسلام سے خارج کر رہے ہین۔

مین ان **حضرات** سے **سوال** کرتا ہون کہ کیا اُنکے نزدیک کافی و شافی جواب یہی تہا کہ وہ اِن باتون کو مان لیتے اور کھلم کھلے کافر بنتے یا اُن کے رد و انکار مین قلم اُٹھا کر اُن کو شہرۂ آفاق کرتے اور اقوام غیر سے اسلام پر ہنسی کراتے جیسی اِن حضرات نے کرائی ہے۔ **باطل باتون** کا شایع کرنا (رد کے ساتھ کیون نہ ہو) اچھا نہین ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اِسلئے مولانا ممدوح نے زبانی جواب متضمن انکار پر اکتفا کیا آپنے تو صریح انکار کیا اگر آپ اُن کے جواب مین محض سکوت ہی اختیار کرتے تو بھی بحکم آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی اور جواب --- باشد خموشی ایک نوع کا کافی جواب تھا یہ ضروری نہین ہے کہ ہر بات کا جواب تقریری یا تحریری ھی دیا جاوے

بھلا کوئی شخص کسی شریف آدمی سے پوچھے کہ جناب آپ گوہ کھایا کرتے ہین یا آپکی بہو بیٹی مین فلان عیب ھی تو اِسکا جواب وہ شریف آدمی صاحب حیا بجز سکوت اور کیا دیسکتا ہے ؟ کیا ایسا بھی کوئی ہے جو اسکے جواب مین تقریرًا یا تحریرًا اس امر کے درپے ہو جائے کہ ہم تو نہین --- کھایا کرتے اور ہماری بہو بیٹی اس عیب سے بری ہے - پھر اسکو اخبار چھاپنے کے لئے اخبار نویسون کے حوالہ کر دے -

مسلمانو ! آؤ خدا سے **شرماؤ** اَب بھی ایسی باتون سے جو ترقی معکوس کی علّت تامہ ہین **باز آؤ** اسلام کو **بڑھاؤ** - مسلمانون کے عدد کو (برائے نام ھی کیون نہ ہو) بڑھنے دو مسلمان آگے ہی تھوڑے ہین تم اِن کو اور نہ گھٹاؤ اور کافرون کی تعداد کو نہ بڑھاؤ اور اگر تمکو **کافرونکی ایسی ہی بکثرت ضرورت** وحاجت ہی **تو** دُنیا مین اِن کلمہ گویون کے سواے کافر اور بہت ہین جو تمہارے دین سے نبی سے قرآن سے اسلام سے برملا کفر (انکار) کے مدعی ہین اِن ہی سے اپنا کام چلاؤ اور ضرورت وحاجت کو پورا کرو - آیندہ اختیار ۵

ہمارا کام سمجھانا ہی یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

---

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حسن عقیدت محدّثین

بجناب آئمّہ مجتہدین

اندنون جو اہلحدیث ہند پر اُن کے مخالفین یہہ تہمتین لگاتے ہین کہ وُہ
ائمہ مجتہدین و اولیاء کاملین اور انکے اتباع صالحین کو بے ادبی سے یاد کرتے ہین
اور انکی عالی جناب مین سوءظنی رکھتے ہین (چنانچہ گلابی چو ورقہ اور اس سے پہلے جعلی خط
مفسدین دہلی مین (جسکا ذکر و جواب اشاعۃ السنہ نمبرہ جلد ۶ مین گذر چکا ہے) بڑی
طمطراق سے یہہ تہمتین درج کی گئی ہین) اُن کے جواب مین جو کچھہ ہمنے یا اَور
خیر خواہان اسلام و اتفاق جویان اہل اسلام نے کہا ہے اُسکو اِس گروہ کے ایک
رئیس [illegible] (مجدد العصر ناقد الاثر نواب والا جاہ امیر الملک مولوی سیّد
محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر) نے بخوبی تصدیق کر دیا ہے
اور اس بات کی بیان ثبوت مین (کہ گروہ محدثین آیمہ اربعہ وغیرہ مجتہدین سلف
صالحین کے جناب مین وہی عقیدت رکھتے ہین جو اُنکو محدثین سلف کی جناب مین
حاصل ہے اور انکے طاعن لاعن کو وہ ملعون اور مردود سمجھتے ہین) ایک سو چار صفحہ
کی ایک کتاب عمدہ اور سلیس فارسی عبارت مین لکھی ہے اور مطبع مفید عام اگرہ مین
خوبصورتی اور صفائی کے ساتھہ چھپوادی ہے جس کا نام نامی یہہ ہے

جلب المنفعۃ فی الذّب عن الائمۃ المجتہدین الاربعۃ

اور اس نام کا ترجمہ یہہ ہے کہ یہہ اس نفع کو کھینچنے اور حاصل کرنیوالی کتاب ہے جو چارون

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مجتہدین کے جناب سے طاعن طاعنین کے روکنے اور دفع کرنے مین حاصل ہے ہم اسمقام مین اِس کتاب کا ہفتح اور خاتمہ اور بعض وسطی وضمنی فقرات ضروریہ کو بعینہا اور بقیہ مطالب ایک سو چار صفحہ کتاب کا دو صفحہ مین خلاصہ اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ ناظرین حق بین وشائقین وفاق آئین اِسکو اِس کتاب کی فہرست سمجھین اور اسے اُنکی خوبی مضامین کو دیکھکر جمال اصلی کتاب کی شایق ہون۔

یہہ **کتاب** گروہ اہلحدیث کی اسارت ادب ائمہ دین سے برارت پر قوی **شہادت** ہے۔ اور جماعت مُتبعین آیمہ مجتہدین وصوفیہ صافیہ کے لئے (جنکو ان تحریرات سے کچھہ کدورت پیدا ہوگئی ہو) دافع سوءظنی وموجب **طمانیت** اور طایفہ مفترین اور محررین کلمات توہین ائمہ دین کے لئے مورث حسرت و**ندامت**

اہلحدیث اِس کتاب کو (نقد جان دیکر کیون نہ ہو) خرید کر بطور سارٹیفکیٹ (سند) اپنے پاس رکہین اور متبعین آئمہ مجتہدین [illegible] اسکو پڑہکر اپنے دامن خاطر کو غبار کدورت وسوءظنی بحق اہلحدیث سے پاک کرین۔ اور اِس زمانہ تنزل وحالت ضعف وقلت اہل اسلام مین ایک دوسرے کو اتفاق واتحاد کی نگاہون سے دیکہین۔ اور **مفتریان** اہل بہتان یا وہ بیخوف خارج از ایمان (جنکی قلم سے سب سے پہلے آئمہ دین کے حق مین گالیان نکلی ہین اس کتاب کو دیکھکر عرق خجالت نہ پائین تو کسی کنوئین یا تالاب ہی مین ڈوب کر مرجائین۔ اور اِسی دوات کی سیاہی سے جس سے آئمہ دین کے حق مین کلمات سب وشتم لکھے ہین اپنا موہنہ کالا کر کے کسی سرنگ مین جا گہسین۔

اِس کتاب کی اشاعت کے بعد انکو زمین پر رہنا اور لوگون کو مُنہہ دکہانا بڑی شرم کی بات ہے ڈوب کر مرجانا یا موہنہ کالا کر کے زمین مین دہس جانا اِس زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (اب اس کتاب کے مطالب کو نقل کیا جاتا ہے) اِس کتاب کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

شروع مین حمد وصلوة کے بعد کہا ہے۔
واجب بر ہر مسلمان آنست کہ بعد از موالات خدا و رسول موالات مومنین از علماء مجتہدین و اولیا صالحین گزینند خصوصاً ولاے آن علما و ائمہ کہ ورثہ پیغمبران اند و بمنزلہ انجم آسمان کہ در تاریکی بر و بحر راہ مینمایند۔ و در ہدایت بر روی خلق می کشایند و بر روایت و درایت ایشان اتفاق اسلامیان ست چہ ہر امت کہ پیش از بعثت خاتم رسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود علماء او شرار آن امت بودند مگر ملت اسلامیہ کہ علماء وے خیار اند چنانکہ این امت وسط امم ست و مرتبہ علماء این امّت مرتبہ خلفاء رسول ست صلعم سنّت مطہرہ وے را صلعم کہ احیاناً مے میر زندہ میکنند و روح تازہ در کالبد اسلام مے دمند بھم قام الکتاب وبہ قاموا وبھم نطقت السنة وبھا نطقوا ○

	ولولاھم ما عرفنا الھوے از تو پیغام [illegible]		فلولا الھوی ما عرفناھم گر دلِ من ہر سبب [illegible]	

صحیح یکے از امامان دین کہ امت سر بقبول ایشان فرو د آوردہ ست ہمچو ائمہ اربعہ مجتہدین وغیر ایشان از جہابذہ حدیث چنان نبودہ ست کہ اعتقاد مخالفت رسول صلعم در سُنّتے از سنن و حدیثے از احادیث وے علیہ الصلوة والسلام بدل داشتہ باشد چہ دقیق سنّت و چہ جلیل و چہ کثیر حدیث و چہ قلیل آن بلکہ ہمگنان متفق بودہ اند بر وجوب اتباع رسول و بر آنکہ ہر کسے از کسان امت چنانست کہ سخن او ماخوذ و متروک می تواند شد الا رسول صلعم لکن اگر یکے را قولے یافتہ شود کہ حدیث صحیح خلاف وے ست پس لا بد وے را در انجا عذرے خواہد بود در ترک آن حدیث و جماع اعذار سہ عذر ست یکی عدم اعتقاد بآنکہ گفتہ رسول ست دوم اعتقاد بآنکہ مرادش باین قول نہ آن مسئلہ ست سوم اعتقاد نسخ آن حکم و این ہر سہ صفت چند سبب دارد

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پہر صفحہ ۳ سے ۲۴ تک ان اسباب کی تفصیل ہین دش سبب بیان کیے ہین جو اکثر جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنہ مین بیان ہو چکے ہین - ازانجملہ ایک سبب یہ ہے - کہ بعض احادیث بعض ائمہ کو نہین پہنچی ہین اسکی تفصیل میں مخفیات صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کو عمدہ طرز سے بیان کیا ہے اور وہ تفصیل ہمارے ضمیمجات ۷۷ء میں ہو چکی ہے -

پہر صفحہ ۲۴ بیان کیا ہے کہ جب کسی مجتہد کا عمل کسی حدیث کے مخالف معلوم ہو تو وہ منجملہ ان اسباب عشرہ کسی سبب پر محمول ہے - اسمین عمدًا مخالفت کی تجویز جائز نہین ہے -

پہر صفحہ ۲۵ سے ۵۶ تک اس امر کو بیان کیا ہے کہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنے پر یا کسی اور امر پر جو وعید آئی ہے مجتہد اُسکا مورد نہین ہو سکتا اور اس کے موانع کو بہ تفصیل بیان کیا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ مسئلہ بھی بیان کیا ہے کہ عام حکم وعید خاص شخص خاص پر نہین لگایا جا سکتا -

ahmadimuslim.de

پہر صفحہ ۵۷ اس بحث کا خلاصہ بالفاظ ذیل بیان فرمایا ہے "خلاصہ کلام درین مقام آنست کہ لعن وطعن جاہلان در حق ائمہ اسلام خواہ از مقلدان دربارہ مخالفان باشد و خواہ از متبعان دربارہ مجتہدان متوجہ بدو امر ست یکی ترک تقلید ائمہ و این ترک را موجب سوء ظن تارک در حق امام شناسند و مثل اوست طعن غیر مقلدان بر مقلدان در ترک عمل بحدیث صحیح کہ مخالف قول ائمہ مجتہدین ست و این را نیز منجر بسوی ائمہ خود دانند و بران بناسب و شتم مخالفان خود مینمایند دیگر طعن و لعن دربارہ فعل بعض افعال ست کہ بران وعید آمدہ و صدور آن از بعض ائمہ معلوم ست پس جواب از امر اول ہمان اسباب معذرت ست کہ مذکور شدہ و نزد وجود اعذار ہیچ یکے را نمیرسد کہ بزرگان دین را در شکنجہ طعن و تشنیع کشد چہ ایشان ہرگز ترک عمل بحدیث از راہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[illegible] و عصبیت و حمیت جاہلیت نکردہ اند چنانکہ پس آیندگان ایشان مدن و
[illegible] صحیحہ و اسباب سالفہ سکینند و جواب از امر ثانی منع لحوق وعید ست بوجوہ
[illegible] کتاب بر وجہ فصل خطاب و علی ہذا جملہ اکابر ملت اسلامیہ مصدق اند
[illegible] این جاہلان بیخبر و سفہاء شوریدہ سر خواہ آئمہ اربعہ مجتہدین باشند
[illegible] صالحہ متصوفین یا طائفہ دیگر از متقدمین خصوصاً آنانکہ پیش
[illegible] سال جلوہ گر بودند و زمانہ خیر قرون ایشان را دریافتہ گو این دریافت قلیل
[illegible] کثیر مثلاً امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ اول ائمہ اربعہ اہل اجتہاد است
امام دار الہجرہ مالک بن انس و امام شافعی و احمد این ہر چہار بزرگوار رضی اللہ عنہم
اجمعین در قرن ثالث از قرون ہجرت مشہود لہا بالخیر بودند۔

پھر صفحہ ۵۰ وغیرہ مین اُن ائمہ کا خیر القرون مین داخل ہونا ثابت کیا ہی اور قرون ثلثہ کی حد بیان کی ہے۔

پھر صفحہ [illegible] امام ابو حنیفہ کے فضائل و مناقب بیان کئے اور جو اُن کی نسبت عربیت سے کم واقف ہونا اور حدیث کی روایت کم کرنا بیان کیا گیا ہے اسکا محمل و مطلب بتایا ہے پھر صفحہ ۵۶ وغیرہ بقیہ آئمہ اربعہ کے فضائل بیان کئے ہین۔

پھر صفحہ ۶۶ مین فرمایا ہے "پس اگر نیک بنگا فند دریابند کہ مقلدان راننگو و تابعان حق جواز برائے ایمہ موصوفین ہمین عصابہ محدثین ست و این احناف و شوافع وغیرہما کہ تقلید را در برابر حدیث اختیار کردہ اند و مسایل قیاسیہ احکام اجتہادیہ بر کلام خدا و رسول ترجیح می نہند در حقیقت تارکان تقلید ایمہ و منکران ارشادات ایشان اند خود جادہ خلاف امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ می سپرند و تہمتش بر متبعان می نہند وقد خاب من افتریٰ"۔

پھر اسکی تائید مین صفحہ ۶۷ سے ۸۲ چارون اماموں کے اس مضمون کے اقوال نقل کئے ہین

7

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ اونہون نے فرمایا کتاب و سنت کے سامنے ہماری اقوال کو چہوڑ دو اور نص کے ہوتے
کسیکی تقلید نکرو امام ابوحنیفہ کے ۷ قول امام مالک کے ۳ امام شافعی کے ۹ امام احمد
کے ۳ - پہر صفحہ ۸۳ مین لوگون کے اس خیالی وادعائی اجماع کی حقیقت بیان کی ہے
جس کا ہر باب مین لوگ بلاتحقیق و ثبوت دعوی کرتے ہین - پہر صفحہ ۸۷ و ۸۸ مین ائمہ محدثین
واصحاب صحاح ستہ کی حالات و فضائل بیان کئے ہین -

پہر صفحہ ۸۹ مین بیان کیا ہے کہ جو نفسانی اختلاف مسلمانون مین آجکل ہو رہا ہے
صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین مین اس قسم کا اختلاف نہ تہا - پہر صفحہ ۹۲ سے ۹۸ تک
باہمی تکفیر سے روکا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ بہی بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک تقلید
بمقابلہ نص حرام و شرک ہے و مع ہذا ہم اس فعل کے مرتکب پر بالخصوص کفر و شرک کا فتوی
نہین لگاتے -

اخیر رسالہ مین صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ مین لکہا ہے وبالجملہ مقصود از خامہ فرسائی درین رسالہ بیان
ahmadimuslim.de
ہمین معنی ست کہ گمان سوء و ادب از عصابہ حدیث در حق ائمہ اربعہ مجتہدین و غیرہم از علماء
دین خواہ متقدمین از سلف صالحین باشند یا متاخرین متبعین افتراء محض و سوء ظنی بحق خاص
مومنین ست ورنہ قدر و منزلت ایشان چندانکہ در نظر زمرہ موحدین بودہ است
معشار آن در طایفہ مقلدین ثابت نمیشود و چہ قسم می تواند شد کہ ہر کہ مسمی بجناب سید المرسلین ست
بانکار حدیث و عمل او را بر سنت صحیحہ او بمقابلہ قیل و قال مجتہدین و مجادلین نمی پسند دارد ازوے
توقع تعظیم و تکریم ائمہ دین کجا و علی فرض المحال اگر عاملان سنت ائمہ را بنظر حقارت می بینند
آخر ہمین جہت می بینند کہ خلاف آنہا با احادیث در احکام و مسائل معلوم ایشان شدہ ست
گو خصم این حرف را از ایشان بنا بر عصبیت و جاہلیت نہ پذیرد نہ بجہت کدام امر دیگر پس
این تحقیر نسبت باز درا مقلدین کہ درباره احادیث و قرآن میکنند و لیل و نہار در ضد
در رد آنکہ مسائل ثابتہ بسنن صحیحہ بودہ اند بے شبہ حقیر و قلیل ست مصرع

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * فرقی کہ از ائمہ مجتہدین تا جناب شفیع المذنبین ست بر فردے از افراد مسلمین مخفی نیست اللہم مگر آنکہ یکے کور مادرزاد باشد و بصر و بصیرتش باطل افتادہ و انکار مقلدین و تحاشی ایشان از اتباع سنن سید المرسلین چیزیست کہ بر ہر یکے از موافقین و مخالفین ظاہر ست و انکارش مکابرہ بیش نیست و اگر انکار ایشان درین باب ثابت ست اہلحدیث چہ گناہ کردہ اند کہ سخن ایشان در تحاشی سوء ادب بجناب ائمہ مجتہدین مقبول نیست ؎ الٰہی دیدہ تحقیق دہ ہر یک مقلد را * چو عینک تا بکی ہر سو بچشم دیگران بیند

خلاصہ مطالب رسالہ ختم ہوا جو غالباً ناظرین کو مطالعہ اصل کتاب کا شائق کریگا جس سے ان کو حسن عقیدت محدثین بجناب ائمہ مجتہدین کا کامل یقین ہوگا وباللہ التوفیق -

خط بنام اڈیٹر مشیر قیصر

میرے معزز و مکرم دوست مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر

السلام علیکم - جو مضمون آپنے اپنے اخبار نمبر ۲۱۴ جلد ۷ مطبوعہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۸۳ء میں بعنوان "علما اہل اسلام کی نااتفاقی" زیب رقم فرمایا ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں اور اسکو ایک سچی اور اتفاق طلبی پر مبنی سمجھتا ہوں - لہذا اس کی شکریہ کو اپنا فرض جانتا ہوں مگر ساتھ ہی اسکے اسقدر افسوس بھی ظاہر کرنا نامناسب نہیں سمجھتا کہ تین فقرہ اِس مضمونکے میری ناقص سمجھ میں نہیں آئے -

ایک یہ کہ گروہ اہلحدیث ایک جدید فرقہ ہے دوم یہ کہ اِس گروہ کی تصانیف میں حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین اور علم حدیث سے لاعلمی وقتاً فوقتاً درج ہوتی ہے - سوم یہ کہ محمد حسین (خاکسار) کی اکثر تصانیف میں ایسا تذکرہ ہوتا ہے جو انکی بعض مخالفین نے کیا ہے جس سے بجز چھیڑ چھاڑ اور کڑوڑ ون آدمی کے دل دکھانیکے کچھ حاصل نہیں" -

منجملہ اِن فقرات کے فقرہ اول کے سمجھانیکی تو میں آپکو تکلیف دینا نہیں چاہتا اسکی سمجھنے میں میں خود ہی مشقت اُٹھاونگا اور جو سمجھ میں آیا اسکو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں درج کرونگا - فقرہ دوم و سوم کے سمجھنے و سمجھانیکے جناب کو تکلیف دیتا ہوں براہ مہربانی آپ یہ تکلیف گوارا فرما کر میری دو سوالونکا جواب ان

نوٹ

اِس مضمون کو ہم لکھ ہی چکے تھے کہ حضرت مشیر قیصر لکھنو سے ہمارے پاس آپہنچے جو ہمارے اِس مضمون کے برخلاف اس امر کے شاکی ہیں کہ گروہ اہلحدیث امام ابو حنیفہ کی جناب میں بے ادبی سے پیش آتے ہیں انکی تسکین اور ازالہ کی شکایت کے لئے نامہ مندرجہ متن بنام اڈیٹر مشیر قیصر تحریر ہوا تا اس سے انکی شکایت دور نہ ہوئی تو پھر آیندہ میں اچھی طرح سے ان کی تسلی و دلجوئی کی کیجاویگی - وباللہ التوفیق

8

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۱) آپنے تصانیف علمأ اہلحدیث مین ایسی کونسی کتاب دیکھی یا سُنی ہی جسمین امام الائمہ فخر الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین یا علم حدیث سے لاعلمی پائی جاتی ہے۔

(۲) خاکسار کی تصانیف مین آپنے ایسی کونسی جگہہ پائی ہے جسمین اس امام عالیمقام کا ایسا تذکرہ ہی جسمین جناب ممدوح کی توہین موجود ہی اور اس سے کسی منصف متبع امام کی (جسکو اس تذکرہ کو پڑھنی سے پہلے سے میری نسبت سوءظنی نہ ہو) کی دلشکنی متصور ہو۔

مگر سوال اول کے جواب مین یہہ ملحوظ خاطر رہی کہ وہ کتاب جسمین امام صاحب کی توہین ہو اس کے کسی عالم کی تصنیف ہو نہ محض کسی کتاب فروش کے۔ اور بوقت جواب سوال دوم پیش نظر فیض اثر رہی کہ دو چار سطرین عبارت توہین آمیز کے ماقبل و مابعد سے بھی دیکھہ لی جاوین ایسا نہ ہو کہ جس عبارت کو آپ توہین سمجھتے ہین اسکا توہین نہ ہونا اسی مین ثابت کیا گیا ہو +

بجواب سوال اول اگر آپ ایسی کتاب کا جسمین امام صاحب کی توہین ہو نام بتادینگے تو مین اسکی (اگر وہ اس گروہ کا عالم ہے) سے توبہ کرا دونگا۔ ورنہ اُسکو اپنی گروہ سے با ضابطہ خارج کرنے مین کوشش کرونگا اور بجواب سوال دوم اگر میری تصانیف مین کوئی جگہہ بتا دینگے جسمین امام صاحب کی توہین ہو تو مین بذات خود لکھنو مین حاضر ہو کر اس فعل شنیع و جرم قبیح سے آپکے ہاتھہ پر بیعت توبہ کرونگا۔

اور اگر آپنے ہماری یا ہمارے گروہ کی اصل تصانیف کو نہین دیکھا جو فرمایا ہی اُسمین سُنی سنائی باتون پر یا کسی مخالف کی نقل و اقتباس پر بھروسہ کیا ہی (چنانچہ آپ کا اُسی پرچہ کی سطر ۷، ۸ و ۹ کالم اول صفحہ کا یہہ فقرہ "راقم کو بہت کم اتفاق ایسی تصانیف دیکھنے کا ہوا ہی مگر جہانتک اُسکا اقتباس نظر سے گذرا الخ" اسپر شاہد ہی) اور اسوجہہ سے آپ اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے تو ہم بھی خواہ مخواہ الجھنے کو پسند نہین کرتے آپ خوب جانتے ہین کہ ہم ۱۸۷۸ء سے شخصی مباحث کو ترک کر چکے ہین اس صورت مین آپکو مناسب ہے کہ اب ہمارے اس خط کو اپنے اخبار مین چھاپدین جسکے اخیر مین ہم یہہ کہتے ہین کہ جس شخص کے دل مین امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی توہین ہی یا اسکی قلم و زبان سے بغرض توہین ایسے کلمات جنسے ان کی اتباع کے دل دکھین سرزد ہون وہ خدا کا رسول کا ایمان کا اسلام کا دشمن ہی۔ ۲

۲ اور اس حدیث قدسی کا (من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة) یعنے جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ لڑنے کے لئے خدا کا سامنا کرتا ہی مورد ہے اگر وہ جاہل ہی تو اسکو یہی سزا بس ہے کہ وہ جاہل رہا ع

انخدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از لطف رب

اور اگر وہ عالم کہلاتا ہے تو بحکم آیت کمثل الحمار یحمل اسفارا جسکا ترجمہ یہہ ہی چارپایہ بر دکتا بے چند گدھا ہی دل تو یہی چاہتا ہے کہ ایسے موذی دشمن دین کو کچھہ اور بھی سناؤن مگر تہذیب مانع ہے

آپکا دلی دوست
ابوسعید محمد حسین اڈیٹر اشاعة السنہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سکی طرح پہر ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی بڑی شکستین پائین اُنہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تہا جو (١٢) یار مین سنہ ١٨١١ مین واقع ہوا اور واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (١۴) کانون ثانی مین سنہ ١٨١٨ء مین واقعہ ہوا اسکے بعد ضرمہ مین ایک لڑائی ہوئی پہر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی۔ ابن سعود نے بہت زاد جمع کیا اور لشکر اکٹہا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا ایک مدت تک اسکو گہیرے رہی بعد اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر ابن سعود اور اسکے گہر والون کو مقید کیا کوئی اُنمین سے بہاگ نہ سکا سوا ایک بیٹے ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے امن چاہی ابراہیم نے اُسکو امن دی اور یہ واقعہ (٨) ذی قعد کو ١٢٣٣ ہجری مین [illegible] غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسری دن اُسکی شرط کے موافق اسکو مصر بیجنا چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست مین روانہ ہوا چودہوین ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹہارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہنچا عزیز مصر نے اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت ودیگر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ ہوا (١٧) صفر (٢٦) کانون اول مین سن مذکور ہی وہان داخل ہوا وہان باندہکر مارا گیا اور خزندارہ اور عبد العزیز بن سلیمان جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہی۔

پہر فصل ہفتم مین خاص کر محمد بن عبد الوہاب نجدی کے حالات بالفاظ ذیل بیان کئے ہین۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوبس قند بک میر کافی نے اپنی کتاب
مرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین
صفحہ ۶۴۳ مین یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور
یہہ گروہ ایک مرد تمیمی کیطرف منسوب ہی کہ اُسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ
قبیلہ مسالیخ مین سے تہا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہی —
خلیج عجم پر اور محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا اُن
دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سی کہ وہ شیخ تہا شہر کا
غرض سعود ابن عبد الوہاب سی متفق ہوگیا اور اُسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰
مسیحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب
آیا جو وزیر بغداد نے اُسکی طرف روانہ کئے تہے اور ایک بڑی لشکر پر اور فتح پائی جو
رید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۷ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا
عراق مین غالب ہوگیا اور مسجد علی پر اُنہون نے غلبہ کیا اور اسکو ویران کردیا اور سنہ ۱۸۰۱
مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا اور وہ طائف
اور مکہ پر حاکم ہوگیا اور پہر جدہ کو گیا اور اُسکا محاصرہ کیا اور وہان اُسکو اپنے باپ
کے موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ
کو فتح کیا اور اُسکی اطراف پر مسلّط ہوگیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پہر
ابراہیم پاشا اُسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اُسپر
غالب آیا یہانتک کہ اُسکو مُلک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سی درعیہ
مین مرگیا اور پچاس برس کی اُسکی عمر تھی اور اُسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکی اطراف
پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ اُن کا مدینہ ریاض ہی اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے
ہین انتہی اس کتاب کے تاریخ تالیف سنہ ۱۸۵۲ ۱۶ اور مراجعت اس کتاب کی یعنی نظر ثانی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سنہ میں ہوئی اور کسی مؤرخ نے یہہ بھی کہا ہے کہ نجد اُس ملک کو کہتے ہین جو
تہامہ سے جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب
غرب اور یمن سے جانب جنوب اور وہ بہت پاکیزہ ملک ہی عرب کا اور شعرائے عرب نے اکثر
اسکی تعریف کی ہے اور اُسمین ایک زمین واقع ہی جنکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے
محفوظ کیا تھا اور آخر یہہ امر اُسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب
بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاذ بھی اُسملک
مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اُسکے اور کہین باقی نہین۔

اسکے بعد نواب صاحب نے ان حالات محمد بن عبد الوہاب سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہندوستان
کے مسلمانون مین ان حالات کا نام و نشان بہی نہین پہر انکو کیون وہابی کہا جاتا ہے
اور بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے روساء اُمرا خصوصاً رئیس بھوپال نے ہمیشہ وقتاً
فوقتاً گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی ہی چنانچہ
قرینہ ... اس حال جو حال وہابیوں کا ان سالوں [illegible] تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی
کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکہا اور یہہ موافق تحریر و تحقیق علماء عیسائین
کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اِس حال کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہندمین کوئی بہی ان ستمہائے نامذہب نہین ہی اسلئے کہ جو کارروائی ان
لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی
اور جو تکلیف اُن کے ہاتہون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ
کسی مسلمانان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا اور اس طرح کی
جرات کسی شخص سے نہین ہو سکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا ۱۸۱۸ سنہ
مین بالکل خاموش ہوگیا اُسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اسملک مین پہر سر نہ اُٹھایا

× × عہدنامہ بہوپال اسی ۱۸۱۸ سنہ مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی طرف

۱۵

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[illegible] بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے
[illegible] ۱۸۸۱ء مین حسب فرمائش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ
[illegible] عبد ردس یہ چھاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار
[illegible] محرم ۱۲۹۸ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۱ء مین
[illegible] صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہائینس
[illegible] دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب
[illegible] کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام
[illegible] اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس
[illegible] اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جو اُسی مانہ
[illegible] ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت
[illegible] و سید حسن وغیرہ چار نفر مذکورین نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا
[illegible] اور لکہا آخر ٹیمس
[illegible] جہوٹ سمجھکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا
[illegible] مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ و لغت معانی و بیان وغیرہ کی
[illegible] ۱۲۹۸ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلیئے اِس جگہہ بضرورت
بیان حال خبر مذکور لکہنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر
اس قدر شور و غل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد
کرتے مین تو نزدیک حکام وقت کے اُسکو وہابی ظاہر کر کے بدنام کر دیتے ہین سو اصل
[illegible] یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات عُلماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادیار وغیرہ
[illegible] بیروت مین لکہا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد
مین تہا اُسکے وقت مین ایک شخص محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوا [illegible] اور قوم بوہرہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جب بحسب اغوای ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے
پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ء مین حسب فرمائش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ
خان و سید عبد اللہ ساکن سورت آل عیدروس یہ چھاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار
جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۲۹۷ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۱ء مین
اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائنیس
بیگم بہوپال جی ایس آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب
مین چھپنے کو بہیجی ہین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام
اور ان مسایل مذہبی کی ہین اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس
سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جو اسی زمانہ
مین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت
کردی - پہر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکورہ نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا
[illegible] بات پر اعتراض کیا اور [illegible] کو لکھا آخر ٹیمس
نے لکھنا خبر مذکور کا جہوٹ سمجھکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا
ذکر نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ ولغت معانی وبیان وغیرہ کی
ہین - پہر ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلیئے اس جگہہ بضرورت
بیان حال خبر مذکور لکھنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر
اس قدر شور وغل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد
کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اُسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کر دیتے ہین سو اصل
اسکی یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات عُلماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار البلاد وغیرہ
مطبوع بیروت مین لکہا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد
مین تہا اُسکے وقت مین ایک شخص محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے اُن سے اور قوم بوہرہ

11

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اُنکی مدد کی یہہ واقعہ سنہ ۱۷۶۲ء مین ہوا اور بعد سنہ ۱۷۶۵ء کے ابن سعود مر گیا۔ اُسکی جگہہ بیٹا اُسکا عبد العزیز نام قایم ہوا اُس نے اپنے باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع کی یہان تک کہ سنہ ۱۷۹۲ یا ۱۷۹۴ء مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اُسکے بعد بیٹا اُسکا سعود نام سنہ ۱۸۰۴ء مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ء مین اُسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ سنہ ۱۸۱۴ء مین مر گیا اسکی عمر ۶۸ برس کی تھی اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا عبد اللہ نام قایم ہوا اُسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے سنہ ۱۸۱۶ء مین ہوئی اور آخر کو مقید ہوکر اسلامبول بہیجا گیا وہان جاکر قید مین مر گیا اور یہہ فتنہ سنہ ۱۲۳۳ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ء مین ختم ہو گیا۔

اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سواے اطراف ملک نجد کے کسی دوسری جگہہ [illegible] نہین پایا اور [illegible] سے جو تالیف علماے عیسوی کے ہین یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی تہا جب سے سعود وغیرہ اور اُسکے مددگار مٹ گئے پہر کسی نے اُسدن سے آج دن تک اُس مُلک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی رکھتے ہین انکی راہ و رسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی شخص مسلمان اُس مسلک کا مرید یا شاگرد اُن لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اُس مسلک کی اس اقلیم مین رائج ہے لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے ہین اور ایک دوسرے کے رد مین کتابین بناتے ہین اِسکے سبب مین جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپسکی عداوت سے ہے اِسلئے کہ مذہب اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علمائے اسلام نے اپنی کتابون مین لکہی ہین انمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ اس کے سوا جنکو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہندوستان مین انکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اس نام سے انکار کرتے ہین اور کوئی تعلق اُنکا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا - پہر جو غور کیا گیا کہ وہ کون مسایل ہین جن کے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین - بعضے اُنمین متعلق عقاید ہین اور بعض متعلق عبادات اُن مسایل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تعداد اُن مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکہی ہین - لیکن ان مسایل مین اُن سے غلطی ہوئی ہے - چنانچہ نکتہ چینی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو معہ ترجمہ انگریزی خاص مقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابون کا بہی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے در مختار - پس جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے مولویون اور درویشون کی [illegible] تعزیہ نہین بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین - چوری و دغابازی و رشوت خوری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جس وقت سوای اسلام کے کوئی نام مذہب کا بانتا نہ تہا اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکہا ہے - اور وہ کتابین ساٹہہ ستر برس بلکہ اُس سے پیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین اور ان کا منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر فساد کی بات سے ہے اور اس قسم کی کتب و رسائل سینکڑون عدد عربی وغیرہ زبانون مین سینکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین ہین نہ چالیس انکو یہہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین - ایک شخص فضل رسول نام شہر بدایون ملک ہند کا رہنے والا تہا سب سے پہلے وہابی نام اُس نے مسلمانان ہند کا رکہا

12

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پہر اسی نام کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تھے اُنہون نے حکام کے ذہن
مین یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن
ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا
دشمن نہین سمجھا جاتا جب تک کوئی جرم بغاوت اُس سے صادر نہ ہو مگر یہ بات مدت
دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے
پر بھی مواخذہ ہو جاتا تہا اب وہ بات باقی نہ رہی سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی
مین ایک شخص تھا جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قایم کیا اور گناہون اور
فساد کے کامون سے روکا اور پہر وہ ہندوستان سے چلےگئے - اطراف پنجاب مین
سکہون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھہرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا
حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے اُن کے مرید ہوے
تہے مگر اونہون نے کبھی یہہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہ کیا اور نہ سرکار نے
اُن سے کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنی ہمراہ لیکر حج کو گئے
اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین
وعظ و نصیحت کرتے رہے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی
کافی ہے جو اُنہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو
و انگریزی طبع کرائی ہے اُسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ
جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب کا اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور
ذکر اُن کتابون کا جنکو آپ تصنیف وہابیکی خیال کرتے ہین مفصل لکہا ہے اور انکا
لکہنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی
کے ہین مینے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکہا اور نہ اُن کا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور
کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن سنہ ۱۸۷۲ء مین لکہا دیکہا -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسکے بعد سول وملٹری گزٹ لاہور کے ایک آرٹیکل کا خلاصہ نقل کیا ہی جس مین ۱۸۵۷ء مین علمار کا خیر خواہ گورنمنٹ رہنا مذکور ہے - اسکے بعد اخبار نیر ہون صدی آگرہ سے ایک مضمون اس گروہ (خصوصًا جناب مولّف) کے خیر خواہ گورنمنٹ ہونے کے شہادت مین نقل کیا اسکے بعد یہہ بیان کیا ہی کہ کتب اسلامیہ مین مسئلہ جہاد ایسے طور پر بیان نہین ہوا کہ اسکے پڑہنے سے گورنمنٹ سی بغاوت کا کسیکو خیال پیدا ہو اور بیان کیا کہ ۱۸۵۷ء وغیرہ مین جو مفسدے ہوئے ہین وہ اس مسئلہ کی نتائج نہین ہین ان مفسدونکو علم سائل نتھا اسکے بعد فرمایا ہے معہذا تہمت وہابیت اور جہاد علما حدیث پر خواہ قدما ہون خواہ متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کر سکتا ہے کہ سوائے اُن ملاؤن کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سی ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اسوقت مین شرائط جہاد موجود ہین اور جہاد کو خاصکر اس بحث مین قلم اٹھانے سے کچھ غرض نتھی مگر چیکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جس کا نام **موعظۂ حسنہ** ہے بھوپال مین طبع ہوئی اور وہ کتاب ایسی تہی کہ اسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علما سابقین مرحومین صدہا سال کے جمع تہے مثل **ابن الجوزی** و محمد ابن احمد یمنی وغیرہما اہلحدیث کی اُسمین اتفاقًا ایک خطبہ غزد کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل مرحوم کا بھی ایک کتاب مین بذیل خطب کسوف وخسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب طریقۂ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تہا اسپر یارون نے مجھکو وہابی کہدیا جس کا جواب دیباچہ کتاب **غربال** تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ مین نے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ انکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف

13

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بیان فضیلت جہاد کا ہے جس طرح ساری کتب اسلامیہ مین لکھا ہی اُس طرح کے خطب و کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکھی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ مین بہی موجود ہین بلکہ آٹھ برس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ ہم پر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی مسئلہ ردّ شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اُسکے موافق عقیدہ رکہے اور اسکو اپنا پیشوا جانے تو یہ بات بہی کچہہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اس وقت تک نہین ہو سکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہو علماء ہر ملت و مذہب ایک کتاب سے ہمیشہ نقل استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو اُسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشاء امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجھکو بہی اِس مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا تھا اور اس فصل کو [illegible] حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب کرنا ہمارا طرف اُن اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہِ عداوت مذہبی یا خانگی وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اُنہون نے سرکار انگریزی سے کبہی جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکہا سراسر ناانصافی ہے ۔ مین باتفاق رائے سید احمد صاحب خان بہادر سی جو اُنہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر کی ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکہی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جن کا نام فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سی عالم مولوی نہ تہے ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبدالعزیز دہلوی کے مریدون ہی کے طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[illegible] نصیحت کرتے تھے اُنکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان
کے ہدایت پر آگئے - شاہ عبدالعزیز اور اُنکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے
قریب اوّل تھا مگر اون کو کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکھا
نہ کچھ طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی - اور نہ اُنہون نے کسی اپنی تصنیف مین
ذکر وہابیون کا لکھا بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف
سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور اُنکے مریدون کی ہے اُسمین کہین بھی ذکر وہابیون
کا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب اُنکی **صراط مستقیم**
ہے جو کلکتہ مین اُسی زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اِس زمانہ مین دہلی
میرٹھ مین چھپی اُسمین مسائل درویشی ہین دوسری کتاب **تقویۃ الایمان** مولفہ
مولوی اسمعیل دہلوی ہے اسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا اور
مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہین - یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے
کہ اُسمین بدعات اور [illegible] کہ مذہب شیعہ
مین بھی بدعت ہے - گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب
مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانے کی کوئی
بات نہ پاویگی - سید احمد خان بہادر سی ایس آئی سے اِس مقام پر یہ بھول ہوئی
ہے کہ اونہون نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد شاہ اور اُنکے مریدون اور شاگردون
کے روا رکھا اور یہہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین
مگر یہہ لوگ معتقد جہاد کے ساتھ سرکار انگریزی کے نہین ہین اور آخر فقرہ انکا یہہ ہے
کہ ہم اسوقت بہت سے آدمیون کا نشان دے سکتے ہین جو سرکار انگریزی کے ملازم
ہین اور ملازم بھی ایسے کہ اُنسے زیادہ خیرخواہ سرکار کا اور معتمد کوئی نہین باینہمہ وہ
اپنے تئین کھلے خزانہ بے تامل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر انکو ایک طرح کا ناز ہے

14

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت و جماعت جنکو اہلحدیث بھی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص مُلک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدوؤن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت ہے پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین"-

اِسکے بعد جناب مولّف نے بڑی بسط و تفصیل کے ساتہہ چند باتین بیان کی ہین جنکا خلاصہ ہم اِس مقام مین نقل کرتے ہین اصل عبارتیں بخوف تطویل تعرض نہین کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر و مُلک مین جداگانہ معنی مین مستعمل ہے -

ahmadimuslim.de

(۲) سرکاری محاورہ مین وہابی بمعنی باغی و جہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی سیّد احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے -

(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ و مذہب (شیعہ سُنّی حنفی اہلحدیث) کی کتابون مین موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہین کہ ان کا وجود سیکڑون سال سے معدوم ہے و بناءً علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلق نہین ہو سکتا

(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سے امیر تیمور کی لڑائیان جہاد متصور نہین ہوئین

(۵) اسیوجہ سے محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصوّر نہین ہوئی مفسد و باغی ہر قوم مین ہوتے ہین دیکہو سرحدی اقوام (جو وہابیون کے بہی سخت دشمن ہین) سرکار سے ہمیشہ فساد برپا رکہتے ہین -

(۶) اِسی وجہ سے زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہین سمجہا گیا -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

... میں ... کے فتوے پر علماؤن کی مُہرین جبراً کرائی گئی ہین۔

... اہلحدیث نے کبھی کسی کے مذہب مین دست اندازی وجبر نہین کیا اور

... سے مذہب پرچلے ہین۔

... ین کے مخالفین کا حال اسکے برعکس ہے۔ پہر وہ برطبق مثل اولٹا چور

کوتوال کو ڈانٹے مظلومین کو مجرم بناتے ہین

... کی حاشیہ مین قاری عبدالرحمن پانی پتی کی رسالہ **کشف الحجاب** کے عبارت

(...) اخبار نور الانوار کا وہابیون کی تعداد اسّی لاکہہ بتانا غلط ہے

(۱۲) رؤسا اسلامی ہندوستانی ریاستون کا وہابی ہنونا زمانہ غدر مین ثابت

ہوگیا۔

(۱۳) ریاست بہوپال کا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا اور وقتاً فوقتاً خدمت ومعاونت کرنا

اور اسپر عزت پانا۔

(۱۴) اہلحدیث ... خیرخواہ ... گورنمنٹ ... ثابت ہے۔

ahmadimuslim.de

(۱۵) مولف کے والد ماجد (مولانا ابوالحسن قنوجی) کا [illegible] مین وہابی

ہونیسے انکاری ہونا۔

(۱۶) کوئی اہلحدیث ہندوستانی وہابی نہین کہلاتا جیسے شیعہ شیعہ کہلاتا ہے حنفی

حنفی۔

(۱۷) بعض مسایل مین اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے اتفاق واشتراک

ایسا ہے جیسا کہ بعض مسایل مین ہندوؤن اور عیسائیون کو بہی انسے اشتراک حاصل ہے

(۱۸) اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے مسئلہ قتل وتکفیر مخالفین مذہب

مین مخالف ہونا۔

(۱۹) جو اہلحدیث ہوگا وہ کبہی گورنمنٹ کا مخالف وباغی نہ ہوگا۔

15

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان سب باتون کے بعد سول وملٹری گزٹ لاہو سے ایک مضمون نقل کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے اہلحدیث ہندوستان وہابی وباغی وبدخواہ گورنمنٹ نہین ہین اور نہ وہابی کہلاتے کے مستحق ہین - اخیر رسالہ مین ایک خاتمہ لگایا ہے جسمین بشہادت احادیث صحیحہ یہہ بیان کیا ہے کہ فتنہ وفساد کے زمانہ مین مسلمانون کو اپنی تلوارین توڑ کر اپنے گھرون کا ٹاٹ بن جانے (یعنی خانہ نشین ہوجانے) یا جنگلون اور پہاڑون مین عزلت وخلوت نشینی اختیار کرنیکا حکم ہے - اس فسادمین شریک ہونیکی ہرگز اجازت نہین ہے - یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب سپر اڈیٹر اپنی راے ظاہر کرتا ہے -

راے اڈیٹر

یہہ کتاب پکے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام ورعایا کی واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) **بشیر** ہے - اور ناواقف مسلمانون کے لئے (جو بعض مقاصد ... اپنے ... ملکی ... مذہب ... ہوکے دیکھہ کر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہوجاتے ہین) ایک واعظ و**نذیر** ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار وصدق اشعار **مشیر** پولیٹیکل **وزیر** ہے - اور مختلف فرقہاے اہل اسلام کے باہمی اتفاق واتحاد کے لئے **اکسیر** ہے -

فریق اول کو تو وہ صاف بشارت دیتی ہے کہ جو کچھہ مسئلہ جہاد اور اطاعت سلطنت کی باب مین انکا عقیدہ ہے خدا ورسول اور قرآن وحدیث کا وہی حکم وفیصلہ ہے وہ اپنے اس اعتقاد پر قائم ومستحکم رہین اور سلطنت کی اطاعت وعدم بغاوت کو اپنی ایمان واسلام کا جز سمجھتے رہین -

فریق دوم کو وہ یہہ سکھاتی ہے کہ اکثر ملکی لڑائیان جنکو وہ جہاد سمجھتے ہین اور وقتاً فوقتاً انمین وہ شریک ہوجاتے ہین جہاد نہین فساد ہین شرع محمدی کیطرف سے انمین شریک ہونیکی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت و جماعت جنکو اہلحدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص مُلک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدؤن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت ہے پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین "۔

اِسکے بعد جناب مولّف نے بڑی بسط و تفصیل کے ساتھہ چند باتین بیان کی ہین جنکا خلاصہ ہم اِس مقام مین نقل کرتے ہین اصل عبارتے بخوف تطویل تعرض نہین کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر و مُلک مین جداگانہ معنی مین مستعمل ہے -

(۲) سرکاری محاورہ مین وہابی بمعنی باغی و جہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی سید احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے -

(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ و مذہب (شیعہ سُنّی حنفی اہلحدیث) کی کتابون میں موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہین کہ ان کا وجود سیکڑون سال سے معدوم ہے و بناء علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلّق نہین ہو سکتا

(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سے امیر تیمور کی لڑائیان جہاد متصور نہین ہوتین

(۵) اسیوجہ سے محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصوّر نہین ہوئی مفسد و باغی ہر قوم مین ہوتے ہین دیکہو سرحدی اقوام (جو وہابیون کے بہی سخت دشمن ہین) سرکار سے ہمیشہ فساد برپا رکہتے ہین -

(۶) اسی وجہ سے زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہین سمجہا گیا -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اجکا ہے

اجازت نہین بلکہ ایسے موقعون پر تلوارین توڑکر خانہ نشینی و عزلت گزینی کا صاف حکم
گورنمنٹ انگلشیہ کو (جو فریق سوم ہے) وہ یہہ بتاتی ہے کہ انکی رعایا
سے کروڑہا مسلمان عموماً اور لکہوک اہلحدیث خصوصاً اُنکے سچی وفادار و پوری اطاعت
شعار رعایا مین اور یہہ مشورہ دیتی ہی کہ گورنمنٹ انکو قوت بازو اور بیخ سلطنت خیال کرے
اور اس خیال سے انکو اسی نظر عطوفت و یگانگت سے دیکہے جس سے ہر ایک سلطنت اپنے
ہم مذہب رعایا کو دیکہتی ہے اور اس باب مین اُن خیر خواہان سلطنت (بکمزنا واقف
انگریزون کی) جنکا یہہ مقولہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت عموماً مسلمانون اور
خصوصاً وہابیون کا مذہبی فرض ہے ہرگز نہ سُنے اور یہہ خیال کرے کہ ان انگریزونکو
بلحاظ علم و واقفیت مذہب اسلام سے کیا تعلق ہی اور جو لوگ اُن کے برخلاف گورنمنٹ
کو یہہ بتاتے ہین کہ سلطنت کی بغاوت (خواہ وہ کسی مذہب پر ہو) مسلمانون کی
مذہب مین حرام اور سخت گناہ ہے [illegible] ان لوگون کے قول کو
عام اہل اسلام مین کیسی وقعت ہی ۔

یہہ بات تسلیم کیجاتی اور ضرب المثل ہو رہی ہے صَاحِبُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِیْہِ
یعنی گہر والا اُس چیز کو خوب جانتا ہی جو اس گہر مین ہوتی ہے ۔ یہہ واقفیت اس شخص کو
نہین ہوتی جو کسی کے گہر مین چوری یا اجازت سے تہوڑی دیر کے لئے آگہستا ہی اور یہہ
امر بہی لائق تسلیم ہے کہ یہہ کتاب جس پر یہہ ریویو لکہا جا رہا ہے اُس شخص کی تصنیف ہی
جسکو مسایل مذہب اسلام سے نہ صرف معمولی واقفیت بلکہ رتبہ اجتہاد و مجددیت حاصل ہے
اور اہل اسلام مین نہ صرف شہرت و مداخلت بلکہ کمال اعتبار و قبولیت میسر ہی اسلئے
اسکا قول گویا لاکہون اہل اسلام کا قول ہی ۔

اور یہہ امر بہی مخفی نہین ہے کہ یہہ مضامین نہ صرف آجکل پرایویٹ طور پر
خاص لوگون مین دائر ہین بلکہ ایک مدت سے اس کتاب کے مؤلف والاشان اور اُن کے

16

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تصحیح غلطی

کارپردازان مطبع نے نمبرہ جلد ۶ مین مضمون مجددکا اخیر جو دربارہ مضمون پیری مریدی کے ساتھ نمبر ۲ صفحہ ۱۴۹ کے بعد لگا دیا ہو نمبر ۲۶ صفحہ ۱۵۳ کے بعد لگایا جانا چاہئے تھا ناظرین اس چورقہ کو وہان سے جدا کرکے یہان لگا لین اور نمبر صفحات بھی ۱۵۳ و ۱۴۶ تک درست کر لین۔

مثل دیگر اسلام کے اعیان ان مسایل کو اپنی کتابون مین چھاپتے اور اخبارون اور رسایل کے ذریعہ سے تمام ملکون مین مشتہر کر رہے ہین جنہین توریہ و تصنع کا گمان و احتمال کبھی جگہ نہین ان امور کیطرف توجہ خیال کرنے سے (امید ہے) گورنمنٹ کو کامل یقین ہو گیا کہ ان ناواقف انگریزون کے خیالات مسلمانون کی نسبت غلط ہین اور یہہ قوم گورنمنٹ کی ایسی خیرخواہ رعایا ہے جیسیکہ اور اقوام رعایا ہنود عیسائی وغیرہ ہین اور اس امر کا یقین کرنا اور اس یقین کا رعایا پر اظہار کرنا نہ صرف رعایا کے لئے موجب امن و سود مند ہے بلکہ گورنمنٹ کا فایدہ اس سے چند در چند ہے۔ اور اس کے برخلاف لکو کہہ رعایا پر مخالفت کا گمان (جیساکہ بعض افسران گورنمنٹ کو مدت تک رہا ہے) جانبین مین وحشت و بیگانگی کا موجب ہے اور پولیٹکل اصول کی بالکل مخالف ہے۔ کیا اچھا کسی نے کہا ہے رعیت چو بیخ است و سلطان درخت * درخت ای پسر باشد از بیخ سخت *

عام مسلمانون [illegible] اتفاق چاہیے [illegible] کرتی ہی کہ مسلمان سب گروہ و اشخاص آپسمین ایک ہین۔ انکا خدا ایک رسول ایک کتاب آسمانی ایک اصول ایک بہر وہ یہہ فروعی اختلاف کے سبب آپسمین کیون لڑتے اور ایک دوسرے پر ناحق تہمتین اور حکام وقت کے پاس جہوٹی مخبریان کرتے ہین وہ سب آپسمین ایک ہو جائین اور اتفاق و اتحاد کے ذریعہ سے حسن معاشرت و شایستگی سے اوقات بسر کرین **ان نتایج و فواید کی قدرشناسی** چارون فریق مذکورہ سے حسب تفصیل ذیل ہونی چاہیئے۔

تینون **فریق** رعایا اہل اسلام اس کتاب کو خرید کر فریق اول اسکو اپنے پاس بمنزلہ سارٹیفکٹ رکہے فریق دوم و چارم اسکو اپنا رہنما و دستورالعمل قرار دین گورنمنٹ اس سے مشیر و وزیر کا کام لے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرا کر قالب طبع مین لا کر اسکی ایک ایک کاپی تمام پولیٹیکل افسران و حکام سول و پولیس مملکت ہند مین تقسیم کرے۔ اور یہہ ہدایت کردے کہ جملہ افسران گورنمنٹ عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اہلحدیث کو اس کتاب کی شہادت سے اس سلطنت کے سچے وفادار اور پوری اطاعت

[illegible] توجہ گورنمنٹ واعیان ملک ومذہب

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

على صاحبها الصلوة والتحية

[illegible]

جلد ششم

معہ

[illegible] محمد اہل السنہ

بابت شعبان ۱۳۰۰ھ مطابق جولائی ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالیانہ بابت سالہ	قیمت سالیانہ بابت ضمیمہ
[illegible] ریاستوں کے نواب اور رئیس۔	للعہ	سے
[illegible] معزز عہدہ داران گورنمنٹ وعام اغنیاء ولائبریری وسوسائٹی ہا	عہ	لے
[illegible] وسعت	سے	عہ ۸
[illegible] آمدنی نہ رکھیں اور رسالہ پیشگی داخل کریں	لے	۱۳/
[illegible] ہو لیکن آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت رکھیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعاء خیر

[illegible] فروخت نہ ہوگا ہاں رسالہ بدون ضمیمہ ملسکے گا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ [illegible] تفصیل و دلیل رسالہ میں مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری [illegible] رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہیں ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربرآری ممکن ہے۔ [illegible] اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سے قیمت واجب الادا [illegible] جس مہینے کا پرچہ وصول پاویں اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف ضمیمہ واپس کریں [illegible] خط وکتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان ونشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے [illegible] بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے ؛

راقم ابو سعید محمد حسین ۔ لاہور ۔ محلہ سید مٹھہ

مطبع ریاض ہند امرتسر میں طبع ہوا

17

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

روزہ

صیام رمضان من الاسلام
{رمضان کے روزے اسلام کی جز ہیں}

زمانہ نبوت سے لیکر اِس صدی تک جسمین ہم ہین تمام مسلمانون کا اِسپر اتفاق رہا ہے کہ روزہ ماہ رمضان اسلام کا جز ہے جیسی نماز و زکوۃ و حج وغیرہ اور اچھا بہلا قوی توانا آدمی جو مرض و سفر مین مبتلا نہو روزہ رکہنے نہ رکہنے مین خود مختار نہین ہے ۔ اور ابتداء سے آجتک مختلف فرقہ ہاے اہل اسلام (سُنّی بدعتی شیعے ۔ خارجی ۔ معتزلی وغیرہ وغیرہ) سے کسینے اِسمین اختلاف نہین کیا مگر عرصہ تقریبًا ایک سال سے نئے خیال کے لوگون نے (جو احکام دین اسلام کی ترمیم و چہانٹ کر رہے ہین جسکا نام تہذیب رکہتے ہین) اس روزہ مین یہہ ترمیم کی ہے کہ اسکو واجب مُخیّر (یعنی اختیاری فرض) بنا دیا اور صاف فرمادیا ہے کہ صحیح و تندرست آدمی جو مریض ہو نہ مسافر [illegible] اگر چاہے تو روزہ رکہے یا دے گو وہ تکلیف حدّ مرض تک نہ پہنچے اور کوئی بیماری پیدا کرے تو اسکو جائز ہے کہ روزہ نہ رکہے اور اُسکے بدلے ایک مسکین کو روٹی کہلا دیا کرے اور اِس ترمیم و تصرف پر اُنہون نے ایک دلیل نقلی (آیت مجمل و محتمل الوجوہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین) سے استدلال کیا ہے جسکے کئی معنی ہو سکتے ہین اور کسی ایک معنی پر کوئی دلیل قطعی قائم نہین ہے اور نہ اہل اسلام کا اِسپر اتفاق ہے اور ایک دلیل عقلی سے استشہاد کیا ہے جسکی بنا اُنکے خیال مین انسانی نیچر پر ہے ۔

ہم اِس مضمون مین مسلمانون کے قدیمی و متوارث اعتقاد کی دُرستی و مضبوطی بیان کرنا چاہتے ہین اور اُن اہل تہذیب کی غلطی بتاتے ہین ۔ بدون اِسکے کہ کسی خاص شخص کو مخاطب کرین یا کسی کتاب و تالیف کو نشانہ بنائین چنانچہ اِس بات کا ہم وعدہ

✝ یہہ الفاظ لوگون کے محاورہ عام پر بولے گئے ہین ورنہ ہم یہہ الفاظ کو کسیکی نسبت کہنی پسند نہین کرتے چنانچہ اس باب مین عنقریب ایک مضمون لکہین گے ۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[illegible] ہو کہ ہمارے مدعا کی تائید و قول مخالف کی تغلیط انہیں اصول پر موقوف ہے [illegible] بیان مدعا بیان کیا جاتا ہے۔ پس جو صاحب ہمارے مدعا اور قول مخالف [illegible] کسی جانب کی تائید یا تزئیف کرنا چاہیں وہ پہلے ان اصول مین نظر کرلین

[illegible] اول یقین ثابت شک عارض سے زایل نہین ہوتا۔

تشریح

[illegible] یقین سے ثابت ہو چکا ہو۔ وہ پیچھے کہ شک آجانے سے باطل نہین ہوتا

تمثیلات

[illegible] بیٹے یا بیوی کو جانتا ہے کہ وہ اُسکا بیٹا یا بیوی ہے۔ پس تہوڑی دیر اُن [illegible] ہونیکے بعد اُسکا یہ شک و احتمال کہ شاید وہ نہون اُسکے اصلی بیٹے یا بیوی کی ہم [illegible] کسی اور کا بیٹا یا بیوی ہو اُسکے یقین سابق کو باطل نہین کرسکتا۔

[illegible] کے لئے وضو کیا تہا۔ پہر عصر کے وقت اُسکو شک ہوا کہ شاید [illegible]

ahmadimuslim.de

[illegible] محتمل الوجوہ والمعانی مفید یقین نہین ہوتی اور کسی خاص معنی پر منجملہ [illegible] کے بدون شہادت اور دلیل مستقل کے اِس سے استدلال صحیح نہین۔

تشریح

[illegible] آیت یا حدیث یا کسی اور کلام بشر کے کئی معنی ہوسکین۔ اِس سے کسی خاص معنے کی مراد ہونیکا یقین حاصل نہین ہوسکتا۔ اور اِس معنی کی مراد ہونے پر بدون شہادت [illegible] کلام یا قرینہ کے صرف اُسی مشتبہ و محتمل کلام سے تمسک نہیں کیا جاسکتا۔

تمثیلات

[illegible] کے چار بیٹے ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک بیٹے کو مینے ایک ہزار روپیہ دیا۔ اِس کلام سے کوئی خاص بیٹا اپنے مراد ہونے پر استدلال نہین کرسکتا ٭

18

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۳) آیت (والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء) مین لفظ قرء سے حیض یا طُہر کے مراد ہونے پر صرف یہی لفظ قرء جو طہر و حیض دونون کے لئے عرب مین مُستعمل ہے دلیل نہین ہوسکتا - اسلئے حنفیہ اِس سے حیض مراد ہونے پر صیغہ کے جمع ہونے سے استدلال کرتے ہین چنانچہ اصول فقہ مین اسکی تفصیل ہے - اور شافعیہ و اہلحدیث اِس سے طُہر مراد ہونے پر اُس حدیث سے استدلال کرتے ہین جسمین طہر مین طلاق دینے کا حکم دیا پھر اس طُہر کو عدّت کہا جسمین طلاق دینے کا حکم آیا ہے - چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ مین مروی ہے -

اصل سوم مسلمانون کا صدر اول سے اتفاقی تعامل و توارث دلیل قطعی مفید یقین ہے

تشریح

جس امر کو اہل اسلام زمانہ نبوت سے لیکر آجتک بالاتفاق عمل مین لاتے ہین اور اسکو ہر[+] زمانہ کے لوگ بتوارث و تواتر نقل کرتے چلے آتے ہین وہ امر یقیناً ثابت ہے اور یہہ اتفاقی تعامل و توارث اہل الاسلام اسکے ثبوت پر قطعی دلیل ہے -

ahmadimuslim.de

تمثیلات

(۱) کعبہ جو مُلکِ عرب و شہر مکہ مین موجود ہے - اسکا وہ کعبہ ہونا جسکے حج کا قرآن مین حکم آیا ہے اور اُسکو بیت العتیق و قبلہ فرمایا گیا ہے) مسلمانون کی اتفاقی تعامل

+ ان قیود کو ناظرین و مناظرین غور سے ملاحظہ فرماوین - اِن مین نہ کسی خاص زمانہ متاخر کا اصطلاحی اجماع داخل ہوسکتا ہے (جسکی حجت ہونے مین ظاہریہ وغیرہ کو کلام ہے) نہ رسوم و رواج ازمنہ متاخرہ جنکی سند صاحب شریعت تک نہین پہنچتی اور وہ بالاتفاق لائق حجت نہین ہین - اِنمین صرف وہی امور شامل و داخل ہوسکتے ہین جو آنحضرت کی قول و فعل سے ثابت ہین اور مسلمانون مین بتوارث یکے بعد دیگرے قرناً بعد قرنٍ متداول و معمول چلے آتے ہین جنکی حجت و سند ہونے مین آجتک کسی مسلمان کا اختلاف مسموع نہین ہوا -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وتوارث سے ثابت ہے۔ اور یہہ اتفاق اسکے ثبوت پر قطعی دلیل ہے۔

(۳) نماز کے اتفاقی ارکان رکوع و سجود و قیام وغیرہ اور انکی صورتین اور اعداد رکعات فرایض وہیئت ارکان وشعائر حج اسی تعامل و توارث اہل اسلام سے ثابت ہین اور یہی تعامل و توارث انکے ثبوت پر دلیل قطعی ہے۔

یہہ اصول ثلثہ بداہت عقل و شریعت سے ثابت ہین و اہل اسلام مین مسلم۔ اسلئے ہمنے انکی دلیل بیان نہین کی۔ صرف تمثیل پر قناعت کی ہے۔ اگر کوئی انکی حجیت و ثبوت مین کلام کریگا تو عقل و نقل سے انکا ثبوت دیا جاویگا اور بازالۂ خفاء ان اصول کی بداہت پر اسکو متنبہ کیا جاویگا۔

جب یہہ اصول بیان ہوچکے تو اب **اصل مدعا** کو بیان کیا جاتا ہے وباللہ التوفیق۔

فرضیت صیام رمضان ہر مکلّف صاحب طاقت پر جو بیمار و مسافر نہ ہو زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آجتک باتفاق اہل اسلام ثابت ہے۔ اور اس فرضیت پر نصوص قرآن اور [illegible] العملی حضرت رسالت [illegible] و تعامل و توارث کافہ اہل اسلام ہر عصر دلایل ہیں

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ الآیۃ۔
شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ بقرہ ۲۳۶

قرآن مجید مین ارشاد ہے۔ ای ایمان والو تمپر روزہ فرض کئے گئے ہین جیسے تمسے پہلون پر فرض کئے گئے تہے × × رمضان کا مہینا ہے جسمین قرآن اوتارا گیا ہے جو لوگون کے لئے ہدایت ہے اور کھلی نشانیان راہ کی اور حکو تے احکام۔ پس جو اسمین حاضر ہو وہ اسکا روزہ رکہے اور جو مریض یا مسافر ہو وہ دوسرے دنون کو شمار کرے یعنی اتنے دن روزہ

[illegible]

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسیکو اسلام وارکان اسلام کی دعوت وتعلیم فرماتے

عن طلحة بن عبد الله قال جاء رجل الى رسول الله من اهل نجد ثائر الرأس تسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرها قال لا الا ان تطوع ـ قال رسول الله وصيام رمضان الحديث (بخاری ص۱۲ مسلم ص۳۰)

تو اسمیں صیام رمضان کو ذکر کرتے ـ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا سوال کیا تو آپنے اُسکے جواب میں پانچ وقت نماز وصیام رمضان وزکوٰۃ کو ذکر فرمایا

عن انس جاء رجل من اهل البادية (في رواية البخاري اسمه ضمام) فقال يا محمد اتانا رسولك فزعم لنا ان علينا صوم شهر رمضان في سنتنا قال صدق قال فبالذي ارسلك آلله امرك بهذا قال نعم ـ صحیح مسلم ص۳۱ صحیح بخاری ص۱۵

ضمام بن ثعلبہ نے آنحضرت کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ کے فرستادہ نے بیان کیا ہے کہ ہمپر رمضان کے روزے فرض ہیں آنحضرت نے فرمایا وہ سچ کہتا ہے پھر اُس نے عرض کیا کہ یہ خدا کا حکم ہے آنحضرت نے فرمایا ہاں ـ

عن ابن عباس ان وفد عبد القيس لما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم امرهم بالايمان بالله وحده قال اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان

ثم قال رسول الله احفظوهن واخبروا بهن من ورائكم (بخاری ص[illegible] مسلم ص۳۳)

قبیلہ عبد القیس کے وکیل آنحضرت کے پاس آئے اور آپ نے ان کو ایمان تلقین کیا تو اُس میں نماز و روزہ وغیرہ ارکان اسلام کو ذکر فرمایا اخیر میں یہہ ارشاد کیا ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے پچھلوں کو ان کی خبر دو ـ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بارزا للناس فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتودی الزکوۃ وتصوم رمضان - قال رسول اللہ ھذا جبرئیل جاء لیعلم الناس دینھم - مسلم ص بخاری ص

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تعلیم امت کے لیے آنحضرت سے اسلام کا سوال کیا تو انکے جواب مین بہی آنحضرت نے صیام رمضان کو منجملہ اسلام شمار کیا آخر مین یہہ فرمایا کہ یہہ سایل جبرئیل تہا لوگون کو دین سکہانے آیا تہا یہہ ہمنے چند احادیث کا خلاصہ مطلب نقل کیا ہے اور اس قسم کی اور بہت احادیث ہین جسکا احصا و شمار دشوار ہے

اور تعامل و توارث مسلمین محتاج نقل و بیان نہین ہے - سب کوئی جانتا ہے کہ اسلام کے ہر مذہب و طریق مین رمضان کے روزہ فرض ہین - اور کسی مذہب شیعہ - سنی معتزلی خارجی وغیرہ مین اچہے بہلے آدمی کو روزہ نہ رکہنا اور اسکے بدلے فدیہ (ایک مسکین کا کہانا) دیدینا [illegible] نہین ہے +

یہہ دلایل (آیات کتاب اللہ - واحادیث رسول اللہ - وتعامل امت محمدیہ) قطعی و یقینی ہیں

+ اگرچہ نصوص قرآن جو درباب صیام وارد ہین عمومات ہین اور عام قطعی الدلالۃ نہین ہوتا اور احادیث نبویہ جو اس باب مین منقول ہوئی ہین وہ اخبار احاد ہین اور اخبار احاد بہی ظنی ہوتی ہین ولیکن تعامل و توارث امت نے (جسکا قطعی ہونا اصل سوم مین بیان ہوا ہے) ان عمومات کو قطعی بنادیا اور یقینا بتادیا ہے کہ ان عمومات سے باستثنا مریض وغیرہ کے (جنکا مستثنی ہونا صریح کتاب و سنت سے ثابت ہے) سبہی افراد مراد ہین اور احادیث مذکورہ اگرچہ بلحاظ خصوص طرق والفاظ اخبار احاد ہین مگر بنظر معنی وقدر مشترک متواتر ہین - یہی تعامل و توارث امت انکے تواتر معنوی پر دلیل ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ یہہ ادلہ قطعی ہین اور فرضیت صیام پر قطعی و یقینی طور پر دلالت کرتی ہین یہی وجہ ہے کہ دین اسلام مین

۴۰

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

طور پر صیام رمضان کا فرض ہونا ثابت کر رہے ہین اب اس فرض قطعی سے اُن
جوان و تندرست لوگون کو (جو روزہ رکہنے مین مرض کے سوا تکلیف پاتے ہین) مخصوص
و مستثنی کرنا اور انکو یہہ فرض قطعی معاف کر کے یہہ اختیار دینا کہ وہ چاہین روزہ رکہین
چاہین اسکے فدیہ (بدلہ) مین ایک مسکین کو کہانا کہلا دیا کرین اسپر موقوف ہے کہ اس
حکم قطعی سے اُن لوگون کے مخصوص و مستثنی ہونے پر ویسے ہی دلایل قایم ہون
جیسے اس حکم کے ثبوت پر قطعی دلایل قایم و موجود ہین۔ اور جہانتک کتاب اللہ و سنت
و تعامل و توارث امت مین تفحص و غور کیجاتی ہے ایسی کوئی دلیل جو اُن لوگون سے
اس حکم کو معاف و رفع و منسوخ کر دے پائی نہین جاتی۔ اس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ
ان لوگون کو اس حکم سے مخصوص و مستثنی کرنا اور روزہ رکہنے یا فدیہ دینے مین خود مختار
بنانا جایز نہین ہے وہو المدّعا۔

اس دلیل کا پہلا مقدمہ (کہ ان لوگون کے مستثنی ہونے کے لئے دلیل قطعی
کا موجود ہونا ضروری ہے) [illegible] ثابت ہو چکا [illegible] بیان ہو چکا ہے کہ
امر قطعی کے مقابلہ و ازالہ کے لئے امر قطعی بکار ہے اور یقین ثابت شک سے زایل
نہین ہو سکتا۔

دوسرا مقدمہ (کہ اُن لوگون کے مستثنی ہونے پر دلیل قطعی موجود نہین ہے)
یہہ ثبوت رکہتا ہے کہ سنت و تعامل امت مین تو ایسی دلیل کا نام و نشان پایا نہین جاتا
اور نہ کسی موافق یا مخالف کو اسکا دعوی ہے۔ کوئی نہین کہتا اور نہ کہسکتا ہے کہ آنحضرت
نے جوان تندرست لوگون کو روزہ نہ رکہنے اور اُسکے بدلے ایک مسکین آدمی کو روٹی
کہلا دینے کا حکم دیا اور اسپر آنحضرت کے زمانہ سے زمانہ صحابہ یا تابعین یا انکے بعد آجتک

نماز روزہ وغیرہ احکام کو قطعی مانا جاتا ہے اور انکے منکر کو کافر کہا جاتا ہے باوجودیکہ نصوص
قرآنیہ جو ان احکام مین وارد ہین عمومات ہین اور احادیث نبویہ لفظاً احاد ۔ ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تنہ قریبہ یا کسی مسلمان کا عمل رہا - اب رہی کتاب اللہ اسمین بہی کوئی ایسی بات قطعی الدلالۃ
صریح المراد پائی نہین جاتی جس سے صاف وصریح طور پر اُن لوگون کے لئے روزہ
چہوڑنے اور اسکے بدلے فدیہ دینے کی اجازت نکلتی ہو ۔

دلیل نیچر جو اس حکم صیام کی ترمیم کے درپے ہین وہ اِس حکم سے جوان وتندرست
لوگون کے مخصوص ومستثنیٰ ہونے پر ایک **دلیل نقلی** آیت (وعلى الذين يطيقونه
فدية) پیش کرتے ہین دوسری دلیل **عقلی** نیچری -

عقلی دلیل کے وہ یہہ تقریر کرتے ہین کہ اِس آیت مین جو لفظ یطیقون وارد ہے
کے معنی (چنانچہ بعض علماء سے تفسیر کبیر مین منقول ہین) مشقت وتکلیف سے کام
کرنے کے ہین کیونکہ لفظ وسع وطاقت دو لفظ جداگانہ ہین - وسع اُس شخص کی نسبت
بولا جاتا ہے جو کسی کام کے کرنے پر بسہولت وآسانی قادر ہو - طاقت اس شخص کی
نسبت بولا جاتا ہے جو کسی کام کے کرنے پر تکلیف اوٹھا کر او بمشکل قادر ہو - پس بلحاظ
لفظ یطیقون آیت کے معنی یہہ ہوے کہ جو لوگ سختی وتکلیف اٹھا کر روزہ رکھنے کی طاقت
رکہتے ہین اُنکو اجازت ہے کہ روزہ کے بدلے فدیہ دیدین اور قرآت شاذہ یطوقونہ وغیرہ
جنکے معنی یکلفونہ کے ہین نیز اسی معنی کے موید ہین -

عقلی دلیل اُن حضرات کا خلاصہ یہہ ہے کہ تمام انسان بڈّہے ہون خواہ جوان باعتبار
خلقت اور موسم اور ملک کے مختلف ہوتے ہین بہت جوان روزہ رکھنے مین
تکلیف پاتے ہین - بعض بڈہے روزہ کی تکلیف کو کچھہ بہی نہین سمجھتے - پھر وُہی
لوگ جو ایک موسم مین روزہ رکھنے مین تکلیف نہین پاتے دوسرے موسم مین
نہایت تکلیف اُٹھاتے ہین ایک مُلک کے لوگ جبکہ دن معتدل مقدار ہوتا ہے
آسانی سے روزہ رکھہ سکتے ہین اور جب دن بڑا ہوتا ہے روزہ مین نہایت تکلیف
اٹھاتے ہین بلکہ بعض ملکون مین کبھی اتنا بڑا دن ہوتا ہے کہ اُسمین روزہ رکھنا طاقت

ahmadimuslim.de

21

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انسانی سے خارج ہے جیسے عرض تسعین جسمین چھ مہینے کا دن ہوتا ہی اور عرض ستین جہان بعض ایّام مین دن ڈوبتے ہی آفتاب نکل آتا ہے۔ پس بلحاظ ان حالات و اختلافات کے ہر شخص کو ہر ملک و ہر موسم مین روزہ رکہنے کا حکم دینا نامناسب و نیچر انسانی کے مخالف ہی اسلئے ضرور ہوا کہ آیت کے وہ معنی کئے جاوین جو نیچر انسانی کے مطابق ہین کہ جو لوگ روزہ رکہنے مین تکلیف اُٹھاوین وہ روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادیا کرین۔

مگر ہمارے خیال مین یہہ دونون دلیلین انکی ناتمام و ناقابل استدلال ہین قطعی ہونا توکہان۔

نقلی دلیل اسلئے ناتمام و ناقابل استدلال ہے کہ وہ کئی معنون اور وجوہات کا احتمال رکہتی ہے اور اصل دوم مین بیان ہوچکا ہے کہ جو دلیل کئی معنی کا احتمال رکہے وہ لائق استدلال نہین ہوتی۔

ahmadimuslim.de

وہ احتمالات معانی و وجوہات بتفصیل ذیل ہین۔

(۱) لفظ یطیقونہ کے لفظی معنے دو طرح کے ہوسکتے ہین ایک وہ جو آپنے بیان کئے ہین کہ "جو لوگ بتکلیف و سختی روزہ رکہین" جو طاقت کو مغائیہ وسعت قرار دینے پر موقوف ہین۔

دوسرے یہہ کہ جو لوگ بلاتکلیف روزہ رکہہ سکین جو طاقت کو بمعنی وسعت قرار دیکر کئے جاتے ہین اور جمہور علما و حضرت سلمہ بن الاکوع و حضرت ابن عمر وغیرہ آیت کے یہی معنے سمجھکر اِس آیت کو منسوخ بتاتے ہین صحیح بخاری وغیرہ مین حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ جب آیت وعلی الذین یطیقونہ نازل ہوئی تو جو کوئی چاہتا افطار کرتا اور فدیہ دیتا یہانتک کہ وہ آیت

عن سلمة بن الاكوع قال لما نزلت وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من اراد ان يفطر ويفتدى حتى

انسانی سے خارج ہے جیسے عرض تسعین جسمین چھہ مہینے کا دن ہوتا ہے اور عرض ستین جہان بعض ایّام مین دن ڈوبتے ہی آفتاب نکل آتا ہے۔ پس بلحاظ اُن حالات واختلافات کے ہر شخص کو ہر ملک وہر موسم مین روزہ رکھنے کا حکم دینا نامناسب ونیچر انسانی کے مخالف ہے اسلئے ضرور ہوا کہ آیت کے وہ معنی کئے جاوین جو نیچر انسانی کے مطابق ہین کہ جو لوگ روزہ رکھنے مین تکلیف اُٹھاوین وہ روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرین ۔

مگر ہمارے خیال مین یہہ دونون دلیلین انکی ناتمام وناقابل استدلال ہین قطعی ہونا توکھان ۔

نقلی دلیل اِسلئے ناتمام وناقابل استدلال ہے کہ وہ کئی معنون اور وجوہات کا احتمال رکھتی ہے اور اصل دوم مین بیان ہوچکا ہے کہ جو دلیل کئی معنی کا احتمال رکھے وہ لائق استدلال نہین ہوتی ۔

ahmadimuslim.de

وہ احتمالات معانی ووجوہات بہ تفصیل ذیل ہین ۔

(۱) لفظ یطیقونہ کے لفظی معنے دو طرح کے ہوسکتے ہین ایک وہ جو آپنے بیان کئے ہین کہ "جو لوگ بتکلیف وسختی روزہ رکھین" جو طاقت کو معنی وسعت قرار دینے پر موقوف ہین ۔

دوسرے یہہ کہ جو لوگ بلا تکلیف روزہ رکھہ سکین جو طاقت کو بمعنی وسعت قرار دیکر کئے جاتے ہین اور جمہور علما وحضرت سلمہ بن الاکوع وحضرت ابن عمر وغیرہ آیت کے یہی معنے سمجھکر اِس آیت کو منسوخ بتاتے ہین صحیح بخاری وغیرہ مین حضرت سلمہ

عن سلمة بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین کان من اراد ان یفطر ویفتدی حتی

بن اکوع سے مروی ہے کہ جب آیت وعلی الذین یطیقونہ نازل ہوئی تو جو کوئی چاہتا افطار کرتا اور فدیہ دیتا یہانتک کہ وہ آیت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تفاسیر مین قول حضرت عمرؓ و حضرت سلمہؓ و جمہور علماء منقول ہی جسمین صاف ادعاء ہے کہ اس آیت مین ہرکسیکو بلا قید مشقت و تکلیف روزہ نہ رکھنے کا اختیار دیا گیا تہا جو پیچھے کہ بحکم آیت فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ منسوخ ہوا۔ پس جبتک اہل نیچر اور حضرت ابن عمر وغیرہ مین کسی اور دلیل کے شہادت سی یہہ فیصلہ نہو لے کہ آیت کے معنے وہی مراد ہین جو اہل نیچر بیان کرتے ہین نہ وہ معنے جو حضرت ابن عمر وغیرہ کہتے ہین اہل نیچر کا استدلال اس سے صحیح نہین ہے۔

اہل نیچر نے جو اپنے تجویزی معنے کی تائید مین قول بعض علماء بحوالہ تفسیر کبیر پیش کیا ہے وہ اس فیصلہ کے لئے دلیل ہونے کی لائق نہین ہے۔ کیونکہ وہ صرف بعض علماء کا قول ہے اور عامہ اہل لغۃ و محاورات عرب کے مخالف ہے۔ اسی تفسیر مین (جسپر اہل نیچر کا اعتماد ہے) کہا ہے کہ وسع مین دو قول ہین ایک یہ کہ وہ عین طاقت ہے دوسرا یہ کہ وہ طاقت سے کم (مشقت [illegible] ہے اور یہی قول معتزلہ وغیرہ کا ہے۔ ایسا ہی تفسیر فتح البیان مین کہا ہے اور اسمین یہ بہی کہا ہے کہ قول اول اہل لغۃ کی تفسیر ہے۔

وفی الوسع قولان احدھما انه الطاقة والثانی انه دون الطاقة وھو قول المعتزلة وقول الضحاک (تفسیر کبیر ص ۲۷۰ جلد ۲)
وفی فتح البیان الاول انه الطاقة كما فسره به اهل اللغة

قاموس مین لفظ وسع کے بیان مین کہا ہے کہ یہہ کہنا ہمکو وسعت نہین ہے یہی کہنا ہے کہ ہمکو طاقت نہین ہے اور لفظ طوق کے بیان مین کہا ہے کہ طوق بمعنی وسعت ہے مجمع البحار مین مادہ وسع مین وسع کو بمعنی طاقت قرار دیا ہے اور بذیل مادہ طوق طاقت کو بمعنی وسعت بلا ضرر و مشقت تفسیر کیا ہے۔

وما اسع ذلك اي ما اطيقه
والطوق الوسع والطاقة (قاموس مختصر)
والوسع والسعة الجدة والطاقة
خذوا من الاعمال ما تطيقونه اي تطيقون الدوام عليه بلا مشقة وضرر (مجمع البحار ص ۳۲۳ ج ۳ و ص ۳۳۰ جلد ۳)

اور قرآن و حدیث مین جو محاورہ عرب عربا کا مخزن ہے بہت جگہ وسعت بمعنی طاقت ہے اور طاقت بمعنی وسعت بولنے مین آئے ہین سورہ بقرہ و اعراف و مومنین مین جو آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا مین لفظ وسع واقع ہوا ہے اسکی تفسیر مفسرین نے وسعت سے کی ہے اور کہین لفظ طاقت کے ساتھہ لفظ وسعت بہی ملا دیا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہہ الفاظ ایک دوسرے کے معنی مین بولے جاتے ہین۔

دیکہو بیضاوی صہ۱۱۳ و معالم صہ۱۶۲ وغیرہ

ایسا ہی جو سورہ بقر کے اخیر مین لفظ طاقت وارد ہوا ہے اس کی مفسرین نے استطاعت سے تفسیر کی ہے جو وسعت کے معنی مین ہے

دیکہو تفسیر فتح البیان صہ۳۵ ج ۲ و تفسیر کبیر صہ۴۷۹ جلد ۲

ایک حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے تم وہ عمل لازم پکڑو جسکی طاقت رکہو اسلئے کہ خدا تعالے ثواب دینے سے نہین رکتا یہانتک کہ تم تہک کر عمل کرو یعنی تہک کر عمل کروگے تو ثواب نہ پاؤگے

عن عایشۃ قالت قال رسول اللہ علیکم بما تطیقون من العمل فان اللہ لا یمل حتی تملوا (بخاری صہ۱۵۰)

اس حدیث مین [illegible] تو اس حدیث مین منع کیا اور صاف فرمایا ہے کہ تہک کر عمل کروگے تو ثواب نہ پاؤگے ایسا ہی اوس حدیث (امرہم من الاعمال بما یطیقون یعنے آنحضرت لوگون کو اون اعمال کا حکم دیتے جنکی وہ طاقت رکہتے) مین طاقت سے وسعت مراد ہے جسکی نقل و تفسیر عبارت مجمع البحار مین گذر چکی ہے۔ اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو جو ہمیشہ روزہ رکہتے تہے) فرمایا۔ ہر مہینے مین تین دن روزہ رکہہ انہون نے عرض کیا مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون پہر آپنے دو دن افطار اور ایک دن روزہ رکہنے کا حکم دیا اوسکے جواب مین بہی انہون نے یہی عرض کیا اسی قسم کے اد سوال

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم صم من الشہر ثلثۃ ایام قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما وقال انی اطیق افضل من ذلک فقال النبی صلعم

23

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

لا افضل من ذلک (بخاری صلاً)

جواب ہوئے اس حدیث مین بہی طاقت سے وسعت مراد ہے اگر اونکی مراد یہ ہوتی کہ مین تکلیف سے روزہ رکہہ سکتا ہون تو آپ اونکو پہلے ہی سوال پر روک دیتے اور وہ دوسری اور تیسری دفعہ عرض نکرنے پاتے چنانچہ اور لوگ جو آنحضرت کے وقت مین تکلیف سے عبادت کرتے تہے اس سے رد کی گئی۔

دیکہو قصہ نماز حضرت زینب بخاری مین صفحہ ۱۵۴

یہہ قرآن وحدیث کے محاورات اور اہل لغت کی تصریحات صاف ناطق ہین کہ طاقت بمعنی وسعت وسہولت زبان عرب مین مستعمل ہے۔ پہر اس آیت مین صرف بشہادت قول بعض علما یطیقونہ کے معنی تکلیف ومشقت سے طاقت رکہنے کے کیونکر متعین ہوسکتے ہین۔

اور جو اہل نیچر نے اپنی تجویزی معنی کی تائید مین قرآءت شاذہ یطوقونہ وغیرہ سے استشہاد کیا ہے وہ بہی انکی تائید سے قاصر ہے کیونکہ یطوقونہ وغیرہ شاذ قراٰئتین بہی یطیقونہ (قرات مشہورہ) کیطرح دو معنی کا احتمال رکہتی ہین ایک وہ معنی جو اہل نیچر نے (اکثر ہیونت کرکے) اختیار کئے ہین دوسرے یہ معنی کہ جو لوگ روزہ کا حکم دئیے گئے ہین اونکی گردن مین روزہ بطور قلادہ اونکے گلے مین ڈالا گیا ہے۔ اس تقدیر پر لفظ یطوقونہ طوق بمعنی قلادہ سے مشتق ہوتا ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی اور اوسکے حواشی مین تفصیل بیان کیا ہے۔ پس جبتک یہہ لوگ قرات شاذہ کی معنی کا بہی فیصلہ نکرلین اور کسی دوسری دلیل سے ثابت نکردین کہ جو معنی ان قراتون کے انہون نے اختیار کئے ہین وہی معنی متعین ومراد ہین تب تک ان قرات سے اونکا استشہاد کب جائز ہے۔

حاصل وجہ آیہ متمسکہ اہل نیچر (مشہور قرات یطیقونہ لین خواہ شاذہ قرات یطوقونہ وغیرہ اختیار کرین) اپنے لفظی معنی کی رو سے دو احتمال کی محتمل ہے اسلئے بحکم اصل دوم اس سے انکار استدلال ناتمام

† وقولہ یطوقونہ ای یکلفونہ او یقلدونہ من الطوق بمعنی الطاقۃ او القلادۃ ۔ ۔ وعلی ہذہ القراءات یحتمل معنی ثانیا وہو الرخصۃ لمن یتعبہ الصوم ویجہدہ وہم الشیوخ الفانی والعجائز فی الافطار والفدیۃ (بیضاوی) وفی حاشیۃ للعصام قولہ ویقلدونہ ای یجعل الصوم کالقلادۃ فی اعناقہم ویقال لہم صوموا فانہ لافادۃ الوجوب لازم لہم کالقلادۃ ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۲) اگر ہم فرض کر لین اور یہہ مان لین کہ اس آیۃ مین ایک ہی معنی (تجویزی اہل نیچر تکلیف سے کام کرنیکے) مراد ہین تو پہر بہی یہ آیۃ مجمل اور کئی وجوہ کی محتمل ہے کیونکہ تکلف جو اس آیۃ کی لفظ یطیقونہ کے معنی مین اخذ کی گئی ہے وہ محدود و متعین نہین ہے کہ وہ کس درجہ تک مراد ہے آیا ایسی تکلیف جو شیخ فانے (نہایت بڈہے آدمی) یا نا امید مریض کو ہوا کرتی ہے کہ سخت ضعف و غشی ہو جاوے اور دم نکلنے لگے یا مرض بڑہجاوے یا ایسی تکلیف جو اکثر نوجوان ناز پرورده لوگون کو ہوتی ہے کہ کسیقدر خلاف عادت پیاس لگ جائے یا جبین نازنین پر پسینہ آئے یا ان دونو درجہ کے مابین کسی اور درجہ کی (جو بیشمار نکل سکتے ہین) تکلیف مراد ہے لہذا احتمال ہے کہ اس آیۃ مین درجہ اول کی تکلیف مراد ہو چنانچہ حضرت ابن عباس رض و حضرت انس رض و سعید بن جبیر وغیرہ اکابر نے کہا ہے و بناء علیہ آیہ کو محکم غیر منسوخ بتایا ہے چنانچہ تفسیر معالم و کبیر و فتح البیان وغیرہ مین موجود ہے اور اصل عبارات† معالم و فتح البیان حاشیہ مین نقل کردی گئی ہین اور احتمال ہے کہ درجہ اخیر کی تکلیف مراد ہو چنانچہ اہل نیچر کا عمل و اعتقاد اسپر گواہی دیتا ہے اور یہہ بہی احتمال ہے کہ ان دو درجہ کے مابین کسی اور درجہ کی تکلیف مراد ہو۔ پس جبتک اس تکلیف کی کوئی حد مقرر نہ کیجاوے اور اہل نیچر اور حضرت ابن عباس رض وغیرہ مین کسی دوسری دلیل سے تصفیہ و فیصلہ نہو لے کہ اس سے مراد اس درجہ کی تکلیف ہے جو اہل نیچر سمجہتے ہین نہ اوس درجہ کی تکلیف جو حضرت ابن عباس رض وغیرہ محدود و مقرر کر گئے ہین

---

† وقرء ابن عباس وعلى الذين يطوقونه بضم الياء وفتح الطاء وتخفيفها وفتح الواو وتشديدها اى يكلفون الصوم تاويله على الشيخ الكبير والمرأة الكبيرة لا يستطيعان الصوم والمريض الذى لا يرجى زوال مرضه فهم يكلفون ولا يطيقونه فلهم ان يفطروا ويطعموا مكان كل يوم مسكينا وهو قول سعيد بن جبير وجعل الآية محكمة وروى عن بعض اهل العلم انها لم تنسخ وانها رخصة للشيوخ والعجائز ــ (معالم ۵۰)

وروى ان انس بن مالك ضعف عن الصوم عاما قبل موته فصنع جفنة من ثريد ودعا ستين مسكينا فاطعمهم ــ وعن ابن عباس رض بسند صحيح انه قال لام ولد له حامل او مرضع انت بمنزلة الذين يطيقون الصوم عليك الطعام لا قضاء عليك ــ وعن ابن عمر رض ان احدى بناته ارسلت تسأله عن صوم رمضان وهى حامل قال تفطر وتطعم كل يوم مسكينا وقد روى هذا عن جماعة من التابعين (فتح البيان ص ج ۱ ــ)

24

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تب تک اہل نیچر کا استدلال اس آیہ مجمل و محتمل سے جائز نہین ہے

حضرت ابن عباسؓ کی مقرری حدپر تو تعامل و توارث امت دلیل ہو سکتا ہے جس سے اس آیہ کا اجمال و تعدد احتمال رفع ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس تکلیف سے وہی تکلیف مراد ہے جو امثال شیخ فانی و مریض ناامید کو ہوا کرتی ہے کیونکہ اگر اس درجہ سے اتر کر کسی اوسط درجہ کی تکلیف یا اخیر درجہ کی تکلیف جو اکثر نوجوان نازپروردہ لوگون کو ہوا کرتی ہے مراد ہوتی تو زمانہ رسالت سے لیکر اس آخری زمانہ (تیرہوین صدی) تک کسیکے خیال مین آتی اور اوسکے موافق امت محمدیہ مین تعمیل جاری رہتی۔ زمانہ رحلت حضرت رسالت سے آجتک کسی فرقہ اسلامی کے کسی نوجوان تندرست کے لئے ادنی تکلف کے سبب سے روزہ کی معافی ہو جاتی۔

اور اہل نیچر کی خیالی حد نا محدود پر اسوقت تک کوئی دلیل قائم نہین ہوئی جب یہ کوئی ایسی دلیل جو قوت و دلالت مین دلیل تحدید حضرت ابن عباسؓ سے بڑہکر ہو اپنی خیالی تحدید پر قائم کرینگے اسوقت اس آیہ سے استدلال کرنیکے مستحق ہو جاوینگے بالفعل تو اس آیہ سے انکا استدلال محض خیال و سودائے محال ہے۔

(۳) ہمنے یہ بہی مانا اور فرض کیا کہ تکلیف کی وہی حد نا محدود ہے جو اہل نیچر نے سمجہی ہے اور معنی و حقیقت لفظ یطیقونہ مین اجمال و تعدد احتمال نہین ہے مگر پہر بہی اس آیہ سے اجمال و تعدد احتمال رفع نہین ہو سکتا یہ اجمال و تعدد احتمال لفظ و معنی یطیقون مین نہ سہی اسکی مفعول ضمیر منصوب مین موجود و قایم ہے جسکے سبب یہ آیہ باوجود تسلیم تعیین معنی یطیقون تجویزی [illegible]

اختلف السلف فی قولہ تعالی وعلی الذین یطیقونہ علی قولین احدھما انہ کان رخصۃ فی اول الاسلام ان من شاء صام ومن شاء افطر وتصدق ثم نسخ وثانیہما ان المعنی وعلی الذین لایطیقونہ او علی الذین یطیقونہ فی حال قوتھم ثم عجزوا	اسمین ایک احتمال یہ ہے کہ یہ ضمیر مفعول فدیہ کی طرف پہرتی ہو اور آیۃ کے معنی یہ ہون کہ جسکو فدیہ دینے کی طاقت ہو اپر عید کے دن صدقہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عن الصوم والمراد هو الشيخ الفاني وعندي وجه ثالث
هو ان المعنى ويجب طعام مسكين على الذين يطيقونه
يوم الفطر فاضمر قبل الذكر لانه مقدم رتبة كما في
دار زيد وضرب غلامه عمرو وذكر الضمير ميلا
الى المعنى لان الفدية انما هي الطعام كما
قال الله تعالى وان لكم في الانعام لعبرة
نسقيكم مما في بطونه - مصنف)
وجوب الفطرة مذهب جميع اهل العلم
واستنبطت من كلام القاسم و
سعيد بن جبير على ما سيأتي † ووجها
رابعا وهو ان المعنى وعلى الذين
يطيقون القضاء في ايام اخر ولا يقضون
فدية طعام مسكين والايام الاخر
المراد بها ما بعد رمضان الفائت
الى رمضان اخر لانه ان اريد بها
عدم القضاء مطلقا لم يثبت ذلك
الا بعد موته وبعد الموت لا يكون

دینا واجب ہے - اس پر اگر کوئی اعتراض
کرے کہ فدیہ مونث ہے اور یہ ضمیر مذکر
ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ فدیہ حقیقت
اور اصل مین طعام ہے اور وہ مذکر ہے
نہ مونث پس یہ تذکیر ضمیر بلحاظ معنی ہے
نہ بلحاظ لفظ جیسے آیہ وان لکم فی
الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ
مین ضمیر بطونہ کو جو سورہ نحل مین تذکیر وارد
ہے سورہ مومنین مین بلحاظ معنی ‡ مونث
کر دیا ہے اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے
کہ اس ضمیر سے پہلے یہان فدیہ کا ذکر
نہین ہے اور قبل ذکر مرجع ضمیر کالانا منع
ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ فدیہ لفظاً
ضمیر سے پہلے مقدم و مذکور نہین ہے مگر
رتبۃً مقدم و مذکور ہے جیسے ضرب غلامہ
عمرو مین عمرو رتبۃً مقدم و مذکور ہے۔
دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ ضمیر قضاء کیطرف

† هو ما روى مالك (في باب اذا لم يقض حتى دخل رمضان الثاني وقضى من موطأ) عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه انه كان يقول من كان عليه قضاء رمضان فلم يقضه وهو قوي على صيامه حتى جاءه رمضان فانه يطعم كل يوم مسكينا مدا من حنطة وعليه مع ذلك القضاء قال مالك انه بلغه عن سعيد بن جبير مثله

‡ وانما ذكر الضمير ووحده ههنا اي في النحل للفظ وانثه في سورة المؤمنين للمعنى فان الانعام اسم جمع ولذلك عده سيبويه في المفردات المبنية على افعال (بيضاوي صفحہ ۲۲۶ جلد ۱)

25

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بمعالہ لوجوب شئ فلا یکون
للآیۃ معنے واستنبطت من حدیث
من مات وعلیہ صیام فلیطعم
عنہ مکان کل یوم مسکینا وجھا
خامسا وھو ان المعنی وعلی الذین
یطیقون القضاء ولا یقضون حتی
یموتوا طعام مسکین بکل صوم
مدو معنی علی الذین انہ یجب علی
الولی ان یخرج من ترکۃ المیت
بسبب شغل ذمۃ المیت بالصوم
وھذہ وجوہ صحیحۃ۔
وقد ذھب الی کل واحد
منہا السلف۔ والظاہر انہم
اخذوا من محتملات الآیۃ
(مسوی)

راجح ہے جسکا آیہ فعدۃ من ایام اخر مین
حکم ہے اور اس آیہ کے معنی یہ ہین کہ جو لوگ
دوسرے دنونمین مرض وسفر کے روزے
قضا کر سکتے ہین پہر وہ رمضان آیندہ تک قضا
نکرین تو اونپر قضا کے ساتہہ فدیہ بہی واجب ہے
تیسرا احتمال یہ ہے کہ یہ ضمیر اسی قضا کیطرف
راجع ہو اور معنی آیہ کے یہہ ہون کہ جو لوگ قضا
روزہ سفر و مرض کی طاقت رکہتے ہون
پہر وہ قضا نکرین اور فوت ہو جاوین تو انکے
مال سے ایک روزہ کے بدلے ایک مسکین کا
کہانا نکالنا واجب ہے۔ یہہ احتمالات
تینون احتمال مفید مطلب [illegible] صوم کیطرف
ضمیر راجع ہونے اکے مقابلہ مین قائم ہین
اور یہہ آیہ ان سارے احتمالات کی محتمل ہے
اور ہر ایک احتمال کا کوئی نہ کوئی سلف ک
قایل ہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے احتمالات ثلثہ کو مع دو احتمال اول معنے
یطیقون کے شروح موطا مسوی و مصفی مین بتفصیل بیان کیا ہے پس جبتک اہل نیچر
ان احتمالات ثلثہ کو نہ اوٹہالین اور کسی دوسری دلیل سے ثابت نکردین کہ اس ضمیر مفعول
کا صوم کیطرف راجع ہونا متعین و متحتم ہے تب تک اونکا استدلال اس آیہ کثیرۃ الاحتمال
سے کب جائز ہے۔
خلاصہ جواب دلیل نقلی اہل نیچر کا یہہ ہے کہ اس آیہ مین معنی تجویزی اہل نیچر کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مخالف پانچ احتمال ہین دو احتمال معنی وحقیقت لفظ یطیقون مین اور تین احتمال اسکے مفعول ضمیر منصوب مین - پس جبتک اہل نیچران پانچون احتمالات کو نہ اوٹھالین اور اپنے خیالی معنی کا تعین و مراد ہونا اس آیہ کے سوا اور دلائل سے ثابت نکرین انکا استدلال اس آیہ کثیرۃ الاحتمال و پر از ابہام و اجمال سے بحکم اصل دوم جائز نہین ہے -

اور اونکی **دلیل عقلی** سراسر مغالطہ و دہوکہ پر مبنی ہے - خدا تعالے نے جو مختلف دیار و امصار و مواسم کے تندرست و مقیم لوگون کو علی الاطلاق روزہ رکہنے کا قرآن مین حکم دیا ہے اور اوسکے برخلاف روزہ نرکہنے اور فدیہ دیدینے کا صریح و صاف طور پر اختیار نہین دیا اسمین نیچر انسانی کا کچہہ خلاف نہین کیا اور نہ لحاظ ایام و مواسم کو فروگذاشت کیا ہے بلکہ اس حکم مین مختلف طبایع مکلفین مختلف ازمنہ و امکنہ کا لحاظ کرلیا ہے جسکا اظہار و بیان ان دو آیتون مین کردیا ہے ایک یہہ آیہ جسمین عموماً اعمال مکلفین کا استطاعت پر موقوف ہونا بتلایا اور صاف فرمایا ہے کہ خدا تعالے کسی فرد بشر کو بڈہا ہو خواہ جوان عرب کے ریگستان کا ہو خواہ شمالی ملکون کا یا کسی اور کوہستان کا [illegible] مین خواہ بعض محال [illegible] مین کسی

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سورۃ بقر رکوع ۴۰

عمل و حکم کے بجالانیکی تکلیف نہین دیتا مگر اسقدر کہ وہ طاقت رکہے جسمین عام طور پر فرمادیا ہے کہ اگر کسی جوان ناتوان کو کسی خاص زمان و مکان مین روزہ رکہنے کی طاقت نہو تو اسپر اسی زمان و مکان مین روزہ رکہنا واجب نہین - پر اسمین یہہ بیان نہ تہا کہ طاقت نہونیکی کیا حد ہے اور روزہ نہ رکہنے کے بدلے کیا کرے ان باتون کو دوسری آیتین کہولکر بتادیا اور یہہ فرمادیا کہ طاقت نہونیکی حد یہہ ہے کہ مریض ہوجاوے اور روزہ کے بدلہ مین صحت و اعتدال کی زمان و مکان مین روزہ رکہ لے - وہ دوسری آیہ یہہ ہے کہ جو تم مین سے مریض یا مسافر ہو تو وہ فوت شدہ روزونکے بدلے دوسرے دنونمین

فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر - یرید اللہ بکم الیسر

روزے رکہلے - خدا تعالے تمہارے حق مین آسانی چاہتا ہے تنگی نہین

26

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

چاہتا جسمین خاص طور پر روزہ کا حکم فرمایا ہے | لا یرید بکم العسر - بقرہ ع ۲۳ -

کہ جو شخص جوان ہو یا بڈہا گرم ملک مین ہو یا سرد مین عرض ستین مین ہو خواہ بفرض محال عرض
تسعین مین روزہ رکہنے مین کسی مرض مین مبتلا نہو وہ اس حکم معافی روزہ مین مشمول
نہین ہو سکتا اور جو روزہ رکہنے سے مریض ہوجاوے وہ روزہ رکہنے سے معافی سمجہا
پہر اوسکے بدلے دوسرے وقت و مکان مین جب روزہ کی طاقت پاوے روزہ رکہہ لے -
اور جو کوئی وقت و مکان صحت و توانائی کا نپاوے ہمیشہ عرض تسعین یا اوسکے پاس بہار دن مین اوسپر
رمضان آوے وہ بحکم آیہ اولی اپنے آپکو ہمیشہ کے لئے حکم صیام سے مرفوع القلم سمجہے۔
اب اہل نیچر غور کرین اور انصاف سے کہین کہ اس تشریح کے ہوتے روزہ کو علی الاطلاق
واجب کرنے اور اچہے بہلے مقیم نوجوان و توانا آدمی کو روزہ نرکہنے اور اوسکے بدلے فدیہ دینے
کا اختیار نہ دینے مین نیچر انسانی کا خلاف کہان لازم آتا ہے - جو لوگ آپ لوگون کی
زعم مین عرض تسعین مین رہتے ہین یا نہایت نازک مزاج ہوکر کلکتہ کی گرمی مین آباد ہین اگر
وہ روزہ رکہنے سے کسی مرض مین مبتلا نہین ہوتے تو اونکو روزہ رکہنے مین کیا عذر ہے
اور اگر وہ لوگ روزہ کی سختی سے کسی مرض مین مبتلا ہوجاتے یا ہوجانیکا اندیشہ رکہتے ہین
انپر خدا تعالے روزہ رکہنے کو کب واجب فرماتا ہے پس اس حکم صیام مین مخالف نیچر تجویز
کرنا و بناء علیہ اچہے بہلے جوانون کے لئے حکم فدیہ تراش دینا کب مناسب ہے -
یہ ہمنے ان لوگون کی کل تقریر مغالطہ آمیز کو تسلیم کرکے اسکا جواب دیا ہے - اور اگر ہم اس تقریر کے
بعض اجزا کو تسلیم نہ کرین تو بہی گنجائش ہے مثلاً انکا عرض تسعین مین وجود مکلفین روزہ دارون کا
تجویز کرنا - یہ لایق تسلیم نہین عرض تسعین مین نہایت درجہ حر و قر کے سبب زیست انسان بلکہ
کسی حیوان کی عادۃً کب ممکن ہے - پہر وہان فرض مسئلہ روزہ کیا معنی رکہتا ہے -
اسمین کسیکو کچہہ عذر ہو تو بتاوے کہ عرض تسعین مین کونسی آبادی ہے اور کون سے جغرافیہ دان
اوسکے قائل ہین -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　　ahmadimuslim.de

عرض ستین شمالی مین بیشک آبادی ہے بلکہ عرض ست وستین مین عہد بطلیموس سے آبادی چلی آتی ہے - ایساہی عرض ثمان وستین مین جہان روس کا ایک قلعہ ہے جسکا قوله نام ہے اور وہان سال مین باسٹھہ روز آفتاب کا غروب اور انتالیس روز طلوع نہین ہوتا اور بعض اوقات عساکر اسلام کا بھی اسمین گزر ہوا ہے کما ذکرہ الفاضل ھارون فی ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مگران لوگونکے حقمین روزہ کا حکم موافق طبیعت انسانیکے قرآن نے بیان کردیا جو اوپر مذکور ہوا +

اہل نیچر نے ان لوگون کے حقمین روزہ کی دشواری دیکھکر سبھی لوگونکے لئے روزہ کے بدلے فدیہ تجویز کردیا مگر تعجب ہے کہ نماز کے لئے ابتک کوئی فدیہ یا کفارہ تجویز نہین کیا - روزہ تو سال مین ایک مہینہ ہوتا ہے نماز ہر روز پانچ دفعہ مناسب تہا کہ ساکنین عرض ستین کے خیال سے حکم نماز مین بھی ترمیم کرتے اور اونکے طفیل سے کلکتہ وغیرہ گرم شہرونکے رہنے والون کے لئے نمازون (خصوصًا نماز ظہر) کے بدلے کوئی آنہ پائی فدیہ کفارہ تجویز کردیتے تو اونکی اتباع جو قدیمی عادت کے سبب سے ہنوز نماز کے پابند ہین اس مصیبت سے رہائی پاتے جیسی مصیبت روزہ سے خلاصی پائے ہین اور بسا روز اس مسئلہ کے موجد کے لئے دعائین کرتے ہین شاید آیندہ اسی تجویز مین ہون اللھم احفظنا منہ -

حاصل کلام وخلاصہ مرام یہ کہ حکم فرضیت صیام علی الاطلاق دلائل قطعیہ کتاب و سنت وتعامل امت) سے ثابت ہے اور اچہے بہلے آدمی کے لئے روزہ نرکہنے اور اوسکے بدلے فدیہ دینے کی اجازت ایک آیہ مشتبہ ومجمل واحتمالات کثیرہ کی متحمل سے نکالی جاتی ہے اور اوسکی تائید مین اپنے وہمی خیالات کو پیش کیا جاتا ہے - مؤمن متبع شریعت کو چاہیے کہ قطعیات و ضروریات دین کو اشتباہی امور سے نہ چہوڑے اور اہل نیچر کے وہمی مغالطات سے بچتا رہے اور اپنے قدیمی متوارث اسلام وشعائر پر ثابت قدم رہے - وما علینا الا البلاغ المبین والحمد للہ رب العالمین

+ علمای اسلام نے ان لوگونکے حقمین اوربھی سبیلین تعمیل حکم نماز وروزہ کے نصوص سے مستنبط کی ہین جنکی تفصیل کتب فقہ مین موجود ہے یہہ رسالہ ان تفاصیل کے بیان کا متحمل نہین ہے - ۱۲

27

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پنجاب یونی ورسٹی
اور اوسکی تعلیم و امتحانات کے دینی و دنیاوی فوائد
لائق توجہ گورنمنٹ و طالبان ملک و مذہب

{اس مضمون مین سوا امور متعلقہ نقل کے کسی مضمون سابق کے (جو لوگون نے اسباب مین لکھے ہین) نقل و اعادہ نہین ہے اسلئے اسکا ملاحظہ ہر ایک کے لئے موجب حظ و فایدہ جدید ہوگا ضرور ملاحظہ ہو}

پنجاب یونی ورسٹی کی تعلیم و امتحان کے فوائد پر ایک مدت سے بذریعہ اخبارات و تحریرات و لیکچرز و تقریرات بحث ہو رہی ہے۔ اسباب مین جو کچھہ کسیکے فکر مین آتا ہے وہ بذریعہ تحریر و تقریر ظاہر کرتا ہے اور اس اظہار مین بر طبق ع۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ اپنی ہمت و خبرت کی وقعت دکہاتا ہے۔

اسی سلسلہ و سیاق مین ہم بہی اپنے پلنگ فکر کو دوڑاتے ہین اور جو اس شکارگاہ آرائی سے اسکے شکار مین آوے ہدیہ ناظرین قدرشناس کرتے ہین

اسپر ہمکو دو امر باعث ہوئے ہین۔ ایک یہہ کہ سررشتہ پنجاب یونی ورسٹی کالج سے ہمارے نام بشمول عام اڈیٹران اخبارات رپورٹ سالانہ ۱۸۸۰ء پہنچی ہے جسپر ریویو لکہنا بحیثیت اڈیٹری ہمارا فرض ہے دوسرا یہہ کہ جلسہ تقسیم انعام منعقدہ ۲۶۔ اپریل ۱۸۸۱ء مین ہمکو شامل ہونے کا اتفاق ہوا۔ اور اس جلسہ عالیشان مین ہمنے اسلامی علوم عربیہ کا ایسا اعزاز و اکرام مشاہدہ کیا جسکی نظر سے وہ دربار لفٹنٹ گورنری گویا ایک خلیفہ عباسی کا دربار دکہائی دیتا تہا اسلئے ہمارے دل نے بے اختیار ہوکر اس ذکر خیر سے اظہار حق و بانیان و حامیان اس بیت العلوم کا شکر نعمت ادا کرنا چاہا اور اپنے ہادی اور رہبر پیغمبر اسلام (علیہ الوف التحیات والسلام) کے ارشاد واجب الانقیاد من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ یعنے جو محسن لوگون کا شکرگذار نہوگا وہ خدا تعالے کا بہی شکر نکریگا کے امتثال کا ارادہ کیا۔

اس بیت العلوم کی کارروائی (تعلیمات و امتحانات) جو آجکل ہو رہی ہے اور جو آئندہ کو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تجویز ہوئی ہے اس ملک ہند کے ساکنان ہنود و مسلمانان کے دین و دنیاوی سود و بہبود پر مشتمل ہے چونکہ ہمارے رسالہ کا اصل اصول دینی امور سے بحث ہے اسلئیے ہم اسکے دینی فائدہ کے بیان کو مقدم کرتے ہین۔

دینی فائدہ اس بیت العلوم سے یہہ ہے کہ اسمین اولاً علوم عربیہ ادبیہ کی تعلیم ہو رہی ہے جو اہل اسلام کے دینی علوم (خصوصاً قرآن و حدیث) کے لئیے عمدہ وسیلہ اور موقوف علیہ ہے۔ دینی علوم (قرآن و حدیث و فقہ وغیرہ) کوئی شخص اصل کی زبان مین حاصل نہین کر سکتا جب تک کہ اسکے وسائل و مبادی علم صرف و نحو و معانی و بیان و ادب وغیرہ کو (جو اس بیت العلوم مین پڑہائے جاتے ہین) حاصل نہین کر لیتا۔

اور ثانیاً اسمین بعضے ایسے علوم (فقہ و فرائض) کی تعلیم ہوتی ہے جو علوم مقاصد دینی سے ہین۔ علی الخصوص ان کتب فقہ کی تعلیم جنکے پڑہنے سے عہدہ قضاء (جو دینی مناصب سے ایک عالی منصب ہے) ملنا متوقع ہے پس اس بیت العلوم کو بنظر تعلیم اون علوم مبادی و مقاصد دینیہ کے عموماً مدارس اسلامیہ زمانہ سابق و حال سے نظیر ہایا جا سکتا ہے اور بنظر اعزاز علم و اکرام و انعام طلباء کے اُن مدارس خلفائے عباسیہ وغیرہ کے (جو مصر و بغداد و دمشق و اسپین مین ہو گذرے ہین) نظیر کہنا بیجا نہین ہے۔ جسوقت دربار تقسیم انعام مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اپنے ہاتہہ سے علماء و فضلاء اسلام کو تمغے اور سندین اور انعام دیتے ہوئے ہم دیکہتے ہین۔ اسوقت ہمکو خلیفہ مامون وغیرہ کا زمانہ اعزاز علم و علما یاد آتا اور اسلام کا وہ کر و فر ہمارے دلمین جوش مارتا۔

ایسا ہی فائدہ تعلیم مذہبی اس بیت العلوم سے ہنود کے لئے حاصل ہے جسکی تفصیل اس رسالہ کفیل امور مذہب اسلام میں اجنبی ہے۔

دنیوی فائدہ اس بیت العلوم سے مختلف اقوام و اشخاص دیار ہند کو یہہ ہے کہ اوسنے مختلف اقسام علوم معاش مختلف زبانون مین مختلف طبایع و خیالات و لیاقت کے لوگون کے

28

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مناسب حال کی تعلیم واشاعت کی بنا قایم کردی ہے۔

مشرقی زبانون (عربی فارسی اردو پنجابی سنسکرت وغیرہ) مین علوم وفنون کی تعلیم ہی کا بوجھہ اپنے ذمہ لے لیا ہے اور اپنے ماتحت اورینٹل کالج مقرر کردیا ہے جسمین علوم دینی و دنیاوی کار آمدنی معاش بہ تفصیل ذیل پڑہائے جاتے ہین۔

(۱) علوم ریاضی طبعی ۔ فلسفہ ۔ تاریخ ۔ وغیرہ جو اسوقت دنیاوی کمال کے اصل اصول سمجھے جاتے ہین اور سرکاری مدارس ان ہی علوم کی اشاعت کے لئے مقرر ہین۔

(۲) علم زباندانی وانشاپردازی عربی وفارسی واردو وسنسکرت وغیرہ جس سے سرکاری اور دیسی ملازمت مدرسی وغیرہ تعلقات معیشت حاصل ہوسکتے ہین۔

(۳) علم کارگذاری سرکاری متعلق صیغہائی مال ودیوانی وفوجداری ۔ جس سے فارسی دفتر و نیز سرکاری نوکری کے لئے لیاقت وسند حاصل ہوتی ہے۔

(۴) علم حساب مڈل کورس ۔ جس سے مولوی ومنشی کا امتحان دیکر مڈل کے امتحان سے برأت حاصل ہوسکتی ہے جو کوئی معزز عہدونکے حصول کے لئے شرط ہوسکتی ہے

(۵) علم طب یونانی وڈاکٹری اور ویدک جیسے حسب دلخواہ معاش کا پیدا ہونا ممکن ہے خواہ کوئی سرکاری ملازمت کرے خواہ اپنے مکان مین مطب یا ہاسپٹل یا ڈسپنسری کہول بیٹھے۔

(۶) علم انجنیری متعلق عمارات نقشہ نویسی پیمائش وغیرہ جس سے عام طور پر تو ہر جگہہ نوکری مل سکتی ہے اور خاص طور پر روڑکی کالج کی مانند استحقاق حصول ملازمت سرکاری عنقریب متوقع ہے۔

(۷) علم قضاء وپرادوہی† داک جیسے مفاد دینی سے علاوہ فائدہ معیشت حصول ملازمت بہی متوقع ہے۔

(۸) علم قانون عدالت جس سے مختارکاری ووکالت وپلیڈری مل رہی ہے ۔ اور اس علم کی تعلیم مین مشرقی زبانون کے ساتہہ انگریزی زبان مین شامل ہے۔

اور مغربی زبان (انگریزی) مین آرٹس یعنے علوم وفنون مین امتحان لینے کا ذمہ

† پرادوہی داک ہنود کے لئے ایک درجہ امتحان کا نام ہے جیسے مسلمانون کے لئے قضاء ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لیا ہے چنانچہ ہر ایک یونیورسٹی کا یہی منصب وفرض ہے اور اس سے زیادہ کسی یونیورسٹی سے ان علوم کو مدد نہین پہونچتی۔

درجات ومراتب آرٹس جسمین یہہ یونیورسٹی امتحان لیتی ہے

(۱) آنرز ان آرٹس۔ یعنے اعلی درجہ علوم وفنون کا جسکو اور یونیورسٹیون مین ایم اے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۲) ہائی پرفشنسی ان آرٹس۔ یعنے درجہ اوسط علوم وفنون جسکو بی اے کہا جاتا ہے۔

(۳) پروفشنسی ان آرٹس۔ یعنے درجہ ابتدائی علوم وفنون جسکو فرسٹ آرٹس کہا جاتا ہے

(۴) انٹرنس یعنے امتحان داخلہ جو اور یونیورسٹیون مین بھی اسی نام سے مشہور ہے۔

یہہ وہ مراتب امتحان معمولہ پنجاب یونیورسٹی ہین کہ کلکتہ یونیورسٹی (جو اسوقت مشارالیہ اور مستند اور ترقی خواہِ ملک سمجھی جاتی ہے) مین بھی اس سے زیادہ مراتب امتحان عام مقرر نہین ہین۔ ان ہی مراتب چہارگانہ مین اوسکی عام کارروائی اشاعت ومعاونت علوم وفنون مخصوص ومحدود ہے [illegible] پنجاب یونیورسٹی کی ہی ترجیح ثابت ہوتی ہے ایک یہہ فرق ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی مین انگریزی زبان مین امتحان دینا شرط کیا گیا ہے اور اگر کوئی ایسا شخص (جو اضطراری وناچاری اسباب سے انگریزی نہین پڑہ سکا اور ان علوم وفنون کو مشرقی زبانون مین ایک حصہ عمر کا خرچ کرکے کامل طور پر حاصل کرچکا ہو اور اس تحصیل وتکمیل سے اپنے ملک مین ان علوم وفنون کو رواج دینا اسکو مدنظر ہو) کلکتہ یونیورسٹی مین امتحان دینا چاہے تو اوسکو رد کیا جاتا ہے اور اوسکے حق محنت ومشقت وقصد اشاعت عام کو خیال نہین کیا جاتا۔ اور پنجاب یونیورسٹی میں جو کوئی آوے اور جس زبان مین (انگریزی ہو خواہ فارسی ہو خواہ ہندی) امتحان دینا چاہے اوسکو قبول کرلیا جاتا ہے۔ اور ان علوم وفنون کو ہر زبان اور ہر ایک ملک مین عشرہِ عام کرنا پسند کیا گیا ہے۔

+ اور جو امتحان آنرز سے اوپر وہان پریم چند رائے چند کے نام سے ہوتا ہے وہ عام لوگون کے لئے نہین ہے مع ذلک اسکے مقابلہ مین ایک امتحان آنرز کے اوپر اس یونیورسٹی مین بھی تجویز ہونیوالا ہے

29

اور اہل عقل وانصاف پر بخوبی روشن ہے کہ اس امر فارق مین پنجاب یونیورسٹی کو ہی ترجیح ہے۔ اسکی تائید شہادت مین بعض فقرات سپیچ نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب جو دربار تقسیم انعام مین انہون نے دی تہی نقل کرنا کافی سمجہتا ہون آپ فرماتے ہین ہین خیال کرتا ہون کہ اسمین شک نہین ہوسکتا کہ جس آدمی نے دیسی زبان کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے وہ زیادہ لایق ہے کہ اپنے ہم صحبتون کو تعلیم دے سکے بہ نسبت اوس آدمی کے جسنے انگریزی کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے۔ باوجود اس بات کے کہ وہ اردو دان اتنا لایق وفایق نہین جتنا کہ انگریزی خوان فی نفسہ انگریزی دانی مین زیادہ علم رکہتا ہے مگر اسکا علم اسکے اپنے ہی دلمین محدود ہے یا اگر دوسرونکو کچہہ فائدہ پہونچا سکتا ہے تو صرف اونکو جو اُسکی طرح انگریزی سمجہہ سکتے ہین۔ برعکس اسکے اُردو دان اپنے ہم جنسون کو بخوبی تعلیم دے سکتا ہے۔ اور غالبًا اس کے خیالات زیادہ صاف اور زیادہ نفیس ہوتے ہین بہ نسبت اُس شخص کے جسنے اجنبی زبان کے ذریعہ سے سیکہا ہو اس امر کا ثبوت تاریخ انشا پردازی اور خیالات مروجہ یورپ سے ہوسکتا ہے"

ان فقرات کی [illegible] کا سابق قول جو اُنہون نے عرضی انڈین ایسوسی ایشن ممالک مغربی وشمالی مین کہا ہے پیش کرنا بہی نامناسب وخالی از فائدہ نہین ہے۔ آپ فرماتے ہین۔ فرض کرو کہ کلکتہ یا کسی دیگر انگریزی یونیورسٹی سے کوئی صاحب ایم اے یا ایل ایل ڈی کے خطاب کی کلاہ رکہکر اپنے گہر واپس آئے۔ جب یہہ احباب اور ارباب سے گفتگو کرینگے تو ممکن نہین کہ ان لوگون کو اپنی تحصیل کی بابت کچہہ خیال دلاسکین صرف انگریزی اصطلاحی الفاظ اور جملے اونکے دل ہی مین رہینگے۔ اور مشق وربط نہونیکے باعث صاحب موصوف دیسی زبان سے اسکا مطلب نہ بیان کر سکینگے انکے علم سے احباب اور آشناؤنکو کچہہ فائدہ نہین کیونکہ یہہ تو انکی لیاقت کو بالکل سمجہہ ہی نہین سکتے۔ اگر انکو دیسی زبان کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہوتا اور وہ فورًا اپنے تحصیل کردہ علم اور تجربہ کو سمجہا سکتے تو اونکی تعلیم کا دوسرون پر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کسقدر زیادہ اثر ہوتا۔ جاہلانہ تنفر کی عوض خیالات ہمسری پیدا ہوتے۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم کی دو بدو شہادت لوگون کے دل کو اونکی تقلید کرنیکے لئے متحرک کرتے۔ اور زمانہ حال کے علوم و فنون کا اشتیاق عام لوگون کے دلمین پیدا ہوتا۔ دلائل مسبوق الذکر کو پیش کر کے گورنمنٹ ہند سے ہماری دلی و عاجزانہ یہہ التجا ہے کہ وہ اعلےٰ ترین درجہ کی پبلک تعلیم کو اسطور قرار دے کہ جسمین فنون و علوم طبعی اور زبان دانی کی اور شاخین دیسی زبان کی وساطت سے سکہائی جاوین۔ اور دیسی زبان مین سالانہ امتحان ان ہی مضامین کا منعقد ہوا کرے کہ جنمین طلبا فی الحال انگریزی زبان کے ذریعہ سے کلکتہ مین امتحان دیتے ہین اور جس طور سے اب انگریزی طلباء کو علم کی مختلف مضامین مین لیاقت پیدا کرنے سے درجے عطا کئے جاتے ہین۔ اسی طور سے جو طلباء ان ہی مضامین کو دیسی زبان مین سیکہہ کر امتحان مین کامیاب ہون انہین ہی درجے عطا کئے جاوین۔ آخری التجا یہہ ہے کہ یا تو کلکتہ یونیورسٹی کے ساتھہ ایک ورنیکولر ڈیپارٹمنٹ لگائی جاوے یا ممالک مغربی و شمالی کے لئے ایک علیحدہ ورنیکولر [illegible] عطا فرمایا جاوے

اس قول کو مقلدین سید احمد خانصاحب جو کلکتہ یونیورسٹی کو پنجاب یونیورسٹی پر ترجیح دیتے ہین انصاف سے پڑہین اور اس خیال بیجا اور حمیت ناروا سے باز آئین۔ جو کچھہ خانصاحب نے اوس عرضی مین عاجزانہ التجا سے چاہا تہا وہ اس یونیورسٹی مین موجود ہے اور کلکتہ یونیورسٹی مین مفقود ہے۔ پہر پنجاب یونیورسٹی کو کلکتہ یونیورسٹی پر مشرقی زبانون مین ترویج علوم و فنون کی نظر ترجیح کیون تسلیم نہین کیجاتی۔

اور جو اس وجہ ترجیح پنجاب یونیورسٹی کے مقابلہ مین اوسکی وجہ مضرت بیان کیجاتی ہے اسمین بہی ہم کچھ بحث و نظر کیجاویگی وہ وجہ مضرت لائق تسلیم ہوئی تو مسلم ہوگی ورنہ رد کیجاوے گی۔ بالفعل اسوجہ ترجیح کو تو مان لین اور انصاف سے درگذر نکرین۔ دوسرا فرق یہہ ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان آرٹس آسان و سہل ہے اور پنجاب یونیورسٹی کا امتحان سخت و مشکل

۳۰

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

چنانچہ رپورٹ سملہ ٹکسٹ بک کمیٹی جو اسی امر کی تحقیق کے لئے گورنمنٹ کے حکم سے منعقد ہوئی تہی اسپر گواہ ہے - اِسمین بہی پنجاب یونیورسٹی ہی کی ترجیح پائی جاتی ہے - جسقدر سوالات امتحان مین تشدد و سختی ہوگی اوسیقدر اون سوالات کے حل کرنیوالے طلباء کو زیادہ علمیت حاصل کرنی پڑیگی - یہہ **فوائد دینی و دنیوی** اس بیت العلوم کے ایسے ہین جنمین کسی اہل عقل و انصاف کو بحث و انکار کی گنجائش نہین ہے - **ان فوائد کے مقابلہ** مین بعض لوگ جو اس بیت العلوم کے اسوقت مخالف ہو رہے ہین اس بیت العلوم مین ایک یہہ ضرر بتاتے ہین کہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانون مین انگریزی زبان کا جاننا اور اس زبان مین آرٹس کا امتحان دینا مشروط و لازمی نہین ٹہرایا گیا اور اسمین انگریزی زبان اور اُن علوم کا جو بجز انگریزی کے اور زبانون مین ابتک پائی نہین گئی اس ملک سے اوٹہہ جانے اور اس ملک کے باشندون کا اِن عہدون اور عالی منصبون سے (جو انگریزی علوم کے جاننے پر موقوف ہے) محروم رہنے کا اندیشہ ہے جب طلباء بدون تعلیم اون علوم انگریزی کے پنجاب یونیورسٹی کے امتحانون مین کامیاب ہوکر اسناد اور تمغے پا سکینگے تو وہ انگریزی زبان کیون سیکہینگے اور انگریزی زبان مین علوم و فنون کے امتحان کا کس لئے قصد کرینگے پہر وہ اِن عہدون اور عالی منصبون کو کس طرح پاوینگے - اس نظر سے یہہ یونیورسٹی اس ملک کی ترقی و کمال دنیاوی کی ضرر رسان و حارج ہے نہ سراسر مفید -

اسکے **جواب** مین جو کچہہ حامیان یونیورسٹی پنجاب ابتک کہہ چکے ہین اور جو اسمین اونکے مخالفین چون و چرا کر رہے ہین ناظرین اخبارات کو معلوم ہے ہم اوسکا اعادہ نہین کرتے بلکہ جو **قول فیصل** اسبات مین ہمارے خیال مین آیا ہے اُسکو بیان کرتے ہین ناظرین توجہ سے سنین اور اوسپر انصاف سے داد دین -

مگر وہ ایک تمہید پر موقوف ہے جو قبل تقریر اس قول فیصل کے واجب العرض ہے وہ تمہید یہہ ہے کہ جو ترقی و لیاقت و استحقاق ملازمت کلکتہ یونیورسٹی یا کیمبرج یونیورسٹی وغیرہ سے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ملک کو حاصل ہے اسمین یہہ غور وتعمق بکار ہے کہ آیا وہ ترقی ولیاقت اون یونیورن کی جبر واکراہ سے ہے یا لوگون کے فعل واختیار سے او سکے جواب مین ہر ایک عاقل سے بات کے کہنے کی امید ہے کہ یہہ اون یونیورسٹیون کے جبر واکراہ سے نہین ہے بلکہ وہ لوگونکی عقل تمیز وقدر شناسی واستطاعت کا نتیجہ ہے۔

جبر واکراہ کی یہہ صورت ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ایسا قانون مجبر نافذ ومعمول بہ ہوتا جسکی رو سے ملک کے ہونہار لوگون کو پکڑ پکڑ کر یونیورسیٹیون مین اونکا امتحان لیا جاتا اور انکو باندھ باندھکر ان عالی منصبونپر مامور کیا جاتا۔ جیسا کہ بعض اولڈ فیشن ریاستون مین قانون نافذ ومعمول ہے۔ کہ جس گہر مین دس آدمی موجود ہون اوس گہر سے جبراً ایک آدمی فوج مین بہرتی کرنیکے لئے پکڑ لیا جاتا ہے۔ سو ظاہر ہے کہ کسی یونیورسٹی کے امتحانون مین یہہ صورت جبر واکراہ متحقق نہین ہر ایک یونیورسٹی طالب ترقی وکمال کو فعل مختاری واختیاری طور پر امتحان دینے کی رغبت اور اوسپر عالی منصب ملنے کی امید دلاتی ہے۔ پس جس شخص کو عقل وتمیز اور اون علوم ومناصب کی قدر وطلب ہوتی ہے مع ذالک اونکے حاصل کرنیکی جانی ومالی وخیالی طاقت ہوتی ہے وہ ان علوم کو حاصل کر کے اون یونیورسٹیونکے فیض سے بہرہ یاب ہوتا ہے۔ اسمین جبر واکراہ کا دخل نہین ہے

جب یہہ تمہید ہو چکی تو اب اس **قول فیصل** کی تقریر کیجاتی ہے وہ یہہ ہے کہ مشرقی زبانون (اردو فارسی وغیرہ) مین امتحانات آرٹس یونیورسٹی بحصر عقلی **دو شق** وحال سے خالی نہین۔ **کیا** تو وہ امتحان حصول اس لیاقت واستحقاق مدارج کے لئے (جو انگریزی مین امتحان دینے سے متوقع ہین) کافی ہین یا آیندہ کبھی ہونگے اور کیا وہ کافی نہین ہین اور نہ آیندہ ہونگی۔ پس اگر **شق اول** صیح ہے (جیسا کہ حامیان یونیورسٹی کا خیال ہے) تو جہگڑا ہی طے ہے۔ جب مشرقی زبانون نے انگریزی کا کام دیدیا تو انگریزی کا لازمی نہ ہونا کس امر کا حارج ہوا؟ اور اگر **شق ثانی** صیح ہے (جیسا کہ مخالفین پنجاب یونیورسٹی کا ادعا ہے) اور مشرقی زبانون مین امتحان

31.

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دیگر آنرز ان آرٹس اور ہائی پروفیشینسی وغیرہ خطاب حاصل کرنا زکوۃ خوار ہلا یا گستائین بنجانے سے زیادہ اثر و نتیجہ نہین دیتا تو جن لوگون کو عقل و تمیز و قدر شناسی و استطاعت حاصل ہے اوہ ہمیشہ سے اس لیاقت و ترقی کا لوگون کے لئیے باعث ہے اونکو وہ عقل و تمیز خود بخود انگریزی مین آرٹس کے حاصل کرنے اور اسی پنجاب یونیورسٹی مین انگریزی مین امتحان دینے پر باعث ہو گی ۔

پنجاب یونیورسٹی نہ انگریزی کو مسدود و موقوف کرنا چاہتی ہے نہ لوگون کی اس عقل و تمیز و قدر شناسی و استطاعت کو چھیننے لگی ہے۔ بلکہ انگریزی کی پڑہائی کو وہ پہلے سے زیادہ رونق بخش رہی ہے† چنانچہ اسکی کارگذاری موجودہ (جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے) اسپر گواہ ہے اور تمیز و قدر شناسی لوگونکی انگریزی کی نسبت خود یوماً فیوماً ترقی پر ہے ۔ ایک وہ زمانہ تہا کہ لوگ سرکاری مدارس مین (جنمین کسی مذہب کے برخلاف تعلیم نہین) وظیفہ اور کئی وجہ سے مدد لیکر بہی داخل ہوتے تھے اب وہ زمانہ ہی کہ ہندو مسلمان مشن سکولون مین (جہان ہندو و مسلمانون

† نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے اسی اسپیچ دربابِ تقسیم انعام مین کہا تہا کہ اجتماع کثیر امیدواران جو زبان انگریزی مین امتحان [illegible] زبان انگریزی کے ہمارا طریق اس زبان کی پڑہائی کو از حد ترقی بخشتا ہو مگر پہلو بہ پہلو زبان انگریزی کے ہم نیز مشرقی زبانون کی پڑہائی کو بڑہاتے ہین اور حتی الوسع دیسی انشا پردازی کو رونق بخشتے ہین اور ان طالب علمون کیواسطے جو بباعث نہ جاننے انگریزی کے اپنی اعلیٰ درجہ کی پڑہائی اس زبان مین نہین کرسکتے دیسی زبان مین کتب تیار کرتے ہین،، (اڈیٹر کہتا ہے) یہہ دیسی زبان کی تعلیم اس انگریزی زبان کے لئے کسی وجہ سے مُضر نہین ہے چنانچہ مخالفین یونیورسٹی کے ابل سید احمد خان صاحب نے اس بات کو مان لیا ہوا ہے اور اسی عرضی انڈین ایسوسی ایشن مین کہا ہے ” یہہ سمجہنا کہ دیسی زبان کی وساطت سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دینا انگریزی زبان کی ترقی کو مضر ہے محض لاطایل ہے ۔ اس طرح کہ اگر کوئی کہے کہ سٹرک اور نہر ہر دو کی تعمیر ضروریات سے بہی ہوتا ہم ضرر رسانی سے مبرا نہین یعنی ایکدوسرے کی ترقی کو مانع ہو گی بالکل غلط ہی کیونکہ یہہ دونون علیحدہ علیحدہ کام ہین ایک کا دوسرے سے کچھہ تعلق نہین ہے × ایسی ہی دلایل سے ظاہر ہے کہ انگریزی زبان کی تعلیم اور شی ہے اور دیسی زبان کے ذریعہ سے عام تہذیب اور شی ہے ۔ ایک کا دوسرے کو ضرر پہنچانا تو درکنار بلکہ ہر دو کی رجوعیت اصلاح اور نیک نیتی کی طرف ہے سچ تو یہہ ہے کہ یہہ دو مختلف وسایل ہین جنسے یکسان نتیجہ نکلتے ہین“ ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے برخلاف بائبل کے تعلیم ہوتی ہے اور انکو عیسائی طور پر نماز و دعا پڑھائی جاتی ہے (فیس دیکر داخل ہوتے ہین اِس سے بڑھکر قدر دانی انگریزی کا اور کون وقت آئیگا - اور جب اسباب و وسایل ترقی انگریزی کا یہہ حال ہے تو پھر کیون کہا جاتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی مین انگریزی کے لازمی نہونیسے ان علوم کے اِس ملک سے اُٹھہ جانے اور باشندگان اِس ملک کے اُن مدارج سے محروم رہنے کا خوف ہے اور پنجاب یونیورسٹی اِس ملک کی ترقی و کمال کی حارج و بدخواہ ہے ✣

یہہ بات ہمنے اپنے ایک عزیز دوست کو جو پنجاب یونیورسٹی کے مخالفون سے ہے زبانی کہی تو اُنہون نے اسکے جواب مین یہہ فرمایا کہ بالفعل سرکاری مدارس مین مڈل کے امتحانون مین عربی و سنسکرت اختیاری (نہ لازمی) طور پر داخل ہے تو اُسکے لازمی نہ ہونیکا یہہ نتیجہ ہے کہ اکثر لڑکے عربی و سنسکرت نہین پڑھتے اور ہمین اپنی مطلوب امتحانونکا نقصان نہ جانکر اُسکی کچھہ پرواہ نہین کرتے - انگریزی بھی ایسی اختیاری غیر لازمی ہوجائیگی تو عربی و سنسکرت کیطرح اسکی بھی ایسی حالت ہوگی اسکے جواب مین ہمنے کہا کہ اِس صورت مین لوگون کا انگریزی کیطرف کم توجہ کرنا انکی بے تمیزی و پست ہمتی کا نتیجہ ہوگا پنجاب یونیورسٹی کی شرط امتحان کا ادنیٰ بے تمیز و پست ہمت لوگون کے لئے انگریزی کا لازمی ہونا کچھہ بھی نفع نہین رکھتا - ایسے لوگ کالجون اور سکولونمین آتے ہی کیون لگے اور اگر آئے بھی تو اُسکے پڑھنے اور امتحان دینے مین مشقت کیون اُٹھانیلگے - انگریزی کا لازمی ہونا انپر ایسا جبر تو نہین کرتا جس سے انکو خواہ مخواہ علم و لیاقت حاصل ہو - یہہ لازمی ہونا بھی (اُنکی تحصیل و مشقت مین فعل مختاری کے سبب) اختیاری ہونیکے معنی مین ہے اور آخرکار لوگون کی عقل و تمیز و طلب و استطاعت ہی پر ہے - اِسکے جواب مین اُنہون نے کہا کہ لڑکون کو عقل و تمیز کہان ہوتی ہے اسکا جواب دیا گیا کہ جس لڑکے مین تمیز نہین ہوتی ہے اسکے ولی (باپ بھائی وغیرہ) مین ہوتی ہے تب ہی اسکو تعلیم کیطرف راہ ملتی ہے اور جنکے آس پاس بھی عقل نہین ہوتی انکو گورنمنٹ کب گھر سے پکڑ کر مدرسہ مین داخل کر لیتی ہے - ایسا عقل و بے تمیز تو کوئی دیکھا یا سُنا نہین گیا جسکو گورنمنٹ نے جبر و اکراہ سے انگریزی مین کامیاب کر دیا ہو -

32

اِس سے علاوہ عربی و سنسکرت اور انگریزی مین غایت درجہ کا فرق ہے جسکی نظر انگریزی
کی غیر لازمی ہونیکا قیاس عربی و سنسکرت کے غیر لازمی ہونے پر یہی قیاس مع الفارق ہے
عربی مسلمانون کے لئے اور سنسکرت ہندؤن کے لئے اگرچہ دین و مذہب مین کار آمدنی ہے
مگر دنیا مین اِس قدر کار آمدنی نہین ہے جسقدر کہ انگریزی کار آمدنی ہے اور چونکہ اکثر لوگ اِسوقت دنیا
کے طالب ہین اِسلئے انسے انگریزی کا باوجود غیر لازمی ہونیکے اِس قدر پڑہنا متوقع ہے کہ
عربی و سنسکرت کا پڑہنا اس سے سو درجہ اُتر کر بھی متوقع نہین ہے - یہی وجہ ہے کہ مڈل
کے امتحانون مین عربی و سنسکرت باوجود مذہبی مفاد کے نہین پڑہتے اور بجای اسکے انگریزی
پڑہنے کو فرض جانتے ہین -

انکی انگریزی مین یہ سرگرمی اور عربی و سنسکرت مین یہ بے پرواہی عین دلیل اِس امر کی ہے
کہ اُن کو انگریزی اپنے دین و ایمان و مذہبی فرائض سے بہی پیاری ہے اور یہ انکا جوش و پیار
انگریزی کے لازمی ہونیکی ضرورت کو اُٹہا رہا ہے اور صاف بتا رہا ہے کہ انگریزی اِنکی رگ
و پے مین ایسی ملائی گئی اور دلون مین ایسی الائی گئی ہے کہ اب وہ انسے جبر اکرنیسے بھی نہین
نکلتی - پس اگر بجاے لازمی نہونے انگریزی کے انگریزی زبان کو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان
سے بالکل خارج ہی کر دیا جائے اور اُسمین امتحان لینے کی صاف ممانعت ہو جائے تب بھی
اِس مُلک سے انگریزی کے اُٹھ جانیکا خوف نہین ہے جبتک کہ مدارس مین انگریزی کی تعلیم
باقی رہے اور کسی نہ کسی جگہہ اسکے امتحان ہوا کرین - اور جسحالت مین پنجاب یونیورسٹی خود
انگریزی کی اشاعت مین سرگرم ہے اور جو چاہے اسکا امتحان انگریزی مین لینے کو بڑی خوشی سے
مستعد تو پہر کیونکر تسلیم کیا جائے کہ انگریزی کا لازمی نہ ہونا انگریزی کو اِسملک سے اُٹہاتا ہے
اور پنجاب یونیورسٹی اس امر کی مجوز ملک کی بدخواہ ہے +

راقم ابو سعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السُّنہ

مطبع ریاض ہند پریس امرتسر مین چھپا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صفحہ آئندہ لائق ملاحظہ شائقین اتباع سنت ہے جو اسکی ملاحظہ سے محروم رہا وہ خیر کثیر سے محروم رہا

اشاعة السنة النبوية

علی صاحبها الصلوۃ والتحیة

نمبر سوم — **معہ** — جلد ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنة

بابت ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ مارچ ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت		تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ	
درجہ	مرتبہ		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	للعسہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ عامہ اغنیاء و لائبریری و سوسائٹی ہا	عسہ	ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسط	ے	عہر
۴	رعایتی قیمت	کم وسط جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھیں اور رسالہ پیشگی وصول کریں	ے	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکھیں مگر علمیت رکھیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ نہ ملیگا (۳) خط وکتابت و ارسال زر مہتمم کے نام سے بپوری عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونی چاہیئے اور ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کی کسی صورت سے نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا۔

اعلان عام

بعض خریداران اشاعة السنة سے بعض لوگ ہماری دوستی و رشتہ جتا کر قیمت اشاعة السنة وصول کر لیتے ہیں اور وہ ہمکو نہیں پہنچاتے اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہیں کہ کسیکو (ہمارا بھائی کیوں نہ کہلاوے) ہمارا رشتہ یا نام سنکر کوئی ہمارا روپیہ نہ دے براہ راست ہمکو پہنچاوے۔ جو اس کا خلاف کریگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعة السنة
(لاہور محلہ سید مٹھا)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

مطبع مصطفائی لاہور میں چھپا

جواب شکایت

ہمارے دوست شاکی ہیں کہ مدت سے رسالہ اچھا نہیں چھپتا اور نہ اچھا لکھا جاتا ہے اور نہ کاغذ اچھا لگایا جاتا ہے میں اس شکایت کو بدل مانتا ہوں اور ان سے زیادہ ان امور کا شاکی ہوں مگر اسمیں سخت مجبور و معذور ہوں اکثر لوگوں سے صدق و صفائی معاملہ اوٹھ گئی ہے جدھر دیکھو الا ماشاء اللہ جھوٹ و بدعہدی نظر آتی ہے ہمارے پرانے کاتب و پرنٹر وعدہ خلافی و بدعہدی کرتے ہیں تو دوسرے کاتب و پرنٹر ڈھونڈتے ہیں پھر عین وقت پر اچھا کاتب و پرنٹر نہیں پاتے لاہور میں کم سے کم (ہمارے علم میں) پچاس کاتب ہونگے مگر خوشخط انمیں سے دو ہی شخص ہیں مطبع بھی بہت ہیں مگر اچھا چھاپنے والے اور معاملہ کے سچے کم ہیں جب کاتب و پرنٹر ہمکو اچھا نہیں ملتا تو ہم کاغذ بھی ویسا ہی ان ہی کا جلس لگاتے ہیں اسمیں ہمکو کفایت شعاری ہرگز مدنظر نہیں ہے آئندہ ہم اسکے پختہ انتظام میں کوشش کرینگے انشاء اللہ تعالی بالفعل تو ناظرین صورت سے قطع نظر کرکے مضامین [illegible] مذہب و معاشرت کے مفید نکلتے ہیں۔

شیخنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اور

اتباع سنت

ہمارے دیار ہند میں اتباع سنت کا بیج تو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ نے بویا ہے۔ اور اسکو پانی حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے دیا جبوہ درخت سرسبز و بارور ہوا ابو بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا سید محمد نذیر حسین محدث (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) نے اسکا پھل اکناف عالم (ہند سند و عرب عجم) میں تقسیم کر دیا۔ اب شائقین اتباع جابجا وہ پھل کہاتے ہیں اور ان محسنوں کا شکر و احسان مناتے ہیں۔

جناب شاہ صاحب کی تخم ریزی سے یہہ مراد ہے کہ آپنے اپنی بابرکت تصانیف (حجۃ اللہ البالغہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(جبکی نظیر زمانہ خلف مین توکیا سلف مین بہی کم پائی جاتی ہے) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
انصاف۔ عقد الجید وغیرہ جنکی تعداد دوسو سے زیادہ ہی) مین مسائل اتباع سنت کو درج
کیا جبکو چند علماء نے پڑہا اور محفوظ رکہا اور انسی اسکا اظہار و اشتہار عام نہو سکا۔
حضرت مولانا شہید کی **آبیاری** سے یہہ مراد ہے کہ اونہون نے ان مسائل کا عملاً و قولاً
بذریعہ تصانیف ہندی و فارسی و مواعظ حضری و سفری شرقاً و غرباً اشتہار و اظہار عام کیا
جب وہ درخت انکی آبیاری و تربیت سی نشو و نما پاکر بار آور ہوا تو حضرت شیخنا و مولانا السید السند نے
اسکے پہل کو اکناف عالم مین **تقسیم** کر دیا۔ جس سے مراد یہہ ہی کہ اون مسائل مندرجہ کتب شیخین کو
ہندوستان و پنجاب وغیرہ بلاد کی گہر گہر مین پہنچایا اور ہزار ون اشخاص سی عمل بالحدیث کرایا۔ جناب ممدوح
کے وسائل اشاعت سے **ایک** تو شبانہ روزی اوقات مین درس و تقریر ہے جس سی صدہا
علماء فیضیاب [illegible] اون مسائل کو پہیلاتے
ہین۔ **دوسرے** اپکا ان کتب و رسائل شیخین وغیرہ محدثین و اہل اتباع کو ہندی مین
ترجمہ کرانا اور ان ہی کے اسلوب و اصول پر اور تصانیف جدیدہ خود کرنا اور اپنی شاگردونسی
کرانا اور انکو کمال سعی و اہتمام سے خود چہپوانا اور عام لوگون مین شائع کرنا۔
آجتک اپنی ایک کتاب* **نجز و خار بجواب انتصار** تالیف مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جو
بجواب معیار انہون نے تالیف کیا تہا اپنے اخص تلامذہ سی تصنیف کرایا اور اسکو چہپوایا ہی
اسکے سوا کئی اور رسائل اجیسی **رسالہ قرأۃ** فاتحۃ الامام خلف امام بخاری اور **رسالہ رفع یدین**
امام بخاری اور **کتاب التوحید** محمد بن عبد الوہاب اور رسالہ **طلاق ثلثہ** وغیرہ) ترجمہ کراکر
چہپوائی ہین تہوڑی دن ہوئی کہ کتاب **معیار الحق** جو ملک ہند مین عمل بالحدیث کے عام
اشاعت کا قوی سبب ہے آپکے اہتمام سے دوبارہ چہپکر شائع ہو چکی ہے۔
الغرض آجتک آپکا اسی اہتمام تدریس و تقریر و تحریر و تشہیر مسائل اتباع سنت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

* جو (۲۵۲) صفحہ مین ہے

مین گذرتا ہے بڑا خوش نصیب وہ ہی جو آپکی صحبت سے فیضیاب ہوا - پہر وہ جنہی آپکے انفاس قدسیہ و کلمات طیبہ سے فائدہ اوٹھایا - مبارک ہین جو آپکی تمنای جمال رکہتی ہین اور یہہ شعور در کرتے ہین ع وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیاں ہین - جنکی جمال کو نیکو انکہین ترستیاں ہین شائقین اتباع سنت سی جو استطاعت رکہین اونکی خدمت مین حاضر ہوکر اونسی بالمشافہ فیض یاب ہون - اور جو یہہ طاقت نہ رکہین وہ اُنکے مولفہ یا اُنکے زیر نظر اہتمام مطبوعہ کتب و رسائل کو خرید کر مطالعہ مین لاوین - وہ کتب و رسائل دہلی سے بذریعہ جناب ممدوح ملسکتی ہین -

تفصیل قیمت مع محصول ڈاک

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
البحر الذخار	عصہ	۲	رسالہ امام بخاری در قرأت	۶	۱
کتاب التوحید مع ترجمہ محکم			رسالہ بخاری در رفع یدین		
جزء عبدالوہاب	[illegible]	[illegible]	رسالہ طلاق ثلثہ	۲	۱

معیار الحق عہ۲ مع محصول

فہرست تفصیل آمدنی زرقیمت وچندہ ممبران بابت ماہ ۲۲ تا ۲۹ سنہ ۶ جسکا نمبر سابق مین وعدہ دیا گیا تھا

فہرست آمدنی کے پہلے چند امور کا تمہید کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی (۱) اس فہرست مین ہر ایک کا (ممبر ہو خواہ خریدار) وہ روپیہ دکہایا گیا ہی جو سنہ ۶ تک آیا خواہ اسمین سنین آیندہ کی پیشگی بہی شامل ہو خواہ سنین گذشتہ کا روپیہ بہی رکہا گیا ہو - ناظرین تعجب نکرین کہ بعض ممبر ونکا روپیہ کم کیون آیا ہے - اور بعض خریدار ونکا ممبرون سے بڑہ کیون گیا - (۲) اس مقام مین ہم ہر ایک شخص کی آمدنی کی تفصیل اس سی زیادہ جو کر چکے ہین کر نہین سکے جسکو اپنی روپیہ کی اس سی زیادہ تفصیل منظور ہو وہ بذریعہ خط درخواست کریں اسکی روپیہ کی تفصیل کہ وہ کس مہینے مین آیا اور کس مہینے کی بابت تہا اور اسکا نمبر رسید کیا تہا ایسی بسیط حسنی کہاں بہیجا دی گی (۳) متوفی ممبرونکی رقم متفرقات مین درج کی گئی اور جو ممبر آخر سنہ ۶ تک ممبر نہین رہے عام خریدار بن گئے انکی آمدنی عام خریدارون مین دکہائی گئی (۴) خریدارونکی کم سے کم پانچ روپیہ کی رقم کی تفصیل بتائی گئی ہی - اس سی کم رقم ہر شہر کی متفرقات مین درج اور ایسا خریدار ایک شہر مین ایک ہی تہا اسکی رقم کل شہرون کی متفرقات مین دکہائی گئی ہے -

اور جنکی خریداری حساب سنہ ۶ کے بعد بہی جاری ہے اور انکا پانچ روپیہ سے کم روپیہ بہی جو سنہ ۶ تک آیا دکہایا گیا ہے

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

فہرست اسامی وار چندہ یا قیمت دہندگان

ممبران بلا لحاظ ردیف حروف تہجی

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	مقام	تعداد چندہ	تاریخ وصول	کیفیت
۱	شیخ غلام نبی صاحب سوداگر	وزیرآباد	[illegible]	[illegible]	
۲	حافظ بہادر دین	لاہور	[illegible]	ایضاً	
۳	منشی نور شاہ	〃	[illegible]	〃	
۴	منشی فضل دین	〃	[illegible]	〃	
۵	مولوی محمد غضنفر	〃	[illegible]	〃	
۶	منشی محمد اسحاق	〃	[illegible]	〃	
۷	منشی کرم الٰہی	〃	[illegible]	[illegible]	
۸	سید جمال الدین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹	حافظ [illegible]	امرتسر	[illegible]	[illegible]	
۱۰	مولوی محمد یسین	جبلپور	[illegible]	[illegible]	
۱۱	منشی غلام حسن اوورسیر	[illegible]	[illegible]	〃	اب چندہ [illegible] میں ہیں
۱۲	مولوی محمد حسن	لودہانہ	[illegible]	[illegible]	
۱۳	منشی سعد اللہ	〃	[illegible]	[illegible]	
۱۴	منشی محمد کلرک	ملتان	[illegible]	[illegible]	
۱۵	حاجی عبدالرحیم سوداگر	انبالہ	[illegible]	[illegible]	
۱۶	منشی محمد سعید نقشہ نویس	راولپنڈی	[illegible]	[illegible]	
۱۷	منشی شہاب الدین اوورسیر	〃	[illegible]	〃	اب [illegible] میں ہیں
۱۸	مرزا مبارک بیگ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اب [illegible] میں ہیں
۱۹	مولوی بہادر علی	[illegible]	[illegible]	〃	اب امرتسر [illegible]
۲۰	محمد ابراہیم داروغہ	[illegible]	[illegible]	〃	

خریداران بلحاظ ردیف حروف تہجی مقامات

نمبر شمار	نام قیمت دہندہ	مقام	تعداد رقم	تاریخ وصول	کیفیت
		الف			
۲۱	شیخ محمد حسن مدرس	امرتسر	[illegible]	[illegible]	سابق لودہانہ [illegible]
۲۲	فتح علی شاہ	〃	[illegible]	〃	
۲۳ تا ۳۱	متفرقات	〃	[illegible]	[illegible]	
۳۲	شیخ محمد حنیف سوداگر	اجمیر	[illegible]	[illegible]	
۳۳	سید عزیز الدین	آگرہ	[illegible]	[illegible]	
۳۴	مولوی محمد بشیر	اکبرآباد	[illegible]	[illegible]	اب بھوپال میں ہیں
۳۵	محمد امام خان [illegible]	[illegible] ضلع [illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۷	منشی عبداللہ مدرس	[illegible] ضلع لودہانہ	[illegible]	[illegible]	
		ب			
۳۸	صاحبزادہ نورالحسن	بھوپال	[illegible]	[illegible]	
۳۹	حافظ محمد سعید سورتی	〃	[illegible]	〃	
۴۰	حکیم محمد احسن	〃	[illegible]	[illegible]	
۴۱	منشی عبدالکریم	بمبئی	[illegible]	[illegible]	
۴۲	منشی حاکم علی	بہاولپور	[illegible]	〃	
۴۳	مرزا کرم علی	بنارس	[illegible]	[illegible]	
۴۴	نور محمد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۵	عبدالکریم [illegible] فروش	[illegible] ضلع گوجرانوالہ	[illegible]	[illegible]	
۴۶	منشی محمد عمر	〃	[illegible]	[illegible]	
۴۷	محمد جمیل	〃	[illegible]	〃	

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نمبر شمار	نام و ولدیت و پیشہ	مقام	مقدار وصول	تاریخ وصول	کیفیت	نمبر شمار	نام و ولدیت و پیشہ	مقام	مقدار وصول	تاریخ وصول	کیفیت
۴۸و۴۹	متفرقات	بٹالہ	ص/۸	سنہ ۹۶و۹۷ء		۷۲	شیخ محمد امیر مدرس	پاک پٹن	ص	سنہ ۹۶ء	اب ملتان میں ہیں
۵۰	محمد سعدی	بسراواں ضلع گورداسپور	ے	سنہ ۹۶ء				ج			
۵۱	جلال الدین	؍	ے	؍		۷۳	مولوی نصر اللہ بیگ	جبل پور	عہ/۸	سنہ ۹۶و۹۷ء	
۵۲	الٰہی بخش	؍	ے	؍		۷۴	حاجی سید محمد اسمٰعیل	؍	عہ	؍	
۵۳	مولوی عبد الرحیم	بہاکر ونڈی ضلع چاندہ	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء		۷۵	میر سید علی تحصیلدار صاحب	؍	ے	سنہ ۹۷ء	اب [illegible] میں ہیں
		پ				۷۶	شیخ رحمت اللہ	جہلم	ص	سنہ ۹۶ء	اب ہوشیار پور میں ہیں
۵۴	منشی احمد حسن	پٹیالہ	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء		۷۷	حاجی بدر دین	جالندھر	عہ/۸	سنہ ۹۶و۹۷ء	
۵۵	حاجی کریم بخش	؍	ے	سنہ ۹۷ء	انکا حساب ابتک جاری ہے	۷۸	مولوی نور الدین حکیم ریاست	جموں	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء	
۵۶	حاجی گل محمد	؍	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء				خ			
۵۷	مولوی محمد یوسف	؍	عہ	؍		۷۹	مولوی فتح الدین	خوشاب ضلع شاہ پور	ے	سنہ ۹۷ء	
۵۸	شیخ محمد الیاس	؍	ے	[illegible]		۸۰	مولوی عبد الحکیم	[illegible]	عہ/۸	سنہ ۹۶و۹۷ء	
۵۹	ڈاکٹر فیض محمد خاں صاحب	؍	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء		۸۱	مولوی عبد الغفار	؍	ے	سنہ ۹۶ء	
۶۰	سید محمد حکیم	؍	عہ	؍		۸۲	میاں محمد عمر علاقہ بند	دھیلے	ے	سنہ ۹۶و۹۷ء	
۶۱	مولوی امام دین	؍	عہ	؍		۸۳	مولوی شہود الحق	؍	عہ/۸	؍	اب [illegible] میں ہیں
۶۲	مولوی احمد شاہ	؍	ے/۸	سنہ ۹۷ء		۸۴	محمد اکبر و عبد الخبیر	؍	عہ	؍	
۶۳	محمد ابراہیم	؍	ے	؍		۸۵	عبد الغفار	؍	ے/۸	؍	اب [illegible] میں ہیں
۶۴	خلیفہ محمد حسن صاحب وزیر اعظم ریاست	؍	ے	سنہ ۹۶و۹۷ء		۸۶	مولوی شمس الحق	؍	عہ		
۶۵	حیات شاہ	پھلور ضلع جالندھر	ے/۱۴	سنہ ۹۶تا۹۷ء		۸۷تا۸۹	متفرقات		ص/۱۴	سنہ ۹۷ء	
۶۶	حافظ عبد اللہ	پانی پت	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء		۹۰	حافظ علی اصغر	دیالوان	ے/۱۴	سنہ ۹۷ء	
۶۷	مولوی سید فضل الرحمن	پٹنہ	عہ	سنہ ۹۷ء		۹۱	پیر جی خدا بخش	ڈیرہ دون	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء	
۶۸	مولوی سید محمد حسین	؍	عہ	؍		۹۲	منشی جعفر خان	؍	۱۰عہ	؍	
۶۹	مولوی محمد حسن	؍	ے	؍	بشرح نمبر ۵۵	۹۳	منشی عبد الغفار	؍	۱۰عہ	؍	
۷۰	قاضی سید رضا حسین		عہ			۹۴	منشی بہادر علی	روپڑ	عہ/۸	سنہ ۹۶تا۹۷ء	
۷۱	مولوی جلال الدین	پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ	عہ	سنہ ۹۶و۹۷ء		۹۵	عظیم اللہ ستری	؍	عہ/۸	؍	
						۹۶	منشی برکت علی	؍	[illegible]		

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

نمبر شمار	نام بقید ولدیت	مقام	تعداد وصولی	سنہ وصولی چندہ	کیفیت
۹۷	شیخ غلام نبی	روپڑ	عه ۸/ر	سنہ ۹۷ تا ۹۸	
۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰	متفرقات	؍؍	لعه	؍؍	
۱۰۱	چوہدری امیر خان ذیلدار	راہوں ضلع جالندھر	ے	سنہ ۹۷	
۱۰۲ و ۱۰۳	متفرقات	؍؍	ے	سنہ ۹۷	
۱۰۴	مولوی عبد الحکیم	رنگپور	عـص	؍؍	بشرح نمبر ۵
۱۰۵	میاں ولی محمد چوہدری شتران	راولپنڈی	۸عه	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۰۶	منشی محمد جمیل	؍؍	لوعه ۸/ر	سنہ ۹۷ تا ۹۸	[illegible]
۱۰۷	میاں عمر دین سوداگر	؍؍	لعه ۸/ر	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۰۸ و ۱۰۹	متفرقات	؍؍	ے	سنہ ۹۷ و ۹۸	
		س			
۱۱۰	میاں غلام [illegible]	[illegible] دیرہ	[illegible]	[illegible]	
۱۱۱	ولیداد خان مالگذار	سیہونڈہ ضلع جبلپور	عه ۸/ر	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۱۲	ڈاکٹر عبد الحکیم	سہارنپور	۸/ر	سنہ ۹۷	اب جالندھر ہیں
۱۱۳	سید عبد الکریم	ساگر	ے	سنہ ۹۷	
۱۱۴	قاضی کریم اللہ	؍؍	لعه	سنہ ۹۷	
۱۱۵	محی الدین خان سوداگر	سیکاکل ضلع گنجام	عا	سنہ ۹۷	بشرح نمبر ۵
		ش			
۱۱۶	مولوی احمد شفیع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	شاہ پور	ے	سنہ ۹۷	
		ع			
۱۱۷	شیخ عبد الرحمن	عدن	۸عه	سنہ ۹۷ و ۹۸	
		ف			
۱۱۸	مولوی محمد اسحاق	فرید آباد ضلع دہلی	لعه	سنہ ۹۷	

نمبر شمار	نام بقید ولدیت	مقام	تعداد وصولی	سنہ وصولی چندہ	کیفیت
		ک			
۱۱۹	ابراہیم مدرس	کپورتھلہ	لعه	سنہ ۹۷ تا ۹۸	
۱۲۰	سید غلام قادر شاہ	کوٹلہ مالیر	للعه	سنہ ۹۷	
۱۲۱	چوہدری غلام احمد	کاٹھ گڑھ	ص	سنہ ۹۷	
۱۲۲	مولوی رحمت اللہ	کپورتھلہ	لعه	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۲۳	محمد امام خان	کانبواڑہ ضلع سیونی	لعه	؍؍	
۱۲۴	میاں کریم بخش سوداگر	کانپور	لعه	سنہ ۹۷	
۱۲۵	حاجی عبد اللہ سیٹھ	کوچی بندر	ے	؍؍	
۱۲۶	منشی عبد اللطیف	گنتوبی ضلع [illegible]	لعه	سنہ ۹۷	[illegible]
۱۲۷	قاضی عبد الرحیم	کرنول صوبہ مدراس	لعه	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۲۸	مولوی احمد حسن مدرس	کرنول	ے	؍؍	
۱۲۹	میر حسن علی ڈاکٹر	کاریجہ ضلع امراوتی	عه	سنہ ۹۷ تا ۹۸	
		ل			
۱۳۰	منشی محمد عمر	لودہانہ	سے	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۳۱	شہاب خان کتب فروش	؍؍	لعه ۱۲/ر	سنہ ۹۷ تا ۹۸	
۱۳۲	میر نجات اللہ	؍؍	لعه	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۳۳	منشی محمد مقیم	؍؍	ے ۱۲/ر	سنہ ۹۷ تا ۹۸	
۱۳۴	منشی محمد نقشہ نویس	؍؍	لعه ۸/ر	سنہ ۹۷ تا ۹۸	
۱۳۵	منشی عبد الستار	؍؍	لعه ۸/ر	سنہ ۹۷	
۱۳۶	منشی الہ بخش سب اوورسیر	؍؍	لعه	سنہ ۹۷ و ۹۸	

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

نمبر شمار	نام قیمت دہندہ	مقام	رقم وصولی	کب وصول ہوئی	کیفیت
۱۴۱	متفرقات	لودھانہ	۶	۷۷ تا ۹۷	
۱۴۲	منشی عرش بخش ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	لودھراں ضلع ملتان	۳	۹۷	
۱۴۳	منشی محمد حیات	"	۵	۹۷	
۱۴۴	محرر جوڈیشل				
۱۴۵	منشی فتح محمد	لاہور	۱۱	۷۷ تا ۹۷	
۱۴۶	منشی محمد شاہ مختار	"	۱۲	۹۶ تا ۹۷	
۱۴۷	کرم بخش زرگر	"	۸	۷۷ تا ۹۷	
۱۴۸	مولوی برکت علی وکیل	"	۸	۹۶ تا ۹۷	
۱۴۹	خلیفہ رجب دین	"	۲	۷۷ تا ۹۷	
۱۵۰	منشی عبدالحق	"	۲	۹۶ تا ۹۷	
۱۵۱	شیخ محی الدین کتب فروش	"	۵	۹۶ تا ۹۷	
۱۵۲	منشی جلال الدین	"	۵	۹۶ تا ۹۷	
۱۵۳	امتیاز علی مثل خوان	"	۳	۹۷	
۱۵۴	منشی محمد علی	"	۳	۹۷	
۱۵۵ تا ۱۶۸	متفرقات	"	۱۴۰	۷۷ تا ۹۷	
۱۶۹	بابو الٰہی بخش	ملتان	۵	۹۶ تا ۹۷	
۱۷۰	منشی ناصر نواب	ناموکی سٹر	۱۰	۷۷ تا ۹۷	
۱۷۱	مولوی محمد بخش	موگل ضلع فیروزپور	۵	۹۶ تا ۹۷	
۱۷۲	منشی علاؤالدین پٹواری	منظفرگڈھ	۲	۹۷	بشرح بزرہ
۱۷۳	منشی کریم بخش اکسٹرا اسسٹنٹ	"	۲		
۱۷۴	مولوی محمد نورالدین مدرس	منظفرگڈھ	۱۰	۹۷	[illegible]

نمبر شمار	نام قیمت دہندہ	مقام	رقم وصولی	کب وصول ہوئی	کیفیت
۱۷۵	دین محمد [illegible]	منظفرگڈھ	۲	۹۷	[illegible] بشرح بزرہ
۱۷۶	محمد مستری	"	۱۲	"	
۱۷۷	منشی محبوب عالم	میرپور [illegible]	۱۰	۹۶ تا ۹۷	
۱۷۸	محمد امیر بیگ	نجف گڈھ	۲	۹۷	
۱۷۹	میاں محمد سعید	نورمحل	۱۰	۹۶ تا ۹۷	
۱۸۰	حکیم محمد لاور خان	ناگپور	۵	۹۶ تا ۹۷	[illegible]
۱۸۱	علیم الدین [illegible]	"	۲	۹۷	
۱۸۲	بادشاہ میاں	"	۲	۹۷	
۱۸۳	شیخ محمد حیات کتب فروش	وزیرآباد	۵	۹۶ تا ۹۷	
۱۸۴	[illegible]	[illegible]	۸	۹۶ تا ۹۷	
۱۸۵	مولوی الٰہی بخش وکیل	"	۱۲	۷۷ تا ۹۷	

۱۸۶ تا ۱۹۹ متفرقات مختلف مقامات

بھوپال پٹیالہ جہلم ڈیرہ دون سکندرآباد

ملتان مئو لودوال ضلع فیروزپور ناگپور

جوگر ضلع مرشدآباد منظفرگڈھ ہزارہ

[illegible]

بقیہ پیری مریدی

اور فریق مثبت کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس سنت بیعت توبہ کو معمولی سنتون (جیسے کنگھی مسواک کرنا یا آنکھ مین سرمہ لگانا یا آپنے آپ توبہ استغفار کرنا) پر ترجیح و فوقیت ندین اور اسکو ایسے موکد و استمراری سنتون سے (جنکے عمل و التزام کی آنحضرت سے تاکید اور انکے ترک پر وعید و تشدید وارد ہے) شمار نکرین اور اسکے ترویج و التزام کے لئے وہ اہتمام و تداعی نکرین جو اِس قسم کی موکد سنتون مین کیجاتی ہی اور اسکو مناط احسان و مناط حصول کمال عرفان قرار ندین اور اسمین وہ ان خصوصیات رسمیہ کو جو خاندانی بیعت خانون و پیرون مین مروج چلی آتی ہین (جیسے باپ پیری تو بڑے بیٹے کو اوسکی جگہ گدی پر بٹھانا یا کسی اور شخص کو تمام خاندان سے پیر مغان بناکر بیعت کے لئے مخصوص کر دینا - باوجودیکہ علم مین تقوی مین اُس سے بڑھکر یا اوسکے برابر اُس خاندان یا اوسکی منتسبین مین اور اشخاص موجود ہون اور اس سجادہ نشین کا سجادہ نشینی کے بعد خود بیعت و استرشاد سے مستغنی ہو جانا پیر ہوکر پہر کسیکا مرید نہنا اور کسی صالح متقی کے ہاتھ پر (اُس سے افضل یا اُسکے برابر کیون نہو) بیعت توبہ نکرنا یا بیعت لینے کے وقت خاص خاص اذکار و ادعیہ (جو اس موقع بیعت پر آنحضرت سے مروی نہین (جیسے پہلے کلمہ شہادت پڑھانا پہر سورۃ فاتحہ و علی ہذا القیاس) طالب کو پڑھانا وغیرہ وغیرہ کو ایسے طور پر دخل ندین جس سے ان خصوصیات و قیود کا اس موقعہ پر اس ہیئت مخصوصہ سے دین و مسنون ہونا سمجھا جاتا ہے -

ان خصوصیات کی نسبت جو ہمارا اعتقاد ہے وہ ہم نمبر سابق مین بصفحہ ۵۴ بیان کر چکے ہین جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نہ ہم ان خصوصیات کو اصل سنت و مناط عرفان و

یہ سطرین اسلئے دوبارہ لکھی گئین ہین کہ اس مضمون کی عبارت سابق مین کچھ کاتب سے تغیر واقع ہوا ہے اور کچھ اپنی طرف سے بڑھانا مناسب معلوم ہوا ناظرین صفحہ اخیر نمبر سابق کی (۹) سطرون کو محو کرین - [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

احسان جانتے ہین نہ انکو مطلقاً بدعت و ناجائز خیال کرکے انسے بالکل انکاری ہین بلکہ انکی تسلیم و انکار مین ہم بین بین (بیچا بیچ) ہین ہین اور شرف و فائدہ و تاثیر صحبت اہل اللہ اور اس فائدہ و تاثیر کی نظر سے انکی خصوصیت ملازمت کو تو ہم اِس بیعت اور اسکے خصوصیات مذکورہ سے جداگانہ ہی سمجھتے ہین اور اِس سے کسی وجہ سے انکاری نہین ہین اس التماس کے جواب مین شائد ہمارے بہائی مثبتین یہ کہین کہ ہم اس سنت بیعت کو مسواک و اذان و اقامت و جماعت سے بڑہکر موکد نہین سمجھتے اور نہ اسکو مناط حصول احسان و کمال عرفان خیال کرتے ہین اور نہ ان خصوصیات کو جو ہمارے معمولہ بیعت مین پائی جاتی ہین ہم دین سمجھتے ہین۔ ان خصوصیات کی نسبت ہمارا وہی اعتقاد ہے جو تمہارا اعتقاد ہے اسکے جواب مین یہی [illegible] اِس بیعت اور اسکے خصوصیات کی نسبت دلی اعتقاد یہی ہے تو نہایت خوشی کی بات ہے ؎ چشم ما روشن دل ما شاد ولیکن انکے بعض اقوال وافعال اس اعتقاد کے مخالف ہین اور وہ عام لوگون کو یہ بتا رہے ہین کہ یہ لوگ اِس بیعت کو معمولی سنتون سے بڑہکر واجب العمل والاہتمام اور مناط عرفان و مدار ایمان جانتے ہین اور ان خصوصیات کو بہی وہ دین سمجھ رہے ہین اور وہی اقوال وافعال فریق ثانی کی وحشت و تشدد کے باعث اور باہمی تفرقہ و نزاع کے موجب ہو رہے ہین اگر میرے بہائی دلی اعتقاد یہی رکھتے ہین جو بیان ہوا ہے۔ تو حسبۃً للہ و نصیحۃً لخلق اللہ و جمعاً لکلمۃ اللہ ان اقوال وافعال کو اس اعتقاد کے موافق و مطابق کرین۔ مین پہلے اُن اقوال وافعال کو بیان کرتا ہون پہر انکی اِس اعتقاد اور نفس الامر سے مخالفت ظاہر کرونگا پہر انکی وجہ موافقت و مطابقت اُس اعتقاد سے عرض کرونگا ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بیان افعال و اقوال مذکورہ

(۱) اس بیعت توبہ مین وہ اسقدر تاکید و ضرورت کے مدعی اور اسکے اہتمام و تداعی مین ساعی ہین کہ اسقدر تاکید و اہتمام و تداعی استمراری و موکد سنتون (مسواک اور اذان جماعت وغیرہ) مین کوئی مسلمان نہین کرتا۔

(۲) وہ اس بیعت کو مثل بیعت خلافت و امامت قرار دیتے ہین جسکے شان مین صاف آنحضرت کا ارشاد وارد ہے کہ جس کی گردن مین کسی امام کی بیعت نہین ہے

من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة
صحیح مسلم صفحہ ۱۲۸ جلد ۲

وہ جاہلیت (یعنی کفر کی) موت مرتا ہے

اور اسی نظر سے آنحضرت کے اصحاب کرام نے وصال نبوی کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض کی بیعت خلافت کو آنحضرت کی تجہیز و تکفین پر مقدم کیا اور اسمین ایکدن کا وقفہ روا نہ رکہا چنانچہ حدیث بخاری سے جو عنقریب منقول ہوگی ناظرین کو واضح ہوگا طرفہ یہ کہ وہ بیعت خلافت صدیق اکبر وغیرہ خلفاء کو یہی بیعت توبہ بتاتے ہین اور ذکر خلافت کو اسی بیعت توبہ کا ایک جزوی اور ضمنی امر قرار دیتے ہین۔

(۳) وہ اس بیعت توبہ کو ایک ایسے شخص سے مخصوص کرتے ہین جو تمام ہمعصرون سے افضل ہو اور بناءً علیہ پیر و سجادہ نشین کو پیری و سجادہ نشینی کے بعد دوسرے کی بیعت سے مستغنی سمجھتے ہین اور بجواب اس اعتراض فریق ثانی کی کہ بیعت لینے والا خود ہی تو گناہ کرتا ہے وہ کیون اپنے گناہون سے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہین کرتا وہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر کیون نہ توبہ کی۔ جسکا صاف یہ مطلب ہے کہ جیسے آنحضرت صلعم سے کوئی افضل موجود نہ تہا جسکے ہاتھ پر وہ گناہون سے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(معاذ اللہ) توبہ کرتے ویسے ہی پیرجی سے کوئی افضل نہین ہوتا جسکے ہاتھ پر وہ بیعت کرین - یا یون کہو کہ جیسے آنحضرت صلعم افضل ہونے کے سبب بیعت سے مستغنی تھے ویسے ہی پیرجی (بزعم خود یا باتفاق مریدان) افضل ہونے کے سبب بیعت غیر سے مستغنی ہین -

(۴) وہ ان خصوصیات رسمیہ کے اثبات کے لئے قران و حدیث کو ہاتھ مارتے ہین اور اُنکا داخل دین ہونا بزعم خود آیات و حدیث سے ثابت کرتے ہین -

گدی نشین مقرر و مخصوص کرنے کے ثبوت مین وہ ان **آیات** کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ حضرت **موسی** علیہ السلام نے کوہ طور جانے کے وقت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ کیا (جسکے مطابق آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک مین جانے کے وقت حضرت علی مرتضی کو خلیفہ کیا تھا) اور حضرت زکریا علیہ السلام نے خدا سے اپنا وارث چاہا تھا - اور حضرت سلیمان علیہ السلام داود علیہ السلام کے وارث ہوئے - اور صحابہ کرام کے **اِس فعل** کی سند لاتے ہین کہ اُنہون نے آنحضرت کے بعد صدیق اکبر کو گدی پر بٹھایا اور آپنے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا انکے بعد صحابہ نے حضرت عثمانؓ و حضرت علی مرتضیؓ کو انکا جانشین کیا -

اور بوقت بیعت خاص خاص اذکار و دعیات پڑھانے کے **ثبوت** مین اُن آیات و احادیث کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ **انبیاء** علیہم السلام نے اظہار یا اقرار اسلام کیا اور **آنحضرت** نے کلمہ لا الہ الا اللہ کو **افضل الذکر** فرمایا اور خداوند تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو اس کلمہ پڑھنے کا حکم دیا آنحضرت صلعم نے **سورہ فاتحہ** کو تمام سورتون قرانی سے افضل فرمایا -

انکے اِس استدلال پر جو یہ **اعتراض** وارد ہوتا ہے کہ ان آیات و احادیث مین خاص ایسا موقعہ پر ان اذکار کی خصوصیت کہان پائی جاتی ہے - اسکے جواب مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وہ بہت سے آثار پیش کرتے ہین جنسے وہ بزعم خود یہ ثابت کرتے ہین کہ جو امر آنحضرت سے ثابت ہو (گو اسپر مداومت یا اسمین کوئی وقتی یا عددی خصوصیت آنحضرت سے ثابت نہو) اسمین وقتی یا عددی خصوصیت اپنی طرفسے لگالینی بدعت نہین ہے بلکہ موجب ثواب و قربت ہے - اس جواب مین اُنہون نے نہ صرف خصوصیات بیعت کو دین بنایا ہے - بلکہ جملہ خصوصیات رسمیہ (فاتحہ خوانی سوم چہلم عرس مولود وغیرہ جنکو اُنکے اصول مذہب بدعت ٹہراتے ہین اور اسی سبب سے وہ عام مسلمانون سے علیحدہ سمجھے جاتے ہین اور وہابی کہلاتے ہین) کوبہی دین بنادیا ہے -

اور پیر جی کے بیعت لینے (نہ دینے) سے خصوصیت پر جو دیل وہ پیش کرتے ہین وہ نمبر ۳ مین بیان ہو چکی ہے -

ان لوگون سے ان اقوال و افعال کے صادر ہونے کو کوئی انکا معتقد و مقلد بعید سمجھے تو پہلے ان ہی حضرات سے دریافت کرکے انکی تصدیق کرلے مجھے امید ہے کہ وہ ان اقوال و افعال سے انکاری نہونگے -

اور اگر وہ انسے صاف طور پر یا بتاویل انکاری ہون تو انکا رسالہ جو فی الحال فریق ثانی کے مقابلہ مین اُنہون نے تالیف کیا ہے مواضع ذیل سے ملاحظہ فرمادین -

اس رسالہ کے صفحہ نمبر ۷ امین ہے "اُتنا ہی نہین جانتا کہ مسئلہ بیعت ان مسائل مین سے ہے جو خصوصیت رکھتے ہین ساتھ افضل اور بہتر کے جیسے خلافت - امارت - قضا - امامت - ان کامونکے واسطے ایک ہی شخص مقرر ہوتا ہے یہ نہین ہو سکتا کہ ہر ایک امام یا خلیفہ یا قاضی بنجائے" -

اور اس کے صفحہ ۲۲ مین ہے "تو دیکھو آنحضرت و خلفاء اور تمام اصحاب کی تعامل سے ثابت ہوتا ہے کہ بیعت ایسے شخص کے ہاتھ پر چاہئے جو اپنے وقت مین تقوی و دیانت و صلاحیت کی وجہ سے اپنے ہمعصرون مین فضیلت رکہتا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　ahmadimuslim.de

ہو رسول اللہ صلعم کی حیات مین آپ افضل بہتر تھے اُنکے بعد ابو بکرؓ ازان بعد عمرؓ اون سے پیچھے عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم اور بہ سبب فضیلت اُنکی کے دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی۔ الا نہایۃً اور تعامل انکا بمنزلہ علامات و تمیز کی ہے اور اسکے صفحہ نمبر ۹ امین ہے یہ دعوی (بعد وفات رسول اللہ صلعم صحابہ کرام کا بیعت کے لئے کسیکو مقرر نکرنا) غلط ہے صحابہ کرام نے اوّل ابو بکرؓ صدیق اون کے بعد عمرؓ فاروق ازان بعد حضرت عثمان انکے پیچھے علی مرتضی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی گیا مصنف کو خلفائے راشدین کی خلافت اور بیعت سے بھی انکار ہے دیکھو سب مفسرین اس آیت کریمہ کو ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون یعنی پس جس شخص نے انکار کیا بعد اسکے پس وہی ہین فاسق منکران خلافت خلفاء اربعہ کے حق مین وعید بتلاتے ہین اب مصنف یہ کہیگا جو بیعت قبول خلافت کی تہی یعنے عہد اسبات کا کہ ہم بغاوت نکرینگے اسکے جواب مین ہم روایات کتب حدیث پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم ہوجاویگا کہ حق بجانب کسکی ہے صحیح بخاری مین ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بوقت خلافت خلیفہ سوم بمشورت صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بیعت کے وقت یہ کہا ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ والخلیفتین من بعدہ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خداو سنت رسول وطریقہ شیخین پر اور امام احمد کی روایت مین ہے ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور طریقہ ابو بکر اور عمر کے ۔ جس بیعت کا ان روایتون مین ذکر ہے یہ بیعت تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین اور عبد اللہ بن حنظلہ امیر مدینہ نے وقعۃ الحرہ مین لوگون سے ساتھ مرنیکے بیعت لی یہ قصہ بخاری مین موجود ہے اور یہ بیعت بیعت خلافت کے سوا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور ہی بیعت تہی۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور۔

اور اسکے صفحہ ۷۷ مین بجواب اس اعتراض فیق تیافی کو کہ پیر خود کیون نہین کسیکی بیعت کرتا۔ کہا ہے "مشایخ مین سے ایسا کوئی نہین جس نے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہ کی ہو اپنے شیخ کے ہاتھ پر سب توبہ کیا کرتے ہین اگر ایسا ہی اعتراض کا شوق ہے تو یہ کہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر توبہ کیون نہ کی دیکھو ترک اور انکار سنت کا یہ نتیجہ ہے جو آپکے منھ سے ایسے کلمات نکلتے ہین جنسے انبیاء علیہم السلام کی جناب مین بے ادبی لازم آتی ہے لئن لم یہدنا ربنا لنکونن من القوم الضالین

اور اسکے صفحہ ۷۵ مین بجواب اس قول مخاطب کے "کہ بلا وجہ مرجح ایک شخص کو خاندان سے بیعت کے لئے مخصوص کرلینا ہندون کی رسم ہے۔ کہا ہے "جسکو آپ ہنود کی رسم کہتے ہو وہ سنت انبیاء ہے جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور کو جانے لگے تو ہارون علیہ السلام سے فرمایا اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین تو میرا نائب رہیو میری قوم مین اصلاح رکہنا اور مفسدون کی پیروی نکرنا حضرت خاتم المرسلین نے جب غزوہ تبوک کی تیاری کی تو علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ تو مدینہ مین رہ تو ہمارا جانشین ہے جیسے ہارونؑ اپنے بہائی موسیٰؑ کا (بحالت سفر) جانشین تہا۔ انبیاء عظام دعا کرتے کہ اسے پروردگار ایسی اولاد دے جو ہمارے نائب اور لوگون کے پیشوا ہووین فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب زکریا علیہ السلام نے دعا کی تو مجہے کام سنبہالنے والا دے جو وارث ہو میرا اور خاندان یعقوبؑ کا اور اللہ جلشانہ خبر دیتا ہے و ورث سلیمان داؤد سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے وارث ہوئے واضح ہے کہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مراد اس ورثہ سے نبوت اور امامت ہے کہین روافض کیطرح مال ومتاع سے تاویل نہ کرنا اور اصحابہ کرام نے بعد انتقال پیمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق کو گدی پر بٹھلایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے زندگانی مین عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرما گئے ایسے ہی عثمانؓ وعلی رضی اللہ عنہ باتفاق صحابہ جانشین ہو گئے"۔

اور اسکے صفحہ ۱۱ و ۱۲ مین خصوصیات اذکار بیعت کے ثبوت کے لئے کہا ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اسلمت للہ رب العالمین کہا اور بلقیس نے اسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین کہا اور خدا تعالے نے کہا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا امنو باللہ ورسولہ اور آنحضرت رکوع وسجود مین لک اسلمت وبک اسلمت فرمایا کرتے اور آنحضرت نے فرمایا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اور آنحضرت نے [illegible] فرمایا ہے۔

ahmadimuslim.de

اور صفحہ ۸۸ مین کہا ہے کہ اگر ایک امر آنحضرت سے ثابت ہو جاوے مگر اسکی مداومت اور اسکا شمار اور اسکے وقتون کی خصوصیت ہمین ثابت نہو تو اوسکو خاص اوقات مین معین عدد کے موافق ہمیشہ عمل مین لانا بدعت نہوگا پھر اسپر اپنے چند آثار ذیل سے استدلال کیا ہے۔

(۱) آنحضرت نے فرمایا ہے خدا کو پیارا وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا جاوے۔

(۲) ایک شخص ہمیشہ سورۃ فاتحہ کے اور دوسری سورۃ کے ساتھ سورۃ اخلاص کو ملا لیا کرتا تھا آنحضرت نے اسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کیا کہ مجھے یہ سورت پیاری لگتی ہے آنحضرت نے فرمایا اسکی محبت تجھے بہشت مین داخل کریگی۔

(۳) بلالؓ وضو کے بعد ہمیشہ دوگانہ پڑھتے آنحضرت اسپر مطلع ہوئے تو اس سے منع نکیا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسی قسم کا ایک اثر اور بلال سے اور ایک اثر حضرت عائشہؓ سے نقل کیا پہر کہا "اور بعض اوقات کی فضیلت شارع سے ثابت ہے اگر کوئی شخص واسطے ذکر اور حمد اور تسبیح کے اُن وقتون کو مقرر کرے تو بیشک افضل ہوگا اللہ جلشانہ فرماتا ہے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب پس پاکی بیان کر ساتھ حمد رب اپنے کے پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے چہپنے کے ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود اور رات کو پس تسبیح کر اوسکی اور بعد نمازون کے اس قسم کی بہت آیتین اور حدیثین ہین اگر کوئی شخص ان وقتون کو افضل اوقات سمجھہ کر کوئی ورد یا ذکر پڑہیگا تو کہو اوسنے کون سی برائی کری شارع کیطرف سے مطلق ذکر الٰہی کی ہدایت ہی اور یہ شخص بہی ذکر کرتا ہے"

یہ اقوال و افعال [illegible] ثبوت

(جسکو زیادہ تر تعلق امر اول سے ہے) پیش کیا جاتا ہے جب ان حضرات کے شیخ (پیر) نے (جو ہمارے بھی شیخ تھے اور ہمارے خیال مین (واللہ حسیبہ) واقعی لائق بیعت واسترشاد تھے اور ان قیود وخصوصیات رسمیہ سے (جنکو اُن کی جانشین اب دین سمجھنے لگے ہین مبرا وآزاد تھے حتے کہ وہ اشغال متاخرین صوفیہ کو جنکو ہم حسب تفصیل مشرط منقولہ صفحہ ۵۴ مباح بلکہ بعض حالات مین افضل سمجھتے ہین بالکل ترک کرچکے تھے جب ہم انکے سامہنے مولانا محمد اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ کی عبارت منقولہ صفحہ ۵۴ پیش کرتے اور اُن اشغال کا مطلقاً بدعت نہونا ثابت کرتے تو آپ جواب مین فرماتے "دعا کن" یعنے دعا کرو خدا تعالی مجھے یہ بات سمجھادے اور میرے دلمین اسکا اثر پیدا کرے اور جب کبھی آپ کسیکو سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تو اوسکے بیان تعداد مین صاف فرماتے کہ چہل و یکبار یا کم یا زیادہ اس قسم سے اور بہت باتین مشہور ومعروف ہین جو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انکی آزادی ان قیود رسمیہ سے ثابت کر رہی ہین) اِس جہان سے انتقال کیا
تو ان لوگون نے انکی گدی پر انکے بڑے بیٹے کو (باوجودیکہ علم مین انسے افضل
اور ظاہری دینداری و پرہیزگاری مین انکے برابر اور لوگ انکی اولاد اور منتسبین و
معتقدین مین موجود تھے) بٹھا کر انسے بیعت کی اور اپنے اس فعل کو صحابہ کے
اس فعل سے کہ اُنہون نے آنحضرت کے وصال کے متصل بلا توقف حضرت صدیق اکبر
کی بیعت کی تہی تشبیہہ دے اور یہہ بات بذریعہ مراسلات اپنے تمام منتسبین و معتقدین
خاندان مین شائع کی اور اِن مراسلات مین صاف یہ بات لکہدی کہ یہہ ہمنے وہ کام
کیا ہے جو آنحضرت کے اصحاب نے آنحضرت کی رحلت کی بعد فوراً کیا اور اسی کو
آنحضرت کی تکفین و تجہیز پر بہی مقدم کیا تہا لوگون کو چاہئے اس بیعت کی طرف جلد
توجہ کرین اور خاص کر اس فرمان مین جو میرے نام آیا تھا یہہ حکم بھی
درج تھا کہ آپ اِس مضمون کو اپنے ماہواری رسالہ (اشاعۃ السنہ) مین
شائع کر دین۔

ahmadimuslim.de

اِس فرمان و مراسلت مین اُنہون نے گویا یہ جتا دیا تہا کہ یہ بیعت وہی بیعت
ہے جو صحابہ نے صدیق اکبر کے ہاتھ پر کی تھی اور اسکے ترک پر صاف وعید
آچکی ہے جو اس بیعت سے متخلف رہیگا وہ جہنمی ہوگا اور کافرونکی موت مریگا۔
اس بیان مین بہی کسی انکے مقلد و معتقد کو شک ہو تو وہ فرمان نکالکر ملاحظہ
کرکے دیکہہ لے کہ اسمین اس بیعت کو بیعت صدیقی سے تشبیہہ دی ہے یا نہین اور
اپنے اس فعل پر فعل صحابہ اور انکی تعجیل اور تقدیم البیعۃ علی التجہیز و التکفین کی شہادت
پیش کی ہے یا نہین۔ اور جسکے پاس وہ فرمان پہنچا ہو وہ انکی اور اخص
معتقدین ساکنین لاہور۔ وزیر آباد۔ پنڈی وغیرہ سے دریافت حال کرے
اور جسکی طبع سلیم اور عقل مستقیم ہے اور وہ متعصبانہ اعتقاد و محبت سے خالی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہے وہ ان ہی عبارت سے جو اسمقام مین منقول ہوئی ہین اس فعل کی تصدیق
نکال سکتا ہے۔ **مینے ایک مخبر صادق** (جو فریق مثبت کے معتقدون اور آشناؤن
سے ہے) سے **یہہ بھی** سنا ہے کہ جب یہہ فرمان راولپنڈی مین پہنچا تو فریق نافی
کے ذریات و معتقدین نے اسپر بڑا چرچا کیا اور باہم رنج و اختلاف واقع ہو گیا آخر
فریق نافی نے رفع اختلاف و تنازعہ کی یہ صورت تجویز کی کہ گدی نشین صاحب اسبات کا
اعلان کر دین کہ اس بیعت توبہ مین ہماری خصوصیت نہین ہے جو شخص جس صالح
شخص کے ہاتھ پر چاہے بیعت کرے۔ فریق مثبت نے اونکی یہہ بات نہ مانی - یہ
بات بھی دل لگتی ہے اور اس مخبر کی خبر صحیح معلوم ہوتی ہے جبکہ لوگ بیعت کو
مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل جانتے اور اسکو ایک شخص افضل العصر سے مخصوص
سمجھتے اور بنا بر علیہ وہ ایک شخص کو افضل الدہر قرار دیکر مخصوص و مقرر کر چکے ہین تو
پہر وہ دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کو کسطرح جائز رکہ سکتے ہین –
یہہ انکے اقوال و افعال کا بیان و ثبوت ہے **اب انکا اس اعتقاد و
نفس الامر سے مخالف ہونا ثابت کیا جاتا ہے -**

اس اعتقاد سے تو ان اقوال و افعال کی **مخالفت ظاہر ہی ہے** کیونکہ ان
لوگون کا اس بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل اور خلافت کے اسکا
ایک جزء ٹہرانا اور اسکو بیعت خلافت کیطرح ایک ہی شخص افضل العصر سے (جو دوسرے کی
بیعت سے ممنوع یا مستغنی ہو) مخصوص کرنا اور اوس کی ترغیب و ترویج کے لئے
اسقدر اہتمام و تداعی کرنا اور اوسکی خصوصیات کا قرآن و احادیث سے ثبوت
پیش کرنا صاف بتاتا ہے کہ یہ لوگ اس بیعت کو معمولی سنتون (مسواک اذان
اقامت) سے بدرجہا بڑہ چڑہکر واجب العمل مدار احسان و عرفان بلکہ مناط نجات و
ایمان جانتے ہین اور اسکی خصوصیات کو دین سمجھ رہے ہین اور یہ باتین **نفس الامر**

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور حق کے بھی مخالف ہین کسی آیت یا حدیث یا اثر صحابی مین ان باتون کا اثر و ثبوت پایا نہین جاتا - اور جو کچھہ انکے ثبوت مین فریق مثبت نے اپنے رسالہ مین بیان کیا ہے - اسکی نسبت مین یہہ تو نہین کہہ سکتا (اور بدگمانی نہین کرتا) کہ اُنہون نے عمدہ جھوٹ کہا ہے اور لوگون کو دھوکہ دیا ہے - ولیکن یہ یقیناً جانتا اور کہتا ہون کہ اسمین اُنہون نے خود دھوکہ کھایا ہے - جسکا سبب اقامت سلسلہ بیعت کی محبت اور کسیقدر علوم رسمیہ آلیہ (نحو ادب اصول وغیرہ) سے ناواقفیت بھی ہے -

بیعت توبہ کے مثل یا عین بیعت خلافت ہونے اور اسکے ایک افضل کے ساتھ مخصوص ہونے پر جوان لوگون نے دلیل پیش کی ہے اور اسپر بڑا فخر اور حصول نورانیت کا دعوے کیا ہے اور اپنے خصم کو آیۃ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور کا مصداق بتایا وجواس دعوے کی دلیل [illegible] حضرت عثمانؓ اور صدیق اکبرؓ کی بیعت خلافت پر ہوئی تھی وہ بیعت توبہ متنازع فیہا ہرگز نہ تھی -

چونکہ حضرت عثمانؓ کی بیعت کو حضرت صدیق اکبرؓ کی بیعت سے تشبیہہ دیگئی ہے اور اسکی نسبت پارہ حدیث متمسکہ فریق مثبت مین یہہ بات کہی گئی ہے کہ مین تجھہ سے صدیق اکبر و عمرؓ فاروق کے طریق و سیرت پر بیعت کرتا ہون اسلئے مناسب ہے کہ پہلے حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت کو ذکر کیا جاوے پھر حضرت عثمان کی بیعت کا بیان ہو ناظرین اہل انصاف کو خود معلوم ہو جائیگا کہ وہ بیعت خلافت ہے یا بیعت توبہ کا بھی اسمین کوئی نام و نشان و اثر و سراغ پایا جاتا ہے -

پس واضح ہو کہ صحیح بخاری مین بصفحہ (۱۰۰۹) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم فوت ہوئے تو ہمارا یہہ حال تہا کہ انصار ہمارے مخالف ہوگئے

اور وہ سب کے سب بنی ساعدہ کی نشستگاہ	کان من خبرنا حین توفی اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان الانصار خالفونا واجتمعوا
باسرھم فی سقیفة بنی ساعدة وخالف
عنا علی والزبیر ومن معھما واجتمع
المھاجرون الی ابی بکر فقلت لابی بکر
یا ابا بکر انطلق بنا الی اخواننا ھولاء
من الانصار فانطلقنا نریدھم فلما
دنونا منھم لقینا منھم رجلان صالحان
فذکرا ما تمالا علیہ القوم فقالا این تریدون
یا معشر المھاجرین فقلنا نرید اخواننا ھولاء
من الانصار فقالا لا علیکم ان لا تقربوھم اقضوا
امرکم فقلت واللہ لنأتینھم فانطلقنا حتی
اتیناھم فی سقیفة بنی ساعدة فاذا رجل مزمل
بین ظھرانیھم فقلت من ھذا قالوا ھذا
سعد بن عبادة فقلت لھم ما لہ قالوا یوعك
فلما جلسنا قلیلا تشھد خطیبھم فاثنی علی اللہ
بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد فنحن انصار اللہ
وکتیبة الاسلام وانتم معاشر المھاجرین رھط
وقد دفت دافة من قومکم فاذا ھم یریدون
ان یختزلونا من اصلنا وان یحضونا من الامر
فلما سکت اردت ان اتکلم وکنت قد
زورت مقالة اعجبتنی ارید ان اقدمھا

مین اکٹھی ہوئی اور حضرت علی وزبیر اور اونکے
ساتھ والے بھی ہمسے ہٹ رہے یا مخالف
ہوئے مہاجرین ابوبکر کے پاس جمع ہو کر آئے
مینے ابوبکر سے کہا کہ ہم اپنے بھائی انصار
کیطرف چلین جب ہم قریب پہنچے تو دو نیک
آدمی ہمکو ملے اور انصار کے اتفاق رائے
سے (ہمارے خلاف پر) خبر رسان ہوئے
پہر وہ بولے تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا
اپنے بھائیون انصار کے پاس جاتے ہین وہ
بولے تمکو انکے پاس جانا مناسب نہین تم اپنا کام
کرو ہم بولے نہین ہم تو ضرور جاوینگے پہر ہم
چلکر نشست گاہ بنی ساعدہ مین پہنچ گئے جب
ہم تہوڑی دیر ٹہرے تو ان مین ایک شخص تقریر
کرنیکو کہڑا ہوا اور بولا کہ ہم خدا کے انصار ہین
اور اسلام کا لشکر اور تم لوگ مہاجرین صرف
چند آدمی ہو جو اپنی قوم سے نکلکر یہان آبسے ہو
اب تم ہماری جڑہ کاٹنا اور ہمکو حکومت سے
خارج کرنا چاہتے ہو جب وہ چپ ہوا تو
مین کچھ کہنے لگا جو مینے سوچ رکھا تھا مین
اسکو ابوبکر کے آگے بیان کرنا چاہتا تھا کہ
ابوبکر نے مجھے روک دیا۔ اور خود جواب دیا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بین یدی ابی بکر وکنت اداری منہ
بعض الحد فلما اردت ان اتکلم قال ابوبکر
علی رسلک فکرھت ان اغضبہ فتکلم
ابوبکر فکان ھو احلم منی واوقر واللہ
ما ترک من کلمۃ اعجبتنی فی تزویری
الا قال فی بدیھتہ مثلھا او افضل منھا
حتی سکت فقال ما ذکرتم فیکم من خیر فانتم
لہ اھل ولن یعرف ھذا الامر الا لھذا الحی
من قریش ھم اوسط العرب نسبا ودارا وقد
رضیت لکم احد ھذین الرجلین فبایعوا
ایھما شئتم فاخذ بیدی وبید ابی
عبیدۃ بن الجراح وھو جالس بیننا فلم اکرہ
مما قال غیرھا کان واللہ ان اقدم فتضرب
عنقی لا یقربنی ذلک من اثم احب الی
من ان اتامر علی قوم فیھم ابوبکر
اللھم الا ان تسول لی نفسی عند الموت
شیئا لا اجدہ الآن فقال قائل
من الانصار انا جذیلھا
المحکک وعذیقھا المرجب

شروع کیا بخدا جو کچھہ مینے سوچ رکھا تھا ابوبکر نے
اسکی مثل یا اس سے بہتر فے البدیہہ کہدیا ۔
آپنے فرمایا کہ جو تمنے اپنی بہتری بیان کی ہے
بیشک تم اسکے اہل یعنی لائق ہو مگر سرداری و امارت
تو بجز قریش کسیکا حق نہین ہے (یہان حضرت حاشیہ
کی روایت مین جو بصفحہ (۵۱۸) بخاری مین مروی ہے یہ لفظ
بہی وارد ہے کہ امیر ہم (قریش) سے ہوا ور
وزیر تم (انصار) سے حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ مین پسند کرتا ہون کہ تم لوگ ان دونون
(میرا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑکر کہا)
کی بیعت کرو اُنکی اس کلام سے بجز اس لفظ کے
(جسمین میری بیعت کا ذکر تھا) کوئی لفظ
مجھے بُرا معلوم نہین ہوا مجھے اپنا گنہگار ہو کر
مارا جانا اس سے پیارا و پسند تھا کہ مین اس
قوم کا سردار ہون جسمین ابوبکر ہو شاید مرنیکے
وقت میرا نفس مجھے اسکا خلاف پسند
کرادے انمین ایک شخص (خباب بن المنذر)
ابوبکر کے جواب مین پہلے ایک ایسا فقرہ
بولا جسکے لازمی معنے یہ ہین کہ مین تجربہ کار اور

* اصل لغوی معنے اسکے یہ ہین وہ کھونٹا ہون جس سے اونٹ کھجلاتا ہے اور وہ شاخ خرما ہے
جسکے گرد ٹہیک یا باڑ لگائی جاتی ہے ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

منا ومنکم امیر یا معشر قریش
فکثر اللغط وارتفعت الاصوات
حتی فرقت من الاختلاف
فقلت ابسط یدک یا ابا بکر فبسط یده
فبایعته وبایعه المهاجرون ثم
بایعته الانصار ونزونا
علی سعد بن عبادہ فقال
قائل منهم قتلتم سعد بن
عبادہ فقلت قتل اللہ
سعد بن عبادہ
(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۰۹)

میری رائے باوقار ہے پھر بولا ایک امیر
تم مین ہو اور ایک ہم مین سے پھر اس پر مجلس
مین غل ہو گیا اور آوازون کا شور مچا
حتے کہ مجھے خوف اختلاف پیدا ہو گیا
پس مینے ابوبکر سے کہا ہاتھ پھیلاؤ مین تمہاری
بیعت کرتا ہون اُنہون نے ہاتھ پھیلایا
مینے انکی بیعت کی پھر مہاجرین نے بیعت
کی انکے بعد انصار نے - ہمنے اسمین سعد
عبادہ پر سبقت کی (کیونکہ وہ خود طالب
خلافت تھا) ایک شخص انمین سے بولا
تم نے سعد کو قتل کر دیا میں نے کہا اللہ نے
اِسکو قتل کیا -

اسمین جو حضرت علی وغیرہ کے ہٹ رہنے کا ذکر ہوا ہے یہ صرف چھ مہینے تک (تا حیات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) تھا اسکے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے حضرت ابوبکر کو گھر مین بلایا اور اپنی شکایت کا اظہار کیا اور پھر بیعت کا وعدہ دیا اور دوسرے دن مجلس عام مین اسکا ایفا کیا (دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۶۰۹ وغیرہ)

یہ بیعت صدیق اکبر ہے ناظرین اسکو (غور سے نہ سہی) سرسری نظر سے دیکھکر کہین کہ یہ بیعت خلافت و امارت تھی یا کسی خاص گناہ سے یا عام گناہون سے توبہ کی بیعت تھی - اور جبکہ بیعت عثمانی اسی بیعت کے طریق پر ہوئی اور اسکی نسبت یہ بات کہی گئی - ابایعک علی سنة الخلیفتین تو پھر وہ بیعت خلافت ہوگی یا بیعت توبہ سمجھی جاویگی -

اب حضرت عثمان رضہ کی بیعت کو ذکر کیا جاتا ہے - صحیح بخاری مین صفحہ ۵۲۴

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حضرت عمرؓ کے زخمی ہونے اور قریب وفات ہوجانیکا حال عمرو بن میمون سے نقل کر کے فرمایا ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا آپ وصیت کرین کسیکو اپنا خلیفہ

فقالوا اوص یا امیر المومنین استخلف قال ما اجد احق بھذا الامر من ھولاء النفر او الرھط الذین توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو عنھم راض فسمی علیا وعثمان والزبیر وطلحۃ وسعدًا وعبد الرحمن بن عوف وقال یشھدکم عبد اللہ بن عمر ولیس لہ من الامر شیء کھیئۃ التعزیۃ لہ فان اصابت الامرۃ سعدا فھو ذاک والا فلیستعن بہ ایکم ما امر فانی لم اعزلہ من عجز ولا خیانۃ وقال اوصی الخلیفۃ من بعدی بالمھاجرین الاولین ان یعرف لھم حقھم ویحفظ لھم حرمتھم واوصیہ بالانصار خیرا الذین تبوءوا الدار والایمان من قبلھم ان یقبل من محسنھم وان یعفی عن مسیئھم واوصیہ باھل الامصار خیرا فانھم ردء الاسلام وجباۃ المال وغیظ العدو وان لا یوخذ منھم الا فضلھم عن رضاھم واوصیہ بالاعراب خیرا فانھم اصل العرب ومادۃ الاسلام ان یوخذ من حواشی اموالھم ویرد علی فقراءھم واوصیہ بذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

(جانشین) مقرر کر جاوین اپنے فرمایا مین اس امر خلافت کا مستحق ان چھ شخصونسے (جنسے جناب رسول خدا صلعم راضی گئے ہین) زیادہ کسیکو نہین پاتا اور ان چھ کے یہ نام بتائے حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف پھر یہہ فرمایا کہ یہ میرا بیٹا عبد اللہ بھی حاضر ہے پر اسکا اس [illegible] مستحق نہین ہی یہ بات اپنے بیٹے کی تسلی کے لئے کہدی پھر فرمایا یہہ سرداری سعد کے لئے ہوئی تو وہ اسکے لائق ہی ورنہ جو کوئی امیر ہو وہ سعد سے اپنی امارت مین کچہہ کام لیوے میں اسکو (حکومت کوفہ سے) اسکی نالایقی یا خیانت کی سبب نہین ہٹایا تہا اور فرمایا مین اس خلیفہ کو جو میرے بعد ہو پہلے مہاجرین کی نسبت وصیت کرتا ہون کہ وہ انکا حق پہچانے اور انکی حرمت نگاہ رکہے اسی قسم کی اپنی اور وصیتین کین جب آپ فوت ہوئے اور مدفون ہوچکے تو وہ چہون اشخاص جمع ہوئے۔ عبد الرحمن بن عوف نے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　ahmadimuslim.de

ان یوفی لہم بعہدہم وان یقاتل من
وراءہم ولا یکلفوا الاطاقتہم فلما
قبض خرجنا فانطلقنا نمشی فسلم عبد اللہ
بن عمر قال یستاذن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوہ فادخل فوضع ہنالک مع صاحبیہ
فلما فرغ من دفنہ اجتمع ہولاء
الرھط فقال عبد الرحمن اجعلوا امرکم
الی ثلثۃ منکم قال الزبیر قد جعلت
امری الی علی فقال طلحۃ قد جعلت امری الی عثمان فقال سعد
قد جعلت امری الی عبد الرحمن بن عوف فقال
عبد الرحمن ایکما تبرّأ من ہذا
الامر فنجعلہ الیہ واللّٰہ علیہ
والاسلام لینظرنّ افضلہم فی نفسہ
فاسکت الشیخان فقال عبد الرحمن
افتجعلونہ الیّ واللّٰہ علیّ ان لا
آلو عن افضلکم قالا نعم فاخذ بید
احدہما فقال لک قرابۃ من رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والقدم
فی الاسلام ما قد علمت فاللّٰہ
علیک لئن امّرتک لتعدلن ولئن امّرت
عثمان لتسمعنّ ولتطیعنّ ثم خلا بالآخر

فرمایا کہ یہہ چھہ آدمی اپنا اختیار تین شخصونکی سپرد
کردین یعنی انکا ساختہ پرداختہ منظور کرلین
حضرت زبیر بولے کہ مین نے اپنا اختیار حضرت علی کے
سپرد کیا حضرت طلحہ بولے مینے اپنا اختیار حضرت
عثمان کو دیا حضرت سعد بولے مینے اپنا اختیار
عبد الرحمن بن عوف کے حوالہ کیا پہر عبد الرحمن
بن عوف نے فرمایا جو تم دونون سے اس کام (یعنی
خلافت) سے دست بردار ہوگا ہم یہہ کام (امیر
مقرر کرنا) اوسیکی سپرد کرینگے اسپر خدا تعالی اور
اسلام ضامن یا گواہ ہے اس شخص کی ذاتی
[illegible] خارجی
استحقاق کا لحاظ نہ کیا جاویگا یہ سنکر حضرت عثمان
وحضرت علی خاموش ہوے پہر حضرت عبد الرحمن نے
فرمایا کہ تم دونون اس امر کا مجہے اختیار دیتے ہو؟
مین واللہ تم دونون سے جسکو افضل جانونگا اوسکی
تقرری سے قصور نکرونگا وہ بولے ہان ہمنے تم کو
اختیار دیا پہر آپ نے حضرت علی مرتضی کا ہاتھ
پکڑا اور انسے کہا کہ جو آپ کو آنحضرت سے قرابت
اور اسلام مین قدامت حاصل ہے وہ مین
جانتا ہون تمسے خدا کی قسم یا اسکا عہد لیا جاتا ہے
کہ اگر مین تمکو امیر بناؤن تم عدل کروگے اور اگر

امریکہ وغیرہ مین جو طریق انتخاب پریسیڈنٹ امرا جاری ہے وہ اسی جگہ سے لیا گیا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فقال لہ مثل ذلک فلما اخذ
المیثاق قال ارفع یدک یا عثمان
فبایعہ فبایع لہ علی و ولج اہل
الدار فبایعوہ

(بخاری ص ۵۲۵)

مین حضرت عثمان کو امیر بناؤن تو تم انکی اطاعت
کروگے ایسا ہی حضرت عثمان کیطرف متوجہ ہوکر
فرمایا پہر حضرت عثمان کو کہا آپ ہاتھ اٹھاوین
اور انسے بیعت کی اور حضرت علی نے بہی بیعت کی پہر لوگ
بہی گہر مین داخل ہوئے اور انہون نے بیعت کی۔

اسی واقعہ اور اسی آخری موقعہ کا حال صحیح بخاری مین مسور بن مخرمہ سے یون منقول ہے

قال المسور طرقنی عبد الرحمن بعد ہجع
من اللیل فضرب الباب حتی استیقظت
فقال اراک نائما فو اللہ ما اکتحلت
ہذہ اللیلۃ الثلثۃ بکثیر نوم انطلق
فادعا الزبیر وسعدا فدعوتہما فشاورہما
ثم دعانی فقال ادع لی علیا فدعوتہ
فناجاہ حتی ابہار اللیل ثم قام علی
من عندہ وہو علی طمع وقد کان
عبد الرحمن یخشی من علی
شیئا ثم قال ادع لی عثمان فناجاہ
حتی فرق بینہما المؤذن بالصبح
فلما صلی الناس الصبح واجتمع اولئک
الرہط عند المنبر فارسل الی من کان
حاضرا من المہاجرین والانصار وارسل
الی امراء الاجناد وکانوا وافوا تلک

انہون نے کہا عبد الرحمن بن عوف کچہہ رات
گئی میرے پاس آئے اور دروازہ کو کہٹکہٹایا مین
جاگا تو بولے کہ تو سو رہا ہے۔ بخدا مین تین شب سے
کم سویا ہون جا زبیر و سعد کو بلا انکو مین بلا
لایا اور انسے ... مشورہ کیا پہر کہا حضرت
علی کو بلا مین انکو بلایا تو انسے آپنی خلوت مین
باتین کین۔ یہانتک کہ آدہی رات گذر گئی۔
حضرت علی وہان سے چلے گئے اور وہ حصول
خلافت کے متوقع تھے اور حضرت عبد الرحمن
بہی انسے کچہہ ڈر رکہتے۔ پہر فرمایا عثمان کو بلا پہر
اونسے کانا پہوسی کرتے رہے یہانتک کہ نماز
فجر کے موذن نے ان دونون کو جدا کیا۔
جب فجر کی نماز ہوچکی اور لوگ جمع ہوگئے
تو حضرت عبد الرحمن بن عوف نے خطبہ پڑہا
پہر فرمایا اے علی مینے لوگون کو حال دیکہا وہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

البحة مع عمر فلما اجتمعوا تشهد عبد الرحمن ثم قال اما بعد یا علی انی قد نظرت فی امر الناس فلم ارهم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا فقال ابایعک علی سنة الله و رسوله والخلیفتین من بعده (ای لعثمان) فبایعه عبد الرحمن وبایعه الناس المهاجرون والانصار وامراء الاجناد والمسلمون (البخاری صفحہ ۱۰۷۰)

حضرت عثمان کے برابر کسیکو نہین سمجھتے (یعنے اس خلافت کے استحقاق مین) پس آپ میری جان کو (عثمان کو امیر مقرر کرنیسے) ضرر نہ پہنچاوین پہر عثمان سے کہا مین تجہسے خدا تعالی کی حکم کے موافق۔ اور آنحضرت اور انکے بعد دونون خلیفونکے طریق پر بیعت کرتا ہون یعنے جیسے انکی بیعت ہوئی تہی ویسی ہی اور اس طریق پر مین تیری بیعت کرتا ہون پہر مہاجرین انصار اور تمام مسلمانون اور لشکر کے سردارون نے بیعت کی

اس قصہ بیعت عثمانی مین بہی اول سے آخر تک اسی خلافت و امارت کا جہگڑا ہے اور بجز خلافت کسی عمل تقوی یا کسی معصیت سے توبہ کا اسمین ذکر و اثر و نام و نشان نہین ہے جسکو اصل محل انعقاد بیعت ٹہرایا جاوے اور بیعت خلافت کو اسمین داخل یا اسکا جزو قرار دیا جاوے جیسا کہ فریق مثبت نے بڑے زور و شور سے دعوی کیا ہے۔

اس دعوی مین ان لوگون نے نحوی غلطی کہائی ہے اور یہ بات سمجہ لی ہے کہ لفظ علی سنة الله و رسوله اس حدیث مین ابایع کے متعلق ہے جیسا آیة یبایعنک الخ مین علی ان لا یشرکن بالله یبایعن کے متعلق ہے اور سنت الله و سنت رسوله و سنت الخلفاء سے جملہ احکام و شرایع اسلام (نماز روزہ ادا کرنا یا حی قیوم پڑہنا زنا و شراب سے بچنا وغیرہ وغیرہ) مراد ہین جنمین خلافت کا ماننا بہی داخل ہے۔ حالانکہ اس حدیث مین لفظ علی سنت الله و سنت رسول الله الخ ابایعک کا متعلق اور اسکا صلہ نہین ہے۔ اسکا صلہ و متعلق علی الخلافة او الامارة ہے اور یہ لفظ علی سنت رسول الله الخ کائنة محذوف کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقیہ نہی امور فضایل مین دیکہو اشاعة السنة نمبر ۶ جلد ۱۵ جو دیکہنے کے لائق ہے

ahmadimuslim.de

متعلق ہوکر اس متعلق محذوف کی صفت یا حال ہے۔ تقدیر عبارت یون ہے
ابایعک علی الخلافة علی سنت الله وسنت رسوله الخ جسکے معنے یہہ ہین
کہ مین آپکی خلافت پر بعیت کرتا ہون جو خدا کے حکم اور آنحضرت اور اون کے
خلفاء کے طریق کے موافق ہے۔

اس حذف و تقدیر پر اگر وہ بہی کوئی قرینہ یا دلیل پوچہین تو اس سے بڑہکر
کیا قرینہ و دلیل بکار ہے کہ اس بعت مین اور بعیت صدیقی مین اول سے آخر تک
اسی خلافت و امارت کا جہگڑا ہے اسیکا انصار کو دعوے تہا اور اسی کی نسبت
اونہون نے یہ کہا تہا منا امیر و منکم امیر اسی کی خصوصیت کا قریش سے صدیق اکبر کو
دعوے اور انصار کے لئے اسکی تجویز سے انکار تہا۔ اسی سے حضرت علی مرتضی رض
چھ مہینہ تک مختلف رہے۔ اسکی جناب ممدوح حضرت عثمان رض کے وقت طالب تہے
اسی لئے سعد بن ابی وقاص وغیرہ عثمان کے لئے عبدالرحمن بن عوف کے
پاس سفارشی ہوئے اسی سے سعد بن عبادہ ناراض و خفیف ہو گئے آخر
صدیق اکبر رض و عثمان رض کے لئے اسکی تسلیم پر اتفاق ہوا پہر اسکے سوا ان ط
اتابع کا متعلق اور بعیت و اقرار کا اصل محل اس حدیث مین اور کونسا عمل دیا امر
ہو سکتا ہے کیا وہان عمل کتاب و سنت یا عمل شرایع اسلام نماز روزہ ادا
کرنے اور حج یا قیوم پڑھنے یا شراب و زنا سے بچنے مین کوئی جہگڑا اٹہا؟
کیا صدیق اکبر رض یا عثمان رض کو منکرون سے اسی عمل و اتباع کا اقبال کرانیکا مطالبہ
رہا کیا۔ حضرت علی یا انصار کو اسی کی تسلیم سے ایک مدت تک انکار رہا تہا
جسکا آخر صدیق اکبر رض و حضرت عثمان کے ہاتھ پر اونہون نے اقرار کیا۔

جس شخص کو حدیث و عربیت و نحو کی خوشبو ہزار کوس سے بہی پہنچی ہوگی وہ یہہ امر ہرگز
تجویز نکریگا اور اس حدیث مین علی سنت الله و سنت رسوله کو متعلق اور صلہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ابا بیک کا نہ کہیگا اور نہ تمام شرایع اسلام کے تسلیم کو اصل محل مقصود عقد بیعت
قرار دیگا **فریق مثبت** سے تعجب ہے کہ اس **ڈبل اور فاش غلطی**
پر وہ فخر اور ناز کرتے ہین اور حصول روشنی کے مدعی ہین۔ اور اپنے خصم و
مقابل (نافی) کو خدا کی طرفسے خالی از نور بتاتے اور آیۃ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا
فما لہ من نور کا مصداق بتاتے ہین۔
ایسے طعن اور تشنیعات انکے رسالہ مین انکے مقابل کی نسبت اور بہت ہین جو
ہمکو اور ہر منصف ثالث کو بہت ناگوار معلوم ہوتے ہین ایسی باتین اگر فریق نافی
(جو انکے زعم مین نور سے خالی ہے) کرتا تو چندان محل تعجب نہوتا صوفیون
اور نورانیون سے ایسے کلمات فاخرانہ کا صدور سخت تعجب کا محل ہے
ہم ثالث ہین۔ فریقین خصوصًا فریق نافی سے کوئی خاص نسبت و
تعلق ہو [illegible]
آج کسی خاص سبب سے بلکہ پچھلے دن سے (جبکہ وہ رسالہ فریق
نافی کے جواب مین تیار ہوا اور ہمکو کسی جگہ سے بمقام لودہانہ سُنایا گیا تھا) ہم سمجھتے
ہین اور نصیحۃ وحسبۃ فریق مثبت کی ان باتون پر نکتہ چینی کرتے ہین وہ یا
انکے مقلد اسکو دوستی سمجھین خواہ دشمنی خیال کرین۔
اس **بحث وبیان** سے امید ہے کس وناکس کو (بشرطیکہ وہ فریق
مثبت کا طرفدار یا مقلد نہو) معلوم ہوگا کہ فریق مثبت کی دلیل سے بیعت
صدیقی وعثمانی کا عین بیعت توبہ ہونا ثابت نہین ہوتا۔ رہا بیعت توبہ کا
مثل بیعت خلافت ہونا اور ایک شخص افضل سے مخصوص ہونا سو بہی اس
دلیل سے ثابت نہین ہوتا۔ **بیشک** صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عثمانؓ کو اپنے اپنے وقت کے لوگون سے امور انتظامی و

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خلافت مین افضل سمجھکر انکو بعیت خلافت کے لئے مخصوص کیا مگر یہ ثابت و متحقق ہوچکاہے کہ اس بعیت مین بعیت توبہ کا کوئی دخل وتعلق واثر ونام و نشان نہین پایا جاتا اور اگر بعیت توبہ کو بعیت خلافت پر قیاس کیا جاتاہے اور پیرجی کو امام وخلیفہ وقت کی نظیر سمجھا جاتاہے تو اولاً یہ امر مسلک فریق مثبت کے مخالف ہے وہ قیاس کو کب مانتے ہین کہ یہان قیاس کرسکین۔ ثانیاً یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے بعیت توبہ اور بعیت خلافت اور پیرجی اور خلیفہ وامام وقت مین بہت سے وجوہ فارق موجود ہین۔

(۱) بعیت خلافت مین امام کا قریش سے ہونا شرط ہے حدیث مین صاف

الائمة من قريش (صحيحين بالمعنى)

آچکاہے کہ امام (خلیفہ وقت) قریش سے ہو [illegible] اس قول کو ایک امیر ہے جیسے ہوا ایک تمسے رد کیا تھا چنانچہ بصفحہ (۸۰) گذرا بخلاف بعیت توبہ کہ اسمین پیرجی کا قریش سے ہونا شرط نہین بلکہ اگر جولاہہ دھنیا تیلی دیندار و پرہیزگار ہو تو اُسکے ہاتھ پر بھی بعیت جائز ہے۔

ہماری اس بات سے خاندانی پیر تو (یقین ہے) برا مناوینگے اور اسکو اپنی توہین وطعن خیال کرینگے (جبکہ ہمارے نیت وکلام مین دخل وشائبہ بھی نہین مگر فریق مثبت جنسے ہمارا خطاب ہے تو خدا کیلئے انصاف کرین اور ہمکو حلفاً بتاوین کہ کیا وہ دیندار پرہیزگار جولاہہ تیلی کے ہاتھ پر بعیت توبہ کو جائز نہین رکھتے اگر جائز رکھتے ہین توپھر بعیت توبہ کو مثل بعیت خلافت کس منہہ سے اور کس معنے سے کہتے ہین۔؟

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۲) بیعت خلافت تو (بشرطیکہ امام* موجود ہو) فرض بلکہ جزو ایمان ہے جسکے شان مین صاف آچکا ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہو وہ کافر کی موت مرتا ہے چنانچہ بصفحہ (۱۷) منقول ہوچکا ہے اور بیعت توبہ کو تو یہ لوگ بظاہر* صرف سنت بتاتے ہین اور قرآن وحدیث مین بھی ہم اسکے وجوب یا شرط ایمان ہونے پر کوئی دلیل نہین پاتے۔

ہمنے سُنا ہے کہ اطراف پنڈی و ملتان وغیرہ جات کے معتقد پیری مریدی اسی حدیث کو بیعت توبہ کی دلیل ٹہراتے ہین اور اسیکی دستاویز سے فرماتے ہین کہ جو کسی کا مرید نہین وہ کفار کی موت مرتا ہے۔ یا وہ شیطان کا مرید ہے چنانچہ صفحہ (۵ نمبر ۲) مین انکا قول منقول ہوچکا ہے مگر اس اعتقاد و قول کے ساتھ پہر انکا جولاہون اور تیلیون کے ہاتھ بیعت کرنا محل تعجب ہے [illegible] ہے چنانچہ فارق اول کے بیان گذرا۔ اور پہر انکا ایک وقت مین کئی پیرون اور کئی خاندانون کو بیعت لینے کے لئے قرناً بعد قرن اور بطناً بعد بطن اجازت دینا اور سب کو پیر و امام برحق سمجھنا زیادہ تر تعجب کا محل ہے کیونکہ ایک امام کے ہوتے دوسرے امام کی تو بیعت کرنی جائز نہین بلکہ موجب قتل ہے چنانچہ فارق سوم مین اسکا بیان آئیگا۔

(۳) خلیفہ وقت کا روئے زمین کے لئے ایک ہونا ضروری ہے اور جب ایک خلیفہ کی بیعت خلافت ہوجاوے تو پہر اسکے بعد کسی مسلمان کو کسی دوسرے کی

* شرط موجودگی اسلئے لگائی گئی ہے کہ بحالت عدم موجودگی امام کوئی ترک بیعت خلافت سے گناہ گار نہین ہوتا ہمین ہم ایک مستقل فتوے لکھ چکے ہین جو عنقریب درج رسالہ ہوگا۔ وہ حضرات شیعہ کے جواب مین ہے جو سنیون کو اس فرض کا تارک بتاتے ہین۔

[illegible] کہ ان کے افعال و اقوال جنسے بحث ہو رہی ہے۔ اسکے جب یا جزو ایمان ہے [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

بیعت جائز نہین ہے اور اگر کوئی دوسرے امام کی بیعت کرے تو وہ باغی ہوتا ہے اور حدیث صحیح مین اسکے قتل کا حکم آچکا ہے - اور یہہ امر

اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الاخر منہما
(صحیح مسلم صـ۱۲۸)

مشائخ مین آجتک کسی مسلمان نے تجویز نہین کیا سلفا وخلفا ایک ہی وقت مین ایک ہی ملک مین متعدد مشائخ طریقت ہوئے اور بلاانکار لوگ ان سب کی (کوئی کیسکی کوئی کیسکی) ہاتھ پر بیعت توبہ کرتے چلے آئے ہین اور اطلاق نصوص کتاب وسنت (جنمین بیعت توبہ کا ذکر ہے) بہی اس امر کا مجوز ہے کہ جس شخص صالح اور جتنے صالحین کے ہاتھ پر جتنے دفعہ کوئی چاہے توبہ کرے صبح کو احمد کے ہاتھ پر شام کو محمود کے - وعلی ہذا القیاس -

اور غالبا فریق مثبت کا بہی یہ دعوی تو نہو گا (گو انہون نے بن سمجہے [illegible] ہوئے زمین کیکی) ایک ہی پیر کا مخصوص ہونا ضرور ہے اسکے سوائے دوسرے کے ہاتھ پر کوئی بیعت کرے تو وہ واجب القتل ہے اگر ہمارا یہہ نیک گمان انکی نسبت صحیح ہے اور انکا یہہ اعتقاد (جو بیان ہوا ہے) نہین ہی تو پہر وہ کس معنے کر اور کس منہہ سے کہتے ہین کہ بعیث توبہ مثل بعیت خلافت ایک شخص افضل العصر سے مخصوص ہے اور اگر اُنکا یہی اعتقاد ہے جو ظاہر الفاظ سے مترشح ہوتا ہے تو مین نہین سمجہتا کہ سلف سے خلف تک بجز (آج کل کے عوام اور رسمی دوکاندارون کے) کوئی مسلمان اس اعتقاد مین انکا شریک ہو اور اس اعتقاد کے ساتھ انکو اہل سنت واہل استقامت کہنا جائز ہو۔

میرے بہائی (اجو موحدین ومتبعین سنت کہلاتے ہین) آنہ مخالف غلو کو (جنمین

یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق (النساء ۳۶) ارشاد ہے کہ دین مین زیادتی نکرو اور خدا پر بجز حق کچھ نہ کہو) - غور سے پڑہین اور خدا سے ڈرین - ایک ایسی کام کو جسکو ادنے مسلمان پرہیزگار کر سکتا ہی وہ کام نہ بتاوین جو رسالت اور نیابت رسالت اور ولایت کبری اور امامت عظمی سے مخصوص ہے اور اسکو دنیا بہر مین بجز ایک نائب الرسالت کوئی کر نہین سکتا - باقی آیندہ

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

صفحہ ۹ سے لایق ملاحظہ ناظرین اخبار کوہ نور نمبر ۲۴ جلدہ ۳۳ مطبوعہ ۲ جون ۱۸۸۳ء

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

على صاحبها الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر چہارم — جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل من مذہب محدثین اهل السنۃ

بابت ماہ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ اپریل ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
	درجات و مراتب قیمت		قیمت سالانہ	
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و علماء اضیاء و لا پبریری و سوسائٹی یا	۱۲	ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسط	ے	۸
۴	قیمت [illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲
۵	الالٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکہین علیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعا خیر

(۲) ضمیمہ سالانہ سی علیحدہ نہ ملیگا (۳) خط و کتابت و ارسال زر یکم جولائی ۱۸۸۳ء سے تا اطلاع ثانی پورے پورے عنوان و نشان مندرجہ حاشیہ سی ہونا چاہیے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہو گا۔

دفعہ دوم

اعلان عام

بعض خریداران اشاعۃ السنۃ سے بعض لوگ ہماری دوستی و رشتہ جتا کر قیمت اشاعۃ السنۃ وصول کر لیتے ہین اور وہ ہمکو نہین پہنچاتے اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ کسیکو (ہمارا بھائی کیون نہ کہلاوے ہمارا رشتہ یا نام لیکر کوئی ہمارا روپیہ نہ دیں براہ راست ہم کو پہنچا دیں۔ جو اسکا خلاف کریگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ دار ہوگا ہمنے سنا ہے کہ بعض لوگ ہماری طرف سے جعلی خط لوگونکو دکہا کر ہمارے احباب خریداران سالانہ سی روپیہ وصول کرتے ہین انکی اطلاع و اعلام کیلئے یہ اعلان بارہ جاری ہوا۔

راقم ابو سعید محمد حسین از لاہور محلہ چینیانوالہ مسجد

مطبع مصطفائی لاہور

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اشتہار

ہم کو تین اُستادون کی ضرورت ہے - ایک معلم فارسی و حساب وغیرہ کی جو کم سے کم مڈل کی جماعت کو بخوبی پڑہا سکے اور سرکاری مدارس مین اس جماعت کو پڑہا چکا ہو یا نارمل سکول یا ٹریننگ کالج کی سند امتحان رکہتا ہو۔

اسکو تنخواہ بالفعل دس روپیہ ماہوار ملیگی اور اگر کسیقدر (اوسط دو گہنٹہ یومیہ) اشاعۃ السنہ کی نقل مسودہ وغیرہ کامون مین مدد دے گا تو اوسکی عوض مین پانچ روپیہ علاوہ ملینگے

دو اوستاد کتب درسیہ عربیہ معقول و منقول کی جو شرح ملا و قطبی سے اوپر کتابین پڑہا چکے ہون یا پڑہا سکین ان دونو صاحبون کو بالفعل بیس بیس روپیہ ماہوار نقد معہ کہانے کے ملینگے - اور اگر کہانا اپنا کہائین تو پچیس پچیس روپیہ نقد - انمین سے ایک صاحب [illegible] دوسرے پنجاب مین لہذا مناسب یہ ہے کہ ہندوستان مین کام دینے کے لئے کوئی صاحب ہندوستانی صوبہ بہار یا ممالک مغرب و شمال کے باشندہ ہون - اور پنجاب کے لیے ہندوستانی خواہ پنجابی کوئی صاحب ہون -

جو صاحب درخواست کرین وہ اپنی اسانید امتحان یا کارگذاری کے نقول بہی درخواست کے ساتھ بہیجین - اور پہلے صاحب (معلم فارسی) اگر اشاعۃ السنہ کے کام مین مدد دینا چاہین تو اپنی خوشخطی بہی دکہا دین -

مژدہ

شائقین دین کو مژدہ ہو کہ اندنون ایک کتاب ہدایت نصاب بستان العارفین فقیہ ابی اللیث سمرقندی مترجم ہو کر دہلی مطبع فاروقی مین زیر اہتمام میر محمد معظم صاحب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بالک مطبع طبع ہورہی اسکا طبع و ترجمہ عالی ہمتی و دریا دلی جناب مستغنی عن الالقاب نواب محمد عنایت خان صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ پنجاب سے ہوا ہے - جنکی ہمت قلب و توجہ خاطر قدیم سے اشاعت علم کیطرف متوجہ رہی ہے و تالیف کرنے اور اوروں سے تصنیف کرانے کا آپ کو نہایت شوق ہے - چنانچہ ناظرین اخبار پر انکی یہہ حالت مخفی نہین ہے - ایکدفعہ مجھے اُنکی مجلس مین شریک ہونے کا اتفاق ہوا - ہمنے اُنکی مجلس مین (جبتک رہا) مسایل علمیہ کا ذکر و استفسار اور باتون کی نسبت زیادہ پایا - یہ امر امرا اہل دول سے نہایت مستغرب و مغتنم ہے خداتعالے انکے خیالمین برکت دے اور اِس شوق کو روزافزون کرے - اس کتاب کے شائقین کو چاہیے کہ جناب ممدوح کے حقمین عروج و ترقی دینی و دنیاوی کے لئے دعا کرین - اور اِس کتاب کی قیمت کا تصفیہ میر معظم مہتمم مطبع سے کرین - یا ہم پرچہ آیندہ مین اگر وہ کتاب تمام ہوگئی اس سے اطلاع دینگے -

ahmadimuslim.de

نواب صاحب بھوپال اور انکی بابرکت تالیفات

اِس نامور و ہردلعزیز جامع ریاست دینی و دنیوی نے دین اسلام کے فروع و اصول مین بزبان عربی و فارسی و ہندی اسقدر تصنیفات کی کہ ادق مسایل دین جنپر خواص علما بھی کم مطلع تھے - اب اکثر عوام و اوساط الناس جاننے لگ گئے ہیں ہندوستان و پنجاب بلکہ عرب مین کوئی ایسی جگہہ نہوگی یا کم ہوگی - جہان کوئی اہل علم ہو یا علم کا ذکر و اشغال ہو اور جناب ممدوح کی کوئی تصنیف وہان نہو - اسی نظر سے بعض علما وقت نے انکو اِس صدی کا مجدد قرار دیا ہے اور انکے حقمین یہ کہا ہے -

مجدد العلم فی هذا الاوان قد ۔ دعوا النقد الناس من بدع و شرک

اسوقت مین علم کا مجدد ہے - جسنے لوگون کو بدعت و شرک سے چھوڑایا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مشتہر العلم فی بدو و فی حضر منفصل لدی م الفجار سفاک

جنگلوں اور بستیوں مین علم پھیلانے والا فاسقوں کا تیز قلم سے خون بہانے والا

مفسر القرآن کو یا الفوز المبین فقد علا بہ فوق اعلام و املاک

قرآن کا واضح بیان سے تفسیر کنندہ جسکے سبب وہ بڑے بلند رتبہ والوں پر فوقیت لے گیا

ابدی لنا فی تالیف لہ غررت مقالۃ خاب منہا کل افاک

اسنے ہم کو اپنی تصانیف ظاہرہ باہرہ مین ایسی باتین کھول دین جنسے ہر جھوٹے ٹوٹے مین پڑ گئے

مگر افسوس صد افسوس بعض اشخاص جنکو دین کیطرف توجہ نہین یا یون کہو کہ کم ہے اور کتب و مسایل سے مطلق آشنائی نہین ۔ یا یون کہو کہ نہایت ہی کم ہے ۔ جناب ممدوح کی تصانیف کی قدر نہین کرتے اور وقتاً فوقتاً اپنے بے جا نکتہ چینیان کرتے رہتے ہین اندنون ایک کتاب موسوم بہ "اسلام و مسلمانان" کسی صاحب مولوی محمد حسین اغلب موہانی نامی سابق آنایچی ایڈیٹر اودہ اخبار نے تالیف کی ہے جسمین اونہون نے مسلمانون کے اسباب ترقی و تنزل کی نسبت طویل تفصیل کی ہے کہ اسکے اکثر مطالب جو بذریعہ اسکے ریویو کے ۲۳ صفحہ ہماری نظر سے گذرے ہین ۔ ہمارا بہی صاد ہے ۔

اس کتاب مین انہون نے نواب صاحب ممدوح کی تالیفات کا بہی ذکر کیا ہے اور گویا اون تالیفات کو اسباب تنزل حالت اہل اسلام کے اسباب سے شمار کیا ہے اور اون کی اور اونکے مولف کی نسبت یہہ چند نالایق الفاظ تحریر کئے ہین کہ ۔

"وہ ایک اسلام کا عالم غت ربود اور انبار بے سود تصنیفات کا مصنف ہو کر مذہبی مباحثہ (موحدون اور حنفیون مین) اوقات ضایع کرتے اور فضول روپیہ صرف کرتے ہین "۔

یہ اونکے الفاظ اس کتاب کے ریویو مندرجہ اخبار کوہ نور نمبر ۴۴ جلدہ ۳۴ مطبوعہ ۲ جون سنہ ۱۸۸۳ء

* یہ الفاظ جو بریکٹ (خطوط وحدانی) مین ہین غالباً محرر ریویو کی طرف سی بطور تفسیر لکہی گئی ہین ۔ اور اگر یہہ مولف کتاب کے الفاظ ہین تو کمال تعجب کے مورث ہین نواب صاحب کی تصانیف مدت العمر یہ مین کوئی کتاب یا مسئلہ ایسا نہین جسکو حنفیہ و موحدین کی مباحثہ سے خاص تعلق ہو جسکی تحقیق و کتب بینی کی یہ لنباط ہوا انکو نواب [illegible]

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

ہمنے نقل کیے ہین اصل کتاب کو ہمنے نہین دیکھا خدا جانے اسمین کیا کیا زیادتیان اور بیہانکتہ چینیان جناب ممدوح اور اونکی تصانیف کی نسبت مولف کتاب سے سرزد ہوئی ہین یہہ الفاظ کتاب مذکور جو اس ریویو مین منقول ہین سراسر غلط و محض خلاف واقع ہین۔ اور صاف یقین دلاتے ہین کہ جس شخص کی قلم سے یہہ الفاظ نکلے ہین اُسنے نواب صاحب کی مصنفات کو خواب مین بھی نہین دیکھا۔

اُن تصانیف پر یہہ گمان کرنا۔ کہ وہ مذہبی مباحثہ حنفیہ وموحدین پر مشتمل ہین صریح خلاف واقع ہے۔ نواب صاحب کی کسی کتاب مین حنفی وشافعی یا وہابی وبدعتی یا شیعہ وسنی کا مباحثہ پایا نہین جاتا۔ کوئی ہم کو انکی کسی کتاب مین اس قسم کا ایک مباحثہ دکھا وے تو ہم ہماری قدرت کے موافق جو انعام چاہے پاوے۔ کوئی مرد میدان ہے تو آوے۔ نواب صاحب کی کتاب تو درکنار اس قسم کے مباحثے انکی زیر حکومت ریاست مین ہونے نہین پاتے کبھی سنینے۔ سنا ہوگا کہ جیسے دہلی مرادآباد بریلی لکھنو بنارس الہ آباد امرتسر وزیرآباد۔ سیالکوٹ۔ فریدکوٹ وغیرہ بلاد پنجاب وہندوستان مین مذہبی مباحثے حنفیہ واہلحدیث وسنی وشیعہ ووہابی وبدعتی کے ہوتے ہین ویسا مباحثہ کبھی شہر یا ریاست بھوپال مین ہوا ہو یا اس مضمون کا کوئی رسالہ نواب صاحب یا ریاست بھر مین کسی اور کیطرف سے نکلا ہو۔

ہان اوایل عمر مین اور زمانہ طالب العلمی کے قریب نواب صاحب نے ایک رسالہ مولود مروج کے مقابلہ مین لکھا تھا جسکا نام کلمتہ الحق الصریح فی رد المولد القبیح انہون نے رکھا تھا مگر اسوقت نواب صاحب کو یہ کمال علمی وحکمت عملی حاصل نہ تھا۔ اسوقت انکا خیال وحال وقال اس طرز مخاصمانہ سے ایسا مخالف ہوگیا ہے کہ اس مخاصمانہ رسالہ کو انہون نے اپنی تصنیفات کے عداد سے نکال دیا۔ اور اپنی مصنفات کی فہرست[*] سے خارج کردیا ہی اس سے زیادہ واضح وروشن دلیل باہمی مناظرات سے نفرت و

[*] دیکھو انکی فہرست مولفات جو کتاب منہج الوصول کے ساتھ ملحق ہے۔ ۱۲

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کراہت پر کوئی دکہا سکتا ہے جو نواب صاحب نے قایم کر دکہائی ہے -

اس حالت مین نواب صاحب یا انکی تصنیفات کو مذہبی مباحثات حنفیہ و اہلحدیث کی طرف منسوب کرنا خلاف واقع نہین تو کیا ہے؟

اور ان تصانیف کی نسبت یہ کہنا کہ وہ انبار بے سود ہے یعنی اسکو مسلمانون کی قومی ترقی مین کچھہ دخل نہین ہے سراسر ناواقفی اور کم فہمی پر مبنی ہے - یہ بات بجز اس شخص کے جو مذہب کو قومیت کا جزو نہ سمجھتا ہو کوئی نہین کہہ سکتا اور ایسا سمجھنے والا نہ صرف اپنی ناواقفی و لاعلمی معنے قومیت سے ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ اسبات کا بھی اظہار کرتا ہے کہ اسکو قومیت سے تعلق نہین ہے گو وہ قومی ترقی کا زبان سے خواہان ہو -

جو قومی ترقی کے سچے اور دل سے خواہان ہین وہ خوب جانتے ہین کہ قومیت (نیشنلیٹی) کو (مذہب اور معاشرت دونو جز سے ایسا تعلق ہے کہ ان مین سے ایک جز) مین بھی فرق ہو تو پھر وہان اطلاق لفظ قومیت کا محال ہے خواہ ان دونو جز کو کوئی آپسمین ایک سمجھے یا لازم و ملزوم خیال کرے چنانچہ پرانی مسلمانون کا خیال ہے اور وہ اشاعۃ السنۃ جلد دوم و سوم و چہارم کے متعدد پرچون مین مفصل و مدلل بیان ہو چکا ہے - خواہ ایک کو دوسرے سے علیحدہ سمجھے جیسا کہ نیو فیشن کے مہذب مسلمانون کا خیال ہے اور وہ تہذیب الاخلاق کے پرچہ جمادی الثانیہ ۱۲۹۶ھ مین بیان ہوا ہے -

ان دونو باہم مختلف خیالون کی اتفاقی شہادت سے قومی ترقی کا اطلاق اسی ترقی دنیاوی پر ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیے جسمین دنیاوی ترقی کے ساتھہ مذہبی ترقی بھی ہوئی ہو اور کم سے کم یہ کہ مذہب مین تنزل اور نقصان تو نہوا ہو - دیکھو اگر کوئی ہندو قوم یا شخص مسلمان ہو کر دنیاوی ترقی کرے بیرسٹر ایٹ لا ہو جاوے یا ہائی کورٹ کا جج بن جاوے تو اسکو کوئی عاقل یہہ نہین کہہ سکتا کہ اسنے قومی ترقی کی ہر کوئی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسکو بہی کہیگا کہ اسنے اپنی قومیت سے خارج ہوکر دوسری قوم کو ترقی دیہی کہ ایسا ہی اگر کوئی عیسائی (قوم یا شخص) مسلمان ہوکر یا مسلمان (قوم یا شخص) عیسائی بن کر دنیاوی ترقی کرے تو اسکو کوئی عاقل نہ کہیگا کہ اسنے قومی ترقی کی ہر کوئی یہی کہیگا کہ اسنے اپنی قومیت کو نقصان و تنزل میں پہنچا کر غیر قوم کو ترقی دے ہماری اس روشن دلیل کو کوئی نہ سمجھے یا سمجھہ بوجھکر نہ مانے تو اسوقت کے نئے فیشن کے ترقی خواہان (جنکی قومی ترقی خواہی اسوقت اکثر لوگ مانتے ہین) کی اسپر شہادت سن لے۔

آنریبل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے بھی ہمارے بیان کے قریب قریب ہی کہا ہے اور پرچہ تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ مین اپنے ناصح مشفق یا معترض کے اس سوال کہ اگر آپ کو ترقی قومی کا دعوے تہا تو اپنے اون مذہبی مسایل [illegible] کا وجود) کیون چہیڑا صرف اشاعت مضامین ترقی تجارت حرفت و صناعت پہ اکتفا کیا ہوتا کے جواب مین فرمایا ہے کہ قومی ترقی تب ہی ممکن و متصور ہے جبکہ ترقی معاشرت کے ساتھہ مذہب بہی باقی رہے ورنہ بصورت نقصان و تنزل مذہب ترقی معاشرت کو ترقی قومی نہین کہا جاسکتا۔ اور اون مسایل کا جنسے ہمنے تعرض کیا ہے ایسا حال ہی کہ اگر ہم انسے تعرض نکرین اور انکی اصل حقیقت بیان کرکے انکی حمایت نکرین تو علوم مغربیہ یورپ سے اون مسایل کو نقصان و صدمہ پہنچے اور مسلمانون کے اعتقاد مین اسلام کی طرف سے شک و تردد پیدا ہو اسلیے ہمنے اون مسایل کی حقیقت کو ایسے طور پر بیان کیا ہے کہ انکیطرف علوم مغربیہ کے ضرر و صدمہ کو راستہ نہ ملے اور مسلمانون کے عقاید مذہبی مین فرق نہ آوے ۔۔۔ جو ترقی قومی کا مانع ہے۔ یہ ہمنے خلاصہ کلام جناب معہ شرح بیان کیا ہے اور اصل کلام

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقدر ضرورت ذیل مین بضمن حاشیہ* نقل کردیا ہے - طالب تفصیل کلام اصل پرچہ تہذیب الاخلاق کیطرف مراجعت کرے -

ہرچند آنریبل صاحب سے اس عمدہ اصول پر عمل نہین ہوا اور نہ اس وعدہ کا ایفا ہوا انہون نے اسلام کے مسایل مذہبی مین ایسے طور پر دست اندازی کی ہے کہ اس سے دم نقد سردست اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور بعض ایسے مسایل (جیسے وجود ملائکہ) مین دست اندازی کی ہے جنکو قیامت تک کسی علم مشرقی یا مغربی منطق یا فلاسفی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ تہا - آنریبل صاحب نے قبل از مرگ واویلا شروع کردیا یا آب ندیدہ موزہ از پا کشیدہ پر عمل کیا اور ان مسایل مین بے جا تعرض کرکے دم نقد اسلام کو نقصان پہنچایا اسکی تفصیل معہ دلیل اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین بخوبی ہوچکی ہے - ولیکن اسمقام مین ہم کو انکی عدم تعمیل و کارگذاری سے بحث نہین ہے یہ جو اصول انہون نے بیان کیا ہے وہ ہمارے بیان کا سراسر مصدق ہے -

اتنی دور کیون جاءین اپنے ہی مخاطب نکتہ چین مولف کتاب مسلمانان کی کلام کیون نہ دیکہین - انہون نے خود ترقی کرنی والی اقوام یوروپ کے پیروی کو صرف معاشرت سے مخصوص اور اسمین منحصر کردیا ہے اور مذہبی تقلید کو اس سے مستثنے ٹہرایا ہے - چنانچہ اخبار کوہ صفحہ ۶۹۸ کالم ۲ سطر ۲۱ مین

* وہ یہ ہے گو ہماری احباب معترض یا ہمارے مخالف ہم کو کافر مرتد و زندیق و کرسٹان سمجہتی ہون لیکن مین اپنے تئین نہایت پکا مسلمان سمجہتا ہون - یہہ بہی میرا خیال ہی کہ مسلمانون مین جو قوم کا اطلاق کیا جاتا ہے وہ ملک یا نسل کے لحاظ سے نہین کیا جاتا بلکہ صرف مذہب کے سبب سے کیا جاتا ہی اور اسلئے کسی ملک و نسل کا آدمی ہو جب وہ مسلمان ہی تو ایک قوم ہی پس جب ہم قوم مسلمان کی ترقی اور رفاہ و فلاح چاہتی مین تو ہمپر فرض ہی کہ ہم اسمین بہی کوشش کرین وہ لوگ مسلمان رہین کیونکہ اگر مسلمان نرہین اور ترقی کرین تو وہ ترقی ہماری قوم کی ترقی نہو گی ۔"

(تہذیب الاخلاق جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ)

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

راقم ریویو نے کلام* نقل کیا ہے جسکا ٹھیک ٹھیک مطلب یہ ہے کہ مذہب مین پیروی اقوام یوروپ جائز نہین ہے۔ کیونکہ اس سے مذہب کو نقصان پہنچتا ہے۔ جو ترقی قومی کے منافی ہے۔ معلوم نہین (موہانی صاحب نے یہ بات کہکر وہ بات کیونکر کہی یہ بات بہول گئے یا وہ بے سوچے قلم سے نکل گئی۔ اور جبکہ بشہادت اس بیان بابرہان اور باعتراف قومی ترقی خواہان بلکہ باقرار نکتہ چینان تصانیف نواب صاحب والاشان یہ امر ثابت و محقق ہے کہ مذہبی ترقی بہی قومی ترقی کا جزو ہے۔ اور قومی ترقی بدون ترقی مذہبی) نا ممکن و متصور ہے تو پہر اگر نواب صاحب ممدوح نے اپنی تصانیف مین مسلک مذہب کو ترقی دی۔ اور مذہبی مسایل کی حفاظت و اشاعت کی تو انکی تصانیف انبار بے سود کہنا کیونکر صحیح ہے اور انکو ترقی قومی اہل اسلام سے خارج و بے دخل ٹہرانا کیا معنے رکہتا ہے کہ موہانی صاحب انکی نسبت ایسے الفاظ نا ملایم فرماتے ہین۔

اب رہا یہ امر کہ تصانیف نواب صاحب نے مذہبی ترقی کی ہے یا نہین اور ان تصانیف سے مذہبی مسایل کی حفاظت و اشاعت ہوئی یا نہین جبکہ انسے پہلے دینی تصانیف علماء سلف و خلف سے مذہبی ترقی و اشاعت ہوئی ہے۔ اسکا تصفیہ ہم عموماً ناظرین اور خصوصاً حضرات نکتہ چین پر چہوڑتے۔ اور منجملہ تصانیف نواب صاحب دس بیس کتابونکا نام ایک نقشہ کے ضمن مین بتا دیتے ناظرین و حضرات نکتہ چین برائے خدا دو چار برس لگا کر ان کتابونکا مطالعہ کرکے خود ہی ہم کو بتا دین کہ ان کتابون مین حمایت اشاعت و ترقی دین پائی جاتی ہے یا نہین اور اسکا نفع دین مین اون کتب دینیہ سے جو ان سے پہلے تصنیف ہو چکی کچہ کم ہے یا انسے زیادہ؟

* اغلب صاحب موہانی نے مذہبی تقلید کو اس سے مستثنےٰ کر دیا ہے صرف معاشرت کی پیروی کو انسب بتایا ہے۔ کوہ نور جلد ۵۳ صفحہ ۹۹۸

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نقشہ بعض مولفات نواب صاحب بھوپال سلمہ اللہ بالتوفیق الاقبال

نمبر	نام کتب	علم	زبان	کیفیت
١	فتح البیان فی مقاصد القرآن	تفسیر	عربی	چار مجلد مین ہے کہ ہر ایک اسمین سے تقریباً ہزار ہزار صفحہ مین ہے صحت وسند مین سابقہ سب تفسیرون سے فایق ہے۔
٢	عون الباری شرح تجرید مختصر بخاری	حدیث	”	٨ مجلد مین ہی جو اکثر پانچ پانچ سو صفحہ مین ہی اسمین مقاصد صحیح بخاری کو جو قرآن کے دوسرے درجہ مین ہی حل کیا ہی۔
”	مسک الختام شرح بلوغ المرام	”	فارسی	گیارہ سو صفحہ مین ہی اسمین حدیث و دلایل فقہیہ کی عمدہ تحقیق ہی۔
٤	اکسیر فی اصول التفسیر	تفسیر	”	١٢٠ صفحہ مین ہی اسمین مسایل تفسیر اتقان و فوز الکبیر وغیرہ مولفات سلف و خلف کو عمدگی سے جمع کیا ہے۔
٥	منہج الوصول	اصول حدیث	”	٢٣٣ صفحہ مین ہی یہ کتاب اصول حدیث مین جامع کتاب ہی۔
٦	ہدایت السایل	فقہ حدیث	”	٥٢٢ صفحہ مین ہی اسمین ادق و معرکہ آرا ١٠٧٠ مسایل فقہیہ کو بطور سوال و جواب بیان کیا ہی
٧	اتحاف النبلاء	تاریخ	”	٤٤٤ صفحہ مین ہی اسمین ائمہ محدثین و فقہا کے تاریخی حالات اور اُنکے مصنفات کو بیان کیا ہے
٨	افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ	اصول و تفسیر	”	٨٤ صفحہ مین ہی اسمین تمام ناسخ و منسوخ آیات و احادیث کو ایسی طور پر ذکر کیا ہی کہ گویا دریا کو کوزہ مین جمع کیا ہی
٩	حصول المامول	اصول فقہ	عربی	١٢٠ صفحہ مین ہی اسمین اصول فقہ کے مسایل کثرت سے ہین جو اور کہین نہین

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نمبر	نام کتاب	علم	زبان	کیفیت
۱۰	روضۂ ندیہ	فقہ حدیث	رر	۲۳۲ صفحہ مین ہی اسمین اون مسایل فقہیہ کو جو ظاہر حدیث کی موافق ہین معہ بیان اختلاف مذاہب مدلل کیا ہی۔
۱۱	حج الکرامۃ	تاریخ	فارسی	۔۰۰ صفحہ مین ہی اسمین تاریخ کے علاوہ مسایل دینی بھی کثرت سے ہین۔
۱۲	ظفر الاضحی	فقہ	عربی	۱۶۰ صفحہ مین ہی اسمین ان احکام اسلام کا بیان ہی جنکی رعایت قاضیونپر واجب ہی۔
۱۳	ذخر المحتی	فقہ	عربی	۱۱۰ صفحہ مین ہی اسمین مفتیون کیلئے واجب الرعایت احکام اسلام بیان ہی
۱۴	لقطۃ العجلان	تاریخ	عربی	۱۰۰ مین ہی اسمین تاریخی حالات کے علاوہ مسایل اسلامی کثرت سے ہین۔
۱۵	فتح المغیث	فقہ حدیث	اردو	اسمین اون مسایل فقہیہ کا بیان ہی جو حدیث سی ثابت ہین۔
۱۶	ریاض المرتاض	سلوک و تصوف قدیم	[illegible]	[illegible] جو کتاب و سنت سے ثابت ہے۔
۱۷	رحلۃ الصدیق	فقہ	عربی	۹۲ صفحہ مین ہی اسمین مسایل حج و عمرہ بیان ہوی ہین۔
۱۸	موایذ العوایذ	حدیث	فارسی	۲۵۴ صفحہ مین ہی اسمین مختلف مضامین کے احادیث کو بحذف اسناد وارد کیا ہی۔
۱۹	جنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ	اصول فقہ	عربی	۱۰۸ صفحہ مین ہی اسمین اتباع سنت و تقلید کے مسایل کو بلا لحاظ خاص کسی شخص یا فرقہ کے بیان کیا ہی۔
۲۰	شرح الاعتقاد الصحیح	عقاید	عربی	۷۲ صفحہ اسمین اہل سنت عقاید قدیمہ کا بیان ہی۔

اس قسم کی اور ان مضامین کی کتابین مولفہ نواب صاحب اور بہت ہین جنکی تعداد ہماری علم مین سو کے قریب ہے حضرات نکتہ چین ایمان و انصاف کو پیش نظر رکہکر کہین کہ کیا یہ کتابین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بے سود ہین اور اہل اسلام کا انہین دینی فایدہ نہین ہے۔ ایسا کہین تو براہ مہربانی یہ بہی ہم کو بتادین کہ انکے مقابلہ مین اور کون سی کتابین سودمند ہین جنسے مسلمانون کو دینی فایدہ ہو۔ انسے کتب مولفہ نواب صاحب کا موازنہ و مقابلہ کیا جاوے گا۔ اور عام مسلمانون کو انکے مقابلہ مین انکا مفید و غیر مفید ہونے کا بتایا جاویگا۔

بالجملہ جو کچہ موہانی صاحب نے نواب صاحب کی تالیفات کی نسبت کیا ہے اسکو صحت و نفس الامر سے کچہ بہی تعلق نہین ہے ہم امید کرتے ہین کہ موہانی صاحب اس اپنی راے کو واپس کر لینگے یہہ جرأت و حق پرستی حاصل ہو تو اسپر نظر ثانی تو ضرور کرینگے۔

(باقی آیندہ)

ریویو
ترجمان وہابیہ

ahmadimuslim.de

یہ کتاب نصیحت نصاب نواب صاحب بہوپال کی تصنیف ہے اسمین نواب صاحب ممدوح نے زمرۂ اہلحدیث رعایا گورنمنٹ انگلشیہ سے جو وہابیت سے متہم ہین کمال ہمدردی کی ہے اور یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اہلحدیث ہند وہابی نہین نہ مذہبی اور لغوی معنے وہابیت (عبدالوہاب نجدی کا دین مین پیرو ہوتا) اپر صادق آتے ہین۔ اور نہ پولیٹکل معنے (سرکار انگلشیہ کا باغی ہونا) انمین پائے جاتے ہین— مذہب مین تو وہ کتاب و سنت کے پیرو اور اسکی طرف منسوب ہین جہان سب مذاہب کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے

اطاعت و عدم بغاوت سلطنت مین وہ ایسے سچے و ثابت قدم ہین کہ مسلمانون بلکہ کسی مذہب مین کوئی فرقہ یا شخص اس اطاعت مین انکے برابر نہین۔ کیا معنی وہ لوگ بغاوت گورنمنٹ جسکے ظل حکومت مین بامن اوقات بسر کرتے ہون بحکم

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نصوص قرآن وحدیث حرام جانتے ہین اور اس اعتقاد کو اپنے مذہب کا جزو سمجھتے ہین
اور یہ بات انکے سوائے کسی فرقہ اسلامی یا غیر اسلامی مین پائی نہین جاتی ہے۔ گو بغاوت
گورنمنٹ سب کے نزدیک جرم و ناجائز امر ہے۔ ان لوگون کو وہابی (بمعنے لغوی و
مذہبی خواہ بمعنے پولٹیکل و سرکاری) کہنا اون ہی لوگونکا کام ہے جنکو خود اصل
مذہب (کتاب و سنت) کی پابندی اور سلطنت کی خیرخواہی حاصل نہین ہے۔
اس کتاب مین ایک دیباچہ ایک مقدمہ چند فصول اور ایک خاتمہ ہے ہم
اسکے دیباچہ کو اسمقام مین بعینہٖ نقل کرنا اور باقی کا ماحصل بیان کرنا اس غرض
سے مناسب جانتے ہین کہ اس کتاب کی خوبی بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ
عطار بگوید۔ خود اسی سے ظاہر ہو۔ جناب ممدوح شروع دیباچہ مین فرماتے ہین۔

خدا کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے ۔۔۔ عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے
ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت مین ۔۔۔ چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوی مشکین پہ قربان ہو ۔۔۔ کہ گنج فیض اس کا نام [illegible] نمایان ہے
مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ ۔۔۔ دل و دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہ ہو دلمین ۔۔۔ ہر ایک مہر ہدیٰ ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے
نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی ۔۔۔ گنہگاری ہماری واسطے بخشش کا سامان ہے

گدائی کوچہ رحمت فدائے شاہد سنت
تمنا بندہ امیر الملک صدیق الحسن خان ہے

سنو صاحب مجھکو کچھ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلیے کہ جو تحریک
مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت راہ و رسم مذہب وہابی سنی جاتی ہے
اوسکی دہوم دہام خاص ملک میان دوآب ہی مین رہی کبھی غلغلہ اوسکا جنوب
یا شمال ہند مین پایا نہین گیا خصوصاً ریاستہائے ہندوستانی مین کہ اہل سنت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہمیشہ ایسے حالات سے ابتک غافل و ناآگاہ ہین لیکن چند روز سے کہ ایک ملک کے
آدمی اچھے برُے دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے تو وہ کاریگری اونکی
کچھ کچھ اسجگہہ بھی ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تان تان لقب مذہبی بناکر
جس سیدھے سادھے مسلمان کو چاہا ڈرا دھمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے
لگے بھوپال کی رعیت اکثر ہنود ہے تھوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین
دیسی ہون یا پردیسی اونمین ان پڑھ ہے بہت زیادہ پڑھے بہت کم ہین وہ فارسی
کی شد بد نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل و جاہل ہین چنانچہ
یہی حال ہے کہ کبھی مباحثہ مذہبی تقریراً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبھی کوئی کتاب
یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکھا کوئی مذہب کیون نہو فرمانروایان
بھوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشا گورنمنٹ انڈیا کا
ہے عیسے بدین خود موسے بدین خود لیکن چند سال سے بعض نو دولتان بد اندیش
[illegible] میرے سبب سے کسقدر [illegible] عروج حاصل ہوا ہے
اور محسن کشی اونکا پیشہ آبائی ہے بقول؎

شوربختان بآرزو خواہند | مقبلانرا زوال دولت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور وشور سے کرکے حکام بالادست کا
ناخوش کرنا مجھسے اپنی مطلب برآری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین
دیوانے ہو رہی ہین اور جابجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاکخانہ بھیجتے رہتے ہین
اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب مین تراشتے جاتے ہین۔ یہ ساری ہتھو
حق اسلئے ہے کہ مجھکو کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہوسکے پہونچے لیکن جو
سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان وہان پہونچتا ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پس جب مینے دیکہا کہ یہ طوفان بے تمیزی طغیانی پر ہے اور بلاد ہندوستانکا احوال جو سنا جاتا تہا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب ہیچ کے فقرے ہین - دولت عالیہ برٹش نے اس معاملہ مین قدیماً وحدیثاً ہر جگہہ انصاف پر نظر رکہی ہے کسیجگہہ مجرد تہمت وافترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی جاری کئے اور سوائے باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید وعمر پر کبہی مواخذہ نہین کیا اور لایق حال ہر سلطنت کے بہی یہی ہے کہ جس کسی سے کسیجگہہ کوئی فتنہ اوٹہے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جادین اور اوسکی کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے نجدی مشرب یا وہابی مذہب یا لامذہب یا اور کچہہ ٹہراوین اور وہ اس سے غافل اور بعید ہو اور اس سے بجز خیر خواہی کوئی امر بداندیشی ومخالفت کا کبہی پایا گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی دوست [illegible] یا قوم کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکو پردۂ تہمت وہابیت وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے - پہر کبہی اس بید سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اوسکا اوس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہی اور نہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بہید وکید دشمن کا کہل جاتا ہی چنانچہ وقت تحقیقات ایسے مقدمات سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین - ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین سنا گیا تہا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پانیر سے بخوبی ہو گئی پرچہ ہشتم جنوری ۱۸۸۳ء روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکہی گئی -

تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرماکر اور نیز استفسار روداد مقدمہ از

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

گورنمنٹ بنگال وپنجاب وگورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرماکر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزائے حبس دوام لعبور دریائے شور قرار پایا تہا اور جرم اونکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کئے جاتے ہین اور بدون سبکو واپسی وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پھر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم جنوری ۱۸۸۳ء مین یہ لکہا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اوسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہ رائے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۂ کل سکنۂ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچھی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے [illegible] جسکو تھوڑا زمانہ ہوا ہے بلکہ جنگ مصر پیش تہی اوسوقت بذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا۔ چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر ۱۸۸۲ء مین بابت اسپیچ یعنے تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچے تھے یہ عبارت درج کی ہے۔

کل روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے ظاہر کیا کہ۔

ہندوستان کے عامۂ مسلمانون نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمہ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمانان ہند دلی خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اسبات پر کہ ہند

(باقی آیندہ)

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقیہ پیری و مریدی

نوٹ۔ قبل اسکے کہ مین اس مضمون کا بقیہ قلم مین لاؤن اس امر کا اظہار ضروری سمجہتا ہون کہ جو کچہہ مین آیندہ اس مضمون مین تحریر کرونگا وہ کسی فریق (نافی یا مثبت) کے جنسے میرا پہلے سے خطاب تہا) خطاب و جواب مین نہوگا۔ بلکہ وہ مستقل مضمون ہوگا۔ جسمین فرضی سوالات کا جواب ہوگا اور سایل بہی کوئی شخص فرض قرار دیا جاویگا۔

پچھلے مخاطبین سے قطع خطاب کی وجہ یہ ہی کہ جس غرض سے ان لوگونکو مخاطب کیا گیا تہا وہ غرض حاصل ہو گئی ہی لہذا اب انکے خطاب و جواب کی حاجت نہین رہی **وہ غرض** یہ ہتی کہ فریقین مسئلہ بیعت مین افراط و تفریط چہوڑ دین اور حق متوسط کو مان لین **فریق نافی** تفریط نکرے اور بخوف و بلحاظ ان مفاسد کے جو بیعت مروجہ زمانہ حال مین پائے جاتے ہین اصل سنت بیعت سے انکاری نہو۔ اور فریق مثبت افراط نکرے اور اس بیعت کو مرتبہ سنت سے نہ بڑہا دے اور اسکو آسمان پر نہ چڑہا دے اور جسمین وہ ان خصوصیات رسمیہ کو جنکا بیان نمبر سابق مین (بصفحہ ۷۱) وغیرہ ہو چکا ہے نہ لگا دے سو بحمد اللہ پچھلے دو نمبرون کی اشاعت سے حاصل ہو گئی ہے فریق نافی نے تو صاف مان لیا اور یہ کہدیا ہے کہ اس باب مین جو کچہہ آپنے [illegible] کیا ہے ہم کو منظور ہے اور فریق مثبت نے بہی مضمون نمبر دوم کے اکثر حصص سے اتفاق راے ظاہر کیا ہے اور جو اسکے بعض مطالب مین ہمکو اختلاف رہا ہے اوسکو اونہون نے غیر ضروری اللحاظ و غیر مضر قرار دیا ہے اور مضمون نمبر سوم مین جن زیادتیون کو ہمنے انکے کلام کا منطوق یا مفہوم قرار دیا تہا اور اوسکی تائید مین بعض واقعات کو پیش کیا تہا ان زیادتیون سے انہون نے انکار کیا کہ اور انکا عین اثبات کا اقرار ہے کہ ان زیادتیون کو ہم (یعنے وہ لوگ) پسند نہین کرتے اور جو مسایل مع دلایل ان زیادتیون کے رد و جواب مین اشاعۃ السنۃ مین مذکور ہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان سے وہ بدل متفق ہین۔

ہم اس مقام مین دونون فریق کی تحریرات کو بالفاظہا بحذف زوائد خارج از مطلب نقل کرتے ہین اور اپنے ناظرین کو اپنی غرض کے حصول کا یقین دلاتے ہین اولاً ایک معزز مولوی حبیب نے جو سرگروہ فریق ثانی کے شاگرد و خواص مجلس سے ہین۔ اور ہمارے بھی دلی دوست خط ذیل لکھا۔

مکرمنا مولویصاحب

السلام علیکم۔ آپکا محاکمہ درباب اختلاف مسئلہ بیعت فریق ثانی کو ہمہ تن منظور ہے عین مبنی انصاف پر ہے خداوند تعالے آپ کی قلم کو زیادہ تر جولانی دے ﷺ از طرف مولوی غلام علی صاحب بعد شکریہ السلام علیکم۔ ۸ جون [illegible] راقم بہادر علیخان۔

ثانیاً خاکسار نے مولویصاحب سرگروہ فریق ثانی سے بذریعہ خاص مراسلت بوساطت اپنے برادر کلانی شیخ محمد علیصاحب یہ امر دریافت کیا کہ مولوی بہادر علی خانصاحب نے جو لکھا ہے یہ واقعی انکی رای کے موافق ہے۔ اور اب آپ اصل بیعت کا مسنون ہونا تسلیم کرتے ہین۔ [illegible] انکے جواب مین مولویصاحب ممدوح نے یہ رقعہ خاص اپنی قلم سے ارقام فرماکر ارسال فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بخدمت شریف برادر دینی مولوی محمد حسین صاحب السلام علیکم۔ اما بعد نوازشنامہ آنصاحب بدست شیخ محمد علیصاحب رسیدہ موجب مفاخرت شد این فقیر بسبب بیماری لاحقہ از طرف مقابل ہرکس برطرف شدہ است و ترک گفتگو مسائل حتی الوسع کردہ برچہ اشاعۃ السنۃ از مولوی بہادر علی صاحب شنیدہ روبروے ایشان پسندیدہ یکدو کلمہ خورسندی بزبان بے اختیار جاری شدند پس این حقیر از تحقیق حقیق آنصاحب خورسند است و بحق ایشان دعاخیر میکنند + الراقم ابوعبداللہ قصوری

اِن مولویصاحب کا جو سالہا سال سے سنیت اصل بیعت سے انکاری تھے اور اسمین نسخ و خصوصیت کے مدعی تھے تحقیق محاکمہ اشاعۃ السنۃ کو پسند کرنا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اصل سنت بیعت کو (بخلافت دوایدر سمیہ) مان لینا مولویصاحب کی عالی ہمتی و نیک نیتی کا مثبت ہی اور کمال شکر گذاری کا محل ہی۔ ہم تہ دل سے مولویصاحب کے اس رجوع بتحقیق کے شکر گذار ہین اور مولویصاحب کے لئے دعا خیر کرتے ہین اور فریق مثبت کی خدمتمین برادرانہ التماس کرتے ہین کہ وہ بھی مولویصاحب کی اس عالی ہمتی و نیک نیتی کو مان لین اور انکی طرف سے کدورت دور کرین اور انکے شکریہ و دعا خیر سے دریغ نہ فرماوین۔

اور فریق مثبت کے ایک سرگروہ مولویصاحب نے جو رسالہ اثبات بیعت کے مصنف اور فریق ثانی کے خصم و مقابل ہین اپنی دستخطی رقعہ مین لکھتے ہین۔

مکرمی مولوی محمد حسین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ رسید تحقیق پیری و مریدی [illegible] قدرے اشتباہ است۔ اما رفع آن اشتباہ چندان ضروری نمیدانم کہ از لوازم نیست اختلاف جزئی چندان مضر نیست۔ عبد الجبار عفی عنہ

وہی مولویصاحب اور انکے بڑے بھائی سجادہ نشین نے ایک اور خط جو پانچ صفحہ میں لکھا ہے اور اسمین ان زیادتیوں سے جو نمبر سوم مین بدست آویزا انکے مفہوم یا منطوق کلام اور بشہادت بعض واقعات انکی نسبت بیان کیئے گئے ہین انکار کیا ہے چونکہ وہ خط بہت طویل ہے اور بعض امور بحث طلب پر بھی مشتمل ہے اسلئے ہم اسکو بتمامہ وبالفاظہ نقل نہین کر سکتے اسکا ماحصل بقدر ضرورت بیان کرتے ہین اسمین وہ لکھتے ہین کہ ہم بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت نہین جانتے۔ اور اس بیعت کے لئے تمام عالم کے واسطے ایک شخص کو مخصوص نہین کرتے۔ بلکہ ایک شہر مین چند اشخاص کا بیعت لینا جائز سمجھتے ہین۔ اور جو ہمنے اپنے رسالہ کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صفحہ ۷ امین بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت کہا ہے وہ بمقابلہ اس اعتراض منکرین بیعت کے (کہ بیعت توبہ سنت مستفیضہ ہے تو صحابہ آپس مین مانند السلام علیکم ہر ایک دوسرے سے کیون نہین کرتے تھے) کہا ہے جس سے ہمارے مراد یہ ہے کہ یہہ بیعت بعض اشخاص سے مخصوص ہوتی ہے ہر ایک کا کام نہین ہے جیسی نماز پڑہانی کی امامت یا محلہ کی چوہدرایت وغیرہ - یہ مراد نہین کہ ایک شخص کے ہاتہہ پر بیعت کرنے سے دوسری شخص کے ہاتہہ پر جو اس سے افضل یا اسکی مانند ہو بیعت کرنا جایز نہین - اور اس مضمون کا خط کہ ہمارے بیعت مثل بیعت خلافت ہے ہم مین سے کسی بہائی نے نہین لکہا - کسی مخالف نے بہ سبب عداوت یا کسی دوست نے فرط محبت سے ہمارے بے خبری مین لکہدیا ہو تو اسکا الزام ہمپر نہین ہوسکتا "

ان چند عبارات رسالہ فریق مثبت (جو نمبر سابق مین مشغول ہوئے ہین) اس تاویل والنکار کو جگہہ نہین دیتے (چنانچہ ناظرین ان عبارات اور ہماری تقریرات پر مخفی نہین ہے) ولیکن جسحالت مین وہ بیان کرتے ہین کہ ہماری نیت و مراد ان عبارات سے یہ نہین (جو ان عبارات کے ظاہر معنے سے سمجہی جاتی ہے) تو ہم کو اس لفظی بحث سے) کہ تمہارے ظاہری الفاظ مین تاویل والنکار کی گنجایش نہین) کچہہ کام نہین ہے اور انکی نیت وارادہ کے تصدیق وتسلیم مناسب ہی اس حسن ظنی وتسلیم کو ہمنے پہلے ہی ہاتہہ سے نہین دیا چنانچہ نمبر سابق کے صفحہ (۹۲) مین صاف تجویز کیا ہے کہ ان لوگون نے لفظ افضل العصر محض بیرحمی بے سوچے بن سمجہے بولدیا ہے اور اب بہی ہم کو اس حسن ظنی ونیک گمانی سے انکار نہین ہے - ہم اسبات کو تسلیم کرتے ہین کہ ان کا بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت کہنا اور بیعت عثمانی کو بیعت توبہ قرار دیا اس نیت ومراد سے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین ہے کہ بیعت توبہ اُنکے نزدیک بیعت خلافت ہے جو بجز ایک شخص کے کسی
دوسرے سے جائز نہین اور نہ اونکو اپنی بیعت مین خلافت کا دعوے ہے ۔ یہ
الفاظ بھی اُنکی قلم سے بے سوچے بن سمجھے نکل گئے ہین ۔ اور یہ بھی مانتے ہین کہ وہ
خطوط جنکے اجرا سے اب تک اُنکو انکار رہا نہین ہے اُنکی لاعلمی و بے خبری سے
جاری ہوئے ہین ۔ بالجملہ فریقین کے اِن تحریرات و بیانات نے ہم کو اُنکے
مقابلہ سے ڈھیلا اور اسباب سے مستغنے کر دیا ہے کہ ہم آیندہ اونکو مخاطب کرین
اور کسی بات مین اِس بیعت کے متعلق اِنکا تعاقب کرین ۔
اور اسباب مین آیندہ مستقل پر بحث کرنے اور فرضی سوالات و سائل مقرر کرکے
جواب دینیکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمانہ اور ہماری دیار مین اِن دو فریق جماعت
متعین کے سوائے اور بہت لوگ ہین جو اِن باتون کے قائل ہین اور ان خصوصیات
رسمیہ و زیادتیون کو دین سمجھتے ہین شاید کوئی اُنمین سے وہی باتین پیش کرے جو ظاہر
الفاظ عبارات مذکورہ صحیح یا غلط طور پر کہے جاتے ہین اُنکے مخاطب ایسے
کہ اِن باتونکا جواب دیا جاوے ۔ نوٹ ختم ہوا ہے اب اصل مطلب کیطرف
رجوع کیا جاتا ہے و باللہ التوفیق ۔

اگر کوئی مدعی مشروعیت خصوصیات رسمیہ بیعت یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
افضل العصر بلکہ سید البشر تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون سے بیعت تو بہ لیا
کرتے اور خود کسیکے ہاتھ بیعت نکرتے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیر کا افضل ہونا ضروری
و شرط بیعت ہے اور پیر کو پیر ہونے کے بعد دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہین ہے
تو اِسکا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل ہونے سے عام پیرون
کے افضل ہونے کی ضرورت ثابت نہین ہوتی ۔ اور عام پیرونکا قیاس سید البشر پر
قیاس مع الفارق ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جنکو اصول فقہ سے واقفیت ہے وہ خوب جانتے ہین کہ فاعل یا فعل کی ذاتی خصوصیات بدون قراین و دلایل خارجیہ اسکے متعلق احکام کے شرط یا شطر (جزو) نہین ہو سکتین مدعی افضلیت پیر غور کرین تو سمجہین کہ اس بیعت توبہ کے عام مشروع ہونیکی بنا اسی قاعدہ پر ہے۔

اگر وہ اس قاعدہ کو نہ مانین تو انکا مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر آنحضرت کی ذاتی وصف فضیلت کو لوگون سے بیعت لینے مین دخل ہے تو چاہیئے کہ اونکے اور ذاتی اوصاف (جیسے آپکا رسول ہونا سید ولد آدم ہونا۔ معصوم ہونا وغیرہ وغیرہ) کو بھی اسمین دخل ہو اور یہہ بیعت آنحضرت سے مخصوص اور آپکا خاصہ ہو کیونکہ یہ صفات آپکے سوائے کسی بشر مین پائی نہین جاتے اور اسکا جواب مدعی افضلیت پیر ہرگز نہین دے سکتے

الحق آنحضرت کی کسی ذاتی صفت (افضلیت سیادت رسالت عصمت وغیرہ وغیرہ) کو بجز وصف آپکے متقی ہونیکے اس بیعت مین بطور شرط یا شطر ہونیکے دخل نہین ہے۔ آپکے متقی ہونیکا دخل ہے اسلئے مانا اور بدست اویز اسکے مرشد و رہبر کے متقی و پرہیزگار ہونیکی شرط و ضرورت کو اسلئے تسلیم کر لیا ہے کہ فاسق و گمراہ بحکم قرآن لایق پیری ارشاد و اقتدار و اتباع نہین ہے چنانچہ نمبر ۲ مین صفحہ ۴۱ اسکا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس وصف تقوے کے سوائے اور کسی صفت حضرت رسالت کو بیعت لینے کی شرط و مناط نہین ٹہرایا جا سکتا اور نہ اس صفت کی شرط ٹہرانے مین پیر جی کا آنحضرت پر قیاس ہو سکتا ہے وہ لوگ سخت غلطی اور اپنے دعوے مین تناقض کرتے ہین جو اس بیعت کو آنحضرت کی صفت رسالت کا خاصہ نہین کہتے و مع ذلک اسکو آپکے افضل ہونے یا صاحب اخلاص و احسان ہونے کا لازمہ بتاتے ہین پہر باین خیال کہ ہم ہی افضل و صاحب اخلاص و احسان ہین لوگون سے بیعت لیتے ہین گو موہنہ سے یہ ہی کہتے ہین کہ ہم بیعت لینے کے لایق نہین یہ تو صاحبان اخلاص و احسان کا کام ہے۔ پہر مدعیان افضلیت پیر کا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس افضلیت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ پیر جی بعد از پیری دوسرے کے ہاتھہ پر بیعت کرنے سے مستغنی ہو جاتے ہین جیسا کہ آنحضرت افضلیت کے سبب اورونکی بیعت کرنے سے مستغنی تھے فارق ورفارق کے ہوتے قیاس ہے۔ وہ لوگ خدا سے ڈرین اور یہ خیال کرین کہ رسول خدا کو تو خدا تعالے نے افضل البشر بنادیا اور تمام مخلوق سے چن لیا تھا انکے مثل یا انسے افضل کوئی نہ تہا اسلئے اونہون نے دوسرے کے ہاتھہ بیعت نکی پیر جی کو کسنے افضل الخلایق بنادیا جسکے سبب اونکو دوسرے کے ہاتھہ بیعت توبہ کی حاجت نہ رہی۔

کیا چند مریدون کی کمیٹی کے اتفاق راے سے پیر جی صاحب واقع مین افضل العصر ہو سکتی ہین یا وہ خود اپنے آپ کو افضل العصر خیال کر سکتے ہین کہ وہ اور کسی صالح کے ہاتھہ پر بیعت نکرین۔

بعض مدعیان افضلیت پیر کے صاحب احسان عرفان ہونیکی ضرورت واشتراط پر یہ استدلال پیش کرتے ہین کہ انکی ہاتھہ سے ہاتھہ لگانے مین یہ ہوتا ہے کہ پس اگر پیر صاحب احسان وعرفان ہوگا تو اسکے ہاتھہ مین ہاتھہ دینے سے نور احسان وعرفان حاصل ہوگا۔ ورنہ اثر ظلمت پیدا ہوگا جیسا کہ نو تولد لڑکے کو شیطان کے ہاتھہ لگانے سے اثر ظلمت پیدا ہوتا ہے اور بوقت تولد لڑکا رو تا ہے چنانچہ حدیث مین آچکا ہے۔

انکا جواب ہم پہلے بہی دے چکے ہین اور اب دوبارہ دیتے ہین کہ یہ تاثیر لمس ومساس واثر صحبت نیک وبد اور شے ہے اور بیعت توبہ اور شے ہے۔ یہ اثر مساس وصحبت بدون بیعت بہی ہو سکتا ہے اور بیعت بدون حصول اثر مساس وصحبت بہی ممکن اور معتبر ہے نہ وہ اسکی شرط ہے۔ نہ یہ اُسکی شرط۔

صوفیہ کی تجربہ واصطلاح سے ہم کو اسمقام مین بحث وتعرض نہین (ممکن ہے کہ وہ صحیح ہو یا غیر صحیح ہو) ہمارا دعوے یہ ہے کہ دلایل شرعیہ کتاب وسنت کے رو سے

* اگر وہ یہ کہین کہ پیر اپنے پیر کی بیعت کر لیتا ہی تب پیر بنتا ہی پیر اوسپیر اورونکی بیعت نہ کرنے اور اپنی آپ کو افضل العصر سمجھنے کا الزام کیونکر صحیح ہی اسکا جواب یہ ہی کہ پیر ہو جانے کے بعد تو وہ کسیکی بیعت نہین کرتا اور یہ امر دو خیالون سے خالی نہین

[illegible]

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

اون دونون مین ملازمت ثابت نہین۔

کسی آیہ یا حدیث مین یہ ذکر نہین کہ جس شخص کے ہاتھ پر بیعت توبہ کوئی کرے۔ اسکا صاحب تاثیر و اہل عرفان و احسان ہونا دیکھ لے۔ اور نہ یہ ذکر کرے کہ جس صاحب تاثیر و اہل عرفان و احسان کے صحبت و ملازمت کا کوئی طالب ہو پہلے اسکے بیعت کرے اور نہ یہ بیان ہے کہ حصول اخلاص و احسان بدون بیعت ممکن نہین اور نہ یہ بیان ہے کہ بیعت کو حصول اخلاص و احسان لازم ہے۔

ہم کو کوئی اس مضمون کی ایک آیۃ یا ایک حدیث دکہا دے تو ہم اسکے کمال ممنون ہونگے مگر بے سوچے بن سمجھے اس قسم کی آیات وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون ۔ نقل نہ کردے ایسی آیہ یا حدیث کو پیش کرے جسمین بیعت کا بہی ذکر ہو۔

جہانتک ہم کو کتاب و سنت مین نظر ہے اس سے یہی معلوم ہے کہ بیعت اور احسان یا اخلاص [illegible] جمع ہو جاتے ہین اور کبہی ایک دوسرے سے متفارق رہتی ہے

بہت لوگ ایسے ہین جنہون نے کسیکی بیعت نہین کی اور اونکو اخلاق و احسان حاصل ہو گیا ہے۔ بہتیرے ایسے ہین۔ جنہون نے اہل اللہ کی بیعت کی اور صحبت اوٹہائی پہر اونکو اخلاص و احسان سے محرومی رہی۔

حضرت اویس قرنی (جنکو آنحضرت نے خیر التابعین فرمایا ہے اور اونکے حقمین یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر وہ خدا تعالے کے بہروسہ پر قسم کہا لین تو خدا اونکو سچا کردے اور فرمایا اونکو ملو تو اونسے اپنے مغفرت کے لئے دعا کراوینا جو اخلاص (دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۳۱۱) عمل حاصل تہا وہ کس پیر کی بیعت یا صحبت سے حاصل ہوا تہا۔

حضرت ابوذر غفاری مین جو قبل حصول شرف زیارت نبوی اخلاص تہا جسکے اونہون نے کفار قریش سے مار کہائی اور سخت تکلیف اٹھائی (دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۲۹۶ وغیرہ)

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انریبل سید احمد خان بہادر کی تفسیر

اور پٹنہ کے علما

اگر یہ خبر صحیح ہے کہ پٹنہ کے علما اور فضلا رنے اون غلطیون کے استفسار کے لیے جو تفسیر احمدی مین واقع ہوئی ہین نجم الہند کو پٹنہ مین بلایا ہے اور خرچ سفر دینے کا بھی ذمہ لیا ہے تو ہم نہین کہہ سکتے کہ سید احمد خان صاحب اپنی غلطیونکی اصلاح یا الزامون سے بری ہونے کے لئے پٹنہ کا عزم بالجزم کرینگے نجم الہند نے ابتک علمار اہل اسلام مین ہرکیکے ساتھہ معارضہ نہین کیا وہ تو صرف اپنی کہدیتے ہین دوسرونکی نہین سنتے نیچرل آفسون پھونک دیتے ہین اب اوس افسون کا کارگر ہونا طبائع کی قوت انفعالیہ پر موقوف ہے سو وہ [illegible] اور مناظرہ کی [illegible] سے ہمیشہ بھاگتے رہتے ہین انکا مدعا یہہ ہے کہ تم اپنا پورانا دقیانوسی راگ موقوف رکھو میرے نئے نیچرل گن آلاپ سنو سے کہہ رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ + کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی -

لیکن ہم اس امر کے اظہار سے بھی ہرگز نچوکینگے کہ ہمارے پورانے وقتون کے علما راہر بوڑھے ہین نیچرل پہلوان کو مناظرے کے دنگل مین ہرگز ٹھونک نہین سکتے - کیونکہ جو لوگ کسی اصول کے پابند نہین ہین نہ خدا اور رسول کی کلام کو آسمانی کلام سمجھتے ہین نہ اِن کے نزدیک بہشت و دوزخ ثواب و عذاب کوئی چیز ہے نہ وہ انبیا اور اولیا رکا مرتبہ انسانی مرتبہ سے زیادہ سمجھتے ہین - نہ عقبے اُنکے آگے کوئی چیز ہے ایسی فیلسوفون کو معقول بنانا ہر ایک پورانے خیال کے ملا کا کام نہین ہے جسکے پاجامے ٹخنون سے اونچے ہون اور جسکی نظر بجز قرآن و حدیث کے مختلف اقوام کی تواریخی حالت اور دوسری علوم و فنون جدید پر نہ ہو سید احمد خان بہادر کو ہمارے علما رکے پورانے مصطلحات اور مسلمات سے مطلق سروکار

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین وہ تو صرف فلسفیانہ عقلی دلایل سے کام لیتے ہین وہ بہشت دوزخ۔ سزا اور جزا اور وعدہ وعید کو جو کلام الہی مین مذکور ہین متشابہات سے بتاتے ہین۔

سید احمد خان بہادر کی توجہات مین یہ غلطی ہے کہ بعض اوقات تو اصول قرآن اور قواعد و ضوابط اسلام کی اپنی تفسیر اور اپنی دوسری کلام مین پابندی کرتے ہین اور بعض اوقات سارا جھگڑا جولاہے کے تانے بانے کیطرح لپیٹ کر رکھہ دیتے ہین۔ تفسیر احمدی کو یہ کہنا کہ وہ تفسیر نیچری ہے بالکل صحیح ہے لیکن یہ کہنا کہ وہ علوم قرآن کے ٹھیک اصول مسلمہ اور قواعد و ضوابط اسلام اور بانی اسلام کے منشار کے موافق ہے بالکل غلط ہے اور اسکے ساتھہ ہی یہ سمجھنا ہے کہ اس تفسیر سے شعائر اسلام برباد ہو جائینگے اور دین اسلام مین رخنہ پڑ جائیگا بالکل غلط ہے کیونکہ تفسیر احمدی کوئی نئی تفسیر نہین بلکہ نیچری فرقہ ہر زمانے مین موجود رہا ہے اور شرایع اور مذاہب کے اصول کو ہمیشہ توڑتا رہا ہے [illegible] اسلام کو برباد کر سکے اگر موجودہ زمانے مین اسلام کا ضعف پایا جاتا ہے تو اسکی قوی وجہ یہ ہے کہ آجکے روز ساری خدائی کے مسلمان ضعیف ہو گئے ہین۔ تمام اسلامی طاقتین بودی اور کمزور ہین۔ تمام اسلامی سلطنتون اور حکومتون سے قوت انتظامی سلب ہو گئی ہے لیکن یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ خواہ کیسی ہی تفسیرین شایع ہون اور لوگون کے خیالات مین کیسی ہی لغزش آجائے لیکن اسلام اپنے سچے اصول پر قایم رہیگا۔

حکما اور فیلسوف ہر زمانے مین پیدا ہوتے رہے ہین اور موجودہ زمانے مین زیادہ تر پیدا ہوتے جاتے ہین پس اس امر کی شکایت کرنا کہ نیچرل اور گن کی صدائین ہمارے کانون کی مساعد نہین ہین اور اس سے پردہ گوش اسلام کو صدمہ پہنچیگا محض لغو ہے۔

ہم حیران ہین کہ پٹنے کے علمار کن اصول کے ساتھہ سید احمد خانصاحب سے مناظرہ کرینگے سید احمد خانصاحب ایشیار علوم و فنون بالخصوص علوم عربیہ مین چندان مہارت نہین رکھتے

اگر کیفیۃ [illegible] وہ تو انکا صرف [illegible] ہین اور ذاتی وجوہات شخصی ہین۔
دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر (۵) جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ وغیرہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہ وہ علم ادب اور فن بیان ومعانی اور قرآن کی فصاحت وبلاغت سے واقف ہین نہ اون کے متبحر کو ہمارے اعلے درجہ کے ایشیائی فضلا کے تجربہ سے کوئی نسبت ہے۔ ہان سید احمد خانصاحب اون معلومات اور اون مصطلحات مین ہمارے بہت سے ایشیائی علما رسے بڑہے ہوئے ہین جنکی روسے اونہون نے تفسیر احمدی لکہی ہے ہم حیران ہین کہ یہ مناظرہ کن اصول پر ہوگا پٹنے کے علمار اس سے زیادہ استفسار نہین کرسکتے کہ آپکی تفسیر فنون ادبیہ اور کلام آسمانی کی فصاحت وبلاغت اور اصول اسلام کے بالکل برخلاف ہے سید احمد خان فی الفور یہی جواب دینگے کہ تمہارے اصول ہی غلط ہین۔ تمہارے اگلے مفسرین نے جو کچہہ اجتہاد کیا ہے وہ سراسر غلط تہا۔ فصاحت وبلاغت وفنون کے قایم کرنیکے لئے جو قواعد منضبط ہوئے ہین وہ بہی ٹہیک نہین الغرض خود غلط انشا غلط املا غلط پس ایسے شخص کو ہمارے علما ونیچری دنگل مین لنگر لنگوٹا باندہکر کیونکر پچہاڑ سکتے ہین وہ تو بجز اسکے دوسری بات نہین کہہ سکتے ؎ آنکس کہ بقرآن و خبر زونرہی + اینست جوابش کہ جوابش ندہی ÷ ہان نیچریون ونیچر پرستون [illegible] کلام الہی بجز تہوا ور جو کچہہ دفتین المصاحف مین موجود ہے وہ وحی آسمانی نہو لیکن تفسیر احمدی اونکے نزدیک کرامات ہے معجزہ ہے۔ خرق عادت ہے۔ نقض قانون فطرت ہے۔ یہ ہے اور وہ ہے اور خدا جانے کیا کیا کچہہ ہے۔ نیچر پرستون کو تو سید احمد خانصاحب کے وجود باجود مین کچہہ اور ہی جلوہ نظر آتا ہے تو وہ اس نیچری لعبت اور نیچری فطرتی صنم کی نیرنگیون اور جلوہ ریزیون کو دیکہہ کر بڑے ترنم کے ساتہہ یہ شعر غنغنایا کرتے ہین ؎

ہمنے اوس بت مین جو دیکہا ہے نہین کہہ سکتے + کہ مبادا کہین سن پائین شریعت والے

نیچری تصویر کا لطف کوئی نیچر پرستون ہی سے پوچہے۔ یہ چاشنی ہی اور ہے یہ ذائقہ ہی دوسرا ہے یہ کیفیت ہی نرالی ہے وہ یہی کہتے ہین ؎ کوچہ عشق کا رستہ کوئی ہم سے پوچہے + خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والے +

(باقی آئندہ) ش ح

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایک ہمدرد کی فریاد

مسلمانو سنو دیکھو تمہاری کیسی حالت ہے ۔ نہ پہلی سی ریاست ہی نہ پہلی سی حکومت ہی

اوٹھاو پردہ غفلت کو جلدی نیند سے چونکو ۔ کہ تنزلکا ہو گیا ہے پرستار وقف ظلمت ہی

نہ مو کب ہین نہ مرکب ہین نہ گہوڑے ہین نہ جوڑے ہین ۔ نہ حشمت ہی نہ مکنت ہے نہ عزت ہی نہ حرمت ہی

تمہارے پاس تھا جو کچھ وہ کہویا عیش و عشرت مین ۔ نہ تن پہ چیتھڑا باقی ہی اک ننگ ملت ہی

اگر سر کو ملے ٹوپی نہین ہے پیر کو جوتی ۔ ملے یہ بھی تو یہ ٹکڑا نہین فاقونکی نوبت ہی

تمہین سب دیکھتے ہین طنز سے کہتے ہین جا بیجا ۔ تمہارے واسطے ہر گوشہ گویا جائے ذلت ہی

بری کامونکی گر تشبیہہ دیتے ہین تو بس تم سے ۔ بری باتو نمین بھی شہرہ ہو تم کیا بری گت ہی

بنے ہین دہوتیا پرشاد درباری مگر تم کو ۔ نہ سرکار و نمین وقعت ہی نہ دربارو نمین عزت ہی

یقین جانو نہین اسمین خطا کوئی کسی کی کچھہ ۔ تمہارے سارے گھر تنگ ہین یہ اعمالونکی شامت ہی

نہ تم [illegible] ۔ نہ صنعت [illegible] حرفت مین لیاقت ہی

بگاڑا ایک کا ہے ایک کیا تہذیب پھیلی ہی ۔ باہم ایک ایک دشمن اور آپسمین عداوت ہی

نہ بیٹھی باپ مین بھائی بہن مین ناتے رشتے ہین ۔ نہ سسرے ساس نے جورو خسر مین کچھ محبت ہی

چراغان نکوکاری تو بالکل ٹمٹماتے ہین ۔ زنا کی فحش کی اعلام کی چوریکی کثرت ہی

نہ کچھ اندیشہ داور ہی نہ کچھ پاس پیمبر ہی ۔ جوانی پر مسلمان جھٹ سے دیدیتا شہادت ہی

کسیکو کوئی کافر کوئی لامذہب بتاتا ہی ۔ نیا ایک ایک مذہب ہے نئی ایک ایک ملت ہی

کوئی ہی نیچری کوئی وہابی[*] کوئی لامذہب ۔ کہین تقلید منت ہی رواج شرک و بدعت ہی

مسلمان سیکھتے ذر در جوتیان چٹخاتے پہرتے ہین ۔ وہ جنٹلمین بنجاتے ہین جنہین کچھ امارت ہی

بنے کالے فرنگی ڈاٹ کر پتلون و جاکٹ ۔ مسلمانو نکے دیسی اوربہیں سے صاحب کو نفرت ہی

* وہابی یا لامذہب مسلمانوں میں کوئی مذہب نہین ایک دوسرے کو بطور سب وطعن وہابی ولامذہب کہتا ہے جیسا کہ وہ اسکا بدعتی ومشرک نام رکھتا ہے ۱۲

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اگرچہ ملتے ہین صابون تاہرین ولایت زا — نہین جمتا ولیکن رنگ بس کالی ہی رنگت ہی
مسین صحبت بین بہتی ہین براندی روز ڈہلتی ہی — نہ روزہ نہ نماز اب تو نہ طاعت نہ تلاوت ہی
گر آہین والد ماجد بہی ملنے انکو موہڈ ہاوین — ڈ‍ی کرسی یہ صاحبزادے ہین کیا سر مین نخوت ہی
یہی حالت رہی گر آہی مسلمانو تو سچ جانو — قیامت ہے قیامت ہے قیامت ہے قیامت ہی
سنو او رسر دہنو عاقل کی کیا معقول باتین ہین — چھڑک دی نظم کی شکر کہ کچھ کڑوی نصیحت ہی

(جریدہ روزگار)

اڈیٹر کہتا ہے۔ ان ابیات مین جو مسلمانون کی دنیاوی مکنت و ثروت و دولت وحشمت کے زوال پر حسرت ظاہر کی گئی ہے اور اوسکے حصول کی ترغیب دلائی گئی ہی

یہ ہمارے ان مسلمان بہائیون دیندارون پرہیزگارون کو جنہون نے برطبق حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء یعنی تونے ایک چیز کو یاد کر لیا ہے اور بہت چیزین تجہے بہولی ہوئی ہین) صرف چند آیات و احادیث مذمت دنیا کو یاد کر رکہا ہے احادیث و آیات فضیلت غنا کی بحث بہت نہین دیکہا ایک فضول بات معلوم ہو گی بلکہ معصیت و بیدینی دکہلائی دیگی ولیکن اگر وہ دیندار و پرہیزگار چشم عبرت و انصاف کہولین اور انبیا سلف اور خاتم المرسلین اور اوسکے خلفاء راشدین کے حالات ثروت و شوکت کو دیکہین تو اس حسرت و ترغیب کو فضول و معصیت نہ سمجہین ان حالات و فضیلت غنا کے متضمن احادیث و آیات کو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۶) جلد (۵) مین ذکر کر چکے ہین۔ اور اب ایک مستقل مضمون بعنوان "دنیا" عنقریب لکہنا چاہتے ہین جسمین ہم یہ ثابت کرنا مدنظر رکھتے ہین کہ دنیا ہی ایک ایسا آلہ یا ذریعہ ہمارے پاس ہے جو ہمین خدا سے ملادے رسول کا مطیع بنا دیے قیامت کا سامان تیار کرادے نماز پڑہا دے روزہ رکہا دے حج کرادے زکوۃ دلادے۔ ہمارے ہاتہ مین یہ دنیا نہو تو ہم کسی کام کے نہین اور کچھ نہین کر سکتے۔

---

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ملخص رسالہ۔ جی۔ جے اسکاٹ صاحب
در اثبات وجود و توحید باری عز مجدہ

اس مضمون کو اسلامی علماء اسلف وخلف (جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی امام فخر الدین
رازی و رئیس المتاخرین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ نے اپنی عربی تصانیف مین عمدگی و
شائستگی سے بیان کیا ہے مگر آج کل کے مہذب تعلیم یافتہ لوگ اقوال غیر مذہب
اشخاص سے زیادہ مطمئن ہوتے ہین اور انگریزی طرز بیان کو زیادہ پسند کرتے ہین لہذا
ہم اس رسالہ کے بعض مضامین کو چند پرچون مین وقتاً فوقتاً نقل کرنا مناسب خیال
کرتے ہین۔ مؤلف رسالہ کہتا ہے۔

اگر کوئی آدمی میدان مین چلا جاتا ہو اور اوسے ایک پتھر ملے اور وہ پوچھے کہ یہ
کہان سے آیا ہے تو کوئی کہے کہ یہ ہمیشہ سے ہے تو اوس کو رد کرنا ذرا
مشکل ہے لیکن اگر ہم کو میدان مین کوئی گھڑی نظر آوے اور کوئی ایسا کہے
کہ یہ ہمیشہ سے ہے تو عقل باور نہ کرے گی لیکن یہ جواب اگر پتھر کے
حق مین کافی ہے تو گھڑی کے حق مین بھی کافی ہے مگر گھڑی
کے حق مین کافی نہین کیونکہ اسمین حکمت پائی جاتی ہے جسکا کوئی بانی ہے
مثلاً اوسمین پہیے ہین جو آرہ کیطرح کٹے ہوتے ہین اور ایک دوسرے کو چلاتے
اور دو سوئیان اور بارہ ہندسے ہین جو وقت بتلاتے ہین سو یہ نتیجہ نکلیگا کہ اوسکا
کوئی بانی ہے اور اس نتیجہ کو کوئی رد نہین کرسکتا۔

۱۔ مثلاً اگر کوئی کہے کہ ہمنے کسیکو کبھی گھڑی بناتے نہ دیکھا نہ کسی ایسے کو دیکھا جو بنا سکتا
ہے تاہم عقل کو تسکین نہین آتی ہے کہ کوئی بنانے والا نہین ہے نہ کسی وقت مین یہ
بنائی گئی تھی +

۲۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس گھڑی مین بعض چیزین ایسی ہین جو سمجھ مین نہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آتی ہین کہ کس مطلب کے واسطے ہین تو یہ کچھ دلیل نہین ہے کہ اسکا کوئی بنانے والا نہین کیونکہ اگرچہ بعض چیزین گھڑی مین معلوم نہین ہین کہ کس مطلب کے واسطے ہین تو بھی بعض اور چیزون سے جنکی حکمت صاف ظاہر ہے بنانے والا ثابت ہے۔

۳۔ اگر کوئی کہے کہ یہ گھڑی کبھی بگڑ بھی جاتی ہے اور ٹھیک وقت نہین بتلاتی ہے تو یہہ بھی کچھ اعتراض نہین ہے کیونکہ بہتیرے ہتیار اور حکمت کی چیزین کسی قدر نکمی ہین پر بنانے والے کے حقمین کچھ شبہہ نہین رہتا ہے کہ کسی نے نہ بنایا مثلاً اگر انجن بگڑ جاوے تو کسیکو شبہہ نہوگا کہ اسکا بنانے والا نہین ہے۔

۴۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ایک شے ہے اور جیسے ہر شے کی کوئی صورت ہوتی ہے اسکی بھی کوئی نہ کوئی صورت ہوگی خلقت مین کڑورون صورتین ہین اونمین سے یہ بھی ایک ہے ✤ گھڑی کے حقمین عقل ایسا جواب ہرگز تسلیم نہ کرے گی ✤

۵۔ اگر اعتراض کرنے والا کہے کہ خلقت مین ایک طرح کی ترتیب ہے جس سے سب طرح کی چیزین بنجاتی ہین سو یہ گھڑی بھی اوسی ترتیب سے بنگئی۔ یہ بھی کافی جواب نہین کیونکہ یہ قیاس مین نہین آتا کہ کوئی چیز فقط ترتیب سے بنی جبکہ کوئی ترتیب کرنے والا نہو ✤

۶۔ اگر کوئی کہے کہ ہان حکمت کی صورت تو گھڑی مین ہے لیکن تم اس حکمت کی صورت سے دہوکا کہاتے ہو اسکا بنانے والا نہین ہے تو عقل ہرگز تسلیم نہ کرے گی ۔ جہان ایسی حکمت ہے ممکن نہین کہ عقل دہوکا کہاوے

۷۔ اگر کوئی کہے کہ دنیا مین ایک طرح کا قاعدہ ہے جس سے چیزین از خود بن جاتی ہین جیسا کہ بیج سے پیڑ عقل اسے تسلیم نہین کرتی کہ گھڑی یون ہی بنی کیونکہ کوئی قاعدہ یا قانون بغیر کسی قاعدہ بنانے والے کے نہین ہوسکتا۔

۸۔ اگر کوئی کہے کہ تم نہین جانتے کہ گھڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہی تو بس تمہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کیا وجہ ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہین ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنایا ہی رد نہوگا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہی ـ جاننا چاہیے کہ ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی خلقت کے دیکھنے سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین ـ

فصل

۱ ـ فرض کرو کہ اوس گھڑی کے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سے اور گھڑیان پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہی کہ ایک گھڑی سے اور گھڑیان بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور اسکا بانی ہے ـ

۲ ـ وہ یہی سمجھا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہی تاہم اصلی بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اوس سے نکلین سبھو نکا بانی وہ ہی ـ

۳ ـ اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اور کسی سے نکلی اور پہلی [illegible] گذشتہ [illegible] کوئی بانی نہین ہی یہ نتیجہ قایم رہے گا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے یہ سوال ہوگا کہ انکا بانی کون ہی ـ عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی مین پائی جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ حکمت بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر ترتیب کرنے والے کے نہین ہو سکتی سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا کافی جواب نہین ہے ـ

۴ ـ شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑون گھڑیان بنتی چلی آئین تو بھی عقل کو کچھ تسلی نہین کیونکہ عقل چاہتی ہی کہ یہ حکمت کہان سے آئی اس سلسلہ کو جا ہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہین معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کے ہے اور یہان پر فقط یہ سوال نہین کہ یہ گھڑی کہان سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اسکی حکمت کہان سے حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اگر کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر پنجم و ششم — جلد ششم

معہ

ضمیمہ مسایل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ رجب سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب: درجہ	درجات و مراتب: مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالیانہ: بابت رسالہ	قیمت سالیانہ: بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	۲۴ للوعہ	۶ ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ [illegible] ولایبریری ہا و سوسائٹی ہا … … …	۱۲ عہ	۳ ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ے	۸ عمر
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی کہیں اور سالانہ پیشگی دیں	ے	۱۲ ر
۵	قیمت للاہی	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہ کہیں مگر علیت رکہیں اور اشاعت کریں	دعا	ایضاً

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا رسالہ بدون ضمیمہ مل سکیگا۔

(۳) خط کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے سب نشان مندرجہ ذیل ہونا چاہیئے۔ وارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی اور کسی صورت سے نہ ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین لاہوری از مالیر کوٹلہ ضلع لودہانہ

Malerkotla

(دفعہ ۱)

اشتہار

(یکہزاری)

خاکسار بذریعہ اشتہار یکہزار روپیہ نقد سکہ رایج الوقت کا اُس شخص کو وعدہ انعام دیتا ہے جو ان مفتریانہ و بہتانات کا جو اہلحدیث کے ذمہ لگائی جاتی ہیں (اور وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ میں بصفحہ ۱۲۹ منقول ہیں) انکی ان کتب معمولہ و متمسک سے (جو شروقاً و غرباً وسلفاً و خلفاً ان کی متمسک بہا ہیں) ثابت کرے یا ان کا داخل مذہب اہلحدیث ہونا اس اصول و قانون سے جو مقتباہ حضرت شاہ ولی اللہ و میزان شعرانی والیواقیت وملاحیات سندی اور اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۶ میں بصفحہ ۸۴ بیان ہوا ہے ثابت کرے۔

المشتہر

ابو سعید محمد حسین لاہوری

التماس

اڈیٹران اخبار راستی شعار کو اپنے اپنے اخبار میں بنظر رفاہ عام و اصلاح انتظام و دفع اختلاف و حصول اتفاق درج کریں۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نمبر اول

مسلمانون کی خوفناک حالت

لایق ترحم و توجہ گورنمنٹ

ع

مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

تمہیدات

اوّل

جب کوئی اپنے بیمار کے درمان و علاج کا حکیم حاذق سے خواہان ہوتا ہے تو پہلے اسکو اس بیمار کی شکایت ضرور کرنی پڑتی ہے کہ اُسکے پیٹ مین یہ بلا ہے اور [illegible] سے یا کسی ظالم (حاکم یا رعایا) کے ظلم سے مخلصی چاہتا ہے تو اُسکو بھی ضرور اپنی یا دوسری بہائی یا حاکم وقت کی کچہہ نہ کچہہ نقصان یا بُرائی بیان کرنی پڑتی ہے +

اسکو کوئی یہہ سمجہے کہ یہہ اپنے یا اپنی قوم یا حاکم کی توہین و تحقیر کرتا ہے تو یہہ اُسکی نافہمی ہے جس کا (بجز شافی مطلق) کسی طبیب حکیم ڈاکٹر فلاسفر کے پاس کچہہ علاج نہین اور جو اُسکی نسبت یہہ خیال کرے کہ اِس بیان و شکایت مین علاج و اصلاح کی نیت نہین صرف بدگوئی مقصود ہے یہ اسکی بدگمانی ہے (جسکا بجز سکوت کچہہ جواب نہین)

اسی روش پر ہمکو (جو اپنی بیمار قوم کی مہلک مرض کے درمان و علاج کی پہلے اپنی قوم سے پہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے خواستگار رہین) ضروری ہوا کہ ہم پہلے اپنی قوم کے خوفناک حالات کو بیان کرین پہر اسکے علاج کے خواہان ہون پس

+ ہان اگر کوئی [illegible] رکہکر سنے تو جواب ہی [illegible] بصفحہ (۱۳۸) عنقریب آویگا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ناظرین با تمکین اس بیان کو تحقیر و توہین مسلمانان نہ سمجھین بلکہ غمخواری و تیمارداری خیال کرین اسمین (ہمکو لایق بدگمانی سمجھکر) بدگمانی نہ کرین اپنی عالی ہمتی اور نیک نیتی پر نظر رکھکر حسن ظنی کو کام مین لاوین ؎ بر من منگر بر کرم خویش نگر -

تمہید دوم

یہہ ایک سرسری اور اکثری بات ہے کہ گورنمنٹ نیوٹرل (یعنی غیرطرفدار) ہے اور وہ رعایا کے مذہبی امور مین دست اندازی نہین کرتی اور اُسکو ایسا ہی ہونا چاہئے مگر اگر غور سے دیکھا جائے تو یہہ بات کُلّیۃً صحیح نہین اور نہ کسی گورنمنٹ کو (جو عدل کا دعوی اور شایستگی انتظام کو شعار رکھتی ہو) ایسا کرنا مناسب ہے بلکہ گورنمنٹ کا نیوٹرل ہونا اور مذہبی امور مین مداخلت نہ کرنا جبکہ اُن ہی مذہبی امور کی نسبت ہے جنکو پولیٹکل معاملات یا انتظامی سلسلہ سے تعلق نہین ہے اور جن مذہبی امور رعایا کو سلطنت پر اثر ہے یا انتظام مین دخل ہے اُسمین دست اندازی کرنا ہر ایک گورنمنٹ کا (جو اصول سیاست کی پابند ہو) فرض ہے اور اسی پر ہماری برٹش گورنمنٹ کا عمل ہے -

تمثیلات

ایک شخص اپنے مذہب کی ہدایت سے (جسکو وہ مذہبی ہدایت سمجھتا ہے گو اصل مذہب کی وہ ہدایت نہ ہو) اپنے مخالفین مذہب کو قتل کرنا چاہے یا اس فعل کے لوگون کو ترغیب ؂ دے تو کیا گورنمنٹ اسکو اس مذہبی فرض کے ادا کرنے سے نہین روکتی -

؂ چنانچہ ایک مولوی صاحب نے اپنے مخالفین مذہب کی نسبت ایسا فتوی دیا ہے بلکہ اسکو بطور رسالہ چھپا کر مشتہر کر دیا ہے ہم انکا یا اُن کے رسالہ کا نام لینا ابھی مناسب نہین سمجھتے اگر ہمارے یہ اجمالی اشارون اور خفیف نشترون نے ان بیان پر اثر نہ کیا تو ناچار نمبر دوم اس مضمون مین انکا نام بتایا جاویگا -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بیشک روکتی ہے اور اسکو روکنا لازم ہے۔

اس دست اندازی پر اگر کوئی سوال کرے کہ گورنمنٹ تو نیوٹرل ہے پھر وہ ہمکو ہمارے اس مذہبی فرض سے کیون روکتی ہے اور ہمارے مذہب مین کیون مداخلت کرتی ہے تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ گو مین نیوٹرل ہون اور کسیکے مذہب مین دخل دینا میرا کام نہین مگر اسی حد تک اور اسی مسئلہ مذہبی کی نسبت جسکو انتظام عام یا پولیٹیکل معاملات سے تعلق نہو اور یہہ مسئلہ (قتل مخالفین مذہب) ایسا ہے جسکو نہ صرف نظام عام رعایا سے تعلق ہے بلکہ اصول سلطنت اور گورنمنٹ سے بھی پورا تعلق ہے۔ اس مسئلہ کی نسبت بھی اگر گورنمنٹ نیوٹرل ہو رہیگی تو ایک نہ ایک دن اُسکو ہندوستان چھوڑ کر انگلینڈ کی راہ لینی پڑیگی کیونکہ گورنمنٹ خود بھی اس مسئلہ کے استعمال کا محل ہو سکتی ہے اسلئے کہ مذہبی مخالفت جو اس مسئلہ کا اصول ہے اسمین بھی موجود ہے۔

(۴) ایک مسلمان ہندؤن کے بتخانہ کو یا ایک ہندو مسلمانون کی مسجد کو گرانا چاہے یا ایک دوسرے کے معبود یا بانی مذہب کی توہین کرے اور اس امر کو وہ اپنا مذہبی فرض سمجھ لے تو کیا گورنمنٹ اسکو بلا استغاثہ یا باستغاثہ فریق ثانی اس فرض کے ادا کرنیسے نہین روکتی؟ بیشک روکتی ہے۔

اسپر بھی اگر وہی سوال دست اندازی مذہبی کوئی کرے تو گورنمنٹ اسکا جواب بجز اسکے کچھ نہین دیسکتی کہ اس امر کو انتظام عام مین دخل ہے گورنمنٹ اسکی نسبت نیوٹرل نہین ہے۔ ایسکے نظائر اور بہت ہین از انجملہ بعض نظائر† کا ذکر مضمون آئندہ مجددؐ کے خاتمہ پر بیان ہوگا۔

---

† جیسے ہندؤن مین ستی ہونا تپسیا کرکے خودکشی کرنا مسلمانون مین بردہ فروشی حدود شرعی جاری کرنا وغیرہ۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تمہیدات ہوچکین اب اصل مضمون کیطرف رجوع کیا جاتا ہے

جون جون ہم اور ہمارے ہمدرد محب القوم والوطن مسلمانون کے باہمی اتفاق بھم پہنچانے مین کوششین کرتے ہین اسکی تائید و ترغیب مین پُرزور و بااثر مضامین + قید قلم مین لاکر اخبارون اور رسائل مین چھپواتے ہین اور اس اتفاق و اتحاد کے وسائل (انجمنین + اور سوسائٹیان) قایم کرتے ہین تون تون ہمارے ہی فاسد اعضا بعض مسلمان شوریدہ بخت واژگون قسمت (جنکی بدنصیبی سے یہ بیت حاکی ہے

باآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ؛ گلیم بخت کسی راکہ بافتند سیاہ) درپئے تفرقہ و فساد و باہمی بغض و عناد ہوتے جاتے ہین مسلمانون کو ایک دوسرے کا دشمن بناتے ہین - کینہ و عداوت و تفرقہ و مہاجرت کا سبق پڑہاتے ہین رات دن بذریعہ تحریر و تقریر علیحدگی و نفاق کی منادی سُناتے ہین کہ اپنے مخالفین کو (جو اصول مین ان کے موافق [illegible] مسجدون سے نکالدو ان کے پیچھے نماز نہ پڑہو ان کے پاس بیٹھنا ساتھ چلنا کھانا پینا موقوف کرو وعلی ہذا القیاس - اور جب وہ دیکھتے ہین کہ صرف معمولی فروعی اختلاف پر یہہ احکام نہین لگائے جاسکتے اور اگر لگائے بھی جاتے ہین تو وہ عام لوگون مین چل نہین سکتے تو وہ اس تفرقہ کو قائم کرنے اور ان احکام شقاق و نفاق کو جاری کرنیکے لئے جہوٹ و افترا سے کام لیتے ہین - اپنے مسلمان اور سُنی بھائیونکی نسبت ایسی باتین خلاف واقع اور ناحق شایع کرتے ہین جو انکو دائرہ اسلام سے خارج کرین یا اہلسنت و جماعت کے احاطہ سے نکالدین (جیسے انکا یہہ افترا کہ خدا تعالی کا جہوٹ بولنا ممکن ہے اور یہہ افترا کہ انبیا علیہم السلام کو خطاکار یا گنہگار کہنا جائز ہے - اور یہہ افترا کہ آنحضرت صلعم خاتم المرسلین نہین ہین - اور یہہ افترا کہ رجعت (جسکے شیعہ قائل ہین) برحق ہے - اور یہہ افترا کہ چارون امامون کے پیرو (حنفی شافعی حنبلی مالکی) اور چارون طریقہ

نوٹ + دیکہو مضمون منافع اتفاق و مضار نفاق مندرجہ اخبار مشیر قیصر نمبر ۳ جلد ۱ مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۳ء جو ایک نامی اہل اسلام کا لکھا ہوا ہے اور نہایت پُرزور ہے متوقع ہلاتو ہم اسکا خلاصہ کسی پرچہ مین نقل کرینگے - اور مضمون عربی اشاعت (مندرجہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۳) اور مضمون اشاعت مذہب اسلام (مندرجہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳) اور مضمون کفر و کافر (مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۴) وغیرہ وغیرہ -

+ جیسی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور و انجمن اسلامیہ لاہور حسب بنیاد اعلی حدید ه و انجمن اسلامیہ میرٹھ وغیرہ وغیرہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی تبع (چشتی قادری نقشبندی سہروردی) سب کافر ہین - اور یہہ افترا کہ خنزیر کی چربی حلال ہے - اور معاذ اللہ ——— نے وہ پنیر شام جسمین وہ چربی تھی کہایا ہے اور یہہ افترا کہ مردون کو بالیان پازیب زیور وغیرہ پہننا درست ہی اور یہہ افترا کہ پیشاب کرنے کے بعد پانی وغیرہ سے استنجا کرنا بدعت اور دوزخیون کا کام ہے اور یہہ افترا کہ وضو مین بجائے پاؤن دہونے کے اُنپر مسح کرنا فرض ہے وغیرہ وغیرہ جنکی تفصیل مین تطویل ہے -

اِس قسم کی افترا پردازیان اور فتنہ انگیزیان سب سے پہلے شہر دہلی (جو ہمیشہ سے ہر ایک فن (بہلے یا بُرے) کے اہل کمال کا مرجع و مجمع ہے - وہان کے علما و صلحا ہین تو بے مثل ہین مفسد و شوہدے ہین تو بے نظیر) سے سرزد ہوتی ہین پہر اور دیار و امصار (ہندوستان و پنجاب) مین پہیلتی ہین - ان باتون کو ناواقف خُدا ترس اور [illegible] منقول و مندرج ہین اور مفسد شریر النفس (اپنی خُبث باطنی کے اقتضا سے) بدل قبول کرتے ہین اور عام لوگون مین پہیلاتے ہین اور یوماً فیوماً بغض و عداوت باہمی اہل اسلام کو بڑہاتے ہین - یہہ بازار فتنہ و فساد کا دہلی مین مدت سے گرم تھا سنہ ۱۸۸۱ء مین جی جی ینگ صاحب بہادر کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی نے ہمیشہ کے مقدمات دیوانی و فوجداری (جو اِس تفرقہ و فساد کے نتائج تھے) کے سُننے سے تنگ آکر اِس بازار کو سرد کرنا چاہا - اور جانبین کے عُلما و مُقتداون کو بُلا کر دوستانہ طور سے سمجہایا کہ آپ لوگ عوام کے فتنہ کو بند کرین اور باہم اتفاق و اتحاد اہل اسلام کو قایم رکہین تسپر فریقین کے سرآمد علما نے جو اُسوقت مرجع اقتدار تھے توجہ فرمائی اور ایک تحریر تاثیر خوش تقریر (جسکا خُلاصہ ذیل مین درج ہے) قید قلم مین لاکر اپنے اپنے فریق کے عُلما و فضلا کے دستخطون و مواہیر سے مسجل و مزین فرماکر صاحب کمشنر کے پاس تصدیق و شہادت واقعہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(نہ کسی مسئلہ کی تصفیہ و تحقیق کے لئے) پیش کی - اس تحریر کو تمامہ ہم رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۵ مین درج کر چکے ہین - اِسمقام مین اسکا ایک حصّہ بعینہ اسکی عبارت سے نقل کرتے ہین -

نقل پارہ از تحریر علمأ دہلی مدخلہ و مقصد عدالت کمشنری

"چونکہ دہلی و دیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسائل فروعیہ مین تنازعات بمعینی بپا کر کے طرح طرح کے اشتہار و رسائل مشتہر کیے ہین بارہا وہ اشتہار و رسایل ہماری نظر سے گذرے ہرچند بطور خود اسکا انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے اور خفیف امور پر نوبت بعداوت پہنچائی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہلسنت والجماعت تقریرًا و تحریرًا کہنے لگا - اور باہم فساد و عناد بڑھتا گیا اور یہان کے فساد سے اور بلاد و قصبات [illegible] پہنچی - حالانکہ یہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسایل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے اُن حضرات مین بغض و عناد و فساد نہ تھا - ایکدوسرے کو خارج از اہلسنت والجماعت نہ سمجھتا تھا اور آپسمین محبّت و اتحاد تھا اور آجکل لوگ اُنھین فروعی مسائل کے اختلاف کے سبب نفاقی حرمتون مین مبتلا ہو رہے ہین کیونکہ ضد اور کینہ اور غیبت اور عداوت اور فساد بالاتفاق حرام ہے جن مسایل مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہ ہین - نجاست آب - آمین بالجہر فی الصلوٰۃ رفع الیدین فی الصلوٰۃ - رفع سبابہ و دیگر مسایل اختلافیہ - بعض نے انکو حرام سمجھا - اور بعض نے سُنن موکدہ - غرضکہ جادۂ اعتدال سے گذر گئے -

ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جایز ہے پس جو شخص

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرے اسکو منع نکیا جاوے اور اُسکے پیچھے بلاشبہ نماز پڑہنی چاہئے اور جو نکرے اسپر اعتراض نہو اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچھے نماز پڑھے اور آپسمین محبت و اتحاد رکہین کوئی کسیکو بُرا اور بدمذہب نجانے۔ مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق و فریقین سے مانع و مزاحم نہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تھا اور عملدرامد متقدمین کا رہا ہے عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر ہر ایک مسجد مین ہر ایک اپنے عمل بجالانیکا مجاز و مختار رہے۔"

نقل مواہیر علماء دہلی فریقین وغیرہ جو اس تحریر پر ثبت ہین۔

فریق عامل بالحدیث		فریق عامل بالفقہ			
مہر یا نام	تعریف	مہر یا نام	تعریف	مہر یا نام	تعریف
محمد نذیر حسین [illegible]	اس گروہ کے رئیس العلماء [illegible] اور حدیث کے مدرس [illegible]	محمد شاہ	اس فریق کے امام و مناظر [illegible] کے مقتدا [illegible]	محمد عبد اللہ	مدرسہ مولوی عبد الرب کے مدرس جو فی الحال پنجاب یونیورسٹی کالج کے مدرس دوم ہین
حفیظ اللہ حسبنا اللہ بس	حافظ مولوی واعظ مشہور شہر دہلی کے	محمد عبد الرب ۱۲۹۰	واعظ مشہور دہلی و پنجاب	سعید ۱۲۸۴ عبدہ محمد یو[illegible]	حافظ و واعظ مشہور
زشرف سید کونین شد شریف حسین	مولینا سید نذیر حسین صاحب کے جانشین اور فرزند ارشد	محمد عبد الحق	مدرس مدرسہ مسجد فتحپوری	[illegible]	[illegible]
		محمد رحیم بخش [illegible]	مسجد فتحپوری کے امام اور خاندان نقشبندیہ کے سجادہ [illegible]		

فریق ثالث یا بخیر جنکو دونو فریق سے مساوی تعلق ہے	
انہ کان منصورا	سید محمد امام مسجد جہان نما

مولوی ابو المنصور امام فن مناظرہ اہل کتاب تمام شہر اور جامع مسجد کے امام

اس تحریر پر ان علماء کے علاوہ اور بہت سے فضلاء و علماء فریقین و ثالث طرفین کے دستخط و مواہیر ثبت ہین مگر ہمنے ایک خاص غرض سے جسکو مقام بیان علاج مین ظاہر کرینگے صرف ان علماء کی مہرین نقل کی ہین جنکا علماء و مقتدا ہونا اسوقت اپنے اپنے فریق مین مسلم

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

و مشہور ہی *

یہہ تقریر سراپا تنویر تریاق التاثیر ان مردہ دلون پر (جو حسد و عناد و شر و فساد ملائے گئے ہین زہر ہلاہل بنکر گرے یا زہر آلودہ خنجر ہوکر لگی اور وہ صلح جو اس تحریر کی تاثیر سے پیدا ہوئی تہی انکو موت سے بہی بدتر معلوم ہوئے پس وہ اس عہد کے توڑنے اور اس صلح کے فسخ کرانے کی تدابیر کے درپی ہوگئی۔

ایک مدت کے بعد پہلی تو انہون نے یہہ تدبیر فساد و باہمی جنگ و عناد کی نکالی کہ ایک تحریر منجانب مولوی سید شریف حسین صاحب خلف الرشید مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بنام جناب مولوی ولایت علی صاحب حنفی فرخ آبادی مدرس مدرسہ جناب مولوی محمد سعید صاحب عظیم آبادی بمقام شہر پٹنہ اس مضمون کی روانہ کی جسکی تفصیل نقل سے باوجودیکہ "نقل کفر کفر نباشد" مسئلہ مشہور ہی ہماری بدن پر بال کہڑے ہوتے ہین اور قلم وزبان کو ہماری شرم وحیا کے طاقت بیان نہین ہی اور اسکا اجمالی بیان یہہ ہی۔ کہ تمہاری اکابر مذہب و مشائخ طریقت سے فلان و فلان (کسی نام نامی کا ذکر بہی اسمقام مین گستاخی و بے ادبی سے خالی نہین) سب کے سب کافر و مرتد و جہنمی گذری ہین اور ہمارے علماء مذہب فلان فلان ایسے اور ایسے عالم و مجتہد و محدث ہین اسی قسم کے اور کفریات واکاذیب اس تحریر مین درج ہین (جنکا صدور مسلمان کی شان سی بعید ہی)

اس خط کو ان مفسدون نے خود ہی دہلی۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ گنگوہ۔ لودہیانہ لاہور وغیرہ بلاد ہندوستان و پنجاب مین پہیلایا اور عام لوگون کو اسکایا اور جوش دلایا کہ گروہ عاملین بالحدیث عاملین بالفقہ کو ایسا برا سمجہتے ہین لہذا انسی دشمنی و عناد عاملین بالفقہ کا مذہبی فرض ہے۔ **ہرچند** اس خط اور اسکے اشاعت نے بعض سادہ مسلمانان ضلع سہارنپور و لودہیانہ پر کچہہ اثر کیا انہون نے بلا تحقیق اسپر اعتماد

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کر کے عاملین بالحدیث کو مسجدون سے نکالنا شروع کر دیا اور اپنا دشمن و مخالف اسلام سمجہہ لیا مگر اکثر بلاد کی علماء و صلحاء و عقلا و رؤسا نے اسکو دروغ بےفروغ سمجہکر اسکی طرف التفات قبول نکیا **الغرض** اس جعلی خط کا اثر پورا پورا نہوا۔

یہہ دیکہکر ان ہی حضرات نے پاؤن بڑہایٔے اور ہمخیال بہائیون نے انہی دہلی کے مفسدون کے مشورہ و معاونت سے ایک اور فتوی بطور رسالہ اس مضمونکا تیار کیا کہ گروہ عاملین بالحدیث اہلسنت و جماعت سے خارج و گمراہ ہین انمین ایسی باتین پائی جاتی ہین جو بعض موجب کفر ہین بعض موجب ضلالت و نماز کی مفسد (جنکی تفصیل ہم بصفحہ (۱۲۹) کر چکے ہین) لہذا انکے ساتہہ ملنا بیٹہنا انکے پیچہے نماز پڑہنا درست نہین۔ اور اسکے **ذیل** مین اس **تحریر معاہدہ مصدقہ کمشنری** دہلی کی بے اعتباری یون بیان کی کہ صاحب کمشنر دہلی نے ان دونو فریق کا باہم ملاپ و اتفاق کرایا تہا وہ فتوی شرعی و لایق اعتبار نہین ہے اور اسپر **تین دلایل** پیش کیٔے **اول** یہہ کہ صاحب کمشنر کو مذہبی امور مین کیا دخل اور فتوی پر مہر کرنیسے کیا کام [illegible] یہ کہ اسمین سوال [illegible] و تائید علماء دین) وجواب (بحوالہ الکتب کہان ہے) **سوم** یہہ کہ اسپر دستخط کرنیوالے سب علما نہین۔ بعض طرفین کے مولوی ہین اس رسالہ پر اونہون نے جہوٹی[+] سچی مہرین کرا کر ایک مولوی صاحب کے (جنکے اسم و رسم سے ہم واقف نہین لہذا ہم انکی نسبت کسی قسم کی رای قایم نہین کر سکتے کہ وہ دیدہ و دانستہ اس فساد و خلاف بیانی کے متصدی پیش امام ہوئے یا وہ کسی مفسد کے دہوکہ مین آگیٔے یا وہ اس رسالہ کے مضامین ہی سے بیخبر محض ہین) نام ذکر کر کے ایک **گلابی رنگ** کے چوورقہ مطبع فیض محمدی لکہنو مین چہپوا دیا ہے اب **وہ چوورقہ** رسالہ ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہرون مین مشتہر ہو رہا ہے اور اسکو دستاویز سمجہکر (کہ یہ دہلی کا مہری فتوی ہے) ناواقف لوگون کو دن رات بہکایا اور جوش دلایا جاتا ہے کہ گروہ عاملین کافر و مرتد و خارج از ملت ہین انکے ساتہہ ملنا بیٹہنا کسی کام مین شریک ہونا مسجدون مین انکو داخل ہونے دینا جایز نہین ہے۔ اس **کارروائی** تفرقہ کا نتیجہ بقرینہ واقعات اور بحکم مشاہدہ و فراست یہہ ہوا ہے کہ جماعت عاملین بالحدیث عموماً مسجدون سے نکالی جاوینگی وہ نہ نکلینگی تو فریق کے ہاتہہ سے مار پیٹ کہاوینگی

[+] ان مہرونکی جہوٹی ہونیکی یہ وجہ ہے کہ جن بعض اکابر علما فریق عاملین بالحدیث کے فیصلہ مصدقہ عدالت کمشنری پر مہرین ہین انکی مہرین اس تحریر پر سراپا تزویر پر بہی ثبت ہین اور انکی دیانت و امانت سے یہ امر بعید ہے کہ وہ متناقض تحریرون پر دستخط و مہرین کرین اور چونکہ پہلی تحریر پر انکی مہرین بصداقت کو پہنچ چکی ہین اسلئے ضروری ہوا کہ اس دوسری تحریر پر انکی مہرین جعلی اور جہوٹی قرار دی جاوین

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یا عدالت کے دروازون پر ڈیرہ لگا دینگے یا گورنمنٹ پنجاب مین ڈیپوٹیشن یا میموریل پیش کرینگے جسمین نہ صرف انکو نقصان پہنچیگا بلکہ گورنمنٹ اور اسکے معزز افسرونکا بیش قیمت وقت بھی صرف ہوگا یہ آن بیمارونکی کیفیت مرض ہی اب جو اسکا علاج لایق توجہ معززین اہل اسلام و گورنمنٹ والاستقام خاکسار (اڈیٹر) کے فکر وخیال مین آیا ہی وہ عرض خدمت جانبین ہوتا ہی۔

علاج لایق توجہ وتعمیل اہل اسلام

اہل اسلام سے جو صاحب علم وانصاف ہین وہ خود جانتے ہین کہ گروہ عاملین بالحدیث کو عاملین بالفقہ سے اصول اعتقاد وامہات مسایل مین (بجز چند مسائل فرعیہ عملیہ کے جنمین کسی جانب صواب یا خطا کا یقین نہین ہوسکتا) اختلاف نہین ہی یہ وہ اکثر مسایل واصول مین ایک ہین اور جنکو کسی مسئلہ مین کچھ اشتباہ یا قلت اطلاع ہو وہ بشرط استطاعت اس گروہ کے معمولہ ومتمسکہ کتب حدیث (صحاح ستہ وغیرہ) کو (جن پر انکا عملاً واعتقاداً اعتماد واستناد ہے) مطالعہ کرکے دیکھین کہ آیا ان کتب مین ان باتون کا جو ان کے ذمہ لگائی جاتی ہین اور وہ بصفحہ (۱۴۹) منقول ہوچکی ہین کہین اثر ونشان ہے جنکو یہ بھی استطاعت نہ ہو وہ اسی فیصلہ وقرارداد فریقین کو جو عدالت کمشنری دہلی مین گویا رجسٹری ہوچکا ہی ملاحظہ فرماوین جسمین باتفاق علما فریقین صاف تسلیم کیا گیا ہی کہ ان کا اُنکا اختلاف صحابہ کی مانند صرف بعض مسایل فرعیہ مین ہی اصول مین نہین ہی اصول مین یہ سب اہلسنت وجماعت ہین ایک کی دوسرے کے پیچھے نماز درست ہی اور جو اس فیصلہ کی بے اعتباری پر اس تحریر پیرایہ نیز دیگر تین دلایل قائم کیے ہین انکو وہ محض مغالطات و وہم کہتے ہین دلیل اول کو اسلیے کہ صاحب کمشنر نے اسمین تصدیق مسایل کے لیے دستخط نہین کیے بلکہ بغرض شہادت واقعہ۔ گویا اس فیصلہ کو رجسٹری کر دیا ہی تاکہ مفسدین کو اسمین انکار کی گنجایش نہ رہے اور ظاہر ہے کہ کوئی امر شرعی بیع یا نکاح یا ہبہ یا طلاق عدالت مین رجسٹری کرانیسے غیر شرعی و باطل نہین ہوجاتا دوم کو اسلیے کہ دینی مسایل وفتاوی کے صیغہ وپیرایہ کا سوال جواب پیرایہ تحریر آ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین ہے دیکہو قرآن مجید یا صحیح بخاری یا ہدایہ مین کہین ز چہ می فرمایند علماء دین کا
لفظ نہین ہے پہر کیا وہ مسائل جو ان کتابون مین نہین شرعی مسایل متصور نہ ہون گے
سوم اسلئے کہ اِس فیصلہ پر جن لوگون کی مہرین ہین وہ سبہی علما نہین ہین تو بعض تو
بلا خلاف علما ہین جنکے نام نامی ہمنے اسمقام مین (اِسی بات کے جتانے کے لیے) نقل کئے ہین
اور انکا علما ہونا اس تحریر پر تز و یر مین تہی تسلیم کیا گیا ہے بلکہ انہی علماء کی ہواہیر سے اپنی تحریر کو
دہلی کا مہری فتوی بنایا ہے اور عام لوگونمین جو دہلی کے فتوی پر اعتماد کرتے ہین مشتہر کیا اور تصدیق مسئلہ کے لئے
بعض مصدقین کا علما ہونا کافی ہے اسکو غیر علماء کا مان لینا اور اسکی تصدیق کرنا اسکو شرعی فتوی ہونے سے
خارج و بے اعتبار نہین کرتا۔ **اس تہید** سے کسی و ناکس کو عالم ہو خواہ عامی ان باتون کی کذب و بہتان
ہونیکا یقین ہو سکتا ہے اور معزز خیر خواہان اسلام و اتفاق جو یان اہل اسلام خصوصاً اسلامی انجمنون
کے اعیان کی توجہ سے اس یقین کا اظہار اور ان کاذب کی بے اعتباری کے اشتہار سے وہ مرض تفرقہ
[illegible] ہے انکے لئے دو نسخہ
اور تیار ہین **اول** ہزار روپیہ کا اشتہار **دوم** جہوٹی ان باتونکے قایل پر لعنت کی بوچہاڑ۔
اشتہار تو اس رسالہ کے سر ورق پر ثبت ہے جسکو اہلحدیث مین ان باتونکے پائے جانے کا دعوی و یقین
ہو وہ اس اشتہار کا جواب دے یا کسی سے دلوائے اور ہزار روپیہ انعام پائے۔
اور **لعنت** ہر دم حاضر ہے جہان اور جسوقت چاہو اہلحدیث کہنے کو حاضر ہین کہ جو ان باتونکا قایل ہے
اُسپر ہزار لعنت ہے اور جو ناحق کسی پر بہتان باندہے اسپر ہزار نہین تو پانچ ہی سو سہی۔ پانچسو کی انکو
رعایت کیگیی۔ انکے مخالف اپنے دعوی و یقین مین سچے ہین تو اسپر (بالجہر نہ سہی) آہستہ ہی آمین کہین۔
بالفعل تو ہم اس خدا پر اکتفا کرتے ہین ہمارے اشتہار کا جواب ملا تو اُسکی جواب مین ہم دلایل کے تفصیل
اور کتابی بحث کرینگے ان باتونکا افترا ہونا محدثین کی کتب ہمو لہ سے ثابت کر دینگے اور جن عبارات اور کتب
جہاؤ و چہجو دغیرہ سے ان حضرات نے ان باتونکو اختراع کیا ہے انکا جواب بھی دینگے۔

علاج لایق توجہہ گورنمنٹ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مجدد

کسی کی ذاتی وشخصی وصف منقصت یا کمال سے بحث کرنا چندان ضروری امر نہین ہے مگر جب وہ ذاتی وشخصی وصف قومی وصف ہو جائے اور اسکا اثر ایک قوم پر پہنچے تو وہ وصف ذاتی وشخصی نہین رہتی اور اس سے بحث قومی ضروریات سے ہو جاتی ہے -

مثلاً ایک شخص کسی کی نسبت شہادت دینا چاہتا ہے اور اسکی کلام کا اثر اسکی جان یا مال پر پہنچنے والا ہے تو اسکی ذاتی چال وچلن سے بحث کرنا ضروری وقومی امر ہے ایسا ہی اگر کوئی شخص کسی قوم کا رہنما ومقتدا ہے اور اس سے عام لوگون کی ہدائیت یا ضلالت متصور ہے تو اسکی ذاتی حالات سے بحث کرنا اور اون لوگون کا اعلیٰ فرض ہے جو قومی امور مین بحث کرنا اپنا فرض سمجھتے ہین -

اسی اصول* پر محدثین نے سلف سے خلف تک حدیث کے راویون اور دین کے امامون کے حالات سے بحثین کی ہین اور فن اسماء الرجال مین کتابین لکھین ہین اور مورخین نے سلاطین زمان وغیرہ اعیان کے حالات مین تاریخین تالیف کین -

اسی اصول پر ہم بھی بعض اوقات بعض اعیان اسلام کے حالات سے بحث کرتے ہین اور انکے نشر مناقب ومحامد کو موجب ہدایت ہزارون اشخاص کا جو انکی طرف رجوع کرین اور انکی تالیف سے ہدایت پاوین خیالی کر کے اشاعۃ السنہ مین انکی فضائل وکمالات کو بیان کرتے ہین اس

* اصول جمع اصل بمعنے قانون ہے اور لغۃً کسی ایک قانون پر اسکا اطلاق صحیح نہین ہے مگر چونکہ عام لوگ بجائے اصل لفظ اصول بولتے ہین اور اگر لفظ اصل بولا جاوے تو سمجھ نہین سکتے لہذا ہمنے بھی وہی عام فہم لفظ اصول بجائے اصل بولا ہے اور غلط العام فصیح کا لحاظ کیا -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

امر کو اگر کوئی ذاتی و شخصی بحث سمجھے تو یہہ اسکی نافہمی ہے اور جو اسکو اخبار نویسوں کی سی خوشامد تصور کرے یہ اسکی سوء ظنی و بدگمانی ہے یہہ بدگمانی ہر ایک کام مین (اچھے سے اچھا کیون نہ ہو) ہو سکتی ہے (مثلاً ایک شخص دوپہر کی دہوپ مین نماز کے لئے کسی مسجد مین آتا ہے اسکے اس فعل مین یہہ بدگمانی ہو سکتی ہی کہ یہ ریاکار یا مکار ہے اس فعل سے یہہ تسخیر خلایق مد نظر رکہتا ہے) مگر خدا۔ رسول قران و اسلام ہمکو اس بدگمانی سے مانع ہین اور ہر ایک مسلمان کے فعل مین (گو وہ بدنیتی سے کیا گیا ہو) حسن ظنی و نیک نیتی کے گمان کرنے کو واجب کرتے ہین (چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین بصفحہ ۹ کتاب و سنت سے اسکا ثبوت دیا گیا ہے) لہذا کسی مسلمان کو نہین پہنچتا کہ ہمارے یا کسی مسلمان کے فعل مین (جب تک کہ اسکے پاس ایسی قطعی دلیل بدگمانی کی جو خدا تعالے [illegible] آیندہ اختیار ہی قیامت قریب ہی خدا تعالے رقیب ہی اگر اس بدگمانی پر قطعی دلیل نہوگی تو خدا تعالے سے جان چہوڑانی مشکل ہو جائیگی۔ اسبات کو عوام نہین تو مولویصاحبان تو سوچین جو قران کو موت کو حساب کو پس پشت ڈالکر ہماری بعض مضامین پر جہٹ فتوے لگاتے ہین کہ یہ فلانے صاحب کی خوشامد کے لئے ہے۔ اور یہ انگریزون کی تالیف کے لئے ہی و علی ہذا القیاس۔

اسی اصول پر ہمنے پرچہ سابق (نمبر ۴ جلد ۶) مین ایک مضمون بعنوان "نواب صاحب بہوپال اور انکی بابرکت تالیفات" لکہا تو اسکے ضمن مین نوابصاحب ممدوح کی نسبت بلا اختیار یہ فقرہ مدحیہ قلم سے نکل گیا کہ "جناب ممدوح کو بعض علماء نے اس صدی کا مجدد قرار دیا ہے" اسپر ہمارے ایک خیر خواہ دوست مولویصاحب نے جو ایک لکہنوی اخبار کے ایڈیٹر ہین یہہ نکتہ چینی کی ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ نواب صاحب ممدوح نے ایک مصور کو تصویر پر انعام دیا یا ریاست سے دلوایا ہے اور اپنی تصویر قد آدم کو تاج المحل ہو بال مین رکھوایا ہے"۔

اور ضمناً ہمپر یہ بھی اعتراض جڑ دیا ہے کہ ہمنے انکو ایسی حالتون کے ساتھہ مجدد کیون قرار دیا ہے"۔

اس مقام مین ہم اِس دوست کا ازالہ شبہ و شکایت کرتے ہین اور یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ اول تو نوابصاحب سے یہ فعل سرزد نہین ہوا اور اگر بقول کسی مفتری و دروغ گو کے اسکا وقوع مان بھی لیا جاوے تو اس سے انکا مجدد ہونا زایل نہین ہوتا۔ مجدد ہونے کے لئے معصوم ہونا شرط نہین ہے اور منصب مجددیت عین منصب نبوت یا اسکا مساوی نہین ہے کہ مجدد سے کوئی خطا یا گناہ ہونا نہ پاوے اسکی شرط اور معنے یہی ہین کہ مجدد وہ ہے جو علم اور سنت کی اشاعت اور بدعت کی اماتت عمل مین لاوے اور دین کو مدد پہنچاوے اور جناب ممدوح سے علم و سنت کی اشاعت اور اسلام کی معاونت اور بدعات و منکرات کی بیخ کنی اس کثرت سے ہوئی ہے کہ پچھلے مجددین مین اسکی نظائر کم پائی جاتی ہین۔ اور اسکے مقابلہ مین وہ منکرات جنکو ہمارے دوست انکے ذمہ لگاتے ہین۔ (اگر انکو مان بھی لیا جاوے) بفحواے ارشاد واجب الانقیاد اِن الحسنات یذھبن السیئات لائق اعتبار و شمار نہین ہے۔

ہم پہلے اسی شق (دوم) کا ثبوت دیتے ہین شق اول (اِن افعال کے اونسے سرزد ہونے) کی پیچھے تفصیل کرینگے و باللہ التوفیق۔

ثبوت شق دوم

واضح ہو کہ یہ لفظ مجدد ایک حدیث نبوی کا لفظ ہے جسکو ابوداؤد نے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اپنی کتاب سُنن مین روایت کیا ہے - اِس **حدیث** کا مطلب یہہ

عن ابی ہریرۃ فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کُل مایۃ سنۃ - من یجدد لھا دینھا (سنن ابی داود جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)

ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے خدا تعالے اِس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے لوگون کو پیدا کریگا جو انکے دین کو نیا کرینگے (یعنے رواج دینگے اور قایم کرینگے) - اِس **حدیث** کی صحت پر محدثین کا اتفاق ہے گو اسکی تعین مصداق مین انکا اختلاف ہے کوئی کسیکو اسکا مصداق بناتا ہے کوئی کسیکو اور اس لفظ **مجدد** کے معنے سبھی یہی بیان کرتے ہین کہ جو سنت کو بدعت سے جدا کرے اور علم کو پہلاوے اور بدعات و منکرات کو ہٹاوے یہ کسی نے نہین کہا کہ مجدد وہ ہے جو نبیون کی طرح معصوم ہو اور کوئی خطا اگناہ نکرے -

امام جلال الدین سیوطی نے **مرقاۃ الصعود** شرح سنن ابی داود

ھذا الحدیث اتفق الحفاظ علی تصحیحہ منھم الحاکم فی المستدرک والبیھقی فی المدخل وممن نص علی صحتہ من المتاخرین الحافظ ابن حجر فاخرج الحاکم فی المستدرک عن ابن وھب عن یونس عن الزھری قال فلما کان فی راس المایۃ من اللہ علی ھذہ الامۃ بعمر بن عبد العزیز قال الحافظ ابن حجر وھذا یشعر

مین کہا ہے حدیث کے حافظ اِس حدیث کی صحت پر اتفاق رکہتے ہین از انجملہ حاکم نے مستدرک مین اور بیہقی نے مدخل مین اسکی تصحیح کی ہے اور پچھلے اِمامون سے حافظ ابن حجر نے اسکی صحت بیان کی ہے اور فرمایا ہے کہ متقدمین نے بہی اس حدیث کے ذکر سے زبان ہلائی ہے حاکم نے مستدرک مین ابن وہب سے اسنے یونس سے اسنے زہری

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

بان الحدیث کان مشہورا فی
ذلک العصر ففیہ تقویۃ لسندہ مع
انہ قوی لثقۃ رجالہ انتہی و قال
ابو جعفر النحاس فی کتاب الناسخ
والمنسوخ قال سفیان بن عُیینۃ
بلغنی انہ یخرج من العلماء من یقوی
اللہ بہ الدین وان یحیی بن آدم عندی
منہم و قال ابو بکر البزاز سمعت
عبد الملک بن عبد الحمید المیمونی یقول
کنتُ عند احمد بن حنبل فجری ذکر
الشافعی فرایت [illegible] وقال [illegible] یروی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یبعث
اللہ لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ
من یقرر لہا دینہا قال فکان عمر بن
عبد العزیز علی راس المائۃ الاولی
وارجو ان یکون الشافعی علی راس المائۃ
الاخری واخرج البیہقی عن طریق
ابی سعید الفریابی قال قال احمد بن
حنبل ان اللہ یقیض من راس کل مائۃ
سنۃ من یعلم الناس السنن وینفی
عن رسول اللہ الکذب فنظرنا فاذا

(تابعی) سے اسحدیث کو نقل کیا ہے
پھر کہا (زہری) نے فرمایا ہے کہ جب
پہلی صدی کا خاتمہ ہونے لگا تو خدا
تعالے نے اس امت پر عمر بن عبد العزیز
(خلیفہ) کے وجود سے فضل کیا یعنے پہلی
صدیکا انکو مجدد بنایا حافظ ابن حجر نے
فرمایا ہے کہ زہری کا یہ قول بتا رہا ہے
کہ یہ حدیث تابعیون کے زمانہ مین
بہی مشہور تہی اسمین اسکی سند کی
تقویت پائی جاتی ہے باوجودیکہ اسکی
سند [illegible] قوی ہے
ابو جعفر نحاس نے کتاب ناسخ ومنسوخ مین
کہا ہے کہ سفیان بن عیینہ (تبع تابعین)
نے فرمایا ہے مجھے یہ روایت پہنچی ہے
کہ خدا تعالے علماء سے ایسی لوگون کو
پیدا کریگا جن سے دین کو قوت دیگا
میرے خیال مین یحیی بن آدم (محدث)
انمین سے ہے۔ ابوبکر بزاز نے کہا مین
نے عبد الملک سے سنا وہ کہتے مین احمد
بن حنبل کے پاس بیٹھا تہا وہان امام
شافعی کا ذکر چل پڑا تو مینے امام احمد حنبل کو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فی راس المائة عمر بن عبد العزیز وفی راس المائتین الشافعی - واخرج ابو اسمعیل الھروی من طریق حمید بن زنجویہ قال سمعت احمد بن حنبل یقول یروی فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یمن علی اھل دینہ فی راس کل مائة سنة برجل من اھل بیتی یبین لھم امر دینھم - (مرقاة الصعود)

دیکھا کہ وہ امام شافعی کو اونچا کر رہی تھے اور کہتی تھے کہ حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالے اِس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے لوگون کو پیدا کریگا جو دین کو قایم کرینگے سو پہلی صدی پر عُمر بن عبد العزیز ہوے اور مجھے اُمید ہے کہ دوسری صدی کے مجدد امام شافعی ہون -

بیہقی نے دوسری سند سے امام احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے کہ خدا تعالے ہر صدی پر ایسے لوگون کو مسلط کرتا ہی جو لوگون کو احکام دین سکھاوین اور آنحضرت [illegible] صدی مین عمر بن عبد العزیز اور دوسری مین شافعی کو پایا - ایسا ہی امام احمد بن حنبل سے ہروی نے اَور سند سے روایت کیا ہے اسمین یہہ ذکر ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میری اہل بیت سے خدا ایسے لوگون کو پیدا کریگا جو انکو دین کی بات بتاوین -

مرقات شرح مشکوٰۃ مین ہے تجدید دین کے یہ معنے ہین کہ وہ شخص سنت کو بدعت سی ممیز کریگا اور علم کو پھیلاویگا اہل علم کی عزت کریگا اور بدعت کی بیخ کنی کریگا اور اہل بدعت کی شوکت توڑدیگا

من یجدد مفعول یبعث لھا ای لھذہ الامة دینھا ان یبین السنة من البدعة ویعز اھلہ ویقمع البدعة ویکسر اھلھا (مرقات) -

تیسیر شرح جامع صغیر مین ہے اِس حدیث مین مجدد سے مراد عام ہے ایک آدمی ہون یا کئی ہون مجدد وہ ہے جو سنت کی بدعت سی تمیز کرے

ان اللہ یبعث لھذہ الامة علی راس

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کل مائة سنة من يجدد لها دينها اى يبين السنة من البدعة ويذل اهلها قال ابن كثير ويدعى كل قوم فى امامهم انه المراد والظاهر حمله على العلماء من كل طائفة (تيسير شرح جامع الصغير)

اور اہل بدعت کو ذلیل۔

ابن کثیر نے کہا ہے کہ ہر ایک گروہ اس امر کا مدعی ہے کہ اس گروہ کا امام اس حدیث مین مراد اور اسکا مصداق ہے اور ظاہر یہ کہ سبھی گروہ کے علماء کو اسمین داخل سمجھا جاوے۔

مجمع البحار مین شرح جامع الاصول سے نقل کیا ہے کہ اِس مجدد کی تعیین مصداق مین لوگون کا اختلاف ہے ہر ایک

وحديث يبعث على راس كل مائة سنة من يجدد دينها اختلفوا فيه وكل فرقة حمل على امامها والاولى الحمل على العموم ولا يختص بالفقهاء فان انتفاعهم باولى الامر والمحدثين والقراء والوعاظ والزهاد ايضا كثير والمراد من انقضت المائة وهو حى عالم مشهور ج والحديث اشارة الى جماعة من الاكابر على راس كل مائة ففى راس الاولى عمر بن عبد العزيز من الفقهاء والمحدثين وغيرهم مالا يحصى وفى الثانية المامون والشافعى والحسن بن زياد

فرقہ اسکو اپنے ہی امام پر لگاتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اسکو عام سمجھا جاوے اور فقہا سے مخصوص نہ کیا جاوے کیونکہ لوگون کا دین مین نفع اوٹھانا سلاطین اور محدثین اور قاریون اور واعظون اور زاہدون سے بھی بہت ہوا ہے اور اس سے مراد وہ شخص ہے جو صدی گذرنے کے وقت زندہ ہو اور **شرح شفاء** سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث مین اس جماعت اکابر کی طرف اشارہ ہے جو ہر صدی مین ہوئے سو پہلی صدی مین (خلفاء سے) عمر بن عبد العزیز تھے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

واشهب المالكي وعلى بن موسى
ويحى بن معين ومعروف الكرخي
وعلى الثالثة المقتدر والبو
جعفر الطحاوي الحنفي والبو
جعفر الامامي والبو الحسن
الاشعري والنسائي وعلى
الرابعة القادر بالله والبو -
حامد الاسفرائيني والبو محمد
الخوارزمي الحنفي والمرتضى
اخو الرضا الامامي وعلى
رأس الخامسة المستظهر بالله
والغزالى والقاضى فخر الدين
الحنفي وغيرهم ش
(مجمع البحار ص ۲۲ جلد ۱)

اور فقہا و محدثین وغیرہ سے بے شمار
تھے دوسری صدی مین (خلفاء سے)
مامون اور (فقہاء سے) امام شافعی و
حسن بن زیاد و اشہب مالکی اور (محدثین
مین سے) علی بن موسی ویحی بن معین
اور (زاہدون مین سے) معروف کرخی
تیسری صدی پر (خلفاء سے)
مقتدر باللہ اور (فقہا سے) ابو جعفر
طحاوی اور ابو جعفر امامی اور ابو الحسن
الاشعری اور (محدثین مین سے)
نسائی چوتھی صدی پر (خلفاء سے)
القادر باللہ اور فقہاء سے) ابو حامد
اسفرائینی اور ابوبکر خوارزمی حنفی
اور مرتضی امامی رضا کا بھائی - پانچوین
صدی پر خلفاء سے مستظہر باللہ (اور فقہاء و زاہدون سے) امام غزالی
و قاضیخان حنفی وغیرہم -

اِن عبارات اجلہ علماء (حنفیہ و شافعیہ) مین ہمارے معترضین و ناظرین غور کی نگاہون سے نظر کرین اور انصاف سے کہین کہ مجدد کے کیا معنے ہین - اور جن لوگون کو پہلی علماء نے مجدد قرار دیا ہے انمین کیا اوصاف پائے جاتے تھے ؟ جنکے سبب وہ مجدد قرار پائے - اور وہ کسی گناہ یا خطا کے محل نہ تھے ؟ - پھر انصاف سے یہ بھی بتاوین کہ جس شخص (نواب صاحب بھوپال)

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کا مجدد ہونا ہمنے بعض علماء سے نقل کیا ہے انمین وہ اوصاف (کلیاً جنہ) پائے نہین جاتے ہ اور انمین پہلی مجددون کی نسبت زیادہ خطا یا گناہ موجود ہین ہ۔

جہانتک وہ فکر کو جولانی دینگے اِن مجددین کے اوصاف وہ اس سے بڑھکر نہ پاوینگی کہ ازانجملہ مجددین خُلفاء نے عدل و انصاف کیا شعایر اسلام کو پہیلایا ظلم و منکرات کو اُٹھایا اور مجددین علماء نے احکام شرعیہ کو کتاب و سنت سے مستنبط فرمایا اور کتاب و سنت اور اون دونو سے مستنبط احکام کو عالم مین بذریعہ تقریر و تحریر و تالیف شایع کیا اور مع ذلک ان اوصاف کے مقابلہ مین وہ انمین کچہہ نقص و خطا بہی پاوینگے جنسے کوئی بشر بعد انبیا خالی نہین ہے۔

یہی حال اس شخص کا ہے جسکا مجدد ہونا ہمنے بعض علماء سے نقل کیا ہے پہر ہمپر کیا اعتراض ہے ہم اس **مقام** مین بعض سابق مجددین کے حالات بطور **تمثیل** بیان کرتے ہین اور انکے مقابلہ مین اس شخص کے حالات بہی معرض بیان مین لاتے ہین ناظرین و معترضین انکے اور اونکی حالات مین مقابلہ و موازنہ کرین پہر انصاف سے کہین کہ وہ شخص اِن حالات کی نظر سے سابق مجددین کی نسبت اس لفظ کے اطلاق کا زیادہ مستحق ہے یا نہین۔

پس واضح ہو کہ اگرچہ مجددین مذکورین سے بعض اکابرین بعضی ایسے اخص اوصاف پائے جاتے ہین جو (آجکل کہان) ایک مدت سی عُنقا ہو رہے ہین (جیسے امام شافعی مین اجتہاد مطلق مستقل۔ اور یحیٰی بن معین و نسائی مین حدیث کی امامت اور عمر بن عبد العزیز مین کمال عدالت

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(جسکے سبب بھیڑ یا بکری ایک جنگل مین ملکر چرتے تھے)۔ اور معروف کرخی
مین زہد و ریاضت وعلی ہذ القیاس۔ مگر اون ہی لوگون مین اور بعض اور مجددون
مین وہ اوصاف (جنکی نظر سے وہ مجدد کہلائے) ایسے عام اور وسیع ہین
جو اکثر زمانون کے بہت سے علماء و ارباب شوکت مین بکثرت پائے گئے
ہین جیسے عام عدالت و علم و فقاہت و حدیث کی روائیت و اشاعت اور
کتابون کی تالیف و تصنیف و اتباع سنت کا پھیلانا بدعت و منکرات کا مٹانا
وعلی ہذ القیاس۔ **خلیفہ قادر باللہ** (چوتھی صدیکے مجدد) کے حالات

وکان القادر باللہ من الدیانۃ و
السیادۃ وادامۃ التہجد وکثرۃ الصدقات
وحسن الطریقۃ علی صفۃ
اشتہرت عنہ وتفقہ علی
العلامۃ ابی بشر الہروی الشافعی
وقد صنف کتاباً فی الاصول
ذکر فیہ فضائل الصحابۃ واکفار
المعتزلۃ والقائلین بخلق القران
وکان ذلک الکتاب یقرؤ فی
کل جمعۃ فی حلقۃ اصحاب الحدیث
بجامع المہدی وبحضرۃ الناس وناہیک
بان الشیخ تقی الدین بن الصلاح عدہ
من الفقہاء الشافعیۃ واوردہ فی طبقاتہم
(تاریخ الخلفاء صہ ۴۳۳ صہ ۴۳۴)

واعلی اوصاف تاریخ الخلفاء وغیرہ مین
یہہ بیان کئے ہین کہ وہ ہمیشہ تہجد پڑھتے
اور کثرت سے خیرات کرتے تھے۔
انہون نے اصول مین ایک کتاب تصنیف
کی تھی جسمین صحابہ کے فضائل بیان
کئے اور معتزلہ اور قران کو مخلوق
کہنے والون کی تکفیر کی وہ کتاب خلیفہ
مہدی کی جامع مسجد مین ہر جمعہ اہل
حدیث کے حلقہ مین عام لوگون کے
سامنے پڑہی جاتی تہی اونکی فضیلت
کے لئے تجھے یہی کافی ہے کہ شیخ تقی الدین
ابن الصلاح نے انکو فقہاء شافعیہ
سے شمار کیا ہے اور انکے طبقات
مین داخل کر لیا۔

+ دیکھو تاریخ الخلفاء صہ ۴۳۳

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور خلیفہ مستظہر باللہ (پانچوین صدیکی مجدد) کے اعلے فضایل

قال ابن الاثیر کان لین الجانب کریم
الاخلاق یسارع فی اعمال البر حسن
الخط جید التوقیعات لا یقاربہ فیہا
احدٌ یدل علی فضل غزیر وعلم
واسع سمحاً جواداً محباً للعلماء
والصلحاء وفی سنۃ احدے
وخمسمایۃ رفع السلطان الضرائب
والمکوس ببغداد وکثر الدعاء لہ
وزاد فی العدل وحسن السیرۃ
(تاریخ الخلفاء [illegible])

یہ بیان کئے ہین کہ وہ متواضع اور خوش
اخلاق تہے نیک کامون مین جلدی
کرنے والے خوشخط عمدہ فرمان نویس
ان باتون مین کوئی انکا قرین نہ تہا
صاحب فضل وعلم وسیع وجوانمرد و
سخی و علماء صلحاء دوست تہے انکی
خلافت مین سلطان نے بغداد والون
سے جزیہ اٹہا دیا اور عدل و انصاف
بہت کیا جسکے سبب انکے لئے دعا ر
بکثرت ہوئی

اور خلیفہ مقتدر باللہ (تیسری صدی کے مجدد) کی فضیلت

وفی ثلثمایۃ ادخل الحسین الحلاج
مشہوراً علی جمل الی بغداد فصلب
حیا ونودی علیہ ھذا احد دعاۃ
القرامطۃ فاعرفوہ ثم حبس الے
ان قتل فی سنۃ تسع واشیع علیہ
انہ ادعی الالہیۃ وکان المقتدر
جید العقل صحیح الرائے۔

بیان کی ہے کہ انہون نے خلاج (منصور)
کی اونٹ پر سوار کراکر تشہیر کی پہر
اسکو سولی پر چڑہایا اور لوگون مین پکارا
گیا کہ فرقہ قرامطہ کا داعی ہے۔ اخرنوین
سال وہ مارا گیا۔ اور یہہ مشہور کیا گیا
کہ یہ الوہیت کا مدعی تہا۔ اور لکہا ہے کہ
خلیفہ مقتدر باللہ کی عقل جید تہی۔
اور رائے صحیح۔

خلیفہ مامون (دوسری صدی کے مجدد) کے اعلے فضائل

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جمع الفقہا من الآفاق وبرع فی الفقہ والعربیۃ وایام الناس و کان افضل من رجال بنی العباس حزماً وعزماً وعلماً ورایاً وھیبۃً وشجاعۃ وسواداً وسماحۃً

یہ بیان کئے ہین کہ اسنے فقہار کو جمع کیا اور فقہ و عربیۃ و تواریخ مین ماہر ہوا اور وہ عباسیون سے عزم و علم و حلم ورائے وہیبت وشجاعت وفراخ دلی وغیرہ مین افضل تہا۔

قال ابومعشر المنجم کان للمامون امارًا بالعدل فقیہ النفس یعد من کبار العلماء (تاریخ الخلفار صہ ۳۱۱)

ابومعشر نے کہاہے مامون عدل کرنے کا بہت حکم دیتا اور فقیہ النفس تہا بڑے علمار سے شمار کیا جاتا۔

اِسی قسم کے انکے اور فضائل بیان کئے جنکا علم وفراست وفہم وکیاست کئی طرف رجوع ہوتا ہے۔

یہہ تمام [illegible] جب وہ مجدد کہلائے انکے مقابلہ مین انمین ایسے اوصاف نقص بہی پائے جاتے ہین جنکو خطا یا گناہ کہا جا سکتا ہے پہر اون اوصاف کی نظر سے اون لوگون کو مجدد ہونے سے خارج نہین کیا جاتا۔

اِس قسم کے اوصاف ہم اِن سبہی مجددون کے بیان کرین تو یہہ امر معیوب سمجہا جاویگا لھذا صرف ایک دو صاحبون کے اوصاف کو لبطور تمثیل بیان کیا جاتا ہے۔

خلیفہ مامون کی نسبت تاریخ الخلفار مین لکہا ہے کہ جب وہ بڑا

ولما کبر عنی بالفلسفۃ وعلوم الاوائل ومھر فیھا فجرہ ذلک الی القول بخلق القرآن۔

ہوا تو وہ علم فلسفہ اور حکمار قدیم کے علوم مین ماہر ہوا اس امر نے اسکو اِسبات کی طرف کہینچا کہ وہ قرآن کے مخلوق ہونیکا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وجعل ولی العہد بعدہ علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق۔ حملہ علی ذلک افراطہ فی التشیع حتی قیل انہ ہم ان یخلع نفسہ و یفوض الامر الیہ وفی سنۃ ثمان عشرۃ امتحن الناس بالقول بخلق القران فکتب الی نائبہ علی بغداد اسحق بن ابراهیم فی امتحان العلماء کتابا یقول فیہ الخ (ایضا صہ ۳۱۲)

قائل ہوا۔ اور اسکو تشیع مین افراط تہا۔ یہی امر اسکو امام علی بن موسی کے ولیعہد کرنے پر باعث ہوا تہا۔ بعض کہتے ہین اسنے یہہ بہی ارادہ کرلیا تہا کہ خود خلافت سے دست بردار ہو جائے اور خلافت امام مذکور کے سپرد کردے۔

اٹھارویں سال اسنے لوگون کا مسئلہ قران کے مخلوق ہونے مین امتحان لینا شروع کیا اپنے نایب اسحق بن ابراہیم کی طرف (جو بغداد مین تہا) خط لکہا جسکا مضمون طولانی ہے۔ اسپر اوسنے علماء کو جمع کیا اور جب [illegible] علماء [illegible] کسی نے ٹالا کسی نے صاف جواب دیا۔ یہہ حال اسکو پہنچا تو اسنے بعض علماء کی نسبت صاف حکم دیا کہ انسے قران مخلوق ہونیکا اقرار کراؤ یا انکا سر کاٹ کر میرے پاس بہیجدو۔ اس حکم کی تعمیل کا وقت نہ آنے پایا تہا کہ ملک الموت خدا تعالے کا حکم لیکر آپہنچا۔ اور اس مین یہہ بھی لکھا

واخرج عن محمد بن العباس کان المامون یحب لعب الشطرنج شدیدًا ویقول ھذا یشحذ الذھن۔ واخرج من عدۃ طرق ان المامون کان یشرب النبیذ واخرج عن اسحق الموصلی قال المامون الذ الغناء ما تطرب له السامع خطاءً کان او صوابًا (صہ ۳۲۴)

ہے کہ ماموں شطرنج کہیلا کرتا اور اس کہیل کو بہت دوست رکہتا تہا اور کہتا کہ اسسے ذہن تیز ہوتا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبیذ بہی پیا کرتا۔ اور اسکو راگ کا بہی شوق تہا۔ وہ کہا کرتا کہ بالذات وہ سرود ہے جس سے سامع کو طرب (خوشی) حاصل ہو پہر خواہ وہ درست ہو خواہ نادرست

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور **خلیفہ مقتدر باللہ** کے حالات مین اس فقرہ منقولہ سابق کہ

وکان مقتدر باللہ جید العقول صحیح الرای لکنہ موثرا للشہوات والشراب مبذرا وکان النساء غلبن علیہ فاخرج علیہن جمیع جواھر الخلافۃ ونفائسہا واتلف اموالا کثیرۃ وکان فی دارہ احد عشر الف خصیان غیر الصقالبۃ والروم والسود (تاریخ الخلفاء صہ ۳۹۴) و (فی صفحہ ۳۹۰ منہ) وفی سنۃ اثنین ختن المقتدر خمسۃ من اولادہ فغرم علی ختانہم ستمایۃ الف دینار وختن معہم طائفۃ من الایتام واحسن الیہ وفیہا صلی العید فی جامع مصر ولم یکن یصلی فیہ قبل ذلک — (تاریخ الخلفاء صہ ۳۹۴)

"وہ جید القول تہا" کے ساتہہ یہی فرمایا ہے کہ وہ نفسانی شہوتون کو مقدم کرنیوالا تہا۔ اور فضول خرچ۔ اسکی عورتون نے اسپر غلبہ کیا تو اسنے خلافت کے جواہرات اور نفیس مال انکو نکالکر دیدئے اور بہت سامال تلف کر دیا اسکے گہر مین قوم صقالبہ اور رومیون اور حبشیون کے سوا گیارہ ہزار خصّی غلام تہے یہ صفحہ ۳۹۴ مین بیان کیا ہے اور صفحہ ۳۹۰ مین کہا ہے کہ اسنے اپنے لڑکون کے ختنے کرائے تو انپر پانچ لاکہہ دینار خرچ کر دئے اور عید کی نماز شہر کی جامع مسجد مین پڑہائی اس سے پہلے عید کی نماز جامع مسجد مین کبہی نہ پڑہائی جاتی تہی —۔ **اسی قسم** کی باتین بعضے اور مجددون مین پائی جاتی ہین ولیکن اِن سبکی تفصیل کی بالفعل مصلحت اجازت نہین دیتی سردست ہم اِن ہی چند تمثیلات پر اکتفار کرتے ہین اور اگر ہمارے معترضین کسی مجدد کے بے گناہ و معصوم ہونیکا صریح دعوی کرینگے تو ہم بہی اس شخص مین اس قسم کی باتین نکالکر گن سنائینگے —۔

اب ہم شمہ از اوصاف کمال نواب صاحب بہوپال قلم

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین لاتے ہین اور ناظرین ومعترضین سے ان اوصاف اور مجددین سابق الوصف کی اوصاف مین بالانصاف مقابلہ وموازنہ کرنے کے خواستگار ہین۔

واضح ہو کہ جسقدر اوصاف کمال علمی وعملی ہمنے مجددین سابقین کے نقل کئے ہین اور وہ انمین فرادی فرادی پائے جاتے ہین وہ سبھی آپ کے ذات بابرکات مین مجتمعتہً موجود ہین لہذا ہم آپکی نسبت بمقابلہ مجددین سابق الوصف بے شائبہ تکلف (شاعرانہ) یہ کہہ سکتے ہین ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔۔

اسکا سر اور وجہ یہ ہے کہ خدا تعالے نے آپکو علم وشوکت (نیابت سلطنت) دونو منصب مرحمت فرمائے ہین (جو اکثر مجددین سابق مین جمع نہین ہوئے) اسلئے آپ اِن سب مجددون کے صفات کمال کے جامع ہوئے بلکہ اکثر مجددون سے سبقت لیگئے

ahmadimuslim.de

جسقدر تالیف وتصنیف کتب مختلف علوم کی اور انکی اشاعت (جو منصب اول کے نتایج سے ہے) آپ سے ہوئی ہے اسقدر مجددین سابق الوصف سے نہین ہوئی یا کم ہوئی۔۔

آپنے مختلف علوم (کتاب وسنت وفقہ واصول وغیرہ) مین مختلف زبانون (عربی فارسی ہندی) مین نہ صرف کتابین تصنیف کر کے صندوقون یا کتب خانون مین رکھوا دے ہین بلکہ بصرف ہزار ہا روپیہ جیب خاص چھپوا کر اکثر بلاد (ہندوستان وپنجاب وعرب ومصر ویمن ودمشق وبلغار وبیروت وغیرہ) مین گھر گھر پہنچا دی ہین۔ اور سارت بہا الرکبان دارت فی البوادی والعمران کا مصداق بنا دین۔

اِن بلاد مین ایسا کوئی شہر نہوگا یا کم ہوگا جہان کوئی اہل علم ہو اور

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور آپکی تصنیف نہو اور اِن علوم اور انکی خوادم علوم مین ایسا کوئی علم نہوگا یا کم ہوگا جسمین آپنی کوئی تالیف نہ کی ہو۔

جن ادق مسائل اصول و فروع کو خواص فضلاء کم جانتے تہے انکو آپکی تصانیف کے ذریعہ سے ادنی طلباء بلکہ بعض عوام جاننے لگے ہین اور جن کتابون حدیث و اصول کو اکابر علماء خواب مین دیکہنے کو بہی ترس رہے تہے آپکی توجہ سے اب وہ اصاغر طلباء کے مطالعہ مین ہین۔

علم ناسخ و منسوخ کتاب اللہ و سنت کو (جو اکابر محدثین و مجتہدین کے خصائص سے تہا) آپنے ایک مختصر رسالہ مین بیان کرکے ایسا عام فہم کردیا ہے کہ کس و ناکس (جو فارسی عبارت پڑہنے پر دسترس رکہتا ہے) اسکو ضبط کرسکتا ہے۔

علم اصول فقہ کو جو بغیر اعانت استاد [illegible] آپنے ایک مختصر کتاب مین اس آسانی سے واضح کردیا ہے کہ تہوڑیسی استعداد والے طالب العلم بہی اس علم پر احاطہ کرسکتا ہے۔

متون کتب حدیث (صحاح ستہ وغیرہ) کو آپنے عام لوگون کے لئے دستور العمل بنا دیا ہے۔ کئی کتابون کا (جیسے موطأ مالک جامع ترمذی وسنن ابی داود) آپنے ہندی زبان مین ترجمہ کرکے چہپوا دیا ہے اور کئی کتابون (صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ) آپکی توجہ سے مترجم ہو رہی ہین۔

اور شروح کتب حدیث کی تصنیف و طبع و اشاعت سے آپنے خواص علماء کو عمل بالحدیث و اجتہاد کا راستہ نکال دیا ہے۔ بعض کتب حدیث (جیسے مختصر صحیح بخاری و بلوغ المرام وغیرہ) کی شرح تو آپنے خود تالیف کرکے چہپوا دی ہین اور بعض شروح متقدمین کی تالیف بصرف زر کثیر طبع کرا دی ہین۔ باقی آیندہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقیہ پیری و مُریدی

وہ کسکی بیعت اور صحبت کا اثر تہا ؟ -

حضرت خضر علیہ السلام (جو بقول اکثر علماء نبی نہ تہی اور انکے حق مین خدا تعالےٰ نے قرآن مین فرمایا ہے) کہ ہمنے اونکو اپنی پاس سے علم سکہایا ہے۔ کسکی بیعت و صحبت سے اس کمال و عرفان کو پُہنچے تہے - ؟

> اٰتینٰہ رحمۃ من عندنا وعلمنٰہ من لدنا علما۔ (کہف ع ۲۱)

وہ اعرابی جسنے آنحضرت صلعم کے ہاتہ پر بیعت کی تہی پہر بُخار کی تکلیف سے گہبرا کر بیعت توڑ دی اور اپنی گہر کی راہ لی اِس بیعت نبوی سے کیون کمال احسان و عرفان کو نہ پُہنچا۔

> دیکہو صحیح بخاری ص ۳۵۳ وغیرہ

کئی صحابی (جو آنحضرت کی صحبت مین مدّت تک فیضیاب رہے اور اکثر وہ بیعت سے بہی محروم نہ تہے) ایسے افعال کے مرتکب ہوئے جنکی سبب وہ مورد حدود و تعزیر شرعی ہوئے۔

اِن دونو قسم کی نظائر کو ہم پورا شمار کرین تو ایک کتاب مستقل تیار ہو لہذا اِن چند تمثیلات کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین اور مدعیان ملازمت بیعت و احسان (یا اخلاص) کی خدمت مین مودبانہ التماس کرتے ہین کہ وہ اپنے اس دعوے پر انصاف سے نظر ثانی کرین شاید وہ سمجہہ جائین کہ بیعت تو بہ اور شے ہے اور احسان یا اخلاص اور شے ایک کو دوسرے سے ملازمت نہین ہے گو اِن دونو کا ایک محل مین اتفاق اجتماع و توارد جایز ہے۔

اکثر مدّعیان خصوصیات رسمیہ پیر کے انتقال کے بعد اسکے بڑے بیٹے کو گدّی پر بہٹاتے ہین اور اپنے اس فعل کو صحابہ کے اِس فعل سے کہ اُنہون نے آنحضرت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے بعد حضرت صدیق اکبر کو خلیفہ مقرر کیا اور حضرت صدیق اکبر نے حضرت عمر کو اپنا خلیفہ بنا دیا مثابہ بتلاتے ہین۔ **شاید بعض** ناواقف اس سے بھی بڑھین اور بعض خُلفاء کے اِس فعل سے کہ اُنہوں نے اپنے بیٹونکو اپنا جانشین مقرر کیا تمسک کرین **اسکے جواب** دو ہین اول یہ کہ بیعت خلافت و بیعت توبہ مین آسمان و زمین کا فرق ہے لھذا خصوصیات بیعت خلافت سے خصوصیات بیعت توبہ کا ثابت ہونا ناممکن ہے (چنانچہ اسکا کافی ثبوت نمبر ۳ جلد ۶ بصفحہ ۹ گذر چکا ہے)

دوم یہہ کہ خُلفاء راشدین سے کسینے اپنے بیٹے کو اپنا ولیعہد نہین کیا اور نہ اور اصحابہ نے کسی خلیفہ کے بیٹے کو اُنکا جانشین مقرر کیا ہے بلکہ حضرت عمرؓ نے جب امر خلافت کو اصحاب شورٰی کے سپرد کیا تو اپنے بیٹے کے نسبت صاف کہہ دیا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا اس خلافت مین کوئی حق نہین ہے (چنانچہ نمبر ۳ جلد ۶ بصفحہ ۸ منقول ہے) اور خُلفاء راشدین کے سوا اور خلفاء و امراء کا

ahmadimuslim.de

فعل لایق اعتبار نہین ہے۔

سب سے پہلے امیر معاویہ نے اپنے بیٹے کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا سو اجلہ صحابہ نے اسپر انکار کیا اور اس فعل کو سنت کسرٰی و قیصر قرار دیا چنانچہ تاریخ الخلفاء و صحیح

فیھا دعا معاویۃ اھل الشام الی البیعۃ بالخلافۃ لابنہ وھو اول من عھد بھا فی صحتہ ثم انہ کتب الی مروان بالمدینۃ ان یاخذ البیعۃ فخطب مروان فقال انّ امیر المومنین رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید سنۃ ابی بکر وعمر فقام عبدالرحمن بن ابی بکر فقال

بخاری وغیرہ مین ہے کہ جب مروان نے بحکم امیر معاویہ مدینہ مین خطبہ کیا کہ امیر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو ابوبکر و عمر کی سنت پر خلیفہ مقرر کرنا مناسب سمجھا ہے تو عبدالرحمن بن ابی بکر نے صاف فرمایا کہ یہ تو کسرٰی و قیصر کی سنت ہے ابوبکر و عمر نے تو اپنے بیٹے یا کسی اور گھر والے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بل سنة کسریٰ وقیصر ان ابابکر وعمر لم یجعلاها فی اولادهما ولا فی احدٍ من اهل بیتهما۔
(تاریخ الخلفاء ص ۲۰۳ بنجارسی ص ۱۵)

کو اپنا جانشین مقرر نہین کیا پس ایسے فعل سے جسکو صحابہ نے کسریٰ وقیصر کا طریقہ بتایا ہے مدعیان خصوصیات رسمیہ کا تمسک کیونکر جائز ہے۔

بعض مدعیان خصوصیت کہتے ہین کہ ہم پیر کے بیٹے کو اسکے افضل و زیادہ متقی ہونے کی نظر سے گدی نشینی کا مستحق سمجھتے ہین صرف قرابت اور ولدیت پر نظر نہین رکھتے۔

اسکا جواب بصفحہ ۱۱۴ وغیرہ پہلے ادا ہو چکا ہے کہ بیعت کے لئے افضل و زیادہ متقی ہونے کی کچھ ضرورت وخصوصیت نہین ہے ہر ایک مسلمان سے جو فاسق وفاجر نہو بیعت کرنی جایز ہے۔

بالجملہ بیعت لینے کے لئے پیر کے بیٹے کی کوئی خصوصیت ثابت نہین نہ اسکی ولدیت و قرابت اس خصوصیت کی دلیل ہوسکتی ہے۔ نہ اسکا متقی وپرہیزگار ہونا اس خصوصیت کا مثبت ہے نہ اور کوئی وجہ اس خصوصیت پر شاہد ہے یہہ خصوصیت جہان کہین قصداً و اختیاراً پائی جاتی ہے پابندی رسم سے خالی نہین ہے

بعض مدعیان خصوصیات رسمیہ جو بیعت لینے کے وقت مریدون سے (سورہ فاتحہ و کلمہ توحید وغیرہ) اذکار پڑہواتے ہین اور مریدون کو ہمیشہ کے لئے اون اذکار مین عدد اور وقت کی قیدین وخصوصیتین (جیسے سورہ فاتحہ چالیس مرتبہ پڑہو اور یاحی یاقیوم سو یا ہزار دفعہ صباح کو یہ پڑہو اور شام کو وہ) بتلاتے ہین اور ان قیدون وخصوصیتون کو افضل ٹہراتے ہین) ان قیدون اور خصوصیتون کے افضل ہونے پر **ایک یہ دلیل** پیش کرتے ہین کہ شارع کی طرف سے مطلق ذکر و دعا و تلاوت قران کی ہدایت آچکی ہے ایسا ہی مطلق فضیلت بعض

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وقتون اور عددون کی شرع مین وارد ہے - پس اگر کسینے اس مطلق ہدائیت وفضیلت کی نظر سے کسی دعا یا ذکر یا عبادت کو بعض اوقات سے مخصوص اور مقرر کر لیا یا اسمین کوئی عددی قید لگا دی تو کیا برا کیا شارع نے مطلق ذکر کی ہدایت کی ہے اور یہہ بہی ذکر کرتا ہے۔

دوسری دلیل یہہ کہ بعض صحابہ نے بعض موقع پر بعض اذکار و عبادات کو از خود مقرر کر لیا تہا آنحضرت اس پر مطلع ہوئے تو اپنے اس سے منع نہ فرمایا بلکہ مسلم و مقرر رکہا اسکی تفصیل و تمثیل مین وہ **ایک حدیث** بلال پیش کرتے ہین جسمین ذکر ہے کہ آنحضرت نے انکو جنت مین اپنے آگے چلتے ہوئے دیکہا پہر اسکا سبب پوچہا تو انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جسوقت وضو کرتا ہون اسکے بعد دو رکعت پڑہ لیتا ہون اسمین وہ یہہ دعوی کرتے ہین کہ [illegible] اسکا التزام کر رکہا تہا - پہر آنحضرت نے انکو اس سے منع نہ کیا۔

ahmadimuslim.de

دوسری حدیث ایک صحابی جب نماز مین سورہ فاتحہ کے ساتہہ دوسری سورۃ ملاتا تو اس سے پہلے سورہ اخلاص (قل ہو اللہ) پڑہ لیتا - آنحضرت نے اسکا سبب پوچہا تو اسنے بیان کیا کہ اسمین خدا تعالے کی صفت ہے اس لئے مجہے اس سے محبت ہے - آنحضرت نے فرمایا اسکی محبت نے تجہے بہشت مین داخل کر دیا اسمین بہی الکا وہی دعوی ہے کہ اسموقعہ پر قل ہو اللہ پڑہنے کا حکم وارد نہ تہا۔ اسنے اپنی طرف سے اس موقع پر قل ہو اللہ کو پڑہا پہر آنحضرت نے اسکو منع نہ کیا ان دلایل کی تائید مین وہ ایک اثر حضرت عائشہ سے اسمضمون کا لائے ہین کہ انہون نے فرمایا کہ مینے آنحضرت کو نماز اشراق پڑہتے نہین دیکہا پر مین خود پڑہتی ہون

انکی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ مطلق مین اور اون قیدون اور خصوصیتون

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نمبر ششم جلد ششم

مین (جو اسمین لگائی جاوین) ایک قسم کا مقابلہ ہے لہذا مطلق اون قیدون اور خصوصیتونکا مثبت نہین ہوسکتا گو بلالحاظ قیدون کے مطلق اپنے ہر فرد کی مشروعیّت کی دلیل ہوسکتا ہے - یہہ مسئلہ اصول کی چھوٹی بڑی کتابون مین موجود ہے - پس جو شخص کسی مطلق حکم شرعی مین اپنی طرف سی بلادلیل شرعی کوی وقتی یا عددی قید لگاوے اور اسکو افضل اور داخل دین سمجھے اور اسکے افضل اور دین ہونے پر اسی مطلق کو دلیل ٹھہراوے وہ علم اصول سی ناواقف ہے جنکو اصول فقہ سے واقفیت ہی اور مطلق ومقید احکام سی خبر ہے وہ مطلق کو بلادلیل شرعی مقید کرنے اور مقید شرع کو بلاوجہ مطلق بنانے کو بدعت وحرام جانتے ہین - حضرت مولانا محمد اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ کتاب ایضاح الحق مین (جسکی نظیر مولفات سلف وخلف مین تحقیق معنے بدعت مین دیکھی نہین گئی) اس قسم کی بدعت کو (جسکی اصل وشرع مین کچھ ہو اور لوگون نے اسمین اپنی طرف سے قیدین اور خصوصیتیں بڑھا کر اسی کچھ اور بنا لیا ہو) بدعت وصفیہ کہا ہی اور اسکو بدعت ہونے مین بدست آویز احادیث صحیحہ طولانی بحث کی ہی جسکا خلاصہ صہ ۶۱ مین اس کتاب کے یون فرمایا ہی - باید دانست کہ خلاصہ مفہوم بدعت از تمہید کلام فصل اول چنان مستفاد گردیدہ کہ ہر عقیدہ ومقامے دوارے وحالی وقولی وفعلی کہ از جنس عبادات باشد یا عادات یا معاملات وہمچنین تقیید وتعیین امور مذکورہ بقیود وحدود معیّنہ وہمچنین تشخیص موقع آن امور از تشہیر واعلان یا سر وکتمان یا اہتمام وعدم اہتمام یا التزام وعدم التزام کہ نہ ثابت بکتاب باشد ونہ بہ سنت ونہ باشتہار ورواج نہ در قرون ثلثہ ونہ اجماع اہل حق ونہ بقیاس صحیح منقول از مجتہدین سابقین مسلم الاجتہاد وصاحبش آنرا از امر دین شمارد ویا بوی معاملہ امور دینیہ کند پس ہمان امر را بدعت میگوئیم - اور اس سے پہلے صہ ۴۳ مین کہا ہے - ودین مقام تفحص باید کرد کہ ابتیار

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

علیهم السلام به بیان کدام چیز در باب امور دین اهتمام میفرمایند پس میگوئیم چنانچه ترغیب بفعل امور نافعه در معاد و تنفیر از فعل امور ضاره دران از خواص منصب نبوت است چنانکه در بحث اول مذکور گردید و انرا دین میگویند و آن مشترک است در جمیع ادیان سماویه بحکم کریمه شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ همچنین تحدید حدود امور مذکوره و تشخیص صور خاصه آنکه در منفعت و مضرت اخرویه دخل داشته باشد نیز از خواص منصب رسالت است و انرا شریعت و منهاج نامے میدانند و آن مختلف میباشد باختلاف رسل بحکم کریمه لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا مثلاً ترغیب بفعل نماز و نکاح و تنفیر از شرک و زنا از باب تعلیم اصول دین است و تحدید نماز بتعیین اوقات و اعداد رکعات و شروط و امثال آن و تحدید نکاح بتعیین ایجاب و قبول و حضور شهود و لزوم مهر و امثال آن و تحدید [illegible] تعیین محلی که از ملک و شبهه آن خالی باشد و تعیین حد آن از جلد و رجم و امثال ذلک اینهمه از باب تشریع ست پس چنانکه تحقیق بحث اول موقوف بر تفصیل امور دین بود همچنین تحقیق این بحث موقوف بر تفصیل ابواب تشریع است پس میگوئیم که تعیین صور خاصه و تحدید حدود معینه برائے اصول دین از جهت شارع بدو طریق متحقق میگردد اول بطریق لزوم یعنی باین توجیه تعیین فرماید که اصل مذکور بدون اینصورت خاصه اصلاً در نظر شارع معتبر نیست یا کالعدم ست و ثانی بطریق تکمیل یعنی باین وجه تعیین فرماید که هرگاه اصل مذکور در ینصورت خاصه متحقق گردد در نظر شارع نهایت مستحسن و ممدوح باشد پس صورت معینه در استحسان شرعی دخل دارد یا نه در اصل تحقق آن اصل مذکور و هر واحد از قسمین بوجوه متعدده میباشد که چندے ازان بطریق تمثیل درین مقام ذکر کرده میشود مثلاً **ازانجمله** تعیین اجرائے امر یست از امور دین یا بطریق لزوم مثلاً

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تعیین قیام و قرات و رکوع و سجود و امثال آن بہ نسبت نماز و تعیین ایجاب و قبول بہ نسبت نکاح یا بہ طریق تکمیل مثلاً تعیین قومہ و جلسہ و تسبیحات بہ نسبت نماز و تعیین قدرے زایداز اصل درباب آداے قرض حسنہ بر تقدیر یکہ شرط نکردہ باشد۔

ازانجملہ ست تعیین اوقات یا بطریق لزوم مثلاً اوقات خمسہ براے اداے صلوۃ و ماہ رمضان براے صیام و ذی الحجہ براے حج و حولان حول براے زکوۃ وغیرہ وقت اذان جمعہ براے معاملات و اول شوال و دہم ذی الحجہ براے تعید یا بطریق تکمیل مثل تعیین لیالی رمضان و لیلۃ نصف شعبان براے قیام و وقت نصف آخر از شب و وقت ارتفاع شمس براے تہجد و اشراق و ایام بیض و ستہ شوال و روز عرفہ و عاشورہ و پانزدہم شعبان براے صیام و ماہ رمضان براے عمرہ و روز ہفتم از ولادت مولود براے عقیقہ و پنجشنبہ و دوشنبہ براے سفر و امثال آن از مواضعیکہ توقیت اوقات [illegible] ان ممکن نیست **وازانجملہ** ست تعیین امکنہ یا بطریق لزوم مثل تعیین مکان طاہر غیر مقابر و حمامات براے نماز و امصار براے نماز جمعہ و اعیاد و مساجد براے اعتکاف و مواقیت احرام و حرم و کعبہ و عرفات و منا و مزدلفہ و صفا و مروہ براے حج و عمرہ وغیرہ مساجد براے معاملات یا بطریق تکمیل مثل تعیین مساجد براے نماز فرض و عقد نکاح و بیوت براے نفل و تلاوت قران و مواضع مخصوصہ از حرمین براے دعا و مسجد جامع براے نماز جمعہ و صحرا براے نماز عید و استسقا و دفن اموات و مقابر براے تذکیر آخرۃ و استغفار براے اہل آن و مساجد ثلثہ براے سفر بسوے آن بجہت تحصیل منفعت آخرویہ و امثال آن از توقیتات مکانیہ کہ در کثرہ و تعدد و احصار مثل توقیتات زمانیہ ست **وازانجملہ** ست تعیین اعداد یا بطریق لزوم مثل اعداد رکعات در فرائض و اعداد صیام در فرائض

وکفارات واعداد مساکین درباب کفارت واعداد اشواط وحماره درباب حج واعداد شہود وضربات جلده درباب معاملات وحدود وتعیین ستہ حیض یا مدت ستہ ماہ یا چہار ماه وده روز یا مدت حمل برائے عدت یا چہار ماه برائے ایلا وپا ستہ روز برائے خیار وامثال آن یا بطریق تکمیل شل تعیین اعداد رکعات در نوافل و تسبیحات در ارکان نماز و بعد از فراغ آن و در صلوٰة التسبیح وہمچنین تعیین ستہ شوال وثلثہ در ہر ماه درباب صوم ورعایت عدد وتر جمیع عادات وامثال آن و توقیت عددی را ہم بر توقیت زمانیہ ومکانیہ ودر کثرت وعدم احصار قیاس باید کرد" اسی قسم کی کئی اور مثالیں آپنے صفحہ ۲۳ سے ۲۶ تک بیان کر کے فرمایا ہے وآنچہ در مقام عذر آن میگویند کہ ہر چند این امر محدث است اما مشتمل بر مصلحے از مصالح دینیہ است یا اصل آن در شرع ثابت ست اگرچہ خصوصیت مذکوره محدث باشد پس محدث این عذر امور مذکوره را ازحد بدعات خارج نمے گردانند آرے تحقیق آنکہ این بدعت حسنہ ست یا قبیحہ پس عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ در فصل ثانی مذکور خواہد شد" اور فصل ثانی مین آپنے عمدہ تفصیل و دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہہ بدعت قبیحہ ہے اور بدعت حسنہ شرع مین کوئی چیز نہین اور جو او ہو نے خاصکر اون اذکار اشغال صوفیہ کی نسبت (جنسے بحث ہو رہی ہے) فرمایا ہے وہ نمبر ۲ مین بصفحہ ۴۵ منقول ہو چکا ہے یہہ کچھہ مولانا مرحوم نے فرمایا ہے یہ اپکے متفردات واجتہادات سے نہین بلکہ اجلّہ اصحابہ وتابعین وآیمہ مجتہدین اور انکے اتباع متقدمین ومتاخرین سے منقول ہے اسکے اقوال کی تفصیل اون کتب ورسایل مین جو رد بدعت مین علماء ہندوستان نے تالیف کی ہین (جیسے تفہیم المسایل وصواعق الہیہ وغیرہ) مین منقول ہین ہم ان پرانے مباحث کو نئے سرے چھیڑنا نہین چاہتے جو ان مباحث کا شایق ہو وہ ان پرانی تالیفات کو دیکھے۔۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسمقام مین ایک صحابی کا قول بطور نمونہ نقل کرتے ہین حضرت ابن عمر رضؓ

عن نافع ان رجلاً عطس الی جنب عبد اللہ بن عمرؓ فقال الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ فقال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ و لیس ھکذا علمنا رسول اللہ علمنا ان نقول الحمد للہ علی کل حالٍ رواہ الترمذی ص ۱۱۰ جلد ۲ -

سے روایت ہے کہ انکے پہلو مین ایک شخص نے چھینک ماری تو کہا الحمد للہ و السّلام علی رسول اللہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہہ تو مین بہی بہت محلون مین کہا کرتا ہون ولیکن آنحضرت نے ہمکو اس محل پر یہ نہین سکہایا - بلکہ یون فرمایا ہے کہ ہم اس موقع پر الحمد للہ علی کل حالٍ کہین -

دوسری دلیل اور اِن دلائل کی تائید کا جواب اولاً یہہ ہے کہ جن باتون کو صحابہ کی اپنی خود تجویز کہی [illegible] ہین وہ سب انکی خود تجویزی نہین ہین انمین ایسی باتین بہی ہین جو آنحضرت کے ارشاد و تجویز سے ثابت ہین دیکہو وضو کے بعد دو رکعت نماز جسکو وہ آنحضرت سے ثابت نہین مانتے آنحضرت کے ارشاد سے ثابت ہے چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت عثمان رضؓ سے

عن عثمانؓ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یتوضاء رجل مسلم فیحسن الوضوء فیصلی صلوٰۃ الا غفرلہ ما بینہ و بین الصّلوٰۃ التی تلیھا (اخرجہ الشیخان) وفی روایۃ من توضاء مثل وضوئی ھذا ثم قام فرکع رکعتین

حدیث مروی ہے کہ مینے آنحضرت سے سُنا کہ جب کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرے پہر نماز پڑہے تو خدا تعالے اسکے وہ گناہ (جو اس سے پہلے نماز سے اوس وقت تک اسنے کئے ہین) بخش دیگا - ایک اور حدیث مین بہی ذکر آیا کہ دو رکعت پڑہے جسمین اسکو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لایحدث فیہما نفسہ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (اخرجہ الشیخان)

اسکو کچھہ دلمین خیال پیدا نہوا ہو۔

اور صلوۃ الضحیٰ (اشراق یا چاشت) (جسکی نفی مین وہ حضرت عائشہ کی روایت پیش کرتے ہین) خود حضرت عائشہ کی روایت سے آنحضرت سے ثابت ہے چنانچہ

عن معاذۃ انہا سألت عائشۃ کم کان رسول اللہ صلعم یصلی صلوۃ الضحیٰ قالت اربع رکعات ویزید ماشاء (مسلم ص ۲۴۹)

صحیح مسلم مین معاذہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت ضحیٰ کی نماز کتنی رکعت پڑھتے آپنے فرمایا چار رکعت اور اس سے زیادہ پڑہا کرتے۔

یہہ **حدیث** صاف ناطق ہے کہ حضرت عائشہ نے آنحضرت کو اشراق پڑھتے بچشم خود کبھی نہین دیکھا مگر آنحضرت کے اشراق پڑہنے کا آنحضرت سے سنکر یا کسی اور دیکھنے والے کے بیان سے انکو علم تہا اسواسطے انہون نے اس نماز کا کم کیا اہلیہ کا اپنی طرف سے اسکو بہر لیا تہا (چنانچہ حضرات مستدلین کے کلام کا فحوا ہے) امام نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین کہ حضرت

واما الجمع بین حدیثی عائشۃ فی نفی صلوتہ صلی اللہ علیہ وسلم الضحیٰ واثباتہا فہو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہا بعض الاوقات لفضلہا ویترکہا فی بعضہا خشیۃ ان تفرض کما ذکرتہ عائشۃ ویتاول قولہا ما کان یصلیہا الا ان یجیٔ من مغیبہ علی

عائشہ کی روایت نفی و اثبات مین تطبیق موافقت کی یہی صورت ہے کہ بعض اوقات آنحضرت یہ نماز اسکی فضیلت کی نظر سے پڑہتے تہے بعض اوقات بخوف فرض ہو جانے کے ترک کر دیتے حضرت عائشہ کے اس قول کے کہ آپ نہ پڑہتے تہے یہی معنے ہین کہ حضرت عائشہ او نکو نہ دیکھتی اسکی وجہ یہ ہے

مراد بحن

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان معناه ما رأيته كما قالت في
الرواية الثانية ما رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي سبحة
الضحى وسببه ان النبي صلى الله
عليه وسلم ما كان يكون عند عائشة
في وقت الضحى الا في نادر من الاوقات
فانه قد يكون في ذلك مسافرا
وقد يكون حاضرا ولكنه في المسجد
او في موضع اخر واذا كان عند
نسائه فانما كان لها يوم من تسعة
فيصح قولها ما رأيته يصليها
وتكون قد علمت بخبره او خبر
غيره انه صلاها او يقال قولها
ما كان يصليها اي ما يداوم عليها
فيكون نفيا للمداومة لا لاصلها

کہ وہ حضرت عائشہ کے پاس اشراق
کے وقت کم ہوا کرتے کبھی سفر مین ہوتے
کبھی مسجد مین کبھی کسی اور بی بی کے
گھر مین کیونکہ حضرت عائشہ کے گھر آنے
کا دن نو مین سے ایک ہوتا تھا اسلئے
اونکا یہہ کہنا صحیح ہوا کہ مینے بچشم خود نہین
دیکھا - مگر انہون نے انحضرت کے بیانسے
یا کسی اور کی روایت سے یہ جان لیا تھا کہ انحضرت
یہہ نماز پڑہا کرتے تھے یا اپکی یہہ مراد ہوگی
کہ آنحضرت ہمیشہ نہ پڑہتے اس صورت
مین مداومت کی نفی ہوگی نہ اصل کی -
اور ثانیاً یہہ کہ اگر ہم یہ مان لین کہ
وہ سبھی باتین صحابہ کی خود تجویزی اور
نئی نکالی ہوئی باتین ہین تو بھی آنحضرت
کی بعض ان باتونکو تسلیم کر لینے اور
قایم رکھنے سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اون باتون کے سوائے ہی جس قسم کی قیدین
اور خصوصیتین مطلق احکام شرع مین صحابہ یا کوئی اور شخص لگانا چاہے شرع
کی طرف سے اسکو اجازت ہے اور بدعت وصفیہ (جسمین شرعی امر کو کچھہ تغیر دیکر
ایک نئی صورت بنایا جاتا ہے) جایز و مباح ہے ان باتون کے تسلیم و تقریر سے
نہایت ہی ثابت ہوتا ہے کہ شارع نے ان باتون کو عام حکم ممانعت احداث
سے مخصوص و مستثنیٰ فرمایا ہے نہ یہہ کہ اس حکم عام کو بالکل مہمل و بیکار کر دیا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور مطلق شرع کو مقید کرنے اور احکام شرعیہ مین از خود کمی وبیشی کریگا - ہر ایک کو عام اختیار دیدیا ہے -

یہہ عام اختیار نہ آنحضرت کی سکوت یا (ان الفاظسے جوان موقعون پر آنحضرت نے فرمائے ہین) ثابت ہوتا ہے اور نہ اون خاص مواقع پر عام مواقع کا قیاس ہوسکتا ہے -

حضرت بلال کی نماز پر آنحضرت نے صرف سکوت فرمایا ہے یہہ نہین فرمایا کہ اسیطرح جس موقع پر تیرا دل چاہے اپنی تجویز سے نوافل یا کوئی ذکر ودعا مقرر کرلیا کر -

اس صحابی (نماز مین قل ہو اللہ پڑہنے والے) کو صرف یہہ فرمایا ہے کہ اسکی محبت نے تجھے بہشت مین داخل کردیا یہہ نہین فرمایا کہ ایسا ہی جہان تو چاہے [illegible] اور لفظ عام متضمن اختیار عام فرمایا ہے - -

ان خاص موقعون پر **عام** موقعون کا **قیاس** اسلئے نہین ہوسکتا کہ بجز ان خاص مواقع کے اور مواقع مین از خود کوئی بات نکالنے یا کسی شرعی بات مین کمی بیشی کرنے سے عام حکم ممانعت احداث مانع ہے - **پہر اس** حکم عام کے (جو نصوص† صریحہ سے ثابت ہے) مقابلہ مین قیاس کیونکر جایز ہوسکتا ہے - -

افسوس مدعیان خصوصیات رسمیہ کم توجہی کے ساتھہ الفاظ حدیث سے تمسک کرتے ہین اور یہہ غور نہین کرتے کہ جس حدیث سے ہم تمسک کرتے ہین وہ عام ہے یا خاص اگر وہ خاص ہے تو ہمارے مدعا پر اپنے

† ان نصوص کو دیکھنا ہو تو کتاب مستطاب اقتضاء الحق کا مطالعہ کرو -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

منطوق سے شاید ہے یا مفہوم سے اگر مفہوم سے شاہد ہی تو وہ کسی منطوق کے معارض و مقابل تو نہین ہے برآے خدا اب بہی ان باتون کو سوچین اور اگر ان باتون کیطرف توجہ ہو تو کتب اصول فقہ تالیف محدثین و فقہا کی طرف مراجعت کرین اتنی ہمت نہو تو ضمیمجات اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰ وغیرہ) جلد (۳) ہی کو پڑہکر اِن باتون سے واقف ہوکر اپنے استدلال پر نظر ثانی کرین ——

اور اگر وہ یہہ بھی نکر سکین تو وہ اپنے ھی خیالات کو ٹٹولکر سوچین کہ جن قیدون اور خصوصیتون کو وہ لوگ بدعت سمجہتے ہین اور اپنے مریدون سے (خصوصاً بیعت لینے کے وقت) اون بدعتون کو نکرنے کا اقرار لیتے ہین وہ کیون بدعت ہین - ؟

اون قیدون اور خصوصیتون مین اور انکی مجوزہ اذکار کی قیدون اور اور خصوصیتون مین کیا فرق ہے

کیا اون قیدون اور خصوصیتون کے لئے شریعت مین کوئی مطلق و بے قید اصل نہین - ؟

اگر ہے تو اس مطلق مین اپنی طرف سے وقتی اور عددی وغیرہ خصوصیات لگانے کے لئے حدیث بلال و حدیث قاری قل ہو اللہ و حدیث عائشہ کیون اجازت نہین دیتی - ؟

اور اگر یہہ دعوے ہے کہ اِن خصوصیات کے لئے کوئی مطلق اور بے قید اصل بہی نہین تو یہہ دعوے محض غلط ہے -

ہم اِس مقام مین بطور تمثیل چند ایسی خصوصیات کو ذکر کرتے ہین جنکی کچہہ نہ کچہہ مطلق اصل شریعت مین ثابت ہی اور یہہ لوگ انکو صرف وقتی و عددی وغیرہ قیود کی نظر سے بدعت قرار دیتے ہین -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مُردہ کے سوم وچہلم وجمعرات کی روٹیاں اور **شبرات** کا حلوی اسی قسم مین سی ہے اِس خصوصیات کو وہ اِسی نظر سے بدعت سمجھتے ہین کہ اس موقعہ پر اور اس ہیت اجماعی سے یہہ خصوصیات شریعت سے ثابت نہین ورنہ اِن خصوصیات کے لئے اپنی اپنی جگہہ پر کچھہ نہ کچھہ اصل شریعت مین موجود ہے۔

میّت کے لئے مطلق ایصال ثواب عبادت مالی باتفاق اہل سنّت ثابت ہے اور حدیثون مین صاف آچکا ہے۔ **تین** کا عدد بہت سی احکام شرعیہ مین ملحوظ ہے (کفارہ یمین اور ایام بیض کے روزہ تین دن ہین میت پر سوگ تین دن تک ہے وعلے ہذا القیاس) ایسا ہی **چالیس** کا عدد بعض مواقع مین ماخوذ ہین (حضرت موسٰی کو کوہ طور پر چالیس دن ٹھہرایا گیا ہے) جمعرات و شبرات کی فضیلت مین [illegible] آنحضرت کو پیارا تہا۔ مگر یہ لوگ اِن چیزون کے اِن مطلق اصلون کا لحاظ نہین کرتے اور ان خصوصیات کے لئے شریعت مین خاص اصل نہ ہونے کے سبب انکو بدعت قرار دیتے ہین۔

ایک طرفہ مثال (جسکو کوئی مسلمان بدعت نہین کہہ سکتا یہی حضرات اسکو صراحۃً یا کنایۃً بدعت کہتے ہین) فرضی نماز کے بعد ہاتہہ اوٹہا کر دعا مانگنا ہے۔

یہہ لوگ پانچون وقت نماز پڑہ کر ہاتہہ اوٹہا کر دعا نہین مانگتے اور اسپر یہی دلیل پیش کرتے ہین کہ اِس موقع پر آنحضرت سے ہاتہہ اوٹہا کر دعا مانگنا ثابت نہین ہے باوجودیکہ انکو اسبات کا علم واقرار ہے کہ **مطلق** دعا آنحضرت کے فعل و قول سی بلکہ خدائیتعالے کے ارشاد سی ثابت ہے اور **مطلق** نماز کا خا

دعا کا محل ہے اور دعا مین ہاتھ اٹھانا بہی مطلق اداب دعا سی ہی اور آنحضرت سی صدہا مواقع مین ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہی بایہمہ وہ ان اطلاقات کا کچھ لحاظ و اعتبار نہین کرتے اور صاف کہتی ہین کہ اسموقع پر آنحضرت سی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت نہین ہی اسی کے موافق انکارات دن (بڑون سی لیکر چھوٹون تک) عمل ہی ہم نہین جانتے اس دعا مین وہ مطلق نصوص پہ عمل کیون نہین کرتے اور اسکی مشروعیت کے لئے وہ یہہ کیون نہین کہتی (جیسا کہ خصوصیات اذکار مین وہ کہتی ہین) کہ خدا تعالے نے مطلق دعا کو مشروع کیا ہی اور یہہ شخص (جو فرائض کے بعد ہاتھ اٹھا کر مانگتا ہی) بہی دعا کرتا ہی۔

یہہ مثال (جو انکی شبانروزی عمل مین ہی انپر ہزار دلیل سی زیادہ سخت حجت ہے اُسمین اگر وہ انصاف سی غور کرین تو اسی سی اپنی اذکار مجوزہ (جنکو وہ دین اور افضل سمجھتی ہین اور وہ آنحضرت سی خصوصیت کی ساتھ مروی و ثابت نہین) بدعت ہونا یقین کرلین یا وہ ایسے تشددات کو (کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہی) چھوڑ دین مگر انکی [illegible] لیت کو دیکھکر مجھے امید نہین ہی کہ وہ ان باتون کو سمجھ سکین یا سمجھکر اپنی عندیات سی رجوع کرین مجھے زیادہ تر اون لوگون کی فہمائش مدنظر ہی جو باوجود دعوے اتباع سنت ان لوگون کے مرید و مقلد ہو رہے ہین وہ لوگ خدا کے لئے تہوڑی دیر انکی تقلید و باافراط محبت کو (جسکی نسبت آچکا ہے ”حبك للشئ يعمي ويصم“ یعنے ایک چیز کی محبت تجہے اندہا و بہرہ کر دیتی ہے) یکسو کرکے سوچین کہ کیا وہ بزرگوار ہیت اجتماعی دعا بعد الفرائض کو بدعت کہتے یا سمجہتے اور ان اطلاقات کا جو اس دعا کی نسبت شرع مین آچکی ہین لحاظ و اعتبار نکرتے ہین اور خصوصیات اذکار کو انکے اطلاقات کے لحاظ سے مشروع و افضل سمجہتے ہین متناقض القول نہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہین اسباب کو وہ خود نہ سمجہہ سکین تو اون علماء و مقتدا اون سے جنکا علم و اقتدا مسلم ہے پوچہہ لین آپنی اندہا دہند محبت و اعتقاد پر بہروسہ نکرین ایسا کرینگے تو انمین اور اون لوگون مین جنکو وہ پیر پرست سمجہتے ہین یا امامون کے مقلد خیال کرتے ہین کیا فرق ہوگا ؟۔ آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

تذییل

مین پہلے ہی بصفحہ (۴۵ و ۷۰) کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ جسقدر میرا اعتراض و انکار خصوصیات رسمیہ (خصوصیت گدی نشینی وغیرہ) پر ہے اسی صورت مین ہے کہ ان خصوصیات کو کوئی دین سمجہے اور افضل و موجب قرب و ثواب قرار دے (جیسا کہ ہمارے بعض معاصرین سمجہتے ہین) اور اگر ان خصوصیات کو اصل دین نہ سمجہا جاوے صرف ضرورتون اور عارضی سببون سے یا اتفاقیہ طور پر کام مین لایا جاوے تو ہمیں ہمارا اعتراض انکا نہین ہے مثلاً ایک شخص سورہ فاتحہ یا کوئی اور دعا ہر روز ایک سو مرتبہ پڑہتا ہی یا تلاوت کے لئے قران کا ایک پارہ یا سوا سیپارہ مقرر کرتا ہی اور اس تعین و خصوصیت کو دین نہین سمجہتا (یعنے اس خصوصیت عدد و مقدار کے عوض مین علاوہ اس اجر و ثواب کے جو مطلق دعا و تلاوت یا اور عدد و مقدار سے (جو اس سے بڑہکر ہو) متوقع ہے کچہہ اور اجر ثواب کی توقع نہین رکہتا صرف اپنی سہولت و ضبط کے لئے یہ تعین کرتا ہی اسکے حق مین یہ خصوصیت بدعت نہین ہے۔

یا کوئی شخص ایک ہی بزرگ کی صحبت کا التزام رکہتا ہی مگر اس التزام کو بحکم خدا و رسول واجب یا اولے نہین سمجہتا صرف اسوجہ معذوری سے کہ جہان وہ رہتا ہی وہان اور کوئی لایق صحبت و صاحب برکت نہین ہی یا اسکو کوئی ایسا نظر نہین آتا ہی اور وہ اور کسی کی صحبت سے فایدہ نہین اوٹہاتا) اسکی صحبت کا التزام رکہتا ہی تو اسکی حق مین یہ التزام بدعت نہوگا۔ وعلے ہذا القیاس۔

اب ہم اس بحث کو ختم کرتے ہین آیندہ اگر کوئی صاحب اسمین نکتہ چینی کرینگے تو ہم بہی کچہہ کہینگے ورنہ خیریت فقط

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کتابِ مستطاب

نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (جو عمل بالحدیث و اجتہاد کے لئے کافی ذریعہ ہے) آپ ہی کی توجہ سے آٹھ جلدون مین مصر مین چھپی ہے اور اب تہوڑی قیمت (عہ) پر ملسکتی ہے اور **فتح الباری** شرح صحیح بخاری تالیف شیخ الاسلام حافظ ابن حجر (جسکی نظیر کتب اسلام مین اسکے بعد پائی نہین گئی) جناب کی عالی ہمتی سے مصر مین طبع ہو رہی ہے۔ تہوڑے عرصہ مین انشاء اللہ تعالی وہ ہمدست عشاق اتباع ہوگی۔ **اسی قسم کی تالیف** واشاعت آپسے بقیہ علوم کے متعلق ہوئی ہے جسکی تفصیل و توصیف مین جولانی کرنے مین ہمارا اشہب قلم لنگ ہے اور عرصہ قرطاس تنگ۔

شائقین تفصیل آپکی کتب مولفہ کا حال آپکی فہرست مولفات (ملحقہ کتاب منہج الوصول اور آپکے تاج [illegible] ساتہہ بطور تقریظ شامل کی گئی ہین) سے ملاحظ فرماوین وہ میسر نہون تو ہمارے پرچہ سابق (نمبر ۴ جلد ۶) کو جسمین کسیقدر انکی تفصیل ہے مطالعہ مین لاوین اور انکو اشاعت کا مشاہدہ و تجربہ جس ملک اور جس شہر سے چاہین کرلین۔

آپکی تالیف بابرکت مین ایک خصوصیت جسکو آپکی کرامت کہین تو بیجا نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (جنکے سنت کے آپ خادم ہین) معجزہ خیال کرین تو ناروا نہین ایسے پائے جاتے ہین جو ایک عرصہ سے کتب مولفہ اہل اسلام سے مفقود ہے وہ یہ ہے کہ آپکی تالیفات آپکی حیات مین اور آپکے ہمعصرون مین مقبول و معمول بہا ہو گئی ہین اور اکثر علما ہندوستان۔ پنجاب۔ عرب۔ مصر۔ دمشق بیروت۔ بلغار یمن وغیرہ نے سر آنکہون پر رکہہ لی ہین۔ تلقتہا الاصفا ضل بالقبول وھبت علیھا قبول القبول اور یہ بات اور لوگون کی تالیفات مین ایک

مدت سے پائی نہین گئی انکی تالیفات انکے مرنے کے بعد اون لوگون مین جو انکے بعد پیدا ہوے مقبول ہوئی ہین انکے معاصرین نے قبول نہین کین اسی وجہ سے اور ان ہی لوگون کی نسبت یہہ مثل "المعاصرۃ اصل المنافرۃ" یعنے ہمعصری نفرت کی جڑہ ہے مشہور ہو رہی۔

اور جسقدر آپ سے احیاء سنت واقامت خیرات وحسنات اور ازالہ بدعات واخمال منکرات (جو لوازم ونتایج منصب دوم خیاب سے ہے) وقوع مین آئی ہے وہ بہی اکثر مجددین سابق سے بڑہکر ہے۔ ہماری قلم مین کہان طاقت اور ہمارے پرچہ مین کب وسعت ہے کہ ہم اسکی تفصیل کرسکین ولیکن بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ مشتے نمونہ از خروارے واندکے از بسیارے بطور تمثیل ایک فہرست کے ضمن مین ناظرین کی آگے پیش کرتے ہیں۔

فہرست رسوم حسنہ جنکو جناب نے قایم کیا ورسوم سیئہ جنکا آپنے ازالہ کیا یا ازالہ کے درپئے ہین۔

نمبر	رسوم	نمبر	رسوم
	رسوم حسنہ	۶	مساجد کی مصارف بہ نسبت سابق بڑھائے گئے
۱	علماء وفضلاء بہ نسبت سابق زیادہ ملازم وخیل پاتے ہیں	۷	اندھے اپاہج وغیرہ معذورون کی وظایف مقرر ہوئے۔
۲	طالبعلمون کی وظیفے بہ نسبت سابق بڑھائے گئے		
۳	یتیمون کی تعلیم کے لئے وقفی مدرسہ قایم ہوا	۸	رفاہ عام کے لئے شفا خانہ بڑھائے گئے اور اطبا زیادہ رکھے گئے
۴	قران پڑھنے والی لڑکیون کی وظایف مقرر ہوئے		
۵	سرکاری محل مین تلاوت قران بکثرت جاری ہوئی	۹	تالاب وکنوئین (جنکی بھوپال مین بہت حاجت ہے) کثرت سے کھدوائے گئے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نمبر	رسوم
۱۰	سڑکون وغیرہ مواقع ضرورت عام پر درخت لگائے گئے۔
۱۱	روشنی وصفائی شہر کا خرچ ریاست کے ذمہ کیا گیا۔ رعایا سے اٹھایا گیا۔
	رسوم بد جنکا ازالہ ہو چکا
۱۲	زناکاری عام شہر کسبیون کی شہر سے اخراج سے روکی گئی۔
۱۳	گانے بجانے کی تعلیم۔ تعلیم دینے والون کی اخراج سے روکی گئی۔
۱۴	ہیجڑون کا پیشہ سکھانا شہر سے روکا گیا۔ اور اکثر ہیجڑونکا شہر سے اخراج ہوا۔
۱۵	مسلمانون کو شراب خوری سے عام ممانعت ہوئی۔
۱۶	مسجدون کے قریب باجا بجانا (جو بیاہون شادیون مین لوگ بجواتے ہین) موقوف ہوا
۱۷	ریاست کے دربار سے سرود موقوف ہوا
۱۸	تعزیہ داری کی اکثر بدعات مہندی وغیرہ سے ممانعت ہوئی

نمبر	رسوم
۱۹	شادی و ختنہ کی رسوم خلاف شریعت کے بذریعہ اشتہارات عام ممانعت ہوئی۔
	رسوم بد جنکا ازالہ پیش نظر جناب ہے اور تدریجاً وقوع مین آنا چاہتا ہے۔
۲۰	ہیجڑون کا بازارون مین گاتے بجاتے پھرنا
۲۱	بعض اقوام اہل اسلام کی مستورات کا شادیون مین رات کے وقت زیب و زینت کے ساتھ سڑکون پر پھرنا۔
۲۲	آمدنی سایرات
۲۳	تعزیہ سازی اور اسکے متعلق رسوم
۲۴	حقوق چودہرایت ورقوم سود اہل اسلام
۲۵	شہر کے باہر کسبیون کا آباد رہنا۔
۲۶	آمدنی ابکاری وغیرہ مسکرات
	اسی پر صدہا اور نظایر کو ناظرین قیاس کرین جنکی تفصیل و بیان سے ہم قاصر ہین۔

نوٹ یہہ رسوم بد جنسے نواب صاحب بھوپال نے اہل اسلام بھوپال کو ممانعت کی ہے ان رسوم کی مانند ہین جنسے گورنمنٹ انگلشیہ بھی اپنی رعایا کو مانع رکھتی ہے (جیسے قمار بازی، ننگے پھرنا، مردون کو ہیجڑا بنانا وغیرہ وغیرہ۔

مراد بخش

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اِن اوصاف کمال نواب صاحب (احیاء سنت و مراسم حسنات و اشاعت علم و ازالہ منکرات) کا اوصاف مجددین سابق الوصف سے اور انکے عیوب و خطاؤن (بقول معترضان تصویر پر انعام دینے یا اسی قسم کی اور باتون) کا عیوب و خطاؤن مجددین سابق سے مقابلہ و موازنہ کرین پہر انصاف سے داد دیکر فرماوین کہ نواب صاحب ممدوح منظر اوصاف کمال مجددین سابق الوصف کی نسبت مجدد کہلانے کے زیادہ مستحق ہین ہین۔ ؟ -

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۶۱

نواب بہوپال کی اِن رسوم مین مداخلت و ممانعت کیکے مذہب اور واجبی آزادی مین بے جا مزاحمت و ناجائز دست اندازی (جو اصول سلطنت برٹش گورنمنٹ کے مخالف ہے) نہین ہے بلکہ اسمین اون لوگون کے مذہب کی (جنکو ان رسوم سے روکا گیا ہے) عین تائید و پیروی پائی جاتی ہے

نواب صاحب نے اِن رسوم بد سے صرف مسلمان رعایا کو روکا ہے سوا اونکے مذہب مین ان رسوم کا نام و نشان پایا نہین جاتا بلکہ صاف ممانعت آچکی ہے۔ زنا۔ شراب خوری [illegible] (جیسا اسلام کہتے ہین) خیال ہیز بہی مذہبی رسوم نہین ہین ایسا ہی عوام سنیون کا تعزیہ بنانا یا مہندی لکالنا (گو انکے خیال مین مذہبی رسم ہو مگر انکے علماء بلکہ محقق علماء شیعیہ کے خیال مین) بہی مذہبی رسم نہین ہے اور اصل مذہب اسلام مین اسکی کہین ہدایت نہین۔ پہر نواب صاحب کا اِن باتون سے سُنی مسلمان کو روکنا مذہبی دست اندازی کیونکر ہو سکتی ہے؟

مذہبی دست اندازی تب ہوتی جب ہند و یا عیسائی رعایا کو وہ اونکی مذہبی رسوم سے روکتے۔ یا انسے رسوم اسلام جبراً اتباع کرواتے۔ بلکہ غور سے دیکہا جاوے تو ایسی رسوم بد (مبدء شر و فساد) مین دست اندازی (اُنکا مذہبی رسوم ہونا مانا ہی جاوے تو) بے جا مزاحمت و واجبی آزادی مین دست اندازی و اصول سلطنت برٹش گورنمنٹ کے مخالف نہین ہے برٹش گورنمنٹ نے خود بعض ایسی رسوم مین (جنکو اپنے خیال مین بد اور مبدء شر سمجہا ہے گو وہ کسی قوم کی مذہبی رسم ہی کیون نہ کہلاتی ہون) دست اندازی کی ہے اور یہہ بات خلاف اصول سلطنت نہین سمجہی گئی دیکہو ستی ہونا ہندون مین ایک قدیم مذہبی رسم سمجہی جاتی ہے + اور تپسیا کرکے (بہوکہی رہکر یا آگ کی تپش مین جلکر)

+ گو حقیقت مین یہ رسم مذہبی نہ ہو اور انکی کتاب مین اسکی ہدایت نہ ہو۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اورانکی عیوب و خطا عیوب مجددین سابق سی بڑہکر ہین کہ وہ اون عیوب کے سبب اس رتبہ سی باوجود استحقاق و مقتضی محروم رہین ۔

اور یہ بہی فرماوین کہ ہمنے اور ہماری ہمعصر علماء نے جو نواب صاحب کو (انکے اوصاف کمال کی نظر سے) مجدد کہا ہے اور انکی عیوب و خطاؤ نکا (ناحق انکے ذمہ لگائے جاتے ہون خواہ واقعی انمین موجود ہون) اس خیال سی کہ مجدد ہونے کے لئے معصوم ہونا کسیکی نزدیک (بجز اہل تشیع) شرط نہیں

خودکشی کرنا بعض ہندون مین مکتی (نجات) کا سبب سمجہا جاتا ہی اور بردہ فروشی عموماً مسلمانون مین ایک مذہبی رسم ہے اور چور کا ہاتہہ کاٹ دینا اور زانی کو قتل کی سزا دینا ذی اختیار مسلمانون کا اعلی مذہبی فرض خیال کیا جاتا ہے مگر انگریزی سلطنت مین اور جہانتک اسکا اختیار و تعلق ہے ان رسوم پر کوئی ہرگز عمل کرنے نہین پاتا ان رسوم مین گورنمنٹ کی مداخلت و مزاحمت کا یہی سبب ہی کہ گورنمنٹ ان رسوم مین اپنی خیال پر شر و فساد دیکہتی ہے اور [illegible] نہیں ہیں جبکہ

پس اگر کسی مسلمان ذی اختیار نے کسی رسوم بدمعمولہ اہل اسلام (جیسے زناکاری و شراب خوری) کو بد و مستند فساد سمجہا اور بنظر مصلحت عام و اصلاح انتظام اس سے اپنے ماتحت مسلمانون کو روکدیا (گو اپنی خیال مین کوئی ان باتون کو مذہبی رسم سمجہہ لے) تو اسمین بے جا مزاحمت و ناواجبی مذہبی دست اندازی کہان پائی گئی جو جائے کہ وہ رسوم درحقیقت مذہبی رسوم ہون مذہب ان رسوم سی خود مانع ہو ۔

بعض متعصب یا پالیسی گورنمنٹ سی ناواقف انگریز ایسی مسلمانون کو (جو اپنے حد اختیار مین اپنے ہم مذہب اقوام مین مذہبی رسوم کو جنکے گورنمنٹ مانع نہین جاری کرنا اور ان رسوم کے مخالف رسوم سے روکنا چاہتے ہین) حقارت کی نظر سے دیکہتے ہین اور متعصب خیال کرتے ہین مگر جو خود تعصب سی خالی ہین) اور پالیسی گورنمنٹ سی خوب واقف ہین (جیسے ہمارے ہر دل عزیز فیاض ویسرائے گورنر جنرل لارڈ رپن بالقابہ ہین (خدا اونکو اپنی مرضیات کی توفیق بخشے) وہ ایسے مسلمانون کو پکا دیانت دار اور گورنمنٹ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اس قسم کے عیوب مجددین سابق مین بھی پائے گئے ہین لحاظ واعتبار نکیا تو اسمین ہمنے کونسی آیۃ یا حدیث یا اجماع امۃ یا تعامل سلف کا خلاف کیا اور کیا گناہ ہمسے ہوا ۔ ؟

شاید ہمارے معترض ہمسے اسبات پر آشفتہ خاطر ہون کہ ہمنے صرف نوابصاحب ہی کو مجدد کہا ہے اور علماء وقت خصوصاً معترض کے ہموطنون (لکھنو والون) کو مجدد نہین کہا ۔

اسمین ہمارا **عذر** وجواب یہ ہے کہ ہمنے وہ مضمون (جسمین نواب صاحب کو مجدد لکھا ہے) بالاستقلال مجددون کے بیان مین نہین لکھا کہ اسمین مجددین لکھنو وغیرہ کا بھی ذکر آجاتا اور تو کسیکا ذکر کیا ہوتا ہمنے اپنے شیخ حجۃ الخلف بقیۃ السلف مولانا **سید محمد نذیر حسین** محدث دہلوی کا ذکر بھی نہین کیا اور اگر وہ مضمون مجددون کے بیان مین ہوتا تو ہمسے اپنے شیخ کا جنکو ہم اسوقت اول درجہ کا مجدد جانتے ہین کیون چھوٹتا آیندہ ہم اگر مجددون کے بیان وتعداد مین کوئی مضمون لکھینگے تو اسمین ہم مجددین لکھنو وغیرہ کا نام بھی ضرور درج کرینگے ۔ بشرطیکہ ہمارے معترض ہمکو انکے اوصاف کمال بتادین جیسے ہمنے نوابصاحب کے اوصاف نقل کیے ہین ۔

تفصیل شق اول

(یعنی نواب صاحب کا انعام نہ دینا)

ہمنے جس روز وہ اخبار جسمین نوابصاحب پر یہ نکتہ چینی (کہ انہون نے تصویر پر انعام

ورعایا کا پورا وفادار خیال کرتے ہین اور وہ خوب جانتے ہین کہ جسکو خدا کا مذہب کا پاس نہین اسکو دنیا کے حکام کا رعایا کا کیا پاس ہوگا اور جو خدا کا مذہب کا ایکا مطیع ہوگا وہ دنیا کا حکام کا رعایا کا بھی سچا وفادار رہیگا وحق شناس ہوگا ۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دیا یا دلوایا ہی) کی گئی اور ہمپر یہ چٹکی (کہ ہمنے انکو ایسی حالت کے ساتھہ مجدد کہا ہی) لی گئی ہی پڑہا تو اسی دن فوراً خط متضمن دریافت اصل حال روانہ بہوپال کیا۔ وہانسے یہہ جواب آیا کہ یہ خبر بالکل بے اصل و پوچ ہی۔ نوابصاحب نے کسی مصور کو انعام نہ جیب خاص سے دیا ہی نہ سرکار سے دلوایا ہی ایک لکہنو کے مصور نے ایک اہلکار ریاست (نایب مدار المہام) کے ذریعہ سے سرکار سے انعام پایا ہی نوابصاحب کو اس کارروائی کا علم بہی نہیں ہوا چہ جاے کہ انکی رضا یا سعی پائی گئی ہو اب ہمارے دوست معترض موت کو۔ قیامت کو۔ قریب سمجہہ کر اور آیۃ لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا [*] اور حدیث کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع [*] پیش چشم رکہکر انصاف سے فرماوین کہ اس کارروائی (انعام مصورین) نوابصاحب کا کیا دخل ہی اور اسمین انپر یا ہمپر کیا الزام۔

آپکی تصویر عام کا جا بجا [illegible] ہی انکی اختیار و اختیار سے نہیں ہوا تصویر کشی تو دربار قیصری مین ہوئی تہی جہان اور نوابون اور راجگان وغیرہ کی بہی فوٹوگراف مین تصویرین اوتاری گئی تہین اسمین نوابصاحب کی بے اختیاری مخفی نہیں ہی ناظرین و معترضین خود خیال کرسکتے ہین کہ نوابصاحب اس مجلس سے اوٹہہ سکتی تہی یا تصویر اوتارنے سے منع کرسکتی تہی۔

اور تاج محل مین اس تصویر کا رکہا جانا بیگم صاحبہ رئیسہ کے حکم سے ہوا ہی نوابصاحب اسمین بہی ہرگز ہرگز راضی نہیں ہین۔ وہ تصویر کہنچی یا کہنچوانی یا اختیاراً [‡] گہر مین رکہنے کو

[*] جسکا تجہے علم نہوا اسکے پیچہے مت لگ کان آنکہ اور دل سب سے سوال ہوگا۔
[*] آدمی کو جہوٹہا ہونے یا جہوٹ بولنے کے لئے یہی کافی ہی کہ جو سنی بات (بلا تحقیق) کہدے۔
[‡] اختیاراً کی قید اسلئے لگائی گئی ہی کہ بلا اختیار تو اسوقت تمام ہندوستان بلکہ عربستان وغیرہ اسلامی بلاد مین کوئی گہر کسی مقدس سے مقدس (مولوی صوفی ولی متقی) کا بہی ایسا نہ ہوگا جسمین بے اختیار تصویر موجود نہو آج کل اکثر اشیاء ساخت یورپ و یورپین اشخاص (روپیہ پیسہ ٹکٹ لمپ چہتری کپڑہ وغیرہ وغیرہ)

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بہت برا جانتے ہین یہہ بات ہمکو ایک خاص مراسلہ سے معلوم ہوئی ہے۔
اسپر اگر کوئی سوال کرے کہ نوابصاحب کو (بیگم صاحبہ) رئیسہ سے
ایسا تعلق ہے کہ اسکے ذریعہ سے وہ جو چاہین ریاست مین کر ڈالین پہر وہ رئیسہ کو ایسے
امور سے کیون مانع نہین ہوتے تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ باوجود اس تعلق کے آخر محکوم
ریاست ہین بااختیار حاکم نہین ہین کہ جو چاہین فوراً کرا دین۔ ہان حسب موقعہ و مقتضاے
مصلحت نیک صلاح دینے کا حق و منصب رکہتے ہین سوا نہون نے بہت موقعہ پورا کیا بیسون منکرات
کو ریاست سے ہٹایا جسکا نمونہ فہرست مین بتایا گیا ہے اور ہنوز کئی منکرات باقی ہین جنمین یہ
امر حسب سے بحث ہے بہی داخل ہے انکے ازالہ کے وہ فکر مین ہین خدا نے چاہا تو توفیق کو بڑہایا
تو رفتہ رفتہ ان سبہی منکرات کا انقلاع ہوگا اور بہوپال "بلدۃ طیبۃ و رب غفور" کا مصداق
ہو جائیگا۔ اسوقت تک جسقدر ریاست بہوپال سے منکرات کا ازالہ ہوا ہے
یہ ہی جناب عالی کی [illegible] اہل اسلام کا تعلق انکے مدعیان
ہمسری کو کسی ریاست سے حاصل ہو تو ہمکو امید نہین کہ انسے اسکا عشر
عشیر بہی ہو سکے بلکہ یہہ خوف ہے کہ انکو ایسے منکرات مین رئیسون
کے تابع اور شامل حال ہونا پڑے　یہ آپ ہی کا کام تہا جو تہوڑے
عرصہ مین۔ کر دیکہایا۔ هذا ما اعتقد فيه و احسبه والله حسيبه
وهو بكل شئ حسيب۔

یہہ مضمون گویا تتمہ مضمون نواب صاحب بہوپال اور انکی بابرکت "تالیفات" کا بقیہ
ہے۔ اسوجہ سے اسمضمون کا ما بقی مستقل طور پر لکہا نہین گیا۔

تصویر سے خالی نہین کسی مقدس و متقی کے گہر مین اور کچہہ نہوگا تو دیا سلائی کا بکس بہی نہوگا وہ بہی تصویر کر
خالی نہین ہماری معترض (مولوی صاحب) کا کارخانہ اخبار ہے علاوہ تصویر دار اخبارون اور کتابون کی کاغذ کی رم بہت ایسی نکلینگے
جنپر کتون و بلیون کی تصویرون کی ٹکٹ لگی ہوگی اس سے ضرور ماننا پڑیگا کہ اضطراراً بلا اختیار تصویر گہر سے رکہنی سے کوئی شخص
بچ نہین سکتا یہان بحث کہ کونسی تصویر گہر مین رکہنی جائز ہے کونسی جائز ہے بالفعل ابہی معلوم ہوتی ہے جب کوئی یہہ بحث شروع
کریگا کہ جو تصویرین ہمارے گہر دیکہے ہین وہ جائز ہین اور جو بہوپال مین ہین وہ ناجائز ہین تو اسوقت ہم اس امر مین بحث کرینگے

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ

ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ اُنکو کوئی دشمن اُنکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون ہے اسلئے کہ معرکۂ حال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی وجانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اُسکے جواب مین جناب لارڈ رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطۂ خط شکریہ بیگمصاحبہ کا مع اپنجانب ظاہر فرمایا۔ اسیطرح دیگر ریاستہائے ہند نے بھی اظہار خیر سگالی کا کیا اور فتح مصر کی سب کو خوشی حاصل ہوئی۔ الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالی برٹش گورنمنٹ کو یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان رعایاے ہند وریاستہائی ہندمین کوئی بدخواہ اس دولت عظمیٰ کا نہین ہے اور جن مسلمانان ریاستہائے وغیرہ پر دشمن اُنکے تہمت وہابیت لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض امرا مسلمین بھی جو بسبب ایسی [illegible] غلط کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس راہ رسم سے بالکل بری ہین بہوپال سے بہت پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یاردن نے وہابی ٹھہرایا تھا اسلئے کہ اُنھون نے بعض رسوم فتنہ انگیزی کو اپنی ریاست سے یکقلم موقوف کرادیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بہوپال اور متوسل اُسکے خواہ اخوان ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چھوٹے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ ہیں اور یہہ ریاست اس امر مین فایق ہے سب ریاستون پر لیکن مفسد لوگ جسکو جو چاہتے ہین کہدیتے ہین سو یہ رسالہ اُن غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلاوجہ دشمنون کی تہمتون مین پھانسے جاتے ہین اور جو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی سے کبھی محل عتاب و خطاب حکام ٹہرجاتے ہین ۔ مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتًا فوقتًا اس باب مین قلم اُٹھاکر کچھہ کچھہ لکھا پڑہا مطابق اپنے فہم اور استعداد کے لکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تھی اور جو حکم مفتی بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہی اسکی کشف ماہیت جسطرح اس رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و گمان غیر واقع جو گاہ گاہ بعض حکّام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا و یکدیگر سے راہ پاتا ہی ہرگز پیرامون خاطر عاطر انکے نہوتا اور ایکطرح کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول سی حکام عالیمقام اور رعایاے مطیع دونو کو حاصل ہو جاتی ۔

اِس رسالہ کے دیکھنے سی یہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جائیگی کہ تہمت وہابیت کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض غلط اور براہ عداوت ہی ٭ ٭ ورنہ اسکا سبب خصوصًا ریاست ہائے اسلامیہ ہند مین نکوئی وہابی مصلح اور انکا مذہب ظاہری ہے اور نہ کوئی بدخصال اپنے حاکم آزادگی بخشش امن خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاوے کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہی اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پاے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خُدا کی ۔ جو لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگاکر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین ۔ لیکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا جہوٹونکو روسیاہ کرتا ہی حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال اِس رسالہ مین پہلے اس سی کہ مین ترجمہ عبارت متعلّقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنی کتب مولفہ قدیمہ سی تحریر کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اِس دار فانی وغیرہ کے لکھتا ہون جو طریقہ اہل اسلام پر اور مورخین کے کلام سے ثابت ہی پہر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علیحدہ مین پہر سرگزشت

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مختصر اپنے آخر رسالہ مین جو ایک سبب اصلی تالیف اس مقالہ کا بھی ہے لکھون گا اور سرکار عالیہ برٹش کے انصاف و قدر شناسی کا منتظر رہون گا اسلئے کہ جس طرح اِس رسالہ سے بیجرمی متہمان وہابیت کی اور تحقیق اس لقب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالیمقام ہے ثابت ہوتی ہے - اسیطرح اُن جاہلون مفسدون کیواسطے جو ہر وقت ہر خرفشار و ہئشت و مشت مین جہاد کا نام لیکر فساد کو تیار ہو جاتے ہین ایک تازیانہ اسلامی ہے حق تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین"

یہ دیباچہ کی عبارت ہے اسکے بعد جو مقدمہ بیان ہوا ہے اسمین عالم کی ابتداء آفرینش کے حالات ہین اِس مقدمہ کے بعد اسکی پانچ فصلون مین ان مسایل کے نقل و تفصیل ہے جو مسئلہ جہاد اور معنی وہابیت کے متعلق نواب صاحب کے قدیم تالیفات رسالہ الرائد مطبوعہ ۱۲۹۰ھ و موائد العوائد و روضہ خضیبہ وغیرہ) مین پائی جاتی ہے اور اسکا ماحصل اشاعة السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد ۸ مین (جسکو کاتب نے غلطی سے جلد ۸ لکھدیا ہے) منقول ہوچکا ہے - پھر اسکی فصل ششم مین آپ کی کتاب تاج مکلل سے وہ بیان نجد کے تاریخی حالات اِس عبارت و الفاظ سے بیان ہوئے ہین -

یہہ کتاب عربی زبان بطور تاریخ ہے اسمین سے جن کے حالات یہان لکھنا ضرور ہین اُنہین سے اول ابن سعود ہین نام اُن کا محمد ہے نجد کے رہنے والے تھے آثار الادہار مین مذکور ہے کہ وہ ایک مشایخ عرب عنزہ مین سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اسمین یہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تھے اور اُنکو عرب مین وائل اور تغلب اور شمران قبیلون سے قرابت تہی اور نہایت خوش خلق اور سخی اور عاقل تھے اور دادا اُنکے سعود اپنے گھر کے سردار تہے کہ وہ درعیہ مین اپنے قبیلہ مین بود و باش رکھتے تھے اور ابن معمر کے عاملون مین تھے جو حاکم تہا عیانہ کا اور جب محمد بن عبد الوہاب نے اپنی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دعوت وہابیت ظاہر کی ۔ قرامطہ اُن سے بگڑے اُنہون نے ابن سعود کے پاس
جاکر پناہ لی ابن سعود نے اُن کی دعوت قبول کی اور مدد پر کہڑا ہوا محمد نے وعدہ
کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہوجاویگا اور یہہ معاملہ ۱۱۶۰ء کا ہے پہر ابن سعود نے عبد الوہاب کی
کی بیٹی سے نکاح کیا اور اُسکے قبیلہ کے بہت لوگون نے محمد بن الوہاب کی دعوت
قبول کرنے مین اُسکی موافقت کی اور دعوت وہابیہ اُن کی بلاد مین پہیل گئی اور
اس طرف کے بہت لوگ اُن کے تابع ہوگئے اور ابن سعود کا غلبہ روز افزون ہونے
لگا اور اتباع اُسکے بہت ہوگئی اور ابن دعاس سے اور اس سے لڑائی ہوئی اس لڑائی
مین ابن دعاس نے شکست کہائی اور وہان سے قطیف کو جاکر مرگیا اس وقت مین
ابن سعود کی حکومت وولایت جمیع بلاد نجد پر جو جنوب واقع تہی بخوبی ہوگئی اور کام اُسکا
ترقی پر ہوا اور اُس نے تجویز کی کہ سایر بلاد نجد پر حاکم ہوجاوے اور عراق عرب پر
چڑہائی کی اور فتحیابی [illegible] قصیم اور احساء [illegible] کا قصد کیا اور یہہ ملک
سب اُسکی زیر فرمان ہوگئے اسکے بعد وہ مرگیا اور اپنے بیٹے کو بڑی سلطنت پر چہوڑ
گیا یعنے سعود کو اور سعود نے اُس سلطنت کا اہتمام وبندوبست خوب کیا اور بڑے
بڑے کام کئے اور عبد الوہاب کے بیٹے محمد نے جو اُن سے وعدہ کیا تہا کہ تو حاکم
تمام بلاد نجد کا ہوجاویگا وہ پورا ہوا اور قریب کے لوگ اُس سے ڈرنے لگے اور اسکی مقابلہ
اور محاربہ سے خوف کرنے لگے اور یہہ شخص عالی ہمت اور صاحب شجاعت ہوشیار
ذی فراست تہا اور بڑا ادیب اور خوش خلق وخوش گفتار تہا اور درعیہ کو اُس نے خوب
آباد کیا اور بہت سی مساجد اور محل تعمیر کئے اور لوگ اُس سے اُنس کرتے اور اُسکی صحبت
سے بسبب حسن اخلاق اور خوبی گفتار کے محظوظ ومسرور ہوتے تھے اور اپنی رعیت
پر ظلم وتعدی اور خونریزی گوارا نکرتا تہا بلکہ نرمی اور حلم سے اُنکے ساتھ پیش آتا پر دعوت
وہابیت پہیلاتا تھا اور باگ اختیار دین کی عبد الوہاب کے ہاتھ مین دے رکھی تہی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور ملقب بلفظ امیر تہا اور اُسکی وفات سنہ ۱۷۹۱ء مین ہوئی سن میلاد سے تخمیناً انتہی یہ کتاب جسکی یہ عبارت ہے تصنیف عالم مذہب عیسائی کی ہے بیروت مین طبع ہوئی اس میں محمد بن سعود اور اُسکے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا سنہ اور حال ضبط کیا ہے۔

(۲) دوسرے عبد العزیز بن محمد بن سعود آثار الادہار مین لکھا ہے کہ محمد اُن کے باپ نے انکو خلیفہ کیا اور یہہ اپنے باپ کے رویہ پر چلتا رہا امور سیاست مین قدم بقدم اُسکے رکھتا رہا اور وہابیت کے پہیلانے مین بہت کوشش کی اور ہمیشہ لڑائیون اور سخت سخت کامون مین مشغول رہا اور یہہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور صاحب سطوت و شجاعت تہا اور خلیج عجمی سے حجاز تک سب لوگون نے اُسکی حکومت اور امارت قبول کی اور جب اپنی اطراف کی حکومت مین خوب مضبوط و مستقل ہُوا اور قبایل عرب اور ممالک حجاز کے لیے مستعد ہوا [illegible] اور نوبت بجنگ جدل پہنچی اور یہہ لڑائی سنہ ۱۷۹۲ء میلادی مین یا سنہ ۱۷۹۴ء مین واقع ہوئی اور ایک مدت تک جاری رہی اور چند ماہ کے بعد فرقہ وہابیہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر غالب ہوگئے اور عبد العزیز نے قطیف کا قصد کیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا پہر بحرین کا قصد کیا اور اسپر فتحیابی اور جزایر قریبہ پر وہان کے مسلط ہوگیا اور خلیج فارسی اور خلیج شرقی کے لوگون نے اُسکی اطاعت اور امارت قبول کی پہر لشکر اُسکا عمان کو روانہ ہُوا اور جب عمان مین داخل ہوا وہان کے حاکم سعید نے ہزیمت پاکر مسقط کو بہاگا اور وہان قلعہ مین متحصن ہُوا عبد العزیز کے لشکر نے اُسکا مسقط تک تعاقب کیا اور وہان قلعہ کو جاکر ایک مدت تک گہیرا اور اس محاصرہ مین سعید نے عاجز ہوکر صلح چاہی غرض ان دونون مین صلح ہوئی اور سعید نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہہ اقرار ٹہرا کہ وہابیون کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد مین مقرر رہے اور وہابی اُن دنون دیا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بصرہ اور اسکی اطراف مین قبائل عرب کو لوٹتے تہے اور ۱۷۹۷ء تک اُنکی یہی کیفیت رہی اور اُسی سال سلیمان پاشا والی بغداد نے ایک لشکر کثیر الاعداد ظفر اور بنی شمر اور منتفج کے لوگون سے جمع کرکے عبد العزیز کیطرف روانہ کیا اور اُس لشکر نے درعیہ کیطرف توجہ کی اور راہ مین احسا کیطرف مُلتفت ہوا اور احساء کے قلعہ کا ایک مہینہ تک محاصرہ کیا اور وہان کے حاکم نے عبد العزیز کو خبر کی وہ نجد سے بافواج گران فوراً چڑہ دوڑا اور سلیمان پاشا اور عبد العزیز کے درمیان صلح ٹہری اور چہہ برس تک اُسی صلح پر دونون قایم رہے اور سلیمان پاشا بعد تقرر صلح کے پہر بغداد مین لوٹ گیا اور عبد العزیز نے ۱۸۰۱ء مین مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر تیار کرکے روانہ کیا اور اُسکے مقدمہ یعنی پیش خیمہ مین آپ ہی نکلا اور فرات کے کنارہ سے اُسکا گذر ہوا اور قومیط کے لوگون نے اُسکی اطاعت ڈرکر قبول کی اور بہت غلام اور تحفہ [illegible] لشکر مین سے کچھہ لوگون کو زبیر اور سوق شیوخ اور سماوہ کیطرف روانہ کیا کہ اُن ملکون کو فتح کرین اور آپ مشہد علی رضی اللہ عنہ مین پہنچا اور اسکا محاصرہ کیا اور حاکم وہان کا ایک مدت حصار مین متحصن رہا پہر بعد فتح حصار کے عبد العزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہان جاکر خون ریزی اور غارت کا بازار گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹ والون پر مباح کردیا وہان کی آبادی اکثر ویران ہوگئی اس جنگ وجدل کے بعد جب درعیہ کو لوٹا والی بغداد نے ایک لشکر عثمانیہ کا اُسکی طرف روانہ کیا اور عبد العزیز نے ایک تہوڑی مسافت پر درعیہ سے باہر اُس لشکر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ وقتل کے اُسکو درہم برہم کردیا اور اُسی سال مین غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی عبد العزیز نے دوسرے سال ایک لشکر تیار کرکے طایف کو بہیجا اور اونہون نے وہان قتل وقمع کے بعد فتح پائی اور کربلا کیطرح وہان بہی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

...تل عام کیا اور اموال اُن کے لوٹ لیے اور اسی سال مین قنفذہ کو جو سات دن ...راہ پر جدّہ سے جنوب کیجانب واقع ہے فتح کیا ۱۸۰۳ مین عبد العزیز نے ایک لشکر وہابیون کا تیار کر کے اپنے بیٹے سعود کو اُسکا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا وہ لشکر مکّہ مین پہنچا اُس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کر کے تین مہینے تک اُسکے حصار کا مقابلہ کیا اہل مکّہ کا توشہ تمام ہو گیا ناچار اونہون نے اسکی اطاعت قبول کی اور غالب شریف مکہ مغلوب ہو کر جدہ کو روانہ ہوا اور سعود بن عبد العزیز مکہ مین نیسان+ مین داخل ہوا اور وہان کے لوگون کے ساتھ بہت رعایت اور مدارات کی اور اس مقام کے آداب و تعظیم کو بخوبی بجا لایا اور بعضون نے لکھا ہے کہ وہان کے سردارون اور شریفون کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کر دیا اور دعوت وہابیت قبول کرنے کو لوگون پر جبر کیا پھر وہان سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اس کا گیارہ روز محاصرہ رہا۔ غالب شریف نے اُسکی اطاعت قبول کر کے بہت سے اموال بطریق تحفہ اسکو پیشکش کئے اسی اثنا مین عبد العزیز مقتول ہوا اور کیفیت اسکی قتل کی یہ ہے کہ اُسی سال کے وسط مین وہ ایک دن نماز مین مشغول تھا ایک مرد شیعی نے جو فارس کا تہا اور نام اسکا عبد القادر تہا اوس نے عبد العزیز پر حملہ کیا اور دو نوشانون کے بیچ مین ایک تلوار ماری کہ اُسکے زخم سے وہ زمین مین گر گیا اور خون مین لوٹنے لگا اور لوگ اس قاتل پر دوڑ پڑے اپنے نیزے لیکر اور اسکا سارا بدن نیزون سے چھید ڈالا باقی رہا سبب قتل سو مورخین یون بیان کرتے ہین کہ۔ بادشاہ فارس نے ابن سعود کو اسلئے مروا ڈالا کہ اُس نے بلاد قطیف اور جزایر بحرین کو اُسکی ولایت سے چھین لیا تہا اور مشہد امام حسین کو برباد کیا تھا اور اُس سے لڑنیکی طاقت نہ تھی سو اسطرح فریب سے موسے عبد القادر کے ہاتھ سے قتل کروا دیا عبد القادر پہلے درعیہ مین آیا اور بڑی دینداری اور زہد و عبادت ظاہر کی اور مساجد

+ رومیون کے مہینون سے ساتوین مہینے کا نام ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین مشغول بعبادت رہتا تھا یہان تک کہ اپنے مقصود پر فایز ہوا- ابن سعود بہی نماز کا پابند تہا کہ ہر نماز اپنے وقت مین ادا کرتا تہا اور یہی شان اور علماے وہابیہ کی بہی تہی اور بعضون نے کہا کہ عبد القادر مذکور نے عبد العزیز کو اپنے عیال کے عوض مین قتل کیا کہ وہ اسکی تلوار سے کربلا مین مارے گئے تھے عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو خلیفہ کیا تمام ہوا مضمون آثار الادہار کا-

(۳) تیسرے سعود جو بیٹا عبد العزیز کا ہے جب اپنے باپ کی جگہہ پر بیٹھا سنہ ۱۸۰۴ء مین اسکا حال آثار الادہار مین یون لکھا ہے کہ وہ کریم النفس عالی ہمت دانا و مضبوط اور ادیب اور عالم اور بہادر تہا اور اپنی عالی ہمتی سے بڑے بڑے کامون پر اقدام کرتا تہا اور اپنی بہادری اور شجاعت کے سبب سے بہ نسبت اور بہائیون کے باپ کو بہت پیارا تھا اور باپ نے اسکو کئی بار لشکرون کا سردار کر کے جابجا قریب بعید ملکون مین روانہ کیا تہا اور وہ بسرداری لشکر وہابیہ کئی جگہہ فتحیاب ہوا اور اسمین تدین اور حلم اور عدل بہت تھا ایسے خاص و عام اسکی طرف میلان رکھتی تھے اور اجرای احکام مین گویا ایک شمشیر برہنہ تہا اور مجرمون کو سخت سزا دیتا اور ابطال طلاق مین اوس نے بہت کوشش اور فریضہ رمضان کی حفاظت مین بہت سعی کی اور سعد ہمیشہ اسکا خادم رہا اُسکے ایام امارت مین اور موافق رہا اُسکی دولت مین یہانتک کہ جب سعد مر گیا اُسکے گہر والون مین ایک بلا پڑ گئی اور اُنمین پھوٹ ہو گئی اور وہ بڑی دولت والا تہا اور بڑے لشکر والا اور اُسکی ڈاڑہی اور مونچھون کے بال بہت گہنے تھے سواہل درعیہ نے اُسکا نام ابی الشوارب رکہا تہا اور اُسکی پہلی بیوی سے آٹھ بچے تھے اور دوسری سے تین اور جب اسکے باپ عبد العزیز نے انتقال کیا اُسوقت سعد حجاز مین غالب شریف کی لڑائی مین مشغول تہا اور راستے شریف کے لشکر کے بند کر دئے تھے اور غالب نے مغلوب ہو کر اُسکی امارت کو تسلیم کر لیا تھا اور یہی غالب جب مکہ مین لوٹ کر آیا اور وہابیونکو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

غافل پاکر چاہا کہ اُن پر تسلّط کرے سعود نے اُسکی بہت تعظیم وتوقیر کی اور اپنے نزدیک رکھا پھر بنی صرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور اُن کے شہرون مین اُس نے بہت خون ریزی کی اور شہر ینبع مین اُترا اور وہان کے لوگون نے اُسکی اطاعت قبول کی پھر مدینہ منورہ مین گیا اور وہان کے لوگون پر جزیہ باندہا اور مزار مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کردیا اور اُسکے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر درعیہ کو لیگیا بعضون نے کہا کہ ساٹھ اونٹون پر بار کر کے خزاین لیگیا اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات کے ساتھ پیش آیا اور مدینہ پر نمر بن شیخ بنی حرب کو حاکم کیا اور لوگون کو دعوت وہابیہ کے قبول کرنے پر مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہانیکا قصد کیا مگر اِس امر کا مرتکب ہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیون کے اور کوئی نہ کرے اور عثمانیون کو حج سے مانع ہوا اور کئی برس تک حج سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کو حج الطیب ہوا اور ان کے خوف سے اکثر حجاج اپنے مقاصد پر فائز نہ ہوسکے اور اواخر سنہ ۱۸۰۳ء مین سعود نے ابو نقطہ کو جو عسیریون کا شیخ تہا اپنے لشکر کے پیادون کے ساتھ صنعا یمن کے شہرون مین بھیجا اور اُس نے اُن شہرون مین داخل ہوکر بہت خونریزی کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پہر اپنے شہرون مین لوٹ آیا اور حمود صاحب صنعا نے دعوت وہابیہ قبول کی کہ اُن کے شر سے اپنے شہر کو بچاوے اور تمام بلاد حجاز نے اطاعت اور امارت سعود کی قبول فرمائی اور حکم اُسکا تمام بلاد عرب مین پہیل گیا سوائے حضرموت کے اور بعض قری یمن کے غرض سلطنت اُسکی بہت عریض وطویل ہوگئی۔ پہر سعود نے اپنی لشکر کئی بار بصرہ کو بہیجے اور مابین النہرین اُنہون نے بڑی خون ریزی کی اور بصرہ مین داخل ہوئے پھر اپنے حرک غلام کو صحرای شام کی طرف روانہ کیا اور اُس نے جاکر وہان قتال کیا اور حلب تک ان کا تعاقب کیا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور بعض لشکری اُسکے فرات سے پار اُترے اور وہان کے ملکون مین لوٹ مار اور
قتل وقمع کی اور بغداد کے اور اُنکے بیچ مین تہوڑی مسافت باقی رہگئی اور اس اثنا
مین ابی نقطہ عسیری اور حمود صاحب صنعا مین لڑائی جاری تھی اور ۱۸۱۰ء مین
یوسف پاشا والی شام ہوا اور اُس نے وہابیون کی لڑائی مین بڑی کوشش کی اور
اپنی مراد کو نہ پہنچا اور اُسی سال مین خلیج عجمی پر اسطول انگریزی آیا اور اُس نے راس
خیمہ پر گولہ باری کی کہ وہ ویران ہوگیا اُسکے رہنے والے چور تھے کہ وہ رہزنی انگریزونکی
کرتے تھے اور اُن کے جہازون کو لوٹ لیتے تھے اور ۱۸۱۰ء مین سعود نے بلاد شام
کیطرف چھ ہزار سوار لیکر ارادہ کیا اور اسمین پہونچکر بڑی خونریزی کی اور (۴۵)
شہرونکو وہان کے خراب کیا یہانتک کہ اُسکے اور دمشق کے بیچ مین دو دن کی راہ
رہگئی اور وہانکے لوگ اُس سے ڈرے اور یوسف پاشا کو اُس سے مقابلہ کرنیکی طاقت
نہ تھی مگر سعود وہین سے فتح پاکر لوٹ گیا اور پہر اسکو خبر لگی کہ بعض سردارون بلاد حجاز
بھی اُسکی [illegible] انکار کیا اسلئے اُسیوقت اپنا لشکر اس جانب روانہ کیا
اور اُس نے اُنکے شہرون مین داخل ہوکر وہان کے چھوٹے بڑونکو نہ تیغ کیا۔
اور وہان دس ہزار آدمی تھے سو اُنمین سے ایک بھی نہ بچا اور جب امر وہابیت
نے اُسکے وقت مین خوب زور پکڑا اور اُنکا رعب وداب لوگون مین زیادہ ہونے لگا
تب سلطان محمود خان نے اُنکے دفع کا ارادہ کیا اور اُنکے شر سے لوگون کو بچانا چاہا
سو اُس نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو لکھا کہ ان لوگون کو بزور بلاد حجاز سے نکالدو اور
انکی حکومت اور ولایت حرمین شریفین وغیرہما سے اُٹھا دو سو اُس نے توشہ اور
لشکر جمع کرنا شروع کیا اور جب ایک بڑا لشکر تیار کر لیا اُسپر طرسون پاشا نے اپنے
بیٹے کو امیر بنا کر روانہ کیا لشکر وہان سے اسطول روانہ ہوکر (۲۸) جہازون
مین براہ سویس ینبع تک پہنچا اور تشرین مین اُترا اوایل ۱۸۱۱ء مین پھر ینبع سے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور اسکی راہ مین بدر اور صفراء پر غلبہ کیا پہر عبداللہ
بن سعود اور اسکے بہائی نے اس لشکر سے مضیق جدیدہ مین کہ وہ قریب ایک
منزل کے ہے مدینہ سے ملاقات کی اور بڑا مقاتلہ ہوا لشکر نے شکست کہائی سب
اموال و اثقال اسکے وہابیون کے ہاتہہ آئے اور چار توپین معہ سامان حرب اُنکے
ہاتہہ لگین پہر طرسون پاشا اُنکی قید مین دوبارہ آیا اور مدینہ کیطرف تشرین اول
سنہ ۱۸۱۲ء مین مدینہ پہنچا اور سارے شہر کو گہیرا اور تشرین ثانی مین سن مذکور سے مدینہ
مین داخل ہوا اور وہابیون کا قتل کرنا شروع کیا اور لوٹ مار وہان جاری کی
اور بعضی وہابی قلعہ مین متحصن ہوئے جب انکا توشہ تمام ہوگیا تو اُنہون نے
امن چاہی اور طرسون نے انکو امن دی جب وہ قلعہ سے باہر نکلکر مدینہ سے دور
گئے ایک لشکر نے اُنپر حملہ کیا اور اُنمین سے کسیکو نہ چہوڑا مگر جو بہاگ نکلا اور سنہ ۱۸۱۴ء
مین طرسون [illegible] مکہ پر فتح پائی اور جدہ پر غالب ہوا اور اسمین اور وہابیون
مین کئی لڑائیان ہوئین اور مصری قنفدہ پر اسی سن مین غالب ہوئے اور
تہوڑی عرصہ مین وہابیون نے اُنپر حملہ کیا اور مصری بہاگ نکلے اور وہابی شہر
مین داخل ہوئے اور قتل و قمع شروع کیا اسی ایام مین سعود بن عبدالعزیز جسکا
ہم حال لکہہ رہی ہین اُسکا انتقال ہوا مرض بخار مین اور یہہ معاملہ آٹھوین جمادی الاول
سنہ ۱۲۲۹ ہجری (۲۸) نیسان کو سنہ ۱۸۱۴ میلادیہ مین ہوا عمر اُسکی اڑسٹھ برس کی تھی
جو بہہ تھے عبداللہ بیٹا اُسی سعود کا ہے جسکا حال ہم اوپر لکہہ چکے مرد شجاع تہا اور
اور باپ اکثر امور مین اسپر اعتماد رکہتا تہا اور وہ علو ہمت اور جنگجوئی اور بہادری
مین اپنے باپ سے بڑہکر تہا مگر صاحب عزم ایسا نتہا جیسا اسکا باپ تہا اور وہ محمد علی پاشا
عزیز مصر کے مقابلہ مین درہم برہم ہوگیا اور عزیز مصر حجاز مین آیا اور اپنے لشکر کا
تفقد حال کیا اور اُن سے مدد لیکر بلاد حجاز مین بہت خون ریزی کی اور وہابیون پر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

غالب ہوا اور لوگون کو اُنکی شر سے امان دی پھر عزیز مصر مکہ مین لوٹ آیا ۱۸۱۴ء
مین اور ابن سعود سے صلح طلب کی اِس شرط سے کہ وہ جو چیزین مزار نبوی سے
لوٹ لیگیا ہے پھیر دے اور اگر نہ پھیریگا تو لشکر عزیز کا درعیہ مین داخل ہوکر بالکل
استیصال درعیہ کا کرے گا ابن سعود نے اس صلح کو قبول نہ کیا اور عرب نجد کی طرف
چلا کہ طرسون پاشا سے ملے کہ وہ خبرہ مین جو قصیم کے حوالی مین ہے اُترا ہوا تھا
اور ابن سعود شنان مین اُترا جو خبرہ سے کئی گھنٹے کے راہ پر ہے اور وہان مصریون
کی راہ بند کی انکو گھیر لیا وہ اُنکے لشکر کے کثرت سے ڈرے اِن سے صلح چاہی اِسمین
ابن سعود کے ساتھہ مصریون نے فریب کیا ابن سعود نے اُنکی صلح مان لی وہ صلح ابن سعود
اور طرسون کے درمیان ان شرطون کے ساتھہ ٹھیرے کہ وہانپن سے پھر مزاحمت نہ کی
جاوے اور حج کی انکو اجازت دی جاوے بغیر مزاحمت کی اور مصری لوگ قصیم کو چھوڑ دین
اور [illegible] مصریون مین
ملگئے تھے اور اقرار کرین سلطان کی سلطنت کا سوائے اسکے اور شرطین مقرر ہوئین
اور طرسون پاشا اپنا لشکر لیکر خبرہ سے مصر کیطرف لوٹا پھر وہان سے مدینہ گیا اور اواخر خریزان
۱۸۱۵ء مین مدینہ مین داخل ہوا اور اپنے باپ کو وہان نہ پایا اِسلیئے کہ وہ مصر کو کسی
ضرورت سے چلا گیا دو قاصد ابن سعود کے مصر گئے اور عزیز مصر سے پروانہ صلح طلب
کیا اُس نے انکار کیا اور کہا ہم صلح نہین کرتے جبتک کہ احسا جو ایک عمدہ اور نہایت
ارزانی کا ملک تھا وہابیون کا دولت کے سپرد نہ کر دیا جاوے غرض وہ دونون
قاصد بے نیل مرام لوٹ آئے اور یہ خیانت مصریون کی ابن سعود کو بُری لگی اور دوبارہ
لشکر اُن کے مقابلہ کو تیار کیا اور یہی حال ۱۸۱٦ء تک رہا اور شہر اب مین سنہ مذکور
سے ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا ایک لشکر گران لیکر حجاز گیا اور ابن سعود کی لڑائی
مین بڑی کوشش کی اور اُنکے شہرون کے لینے مین بڑی سعی بجا لایا اسنے

(باقی ہے)

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جلد ششم

یہہ نمبر پولیٹیکل بشارات۔ مسلمان ایڈیٹرون کے خیالات علماء اسلام کے مناظرات۔ عام اہل اسلام کے حالات اور متعدد اخبارون (مشیر قیصر مظہر العجائب اکمل الاخبار نور الانوار طوطی ہند کشف الاخبار کوہ نور وغیرہ) کے بعض مضامین کے جوابات پر مشتمل ہین۔ لہذا یہہ گورنمنٹ ایڈیٹرز۔ علماء و عام اہل اسلام سبھی کی توجہ کے لایق ہین ❊

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

على صاحبها الصلوٰة والتحیۃ

نمبر ہشتم و نہم جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مذہب محدثین اہل السنۃ

[illegible]

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

درجات و مراتب قیمت		تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ	
درجہ	مرتب		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
(۱)	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للعہ	سے
(۲)	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ اغنیا و للعہ سے زیادہ مشاہرہ والے	۔عہ	ہے
(۳)	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ے ر	عہ مہر
(۴)	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین اور سالانہ پیشگی داخل کرین	سے ر	۱۲ ر
(۵)	اللہی قیمت	بے وسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھین مگر علیٰ العموم اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) یہہ رسالہ اور ضمیمہ دو نو ماہواری ہین (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا (۴) خط و کتابت دار السلام تا اطلاع ثانی مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے (۵) ارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈی کسی سبیل سے ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا ❊ ابو سعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنہ لودہانہ

مطبع چشمہ نور امرتسر مین چھپا

اطلاع

خاکسار (مہتمم) اکوٹلہ سے مرخص ہو کر چند روز کے لئے قیام لودہانہ کا ارادہ رکھتا ہے خریداران اشاعۃ السنہ وغیرہ احباب تا اطلاع ثانی اسی نشان (لودہانہ) سے خط و کتابت کرین ❊

ھد...

تو...
کو سفر...
بھی دو...
کی فرصت...
خط نہ بدر لیا خاتمہ
اب رسالہ شایع ہوا تو ان حضرات کو دوبارہ یاد دلایا گیا ہے اسپر بھی انکو اثر نہ ہوا تو وہی نسخہ عمل مین لایا جائیگا جو نمبر ہفتم مین عرض ہوا۔ مسلمانون کی خود معاملگی و ہمدردی قومی و حمیت اسلامی لایق تعریف ہے ❊

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

مسلمانون کی افسوسناک حالات

لایق توجہ و نیز رحم ترقی خواہان قوم

ہم حسبتہً للہ و نصیحۃً لخلق اللہ اپنی درماندہ اور متنزل قوم کے بعض حالات (جو اسکے تنزل اور درماندگی کے آثار و علامات ہیں) اس غرض سے کہ اب بھی ہارے وہ بھائی اپنا آپ سنبھالین یا اور بھی خواہان و ترقی جویان قوم اُنکی دستگیری کرین نہایت افسوس و تپاک کے ساتھ قید قلم مین لاتے ہین۔ جو اس بیان کو مسلمانون کی توہین سمجھین یا اسے محض چھیڑ چھاڑ خیال کرین وہ ازراہ کرم پہلے ایک دفعہ جلد ششم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ (ص۹) و نمبر ۵ ص۱۲۶ و ص۱۳۸ و نمبر ۷ (صفحہ ۱۹۰) وغیرہ دیکھ لین اور نوٹ مندرجہ حاشیہ صفحہ (۲۲۳) کو بھی ملاحظہ کرین پھر جو مناسب سمجھین تجویز کرین ان مقامات کے ملاحظہ سے پہلے [illegible] ایسا نہ ہو کہ وہ اس حکم و تجویز مین خود نقصان اُٹھاوین یا اور مسلمانون کو ضرر پہنچاوین۔ ان حالات کی چند نمبر ہم اس مقام مین وار دکرتے ہین باقی آیندہ وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہین گے لعل قومی یتفکرون ٭

نمبر ۱
مسلمانونکی مناظرات و مذہبی تالیفات

جس طرز و انداز پر آج کل بعض مسلمانون کے مناظرات و مذہبی تالیفات ہو رہی ہین اگر وہ چندی اسی طرز پر رہے تو (خدانخواستہ باشد) اسلام و مسلمانون کا کام تمام ہوگا روز بروز مسلمانون مین شقاق و نفاق پڑتا جائیگا۔ ترقی اسلام و اتفاق قومی کا (جسکے ہواخواہان قوم جویان ہین) کہین سراغ نظر نہ آئیگا۔ مسلمانون کا زور ترقی باہمی خانہ جنگی مین صرف ہوکر تمام ہوگا۔ مذاہب غیر کو بے روک ٹوک عروج ہوگا پھر مسلمانون کو سر پٹخنے اور ہاتھ پانون مارنے سے بھی ترقی کا (مذہبی ہو خواہ دُنیاوی) مونہہ دکھائی نہ دیگا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اقوام و مذاہب غیر سے ہمسری و مقابلہ کا حوصلہ نہ رہیگا ؀

آجکل جدہر دیکھو اور جہان جاؤ یہی پاؤگے کہ مسلمان باہم لڑ رہے ہین ایک دوسرے کی مذہب کی عیب شماری کر رہے ہین ایک دوسرے کے عیوب مذہب کو بذریعہ تحریرات† رسائل واخبارات شہرۂ آفاق کرتے ہین ۔جس سے مسلمانون کے سبہی مذاہب اقوام غیر کی نظرون مین تمام جہان کے مذاہب سے ردی و بدتر معلوم ہوتے ہین ۔

† **نوٹ** اگر کوئی سوال کرے کہ تم بہی توانہی مین داخل ہوئے جبکہ اس رسالہ مین کسی مسلمان فرقہ یا شخص کے عیب بیان کرنے لگے ۔تو اس کا جواب یہہ ہے گو بظاہر ہمارا ان کا فعل باہم مشابہ ہے ۔مگر اسمین اوسمین بوجوہ ذیل فرق ہے۔ **اول** ان کا مقابلہ اپنے مخالف گروہ سے ہے ہمارا مقابلہ کسی مخالف گروہ سے نہین ہے **دوم** ان کا مقصود و ادعا فصل ہے ہمارا مدعا وصل ۔ وہ اپنے گروہ مخالف سے مخالف کو لڑتا اور انکو تیغ الہی کے ذریعہ فنا کرنا چاہتے ہین ہم سب گروہون کی مخالفت کو گہٹانا اور سب کو ہم گلا نا چاہتے ہین **سوم** ان کا فعل ان دو دشمنون کی مانند ہے جو ایک دوسرے کے مقابلہ مین لشکر کشی و شمشیر زنی کرین ۔ہمارا فعل اس گروہ مصالحہ جو کی مانند ہے جو اپنے زور شمشیر سے دونون کو جنگ سے ہٹا دے ۔ اور جو لڑائی سے باز نہ آوے اسپر تلوار چلا دے جسکی اس آیت

وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت احدٰہما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ ۔ الحجرات ع ۱ ۔

مین ہدایت ہے ۔کہ اگر مسلمانون کے دو گروہ آپسمین لڑین تو انکی باہم صلح کراؤ ۔پہر بہی اگر ایک گروہ دوسرے پر تعدی کرے تو اس سے تم خود لڑو یہانتک کہ وہ خدا کے حکم (مصالحہ) کیطرف رجوع کرے

باانہمہ وجوہ فارقہ پہر بہی ہماری فعل کو کوئی عیب جوئی و باہمی بد گوئی قرار دے تو یہہ اسکی خوش فہمی اور مسلمانون کی خوش قسمتی ہے کہ انمین حسن ظنی و اسباب صلح کلی کو راہ نہین ملتی اس تقدیر خدا کو کون بدلے ؀

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ہماری (علّاتی†) بہائی حنفیون نے ہماری (عینی⁂) بہائی اہلحدیث پر چند الزام‡ قایم کیئے اور وہ بذریعہ اخبارات⁂ و اشتہارات اور ایک خط جعلی اور ایک چوورقہ رسالہ گلابی (موسومہ بجامع الشواہد فی اخراج الوہبین عن المساجد) تمام دنیا مین مشتہر کیئے - چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ و ۶ جلد ۶ مین ازانجملہ چند الزامات منقول ہو چکے ہین ؛

اسکے جواب مین اہلحدیث کیطرف سے اب چار جنگی رسالہ تیار ہو کر عالم مین منتشر و مشتہر ہو رہی ہین اور پانچوین رسالہ کی تیاری ہو رہی ہے ؛

اول رسالہ کا نام **کاشف المکائد فی ردّ من منع عن المساجد** ہے جو دہلی مطبع انصاری مین چہپکر شائع ہوا ہے اسکا ماحصل یہہ ہے کہ جو باتین تمنے ہمارے ذمہ لگائی ہین وہ تمہاری ہی مذہب مین پائی جاتی ہین - اسمقام مین ازانجملہ چند باتین اس رسالہ سے منقول ہوتی ہین ؛

(۱) خدا کا جہوٹ بولنا اور وعید مین خلاف ورزی کر سکنا تمہاری ہی مذہب کی کتاب **شرح عقائد** مین بصفحہ ۳۷ موجود ہے -

(۲) انبیاء علیہم السلام سے خطا و زلات کا سرزد ہونا تمہاری ہی **مرقاۃ** ملا علی قاری اور **شرح فتوح الغیب** شیخ عبد الحق و مباحثہ مولوی **محمد قاسم** مرحوم واقع شاہ جہان پور

---

† علّاتی و عینی کی وجہ تسمیہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر (۱۱) جلد (۱) مین بیان ہو چکی ہین ؛

⁂ جیسے اخبار نور الانوار کانپور و اخبار شیر قیصر لکہنو و اشتہارات مطبوعہ مطبع حسینی بمبی جنمین صاف بیان کیا گیا ہے کہ اہلحدیث کی نزدیک (معاذ اللہ) منی اور رطوبت اندام نہانی عورت پاک ہی خواہ اُسے شکر مین ملا کر کہا دین اور سور کی چربی اور خون اور اسکی بال اور کہال اور اسکا گوہ موت پاک ہی - خواہ انکو کوئی کہاوے یا پیوے یا اُسکی کہال کا مصلے یا ڈول بناوے

‡ وہ الزامات وُہی اور اِس قسم کے ہین جو مؤلف رسالہ کاشف المکائد نی بالمقابلہ حنفیون پر جمائی ہین دیکہو مسلمانونکی تہذیب یہی ہی جو اس قابل ہی کہ مسلمان ملکر اسپر رو دین رونا آوے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے صفحہ ۱۲ و ۴۸ و ۳۹ مین اور اکثر کتب اصول مذہب حنفی نور الانوار حسامی وغیرہ مین

پایا جاتا ہے ؛

(۳) الف ولام خاتم النبیین کو عہد خارجی ٹھہرانے سے اگر انکار ختم رسالت نکلتا ہی تو اِس جرم کے مرتکب تمہارے ہی مولوی **عبد الحیؒ** صاحب لکھنوی ہین جنہون نے رسالہ **دافع الوسواس** عن اثر ابن عباس مین اِس الف ولام کو عہد خارجی کے لئے ٹھہرایا ہے ؛

(۴) خبرِ واحد کا مُثبت اعتقاد نہ ہونا جس سے تمنیٰ انکار معجزات نکلا ہی تمہاری ہی **شرح مُسلّم الثبوت** تالیف مولوی عبد العلی لکھنوی مین موجود ہے بلکہ تمہارے مولوی ٹونکی نے تو حاشیہ شرح نخبہ مین اسکی مثبت وجوب عمل ہونے سے بھی انکار کیا ہی ؛

(۵) اجماع بلا سند کا لائق اعتبار نہ ہونا تمہاری ہی کتب اصول (**تلویح مسلم الثبوت** [illegible]) مین [illegible] گیا ہے۔

ahmadimuslim.de

(۶) نجاست افتادہ پانی کو (بشرطیکہ برتنے والے کی رائے مین نجاست کا اثر دوسری جانب نہ پہنچا ہو) پاک کہنا تمہارے ہی امام کا مذہب ہی جو **در مختار** مین بصفحہ ۳۴ منقول ہی **علاوہ** بران تمہارے مذہب مین گائی بھینس کے پیشاب کو پاک لکھا ہی اور ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی اور اسکے حاشیہ مین بصفحہ ۲۶ لکھا ہے کہ اگر تھوڑا سا پیشاب پانی مین ملجائے تو اس سے وضو کرنا جایز ہے اور تمہارے مذہب مین پیشاب کے ساتھ مردار کے چمڑے پر قرآن لکھنا جایز ہے (دیکھو فتاوی قاضیخان مطبوعہ نول کشور صفحہ ۳۶۸

تو انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھین۔ ہمکو ان الزامات کی نفی یا اثبات سے کچھ بحث نہین ورنہ ہم کسی جانب کے مدعی یا طرفدار ہین صرف اتنا بتانا چاہتے ہین کہ مسلمان آپسمین اِس قسم کی بحث کر رہے ہین جس سے بحث مقصود ہم بعد اختتام نقل الزامات ظاہر کرینگے ؛

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور **فتاوی سراجیه** مطبوعه نولکشور جلد ۳ صفحه ۱۳ اور فتاوی **عالمگیریے** مطبوعه دہلی صفحه ۴۴ ۱۳ وغیره ؛

(۷) - شیر خوار لڑکے کو اور انسان کے بول کیطرح ناپاک نہ ٹھہرانا — صرف اسپر پانی چھڑک دینا تمہارے ہی امام کا مذہب ہی جو **مُسند امام ابیحنیفه** کے صفحه ۱۰۳ مین منقول ہے ؛

علاوہ بران تمہاری **درمختار** مین بصفحه ۳۶ لکھا ہی کہ اگر انگلی کو نجاست لگجاوے تو وہ چوس لینے سے پاک ہو جاتی ہے جسمین صاف اجازت ہی کہ گوہ موت والی اُنگلی کو مونہہ مین ڈالکر چوس لیا کرین اور اسی مین بصفحه ۳۷ لکھا ہی کہ عورت کی اندام نہانی کی رطوبت پاک ہی جس سے تمہارے اصول پر نکلتا ہی کہ اسمین شکر ملا کر چاٹ لیا کرین

(۸) بلا انزال دخول سے غسل واجب نہ ہونا تمہاری ہی **درمختار** کے صفحه ۱۹ مین بیان کیا گیا ہے [illegible] تو بلا انزال غسل واجب نہین ہوتا صرف عضو تناسل کا دہونا واجب ہی ؛

(۹) وضو مین بجائے پاون دہونیکے مسح جایز کہنا تمہارے ہی خرج بہائیون کا کام ہے ہم تو اس مسئله کے قائل کو ضال و مضل جانتے ہین ؛

(۱۰) مال تجارت مین اگر وہ یتیم کا مال ہو زکوۃ کو واجب نہ کہنا تمہارا ہی مذہب ہی - ہمارے مقتدا مولانا سیّد محمّد **نذیر حسین** صاحب نے تو ایک فتوی مطبوعه مطبع حنفی دہلی واقعه ۱۹ شعبان ۹۸ه ہجری مین صاف فرمایا ہی کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہے -

(۱۱) خنزیر کو پاک کہنا تمہارے ہی **طحطاوی** حاشیه درمختار کے باب المیاه و کتاب الصید مین بیان ہوا اور تمہاری **مُنیه** مین لکھا ہی کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے

---

† دوسرے و تیسرے رساله کے مولفون نے اسکا نام و نشان بھی بتایا ہی جو صفحه ۲۴۷ مین آویگا -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

اور تمہاری درمختار کی کتاب الحظر والاباحۃ مین لکھا ہے کہ سورنی کا دودہ بکری کے بچہ کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودہ پاک ہے ؏

ہمارے علماء (مولینا مولوی سید محمّد نذیر حسین صاحب وغیرہم نے تو صاف فتوےٰ دیا ہے کہ اگر کسی چیز مین خنزیر کی چربی ملجاوے تو وہ چیز حرام ہے (دیکھو فتوے مطبوعہ مطبع حنفی جسکا ذکر اوپر ہوا) -

اسی قسم کے الزامات اس رسالہ مین اور بھی ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے -

دوسرے رسالہ کا نام **عمارۃ المساجد بھدم اساس جامع الشواھد** ہے جو بنارس بمطبع گلزار بنارس مین چھپکر شایع ہوا ہے - اسکا ماحصل بھی رسالہ کشف المکائد کا ماحصل ہے ؏

علاوہ بران اسی مین الزام **نمبر۳** مین مولوی **محمّد قاسم** مرحوم کو بھی شامل کرلیا اور کہا ہے کہ اونہون نے بھی رسالہ **تحذیر الناس** مین الف ولام کو عہد خارجی قرار دیا ہے -

اور الزام نمبر ۸ کی تائید مین کہا ہے کہ تمہاری ہے **بحر الرائق** اور **فتاوی برہنہ** مین لکھا ہے کہ عضو تناسل پر لف حریر یعنی باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنے سے بدون انزال غسل واجب نہین ہوتا اور اپنی کتاب ہدایت القلوب القاسیہ مین اس مسئلہ عدم وجوب غسل بدون انزال کے پائے جانیسے سخت انکار کیا ہے ؏

اور الزام نمبر ۹ کی تائید مین صاف ظاہر کیا ہے کہ وضوء مین پاؤن پر مسح تجویز کرنیوالا فتاوی ابراہیمی کا مؤلف تمہارا ہے حنفی بھائی مولوی ابراہیم ہے جو آجکل ضلع اعظم گڈہ مین اہلحدیث پر لے دے کر رہا ہے -

اور الزام نمبر ۱۱ کی تائید مین لکھا ہے کہ تمہاری ہی کتاب **غایۃ الاوطار** وفتح المعین مین پنیر شامی کا (جسکا خنزیر کی چربی سے تیار ہونا مشہور تہا) استعمال ہونا بیان کیا گیا ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور تمہارے ہی ایک بھائی حنفی نے اُسکو شایع کیا ہے - اِس **الزام** کے ضمن مین مولف رسالہ نے تمام کتب مذہب حنفی کی بے اعتباری بیان کی ہے اور اِس مذہب کے ائمہ امام ابو حنیفہ وامام محمد رضی اللہ عنہما وغیرہ پر سخت جرح وطعن کیا ہے جسکی نقل وبیان سے ہماری قلم عاجز ہے اِس جرح وطعن کے ثواب کا کامل حصّہ ہماری خیال مین اُن خیرخواہان مذہب حنفی کو ضرور ملیگا جنہون نے ناحق اہلحدیث پر تہمتین لگاکر (نوجوانان اہلحدیث) کو چھیڑا اور اُس کے مقابلہ مین اپنے اماموں کو بُرا کہلوایا - **سب سے** زیادہ حصہ اِس ثواب کا ہمارے دوست **اڈیٹر** اخبار مشایر قیصر لکھنؤ کو ملیگا - جنہون نے ہماری بار بار کی معذرت کو کہ امام ابو حنیفہ کی توہین اِس گروہ کے عُلماء سے کبھی نہین کی نہ سُنا اور اپنے اخبار کو ہر بار مین مضامین توہین اہلحدیث کہ یہہ فرقہ جدید ہے - اور اس گروہ کے عُلماء امام ابو حنیفہ کی توہین کرتے ہین اور ان کے مسایل مذہب ایسے ہین اور اُن کے سرگروہ مولوی سید نذیر حسین مکہ مین پکڑے گئے ہین" وغیرہ وغیرہ [illegible] اپنے امام مذہب کا طاعن و مخالف بنا ہی لیا - **اب بہی** وہ ہمارے مہربان دوست اُس چھیڑ چھاڑ کو چھوڑ دین لوگونکو بلا فایدہ اشتغال دیگر اپنا اور اپنے امام کا مخالف نہ بنائین - ورنہ خدا جانے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ کہانتک پہنچیگا *

اُن **الزامات** کے علاوہ دس **بارہ الزام** اور اِس رسالہ مین خفیہ پر قایم کئے گئے ہین جو اسی قسم سے ہین بلکہ ان سے بہی افحش ہین - ازانجملہ - ایک یہ تمہاری کتاب **غایۃ الاوطار** مطبوعہ **مطبع صدیقی** صفحہ ۱۰۰ مین لکھا ہے کہ کُتّے کو بغل مین لیکر نماز پڑہنی جایز ہے -

ایک یہ کہ اُسی کتاب کے صفحہ ۹۹ مین ہے کہ کُتّے کی کہال کی جاءنماز و ڈول بنانا جایز ہے *

اور ایک یہ کہ **قاضی خان** کے صفحہ ۱۰۰ مین تسکین شہوت کے لئے .... زنی کو جایز

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لکھا ہے ؛

تیسرے رسالہ کا نام **جامع الفوائد** ہے جو دہلی مین مطبوع ہو کر شایع ہوا ہے۔ اسکا ماحصل بہی ان دو رسالون کا ماحصل ہے ؛

علاوہ بران اسمین **الزام** نمبر ۶ کی تائید میں لکہا ہے کہ امام **ابو حنیفہ** رضی اللہ کی کتاب **مسند** مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۰۳ مین ہے کہ پانی کپڑا زمین جسم کسیطرح ناپاک نہین ہوتی۔ اور تمہارے **رد المحتار** کے صفحہ ۱۵ مین ہے کہ امام ابو یوسف نے اس حمام کے پانی سے غسل کیا جسمین چوہا مرا ہوا تہا۔ تمہاری **طحطاوی** مین بصفحہ ۲۴۵ **بحر الرائق** سے منقول ہے کہ بارش کا پانی گندگیون پر چلتا ہے اگر گندی زمین پاک من سے زیادہ نہین تو پانی پاک ہے۔ اور اُسی مین بصفحہ ۲۴۵ ہے کہ چہت پر نجاست پڑی ہو اور نہایت ہی تہوڑا پانی اسپر چلتا ہے وہ پانی پاک ہے اور **طحطاوی** کے صفحہ ۱۵۸ مین در مختار سے منقول ہے کہ پتالہ مین مردار پڑا ہے یا کوئی پیشاب کر رہا ہے اُس پانی مین [illegible] خانیہ مین لکہا ہے کہ سور کے بال پانی کو ناپاک نہین کرتے ؛

اور الزام نمبر ۷ کی تائید مین لکہا ہے کہ تمہاری ہی فقہ حنفی کے فتاوی **خلاصہ** اور **عتابیہ** مین ہے کہ شیرخوار کا پیشاب پاک ہی لڑکی کا ناپاک ہی اسواسطے کہ وہ دبر کو لگ کر آتا ہے۔ **چلپی** اور **اشباہ** اور **بحر الرائق** اور **کبیری** وغیرہ مین ہے کہ چوہے اور چمگادڑ کا اور بعضون کے نزدیک بلی کا اور امام محمد کے نزدیک گائے بہینس بکری وغیرہ کا پیشاب پاک ہی۔ اور **رد المحتار** کے صفحہ ۱۴۰ مین نعوذ باللہ پیشاب سے الحمد کا لکہنا بہی جایز لکہا ہے ؛

اور الزام نمبر ۸ کی تائید مین لکہا ہی کہ حنفیون کے نزدیک زیورات و جواہرات مروارید فیروزہ لعل الماس وغیرہ مین (خواہ کرور ہا روپیہ کے ہون) اور گہوڑے خچر اور اونٹ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سواری یا بار برداری مین اور مکانات کرایہ مین (خواہ کرور ہا روپیہ کے ہون) اور نابالغون کے مال ہین (خواہ کروڑ ہا روپیہ کا ہو) زکوۃ واجب نہین ہے- اور ہمارے مولانا محمد سید نذیر حسین صاحب تو صاف فتوی دیتے ہین کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب نہین ہے- (دیکھو فتوی جناب ممدوح مطبوعہ مطبع حنفی دہلی)-

اور الزام نمبر ا کے تائید مین لکھا ہے کہ یہہ مسئلہ حنفیہ ہی کا ہے اور ان کی کتابون مین ایسے مسایل اور بہت ہین-

پھر ملا علی قاری کی **مرقاۃ** سے ایک طولانی عبارت عربی نقل کی جس کا حاصل یہہ ہے کہ بانات جسکا خنزیر کی چربی سے بننا مشہور ہے پاک ہے- ایسا ہی وہ لونگیان جنگال سے رنگا جانا مشہور ہے پاک ہین- ایسا ہی جو پنیر فارسیون اور مجوسیون کے ملک سے آتا ہے اور اسکی نسبت لوگ کہتے ہین کہ اسمین مردار کی چربیان ملاتے ہین بسم اللہ پڑھکر کھا لینا حلال ہے وغیرہ وغیرہ-

اور کتب منیہ و قنیہ و تاتارخانیہ و درمختار کی وہ روائتین نقل کی ہین جنمین ذکر ہے کہ خنزیر نجس العین ہے اور اسکی کہال اور بال سے کام لینا جایز ہے اور اسکے دودہ سے پلی ہوئی بکری حلال ہے-

چوتھے رسالہ کا نام صیانۃ المؤمنین عن تلبیس المتبدعین ہے جو مطبع بحرالاسلام بنگلور مین چھپکر شائع ہوا ہے اسکا ماحصل بھی رسایل مذکورہ بالا کا ماحصل ہے-

علاوہ بران اسمین حنفیہ کے اس بات کا گروہ (اہلحدیث گمراہ فرقون سے ہین اور اہلسنت سی خارج ہین) جواب مین یہہ لکھا ہے کہ حنفیہ مرجیہ ہین اور بحکم فتوی حضرت پیران پیر اہلسنت وجماعت سی خارج ہین اور اسکی تائید مین حضرت ممدوح کی غنیۃ الطالبین کی عبارت عربی معہ ترجمہ نقل کی ہے- اور انہی حضرت سی یہہ بھی نقل کیا ہی کہ اہلحدیث ہی

بحرالعلین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اہلسنت وجماعت ہین انہی کا نام اہلسنت وجماعت ہی اور انہی کا دوسرا نام اہلحدیث ہے۔

یہہ ان چارون رسایل کا خلاصہ مطالب ہی۔ اس خلاصہ کے بیان سے ہمارا مقصود یہہ ہے کہ ہمارے حنفی بہائی جو اپنے مخالفون کے رسایل وتحریرات نہین پڑہتے اور آنکہہ اُٹہا کر نہین دیکہتے کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے۔ وبناء علیہ وہ اورون کی عیب شماری ہی مین اپنی فتح سمجہتے ہین اور اپنے خیال مین وہ اس کاروائی سے ایکطرفی ڈگری حاصل کئے بیٹہے ہین ذرا آنکہین کہولین اور ہوش سنبہالین اور یہہ جان لین کہ ہماری تحریرات (گلابی چوورقہ واخبارات) نے کیا بد اثر پیدا کیا ہے اور ہمارے مذہب کو مخالفون کی نظرون مین کیسا حقیر کر رکہا ہے۔ اب بہی ہم اس چال کو چہوڑ دین اور اپنے مخالفون سے جو درحقیقت اُن کے موافق اور اسلامی بہائی ہین مصالحہ اور اتفاق سے سلوک کرین ؛

ہمنے تو اس گلابی چوورقہ اور اسکے ہمرنگ تحریرات کی فساد کو بہت جلد بند کرنا چاہا تہا اور اسکے جواب مین صرف اِس بات پر اکتفا کیا تہا کہ یہہ مسایل جو ان تحریرات مین بیان ہوئے ہین محض غلط وافترا ہین۔ جو ان مسایل کو اہلحدیث کی کتب معتبرہ سے ثابت کر دے وہ ہزار روپیہ انعام پاوے مگر جبکہ ہماری حنفی بہائیون نے ہماری اِس بات کو غنیمت نہ سمجہا بلکہ فضول شیخی قرار دیا چنانچہ اکمل الاخبار دہلی نمبر ۴۶ جلد ۱۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۸۸۳ء و مظہر العجائب مدراس نمبر ۴۸ جلد ۵ مطبوعہ ۲۹ نومبر مین ہمارے اس جواب کی نسبت اِس قسم کے الفاظ درج ہوئے ہین تو اِس سے ہمارے دوسری بہائیون اہلحدیث کو اشتعال پیدا ہوا اور یہہ خیال آیا کہ یہہ عجیب جرأت ہی جو ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ اور مثل اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کا مصداق ہے کہ خود ہی ہم پر تودہ تودہ اتہامات کا افترا باندہین اور ہم جب ان مفتریات سے انکار کرین تو اُلٹا ہمکو ڈانٹین۔ پس ناچار اُنہون نے بہی قلم کو اُٹہایا اور جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جو نہ کہنا تہا سو بہی کہہ دیا ؛

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہرچند ہمکو اس خانہ جنگی و باہمی تبرّا بازی سے دونو گروہ پر سخت شکایت اور نہائت رنج وافسوس ہے مگر ایمان انصاف اور عقل ہمکو اِس بات کے کہنے پر مجبور کرتے ہین کہ اِسمین زیادہ تر قصور ہمارے حنفی بہائیون کا ہی جنہون نے فیصلہ مصالحہ دہلی صدقہ محکمہ کمشنری کے بعد نئے سر سے آتش فساد وعناد کو سلگایا - پہلے ایک **جعلی خط قلمی** مشتہر کیا پہر **چو ورقہ** گلابی کو شہرۂ آفاق کیا - پہر بذریعہ اخبارات واشتہارات اہلحدیث پر تہمتون والزامون کا مینہ برسانا شروع کیا - پہر ہمارے انکار واشتہار کو غنیمت سمجھکر اُنہیر سکوت وصبر اختیار نہ فرمایا بلکہ اسکو لاف وجزاف قرار دیکر اِس گروہ کے نوجوانون کو اکسایا جنکا نتیجہ یہہ نکلا جو بیان ہوا ٭

اب بہی ہمارے حنفی بہائی (علماء والامقام واڈیٹران نیک نام) اپنی زبانون اور قلمون کو تہام لین اور حسبتہ للہ ونصیحۃ لخلق اللہ اِس خانہ جنگی کو موقوف کرین اس قسم کے مضامین بہی جو بیان [illegible] جگہہ دین - ابتک تو جانبین سے متعدد رسایل شایع ہوئے ہین خدا جانے آیندہ کس قدر رسالے اِدہر اُدہر سے نکلین گے اور ان جنگی رسالون کے کتنے کیپ تیار ہون گے - کیونکہ بظاہر ماشاء اللہ کوئی ایک فریق دوسرے سے علم مین تحریر مین تقریر مین زر مین زور مین کم نہین ہی پہر ایک دوسرے سے دبے تو کیونکر دبے - دونون ہی فریق موچہین نیچی کر لین اور ہتیار ڈالدین تو کام چلے ٭

ہمارے حنفی بہائیون کا یہہ خیال کہ اہلحدیث ہندوستان مین مٹھی بہر ہین اور حنفیہ پانچ کروڑ (چنانچہ ہمارے لایق ہمعصر اڈیٹر **اکمل الاخبار** اپنے اخبار کے نمبر ۴۴ جلد ۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء مین یہہ الفاظ درج فرما چکے ہین اور اڈیٹر اخبار نور الانوار بہی انسے متفق ہین) **نہایت دہوکہ دینے والا** خیال ہے وہ لوگ اِس خیال پر غرہ نہون آیہ **كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً** کو غور سے پڑہین اور مصرعہ دشمن

٭ یعنی بہت تہوڑی جماعتین ایسی ہوتی ہین جو بڑی جماعتون پر غلبہ پاتی ہین -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ناتوان حقیر بیچارہ شمرد۔ مین فکر و تدبر کرین اور یہہ بہی خیال کرین کہ گو وہ عدد مین اِنسے کم ہین مگر عدد ور (سامان) مین اِن سے کم نہین - گروہ حنفیہ مخاصمین مین کون زبردست دبے مثل عالم ہی جسکی نظیر اہلحدیث مین اسوقت موجود نہین ہے اُنمین کون خوش تقریر وتحریر مولف یا اڈیٹر ہے جسکا شریک اہلحدیث مین موجود نہین ہے و علی ہذا القیاس ؏ لہذا ان پر فتح وفیروزی حلوائے بید ود نہین ہے و نظر بران بحکم اَلصُّلحُ خَیرٌ ان دونون فریق کا باہم مصالحہ کرنا اور ایک کا دوسرے کے آگے جہک جانا ہی مناسب ہے - آیندہ اختیار ہے - ہر کسے مصلحتِ خویش نکو میداند ؏

نمبر ۳

مسلمانون کے ریفارمر علما و اڈیٹر

ہر ملت و مذہب کے مذہبی خیالات کو ترقی دینے اور اصلاح کرنیوالے اُس مذہب کے عُلما ہوتے ہین اور مُلکی و دنیاوی خیالات کی مصلح و ترقی دہ ملکی اخبارون کے اڈیٹر بھی ہوتے ہین مگر آجکل مسلمانون کے اکثر عُلما و اڈیٹر مسلمانون کے مذہبی و دُنیاوی ترقی کے برعکس کوشش کر رہے ہین ؏

عُلما تو رات دن مسلمانون کے کافر بنانے اور مسلمانون کا نمبر گھٹانے کے فکر مین رہتے ہین اور کاغذ قلم ہاتہہ مین لیکر مسلمانون کے تکفیر و تفسیق وہجران و تفریق کے فتوے لکہہ رہے ہے - اور یہہ احکام نافذ فرما رہے ہین کہ فلان گروہ مسلمانون کو کافر سمجھو فلان کو اپنی مسجدون مین نماز نہ پڑہنے دو فلان سے ملنا بولنا چہوڑ دو وعلی ہذا القیاس اڈیٹران اخبار بہی مختلف گروہ اہل اسلام سے ایک کو دوسرے سے وحشت و نفرت دلاتے ہین اور ایک کو دوسرے کا دشمن بناتے اور لڑائیان کراتے ہین ؏

عُلماء کا یہہ حال و چال تو ہم نمبر۲ جلد۴ مین بیان کر چکے ہین اس مقام مین حضرت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسلمان اڈیٹرون کا ذکر خیر کرنا چاہتے ہین شاید وہ ہماری نصیحت کو ملاحظہ فرما کر منصب ریفارمری کا پاس کرین اور مذہبی لڑائیون کی ترغیب و معاونت کو چھوڑ دین ✣

اکثر اخبارات ہندوستان و پنجاب کو (بالشبہ بشرطیکہ اسکا اڈیٹر مسلمان خصوصاً کوئی مولوی ہو) ملاحظہ کروگے تو اسمین مسلمانون کے دو گروہ حنفیہ و اہلحدیث کی چھیڑ چھاڑ ضرور پاؤگے ۔ اوران گروہ کے اعیان واکابر کی ہجو و مذمت خواہ نخواہ اسمین دیکھوگے ۔ اس چھیڑ چھاڑ مین انکا حال شاعرون کا سا ہو رہا ہے کہ مضمون نیا اور دلچسپ ہاتھ آوے خواہ اُس سے امن جاتا رہے اسلام مین نقصان آئے مسلمانون مین تفرقہ وفساد راہ پائے جو ہو سو ہو ۔ ✝ واہ شعر فہمی عالم بالا کا مطلب و مورد ناظرین کو معلوم ہوگا وہ بعینہ آجکل اکثر نامی اخبارون کے اڈیٹرون پر صادق آرہا ہے ۔ ازان جملہ ایک ہمارے کرمفرما اڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکھنؤ ہین جو اکثر گروہ اہلحدیث کی اعیان و علماء سے اس قسم کی چھیڑ چھاڑ [illegible] پہنچی ہے نہ حنفی مذہب کو رفعت حاصل ہوتی ہے ۔ صرف انکا اخبار عوام اور جنگجو عام اقوام کا دلچسپ ہو جاتا ہے اسمقام مین اس قسم کے چند مضامین آپکے اخبار کے بطور تمثیل پیش کئے جاتے ہین ✣

(۱) اپنے اخبار ۲ مئی ۱۸۸۸ء مین خاکسار کی نسبت یہہ چھاپ دیا "کہ انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور یہہ لوگ حضرت امام ابوحنیفہ کو نہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین" جسکا جواب ہمنے اپکی اخبار ۱۶ مئی ۱۸۸۸ء مین یہہ دیا تھا کہ یہہ بات محض غلط

✝ اگر انکی حالت یہی رہی جواب ہے تو یہ اسلام و مسلمانون کا کام تمام کرینگی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے میل جول نرہنے دینگی ۔ اتفاق و وفاق کا اسلام سے نام نشان مٹا دینگی ؎ گر ہمین مکتب واین ملا ہ کار طفلان تمام خواہد شد ✣ ایسی حالت مین بہتر ہے کہ مالکان اسلامی اخبارات (جو خود اڈیٹر نہین) بجائے ان کے کسی غیر متعصب ہندو یا عیسائی کو اڈیٹر مقرر کرین وہ اسلام و مسلمانون کو نفع نہ پہنچائینگے تو خواہ مخواہ نقصان و تفرقہ بھی نہ پہونچاتے رہینگی ۔ انکی موجودہ حالت سے تو یہ بھی توقع نہین کہ ع مراز خیر تو امید نیست بد مرسان ✣ پر عمل کرین ۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہے۔ ہم لوگون کو امام الائمہ فخر الامۃ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی جناب مین کمال حسن عقیدت ہے۔ جسکو جناب نے بہی اپنے اڈیٹوریل ریمارک مین تسلیم کر لیا تہا اور اسپر خوشی کا اظہار فرمایا۔

(۳) اپنے اخبار ۲۴ فروری ۱۸۸۳ء مین نواب صاحب بہوپال کی نسبت ایک مضمون بعنوان **مقلدین پر چوٹ** لکہہ مارا اور اسمین یہ درج کر دیا کہ نواب صاحب ممدوح نے مقلّدین کی توہین مین یہہ شعر لکہا ہے ؎

مقلد تا خرابِ بادہ آراء پرستی شد ٭ بکوئی آشنایانِ سنن بیگانہ می آید ٭

جسکا جواب ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۳ مین یہہ دیا تہا کہ یہہ سبہی مقلدون کے حق مین نہین کہا گیا خاص گران ہی ضدیون اور ہٹ دہرمی لوگون کے نسبت کہا ہی جنکو خود حنفیہ کے محققین مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی وغیرہ نے بہی برا کہا ہے۔

اور ایک **جواب** اسکا سید مولوی جمال الدین ڈاکٹر کہوڑی ضلع ساگر نے بہی [illegible] یہہ جواب اخبار جریدۂ [illegible]

ایک **جواب** اسکا مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے دیا تہا جو کسی پرچہ اسی جریدہ روزگار مین چہپا تہا۔ پہر اسکا جواب مشیر قیصر نے بڑی سختی سے دیا جسکا آخری جواب مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے جریدہ روزگار نمبر ۴۸ جلد ۹ مین چہپوایا جسمین اڈیٹر مشیر قیصر کی سختی و چہیڑ چہاڑ کا ثبوت دیا ہی ٭

(۳) آپنے اخبار **۲۵** ستمبر ۱۸۸۳ء مین یہہ چہاپ دیا کہ مولوی **نذیر حسین** صاحب محدّث دہلوی **بمبئی** پہنچے تو وہان کے علما اس قسم کے **سوالات** کہ آپ کے مذہب مین خنزیر کا گوہ موت اور اُسکی چربی اور خون اور بال کہال پاک ہی" لیکر آپ سے مباحثہ کے خواستگار ہوئے ٭

(۴) **پہر اپنے اخبار** ۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین بتقلید اخبار نور الانوار یہہ چہاپ دیا کہ مولانا ممدوح

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نے اُن سوالات کا جواب کافی نہ دیا جسکا جواب ہمنے آپکے اخبار ۱۶ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین چھپوایا اور آپنے بھی وہ جواب تسلیم کرلیا ❊

(۵) آپنے اخبار ۱۶ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین گروہ اہلحدیث کی نسبت یہہ مشتہر کیا کہ "یہہ نیا فرقہ ہے" اسکا اصول حنفی مذہب سے لوگون کو پھیرنا اور امام ابو حنیفہ کی توہین کرنا ہے' جسکا جواب ہمنے اشاعة السنہ نمبر ۷ جلد ۶ اور آپ کے اخبار کے نمبر ۴۵ مورخہ ۶ نومبر مین یہہ دیا تہا کہ ہم ابو حنیفہ کے طعن و توہین کو بدینی جانتے ہین ہمارے یا کسی اور عالم گروہ اہلحدیث کی کلام مین آپنے امام کی توہین پائی ہے تو اسکی نشان دہی کرین - اس کے جواب مین

(۶) آپنے اُسی پرچہ اخبار ۶ نومبر مین ایک لفظ قلت حدیث ہماری کلام مین اور ایک لفظ مزجاة نواب صاحب بہوپال کے کلام مین امام ابو حنیفہ کی نسبت نکال کر درج کیا - جسکا جواب ہمنے اس اخبار کے نمبر ۴۷ مطبوعہ ۴ نومبر مین یہہ دیا کہ یہہ الفاظ کمال نیک نیتی اور مقام مدح امام والا مقام مین استعمال کئے گئے ہین بدنیتی اور طعن کے طور پر نہین کئے گئے - جسپر بھی آپکا دل خوش نہ ہوا اور ہمکو اپنی مخالفت و طعن و توہین امام سے بری نہ کیا ❊ ہمارے جواب کے حاشیہ مین تہی تہی دو حرفی ایسے نوٹ لگا کر ہین جنسے آپ کی ناخوشی و سوءظنی مترشح ہوتی ہے - مگر پر ایک منصف و محقق حنفی اڈیٹر اخبار جریدہ روزگار نے اپنی پرچہ نمبر ۴۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۸۸۳ء مین ایک منصفانہ محاکمہ لکہا اور اسمین ہمارے حق مین فیصلہ کیا اور ثابت کردیا کہ یہہ کلمات امام صاحب کی توہین کے کلمات نہین ہین ❊

(۷) آپنے کسی پرچہ ماہ اگست مین نواب ممدوح کی نسبت یہہ اعتراض کیا کہ اونہون نے تصویر پر انعام دیا یا دلوایا ہے اور اُس کے ضمن مین ہم پر یہہ اعتراض کیا کہ ہمنے انکو باین حالت محدّث کہا ہے جسکا جواب ہمنے اشاعة السنہ نمبر ۵ جلد ۶

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین دیا جسپر اُور بہی آپکو غصہ آیا ❊ اور آپ نے

۸) پرچہ نمبر ۵ و ۶ جلد ۷ مین نواب صاحب کے حقمین جو عرفاً شرعاً عقلاً کہنا چاہئیے تہا سو کہا ❊

۹) اخیر مین آپنے اخبار نمبر ۴۸ مورخہ ۲۷ نومبر مین سرگروہ اہلحدیث حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی نسبت تبقلید اخبار نور الانوار یہ مشتہر کیا کہ جناب ممدوح بارادہ حج مکہ مین پہنچے تو بادشاہ نے چہہ مسلح سپاہی بہیجکر انکو پکڑوا منگوایا اور انکو قید کرنا چاہا آخر اونہون نے لامذہبی سے توبہ کی اور حنفی المذہب ہونے کا اقرار کیا تو انکو چہوڑا - اور مولوی رحمت اللہ نے اُنکی ضمانت دی تو انکو مدینہ جانے دیا - اُن کے مدینہ سے واپس آنے پر انکا مقدمہ ہوگا - ہمارے رائے مین مکہ والون سے بہول ہوئی اور افسوس ہے کہ ہمارے لایق اڈیٹر ان نے بہی انکو [illegible] شہید کر دیتے اہنی قیل و قال کیون کی - سیّدون کا شہید کرنا تو بڑا کار ثواب ہی - چنانچہ پہلے مسلمانون نے انکی جدّ امجد حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا یہ پکّے مسلمان تہے تو انہی کی پیروی کرکے ثواب کماتے نواسہ کو نانا کے ساتہہ ملاتے - سبحان اللہ کیا مسلمانون کے مقدس مشاہد کے حالات اور مسلمانون کے بادشاہون کے فضایل کس فخر و مباہاة کے ساتہ بیان ہوتے ہین اگر یہہ حالات و فضایل سچ ہین تو تُم سُن لوگے کہ ایکا ایک دن ہندی حاجیون کے حفظ امن کے لئے خاص مکہ شریفہ مین بہی انگریزی کانسل (جیسا کہ جدہ مین ہے متعین ہوگا - اور سلطان روم کی بدانتظامی شہرہ پاکر ایسکا رہا سہا رعب بہی روم کی راہ لیگا - یا کعبہ کا حج بہت لوگون سے متروک ہوگا - ان سب کارروائیون کا اجر و ثواب اِنہی شمیر بہادر مسلمانون کو نصیب ہوگا - اللہم احفظنا منہ ❊❊

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اس قسم کی اور چہیڑ چہاڑ آپ کے اخبار کو ہر بار مین اہلحدیث کے حقمین پائی جاتی ہے جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے ؛

از انجملہ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور ہین یہ صاحب ہمیشہ گروہ اہلحدیث سے نہ صرف معمولی چہیڑ چہاڑ رکہتے ہین بلکہ حد سے بڑہکر انکی تحقیر و توہین کرتے رہتے ہین اور اس امر کو کمال دیانت و حمایت اسلام جانتے ہین - انکے اس قسم کے مضامین ہم کہان تک شمار کرین تمثیل کے لیئے وہی مضامین کافی ہین جو اڈیٹر مشیر قیصر نے آپ سے نقل کیئے ہین اور ان کے ساتھ بحث و خطاب سے ہمکو تسلیم و اصلاح کی امید کم ہے بلکہ یہ خوف ہے کہ بجائے اسکے ہم ہدف سہام سب ملام بنین لہذا سکوت بہتر ہے ؛

از انجملہ اڈیٹر اخبار مظہر العجائب مدراس ہین اپنے اخبار ۱۵ مارچ ۱۸۸۳ء مین مضمون مقلدین پر چوٹ کو شایع کیا اور عامہ حنفیہ کو اہلحدیث کی طرف سے بدظن و ناراض کیا ؛

اور اخبار [illegible] صدی کے حالات مین ایک شاعرانہ مضمون لکہا اسمین اوایل تیرہوین صدی کی نوایجاد چیزون سے مذہب وہابیہ کا ایجاد قرار دیا اور اسکے اواخر کی ایجادون سے مذہب نیچری کا ایجاد شمار کیا - اور یہہ فرمایا کہ بمصداق اول باخر نسبتے دارد نیچریون کو وہابیون سے کمال مناسبت ہے - جسوقت انسان پکا وہابی بنجاتا ہے اور غیر مقلدین کے کہلے میدان مین آجاتا ہے تو ضرور بیدینی اختیار کرتا ہے - اسکی شہادت مین آنرایبل سید احمد خان - کا اوایل مین آمین و رفعیدین کرنا اور اخیر مین نیچری ہوجانا بیان کیا - پہر اوائل صدی مین عبد الوہاب نجدی کا ظاہر ہونا اور حرمین وغیرہ مشاہد مسلمانون پر بے ادبی کے ساتھ سلوک و تسلط کرنا بیان کیا - آخر مین نواب صاحب بھوپال کے نسبت یہہ اتہام قایم کیا کہ وہ ہندوستان کے وہابیون کے سرگروہ ہین - اور امام ابوحنیفہ کی تردید مین کتابین تصنیف کرکے بصرف زر خطیر مصر و قسطنطنیہ کے مطابع مین چہپواتے ہین الخ -

محمد بخ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اخبار ۲۴ نومبر ۱۸۹۳ء مین نواب صاحب بہوپال کی توہین مین ایک مضمون اخبار شیر قیصر سے نقل کیا جسکا ذکر اس اخبار کے مضمون نمبر ۱ مین ہو چکا ہے ؛

اور اخبار ۲۹ نومبر مین ۔ علیہ اخبار نور الانوار جیسے ملک کو جسمین اہلحدیث کی ہجو ہی جزو کا ذکر ہے مشتہر کیا اور ہمارے اشتہار کا جواب اکمل الاخبار سے نقل کر دیا و علی ہذا القیاس ازانجملہ اخبار اکمل الاخبار دہلی وارمغان دہلی و کشف الاخبار بمبئی وآفتاب پنجاب لاہور و طوطی ہند میرٹھ و کوہ نور لاہور وغیرہ ہین ۔ انہین سے بہی جس اخبار کو ملاحظہ کرو گے اسمین مسلمانون کے باہم لڑانیوالے مضامین ضرور پاؤ گے ۔ اسمقام مین اخبار اکمل الاخبار سے ایک اس قسم کا مضمون نقل کرتے ہین کیونکہ اسپر ہم کسیقدر بحث کرنا مدنظر رکہتے ہین ؛

آپ اخبار نمبر ۴۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر مین ہمارے اشتہار مندرجہ نمبر ۹ جلد ۶ کیے جواب مین ہمارا وعدہ ایک ہزار روپیہ انعام کو فضول شیخی قرار دیکر فرماتے ہین کہ ان

ahmadimuslim.de

عقاید و عملیات کو جو کلابی چودہ مین اہلحدیث کیطرف نسبت کیے گئے ہین اپنی کتابون مین جنکا حوالہ اس رسالہ مین ہے ملاحظہ کرو اور اگر تم کو ان کتابون مین وہ مسایل نظر آوین تو ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ ۔ اسکے بعد زر انعام جسمین سے پانچ سو روپیہ ازراہ ترحم تمکو معاف کیے گئے بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی بہیجدو ۔ اور اسمین گورنمنٹ کو یہہ صلاح دیتے ہین کہ مخالفین گروہ اہلحدیث ہندوستان مین پانچ کروڑ آدمی ہین اور اہلحدیث مٹھی بہر ۔ ان مٹھی بہر مفسدون اور باغیون کے کہنے سے ان پانچ کروڑ کو گورنمنٹ کچہہ نہ کہے اور نہ پوچہے صرف ان مٹھی بہر لوگون کو ان عقاید سے توبہ کراوے اور انکی کتابون کو جلا دے وہ توبہ نہ کرین تو انکو سزا دے یا اُن کو مسلمانون کی مسجدون سے نکال دے اور جدا کرے ؛

یہ یہ اُن ملکی بیقرار مردون کی کارروائیون کی مختصر رپورٹ ہے جو پہلے ان ہی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حضرات کے سامنے پہر اور ترقی خواہان اور اتفاق جویان ملک کے آگے پیش کیجاتی ہے
جس سے ہماری غرض و مقصود† یہہ ہے کہ یہ حضرات والامقام اور دیگر خیر خواہان اسلام
و ترقی جویان اہل اسلام خصوصًا وہ سوسائٹیان و اخبارات جو ترقی قومی کا دم بہرتی ہین
اور اتفاق اسلامی کو اپنا اعلی مقصد و اصل مُدّعا قرار دیتی ہین اسپر اپنے اپنے ریویو
(رائے) ظاہر کرین کہ آیا یہ روش جو ان اخبارون کے اڈیٹرون نے اختیار کر رکھی
ہے اس سے اسلام یا خاص کر مذہب حنفی کی ترقی و رفعت مقصود ہے یا اس سے
مسلمانون مین باہم عناد و بغض و فساد پہیلنے اور اہلحدیث کا دشمن مذہب حنفی اور حنفیون
کا دشمن اہلحدیث ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ کیا جب عامہ اہلحدیث ان اخبارون کو پڑہکر
یہ یقین کر لین گے کہ ان کے مقتدا و پیشوائے مولوی محمد سید نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی
سے اہل مکہ نے یہ سلوک کیا ہی جو ان حضرات خیر خواہان مذہب حنفی نے بیان کیا ہی تو وہ اہل
مکہ کو مشرکین مکہ کی مثل (جنہون نے آنحضرت [illegible] حدیبیہ کے سال حج نہ کرنے
دیا تہا) یا ان مروانیون کی مثل (جنہون نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو مکہ مین شہید کیا تہا)
یا ان یزیدیون کی مانند (جنہون نے حضرت امام حسین کو کربلا مین شہید کیا تہا) قرار
نہ دینگے؟ اور کعبہ شریفہ کے حج کو اس جور و تعدی و رفع امن کے سبب اپنے ذمہ سے
ساقط سمجہکر اس فرض اتفاقی کو ترک نہ کرین گے؟ اور جب مذہب اہلحدیث کی نسبت
اُن حضرات کے یہہ الفاظ سنین گے کہ یہ مذہب جدید ہے یا یہ محمد بن عبد الوہاب کی تجدید
ہے تو اس کے مقابلہ مین وہ چارون مذاہب اور چارون مصلون کو مُحدث و بدعت قرار

† ایک مقصود اس رپورٹ سے یہہ بہی ہے کہ عقلمند انصاف پسند ناظرین یہ داد دین کہ زیادہ تر اور
پیشتر جہگڑے جہپاڑے کس گروہ کیطرف سے ہوئے گروہ اہلحدیث سے یا حضرات حنفیہ سے۔ اور ہماری دوستون
کی یہ شکایت کہ حنفی مذہب سے لوگون کو پہیرنا اہلحدیث کا اصول ہے اور اکثر جہگڑے جہپاڑے انکی طرف
سے ہو رہی ہے کس قدر صحت کے قریب ہی:

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہ دین گے ؟ اور جب وہ اپنے اکابر علماء کی توہین کے الفاظ ان اخبارون مین پڑہینگے تو وہ ازراہ حمیت جاہلیت حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کو (خدا انکو اپنی رحمت مین ڈہانک لے) صلواتین و تبرّے نہ سنائینگے ؟ **اس جانب** سے یہ باتین وقوع مین نہ بھی آئین **تو کیا** جانب ثانی (**حنفیہ**) جنکی خاطر یہ مضامین ان اخبارون مین درج ہوتے ہین - اِس جم غفیر کلمہ گویون کو (جنکی تعداد اِن ہی اخبارون مین اسّی لاکھہ بتائی گئی ہے) دائرہ اِسلام سے خارج اور معابد و مشاہد اسلام سے علیحدہ نکرین گے ؟ اور درپئے ان کے قتل و ایذا کے نہ ہونگے ؟ **اور یہہ امور** خواہ کسی جانب سے واقع ہون ترقی و اتفاق قومی کے مزاحم و مانع نہ ہون گے ؟ موجب خلل نظام عام و رافع امن کافہ انام (جو اصول سلطنت کے بہی مخالف ہے) قرار نہ پائینگے ؟ **اِس امر کیطرف ہم گورنمنٹ کو بھی توجّہ دلانا چاہتے ہین جیسا کہ اپنی اعیان قوم سے اسکے خواستگار ہین -**

ہماری رائے ناقص مین تو اس کارروائی سے نہ اسلام کا فائدہ ہے نہ حنفی مذہب کی ترقی متصور ہے بلکہ اِس سے ان بر عکس نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے - چنانچہ نمبر اول مضمون "مسلمانون کی خوفناک حالت" مین ہم اجمالی اشارہ کر چکے ہین اور اُسکی تفصیل اِس مضمون نمبر ۲ مین کرینگے - اور اسیوجہ سے ہمکو اپنے اِن دوستون † پر سخت افسوس و شکایت ہے کہ اُنہون نے ایسے مضامین مفاسد خیز فتنہ انگیز کو اپنے نامی اخبارون مین مشتہر کیا -

سب سے زیادہ اپنے دوست **اڈیٹر** اخبار شیر قیصر پر **افسوس** ہے کہ باوجودیکہ وہ ایک **مہذب** و انصاف پسند و متین آدمی ہین (چنانچہ انکے بعض مضامین اخبار اور بعض خطوط جو ہمارے نام آئے ہوئے ہین ہمارے اس خیال کے مصدق ہین) اور وہ اِس گروہ اہلحدیث کو مسلمان بھی جانتے ہین گلابی چورقہ والون کی طرح کافر و خارج از ملت نہین سمجھتے - بلکہ اِس گروہ کے بعض اعیان و علماء کی تعریف بہی کر چکے ہین علی الخصوص

† **اڈیٹر اخبار کوہ نور** لاہور بہی ان سے کچہہ کم مستحق **افسوس** نہین ہین گو ہمکو اُن سے کوئی خاص نسبت نہین ہے جسکی نظر سے ہم انپر زیادہ افسوس کرین مگر جوان کے کمالات اور ریفارمری خیالات اُن کو دوست مشتہر کرتے ہین ان سے ایسے مضامین تفرقہ انگیز کا بلا رد و قدح نقل کرنا نہایت بعید ہے ۱۲

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی شان مین وہ اپنی اخبار نمبر ۴۳ جلد ۷ مطبوعہ ۱۶ اراکتوبر ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ و ۳ مین یہہ الفاظ لکھہ چکے ہین اس ہند کے زبردست عالم چند شخص سمجھے جاتے ہین *

(۱) مولینا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

(۲) مولینا محمد حسین صاحب لاہوری

(۳) نواب صدیق حسنخان بہادر قنوجی

مولینا نذیر حسین صاحب سے تو ہم خوب واقف ہین کہ وہ اعلی درجہ کے عالم اور بزرگ ہین خصوصًا علم حدیث انکا مستند ہے آپ کو وہابیت کی طرف منسوب کرنا نہایت درجہ افسوس کی بات ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ جناب ممدوح کی بعض تصانیف سے ایسا پایا گیا ہے کہ آپ تقلید کو پسند نہین کرتے ہم نہین کہتے کہ ایسے عالم کا ایسا خیال عوام مین شایع کرنا کہانتک درست ہے ہان اتنا کہین گے کہ خبر اگر اتنا ظاہر عالم غیر مقلد ہو جائے تو عام لوگون کو اسپر تکیہ جیسی کرنا کسیطرح زیبا نہین ہے الخ۔ اور سوالات علماء بمبئی کو اسی پرچہ اخبار مین لغو و سفاہت قرار دے چکے ہین۔ چنانچہ انکی اصل عبارت حاشیہ مین منقول ہے †۔

† آپ فرماتے ہین ہمکو بڑی حیرت اور افسوس سے یہہ بات کہنی ہے کہ جو باتین علماء بمبئی نے اشتہار مین بیان کی ہین وہ محض لغو ہین اگر کوئی ایک شخص انکو لکھتا تو اسی کی عقلمندی ثابت ہوتی جس حالت مین کہ یہ فعل ایک جماعت کی ساتھہ منسوب کیا گیا ہے تو کمال افسوس ہوتا ہے۔ مانا کہ فرقہ غیر مقلدین بالکل نیا ہے اور ہماری اُن کے فروعات مین کچھہ مخالفت ہے مگر آخرش یہ لوگ اہل اسلام کہلاتے ہین اور مسلمان ہونیکا دعوی کرتے ہین پھر انکی نسبت بدیہی حوالہ کتاب یہہ کہدینا کہ وہ کتے اور سور کے گوہ موت وغیرہ کو پاک سمجھتے ہین محض بدیہی بات ہے ایسی معزز جلسہ کا کام یہہ تھا کہ فرقہ مذکور کی تصانیف سے کچھہ باتین اخذ کرکے اسپر جرح و قدح کرتے نہ یہ کہ عام بازاری گپون پر اکتفا کرکے ایسی خرافات خط مین درج کئے × × × جبکہ ایک حوالہ بھی کسی کتاب کا نہین ہے تو پھر کیون کر کوئی تسلیم کرسکتا ہے سوا اسکے

[illegible]

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پہر سفیر ہند اخبار نمبر ۴۲ جلد ۷ مطبوعہ ۳ نومبر مین بعض تصانیف نواب صاحب بہوپال مین پانچ مسائل (طہارت آب (۱) - پیشاب بچہ شیرخوار (۲) - قصر نماز (۳) - زکوۃ مال تجارت (۴) - مرغ (۵) کے لئے سونے کے سوا اور چیز کی حلت) کا پایا جانا کسی عالم مجہول الاسم سے نقل کرکے آپنے فرمادیا اگر یہہ خبر صحیح ہی تو تعجب ہی کہ علماء بمبئی کے سوالات پر جناب مولینا صاحب لاہوری نے کیون برا مانا - چونکہ مندرجہ بالا خط ایک عالم نے لکہا ہے جو بہت بڑے محدث ہین اسواسطے اسپر کسیطرحکا شک بہی نہین ہوسکتا ہمکو امید ہے کہ مولانا صاحب لاہوری یہہ شبہات رفع فرماوینگے - اور یہ خیال نہ فرمایا کہ ان مسایل کو ان سوالات سی جنکو ہم لغو وسفاہت قرار دے چکی ہین اور کسی مسلمان کو اسکا قایل نہین جانتے - کیا تعلق ہے کہ ان مسایل کے نواب صاحب کی کتابون مین پائے جانے سے وہ سوالات پہر مطبوع طبع سامی ہوگئے اور ان سوالون پر ہمارے برا ماننے کی اب وجہ پوچہنے لگے اور جبکہ [illegible] جلد ۔ مطبوعہ [illegible] مین آپنے مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر مکہ مین مواخذہ ہونیکا قصہ بتقلید اخبار نور الانوار ان الفاظ سے بیان کیا - کہ محمد عمر موذن - نے مولوی نذیر حسین صاحب کی لامذہبی وایمہ مجتہدین کو برا کہنے کا ماجرا پاشاہ شریف مکہ سے جاکر بیان کیا تو وہان سے چہہ سپاہی ترک مسلح آئے اور انکو معہ ہمراہیان گرفتار کرکے لیگئے - پاشاہ مکہ نے بواسطہ شیخ العلماء مفتی سید احمد وجلانی (صحیح لفظ وحلان ہے) کے مولوی رحمت اللہ نزیل مکہ سے انکا حال غیر مقلدی کا دریافت کرکے انکو قید کرنیکا حکمدیا - جب اس واقعہ کو وکیل کونسل نے سنا تو پاشاہ موصوف سے آکر کہا کہ یہہ لوگ رعایای ہند سے ہین انکا فیصلہ ہمارے سپرد کرو تو مناسب ہے جواب ملا کہ اگر تم ان کی ضمانت کرو تو کیا مضایقہ ہے - اسپر وکیل مذکور نے انکار کیا - پس پاشاہ نے انکو حوالات مین بہیجدیا اور کہا کہ تمکو ہم بحراست ترکون کے جدہ مین بہیجدینگے بمطوف مے عرض کیا کہ یہہ لوگ مدینہ طیبہ جانیکا قصد رکہتے ہین - پاشاہ نے جواب دیا کہ یہہ لوگ تو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صاحب مدینہ علیہ التحیۃ والسکینہ کو مردہ جانتے ہین وہان جاکر کیا کرینگے - پہر سنا گیا
کہ اونہون نے مع ہمراہیان شریف مکہ کے سامنے غیر مقلدی سے توبہ کی اور حنفی مذہب ہونیکا
اقرار کیا اور انعقاد محفل میلاد شریف کو مستحسن جانا - بعد اسکی حکم ہوا کہ اگر مولوی رحمت اللہ
صاحب انکی ضمانت کرین تو یہ لوگ مدینہ شریف جاسکتے ہین بعد مراجعت کے مقدمہ انکا
علماء حرم محترم کی تجویز سے فیصل ہوگا - **اور یہہ خیال** نہ فرمایا کہ ہم تو اہی مولانا
ممدوح کو ترک تقلید وعمل بالحدیث کی اجازت کا سارٹیفکٹ دی چکے ہین پہر انکی نسبت
لفظ لامذہبی (جو عمل بالحدیث وترک تقلید سے عبارت ہی) اور اُسکے لوازم وسزائین کس مُنہہ
سے نکالتے ہین - اور ایسے واہی مضمون کو جسمین ایسے نالایق الفاظ درج ہین کیون
درج اخبار کرتے ہین اور اگر اسکو بنا اور حنفیہ پسند اور اخبار کو حنفیہ کا دلچسپ بنانیوالا مضمون
سمجھکر نقل ہی کرنا ضروری تہا تو ان نالایق الفاظ کی نسبت تو اپنی عدم رضا کا اظہار
کیا ہوتا *

ہم نہین جانتے کہ ہمارے دوست کی قوۃ حافظہ پر نسیان کا غلبہ ہی کہ کل کا لکھا
ہوا مضمون آج یاد نہین رہتا یا عدم استقلال وسرعت انتقال آپکی طبیعت مین داخل ہی
بہر حال ان مضامین مخالف نفس الامر واعتقاد کے درج اخبار کرنیسے ہمکو اس دوست
پر سخت افسوس وشکایت ہی **آیندہ** وہ اِس شکایت کا ازالہ کرین خواہ اسپر اور ناراض ہوکر
اور تیز ہون مگر یہہ یقین کرلین کہ ادہر سے بھی شکایت دوستانہ بند نہ ہوگی آپ جہانتک
چاہین اس سلسلہ شکایت کو پہنچائین *

اِن مضامین کی صحت وصداقت کی نسبت بھی ہمکو **بحث** مدنظر ہے مگر
چونکہ یہہ مقام جسمین ہم مسلمانون کے حالات پر افسوس کرنا چاہتے ہین مقام تعزیت
ونصیحت ہی اسلئے ہم اسمقام مین اس بحث کو چھیڑنا مناسب نہین سمجھتے - اس بحث کو (جہانتک
اس پرچہ مین کرنا چاہتے ہین) ختم کرکے اِسی پرچہ مین ان مضامین کی صحت وصداقت پر

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پر بھی بحث کرینگے اور ناظرین کو روشن دلایل اور واضح براہین سے ثابت کر دکھائینگے کہ ان یکطرفی ڈگریون اور خانہ ساز فتوح و فیصلون کو صحت و صداقت سے کہانتک تعلق ہے اور اہلحدیث فرقہ جدید ہے یا قدیم اور محمد کیا معنی رکھتا ہے جو در گفتن نمی آید کا مصداق ہے اور ائمہ مجتہدین کی توہین کرنیوالا کون گروہ ہے اور حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کو مکہ شریفہ مین کیا واقع پیش آیا وغیرہ وغیرہ

نمبر ۳

مسلمانون کے معابد و مساجد

بانئ اسلام (خدا تعالی و پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام) نے تو مسجدون کو خدا کی عبادت کے لئے وسیع کیا ہے۔ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی مسجدون

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مین خدا کا نام لینے سے مسلمانون کو روکے اس

اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ (البقرع ۱۴) سے زیادہ ظالم کون ہے ؟

ahmadimuslim.de

اور آنحضرت صلعم نے خاص مسجد نبوی مین نجران کے عیسائیون کو نماز ادا کرنے سے نہ روکا بلکہ روکنے والوں کو منع کر دیا۔ پس اُن عیسائیون نے اپنے طور پر اور اپنے قبلہ کی طرف مونہہ کرکے آنحضرت کے روبرو نماز کو ادا کیا (چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۵ مین صفحہ ۳۶۱) اسکی تفصیل و تخریج روایت ہو چکی ہے۔

اور خاص کر اس مسجد پاک کی نسبت (جسکو بیت اللہ اور حرم محترم اور مسجد الحرام کہا جاتا ہے) تو خدا تعالی نے یہہ فرما دیا ہے کہ ہمنے اس گہر کو تمام لوگون کے لئے مرجع (یا

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا جای حصول ثواب بنایا) اور جاے امن کر دیا۔ اور

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ **فرمایا** جو منکر ہین اور خدا کی راہ اور مسجد الحرام سے

اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ (جنکو ہمنے سب لوگون کے لئے وہان کے رہنے والی ہون

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَ
مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج ۱۳۶)
اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا۔ قصص
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ
يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ۔ عنكبوت
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ عمران ۱۰۶

خواہ باہر کے یکسان بنایا ہے) روکتے ہین ہم انکو اور اُن لوگون کو جو اس مسجد مین کجروی اور ظلم کا ارادہ رکھتے ہین دُکھ کی مار چکھائینگے ۔ اور فرمایا ہمنے انکو امن والی مین جگہہ نہین دی ؟

اور فرمایا کیا وہ نہین دیکھتے ہمنے اُسکو امن والا حرم بنا دیا اور اُسکے اِردگرد سے لوگ اُچکے جاتے ہین

اور فرمایا جو اس گھر مین داخل ہوا اُس نے امن پایا۔

وبناءً علیہ کابر اہل اسلام خصوصًا امام الائمہ الاتقیاء الافخم حضرت امام ابو حنیفہ عبد اللہ

وعند ابی حنیفۃ من لزمہ القتل بردۃ او قصاص او غیرہما لم یتعرض بہ ولکن یلجیٔ الی الخروج۔
تفسیر [illegible]

نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کسی جرم شرعی کا ارتکاب کرکے مرتد ہو جاوے یا کسیکا خون کر ڈالے اور پھر وہ حرم محترم مین آکر پناہ گزین ہو تو اس سے [illegible] مدد نہ دین تاکہ وہ خود ہی لاچار ہو کر حرم سے باہر آجاوے ۔

مگر آجکل کے مسلمانون نے مسجدون اور خاصکر مسجد الحرام (مامن خلایق) کو ایسا تنگ و محدود کر رکھا ہے کہ اب انکا نام خالہ جی کے باڑے اور باواجی کا گھر رکھا جانے لگا ہے† وہ جسکو چاہتے ہین اون مسجدون مین عبادت کرنے دیتے ہین جسکو چاہتے ہین انہین عبادت کرنے پر ذلیل کرتے ہین انکی مسجدون مین عیسائی یا یہودی کب عبادت کرنا پاتے ہین وہ اپنے مسلمان بھائیون کو (جو صرف بعض فروعات مین انسے اختلاف رکھتے ہین) تو انہین گھسنے ہی نہین دیتے اور اگر کوئی خود بخود آگھسے تو اُسکی اچھی طرح خبر لیتے ہین۔ شیعہ کا کیا مقدور ہے کہ سُنیون کی مسجد مین بے کھٹکے شیعہ طور پر نماز ادا کرے۔ اہلحدیث کی کیا مجال ہے کہ جس مسجد مین چاہے رفع یدین و آمین بالجہر کرکے نماز پڑھ لے

† دیکھو رسایل لنکے مخالفین کے انہین کیا کچھ کہا ہے کہ مسجد نہ ٹھہری انکے باواجی کا بالاخانہ ٹھہرا وغیرہ وغیرہ ۱۲

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہ فتوے عام مسلمانون کو ان کے مقدس مولوی صاحبون نے دئے ہین اور اس باب مین متعدد رسالہ تالیف کر کے مشتہر کر دیے ہین ✢

تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ایک لودہیانہ کے مولویصاحب نے صوبہ بہار مین پہنچکر اہلحدیث کو مسجدون سے نکالنے مین بہت زور لگایا اور اس مضمون کا ایک رسالہ جس کا نام نامی انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد ہے شہر عظیم آباد پٹنہ مین چہپوا کر مشتہر کیا اسمین آپنے اہلحدیث کو قتل کر ڈالنے کا بھی فتوے دیا ہے جسکا اثر تہوڑے دنوں کے بعد اس نواح کے بعد یہ پیدا ہوا کہ ضلع شاہ آباد مین اہلحدیث و حنفیہ مین ایک مسجد مین نماز پڑہنے پر ایسی لڑائی ہوئی جسمیں برطبق بیان فریق حنفیہ تلوار بھی چلی - اس رسالہ مین مولویصاحب موصوف نے اہلحدیث کو مسجدون سے خارج کرنے پر یہہ دلیل پیش کی ہے کہ یہ لوگ مشرک ہین کیونکہ یہہ ہم لوگون کو مشرک کہتے ہین اور مشرکون کو مسجدون مین نماز پڑہنے سے [illegible] ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ (یعنے مشرکون کو لائق نہین ہے کہ خدا کی مسجدون کو آباد کرین) مانع ہے ✢

ahmadimuslim.de

اور اِس دلیل مین آپنے غور فرماکر یہہ باتین نہ سوچین کہ اوّلاً عام اہلحدیث کا حنفیہ کو مشرک کہنا کب مسلم ہے - یہہ بات اہلحدیث کے اعتقاد و اصول مذہب مین داخل نہین ہے - اور اگر کسی خاص اہلحدیث نے کسی خاص حنفی کو کسی خاص سبب سے جب شرک کی نظر سے مشرک کہہ بھی دیا تو یہہ کُل اہلحدیث کی طرف سے کل حنفیہ کے حق مین کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے ؟

ثانیاً - اگر کسی مسلمان کو مشرک یا کافر کہنے سے جو کفر یا شرک کیطرف قائل راجع ہوتا ہے وہ کفر عملی ہے یا کفر اعتقادی جو اسکو ملت سے خارج کرے اور احکام کفر اسپہ لگا وے -

ثالثاً اِس آیۃ مین اگر مشرکون کو مسجدون مین عبادت سے روکنے کا حکم ہے تو یہہ تو اُن مشرکون کا حکم ہے جو اپنے کفر کے اقبالی ہون نہ اُنکا جو مدعی اسلام ہون چنانچہ اس آیۃ کا لفظ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

شَاھِدِیْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ جسکو جناب مولوی صاحب رسالہ دار شیر مادر کیطرح غٹ غٹ کر کے نوش فرما گئے ہین اس خصوصیت پر شاہد ہے پہر اس آیۃ سے اُن کافرون یا مشرکون کا (جو خود مدعی و اقبالی کفر نہ ہون بلکہ مدعی اسلام اور کلمہ گو ہون صرف اُنکے اسلامی بھائی انکو کافر یا مشرک بتاتے ہون) حکم ممانعت کیونکر استنباط ہو سکتا ہے۔؟

ان رسالدارون کو نہ آخرت میں خدا کی مواخذہ کا خوف ہے نہ دنیا مین اعتراض اہل علم کا ڈر ہے کہ ہمارے ان استدلالون کو اہل علم کیا کہین گے۔ دو تین ورق کا رسالہ بنا کر رسالدار کہلا کر جو جی مین آوے اسمین درج کر دیتے ہین اور اتنا بھی نہین سمجھتے کہ جو بات ہم مخالف کو کہتے ہین وہی بات اگر وہ ہمکو کہدے تو وہ کیا جواب دینگے۔؟ کیا تمہارے مخالف نہین کہسکتے کہ تم لوگ مشرک ہو اور بحکم آیہ کریمہ مسجدون مین نماز پڑہنے سے ممنوع پہر یہہ مسجدین کس گروہ مسلمانون کے لائق رہین گی۔؟ اور بجز اسکے کہ اقوام غیر انکو ڈھا کر [illegible] دین یا [illegible] تیار کرین [illegible] کام [illegible] گی ؟

آجکل جو **گلابی چو ورقہ** رسالہ تیار ہو کر گلی کوچہ ہندوستان و پنجاب وغیرہ بلاد مین دائر و سائر ہو رہا ہے اُسمین یہہ حکم ممانعت ان الفاظ سے درج ہے کہ غیر مقلدون سے مخالطت اور مجالست اور انکو اپنی خوشی سے مسجدون مین آنے دینا شرعًا ممنوع ہے کیونکہ مسائل مذکورہ† سے معلوم ہوا کہ وہ اہلبدعت ہین نہ اہلسنت اور مجالست و مخالطت اہلبدعت شرعًا منع ہے۔

پہر اُسکی تائید مین ایسے اقوال لائے ہین جن مین اہلبدعت کی ساتھ کہانا پینا نکاح کرنا ان کے ساتھ نماز پڑہنا منع کیا گیا ہے۔ مسجدون مین آنے یا اُنمین نماز پڑہنے سے انکو منع کرنے کا انمین ذکر و اثر و نام و نشان نہین ہے۔

---

† اُن ہی مسایل کو مراد رکہتے ہین جو گلابی چو ورقہ مین اہلحدیث کی ذمہ لگائے گئے ہین اور ان چارون رسایل مین حنفیہ کے ذمہ۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　　　ahmadimuslim.de

اِس رسالہ پرچین رسالدارون (مولویون) کے نشان (مواہیر) لنصب (ثبت) کئے گئے ہین مگر جینے اپنا نشان قایم کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ ہمارا دعوی کیا ہے اور ہماری دلیل سے کیا نکلتا ہے ہم کیا دیکھکر نشان (مہرین) لگائے جاتے ہین-

مانا کہ اہلحدیث اُنکے نزدیک بدعتی ہین (جیسا کہ وہ اُنکو بدعتی کہتے ہین) اور بدعتیون سے ملنے کہانے پینے ملکر نماز پڑہنے کی ممانعت اِن کے متمسکہ اقوال سے نکلتی ہے-

ولیکن اِنسے مسجد مین آنے یا نماز پڑہنے سے روکنا کہان تک ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسجدون مین بھی نہ آوین اور تنہا اپنی نماز بھی نہ پڑہین مسجد مین آکر نماز پڑہنے کے وقت نہ کوئی کہانا کہاتا اور نہ نکاح کا طالب ہوتا ہے اور کسی کے ساتھ ملکر نماز پڑھنا نہ پڑھنا بھی امر اختیاری ہے نہ جبری و اضطراری پہر ان اقوال کو مسجدون سے روکنے سے کیا علاقہ-؟

یہ ہمارے رسالہ اخبارون کی قوت عجزی ہے اور اسپر واقعیہ اور دعوی یہہ کہ اہلحدیث کو تمام ملک کی مسجدون سے نکال دینا ہے اور کہین اُنکو نماز پڑہنے نہین دینا-

یہہ عام مسجدونکی نسبت اِن کے خیالات و معاملات ہین اور جو خاص مسجد الحرام کی نسبت اِن سے وقوع مین آتا ہے اسکا ایک نمونہ وہ معاملہ ہے جو جناب سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کے ساتھ اوِنھون نے کیا ہے - وہ بصفحہ (۲۳۷) منقول ہو چکا اُسکا ہم اعادہ نہین کرتے اِسپر ہم اِس مقام مین اسقدر افسوس ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ اگر یہہ معاملہ اسیطرح ہوا ہے جو ان حضرات نے بیان کیا ہے تو اسلام کی حال پر رونے اور آنسو بہانے کا اِس سے زیادہ افسوسناک موقع پہر کہین نہ ملیگا-

بفرض صداقت اِس واقعہ اگر اہل مکّہ کو ظالم اور ناحق بر قرار دیا جاوے تو بہی اسلام و مسلمانون کی رسوائی و اہانت ہی کہ اِن کے مقدس مشہد کی اب یہ حالت ہے تو اُن کے اور مشاہد و معابد کا کیا حال خیال چاہیئے ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir

ahmadimuslim.de

اور اگر مولانا محمد سید نذیر حسین صاحب کو اس لائق سمجھا جاوے جو ان سے معاملہ ہوا تو بھی مسلمانون کی ذلت و اہانت ہے کہ ان کے ایسے مشہور عالم و محدث و فقیہ و مفسر (جن کے علم و کمال کو انکے منکر و مخالف بھی مانتے ہین) کی یہہ حالت ہو اور وہ اس لائق ہین تو اور رہا ان و شان کا کیا حال - غرض بہر دو صورت مسلمانون اور اسلام پر دہبہ لگتا ہے اور اقوام کی نظرون مین اسلام و مسلمانون کی حقارت جچتی ہے - اس بات کو ہمارے مسلمان بھائی خواہ کسی گروہ کے ہون غور سے سوچین بے سوچے بے سمجھے اس کے جواب دینے اور رد کرنے کے در پے نہ ہو جاوین جیسے کسی عقلمند نے اپنے خصم کے رو برو کہا تہا کہ مین تیری بات کو تو سمجھا نہین - پہر اسکے جواب مین رد دیتا ہون - یہہ افسوس اس قصہ کی تسلیم وقوع پر ہے اور اگر ہم اسکو کذب قرار دین (چنانچہ مقام بحث مضامین اخبار مذکورہ مین اسکی وجہ بیان کرین گے) تو مسلمانون پر اور وجہ سے افسوس ہے کہ اونہون نے اس ناحق بات کو شائع کیا جس مین بہر صورت اسلام و مسلمانون کی توہین ہے - ان کے مقدس شہد کو دہبہ لگتا ہے یا ان کے ایک مشہور عالم کو بٹہ -

اب ہم اس استان افسوس کو بند اور دفتر شکایت حالات مسلمانون کو ختم کرتے ہین اور اخبار مذکورہ کے مضامین لائق بحث پر بحث کرتے ہین - وباللہ التوفیق

جوابات مضامین اخبار شیر قیصر

ہمارے دوست قدیم و محب صمیم اڈیٹر اخبار شیر قیصر نے ہم پر اور ہماری گروہ و اعیان گروہ پر کئی طعن و اعتراض کئے ہین ازانجملہ بعض کے جواب تو ہم اسی اخبار مین دے چکے ہین اور جو باقی ہین انکے جوابات نمبروار معروض ذیل ہین

جواب طعن توہین امام ابو حنیفہ (نمبر ۱)

اس اعتراض کا جواب ہم اپنے خیال مین تو ادا کر چکے ہین اور آپ کی اخبار گہربار مین انکو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

چھپوا چکے ہین مگر چونکہ آپنے اس جواب کو کافی نہین سمجہا اسلیئے اس جواب کو اپنے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین اور جو اسپر اور بعض منصف و محقق لوگون نے محاکمہ کیا ہے اسکو بہی عرض خدمت ناظرین کرتے ہین ان تحریرات کو دیکہ کر کسی اور منصف و محقق نے بہی ہمارے دوست مشیر قیصر کا ساتھ دیا اور انکی رائے سے اتفاق کیا تو ہم اُسکے جواب مین اور بہی کچہہ کہین گے ورنہ اُس اپنے جواب کو کافی جواب اور اس محاکمہ بعض محققین کو منصفانہ محاکمہ قرار دیکر اس باب مین آیندہ سکوت اختیار کرینگے ہمارا دوست اُسکو مانے خواہ نہ مانے۔

ہمارے رقیمہ مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کو ہمارے دوست نے ازراہ لطف وکرم اپنے اخبار نمبرہ ۴۴ جلد ۲ مطبوعہ ۶ نومبر ۱۸۸۳ء مین نقل کیا اور اسکے جواب مین بالفاظ ذیل ہمکو مخاطب و مشرف فرمایا ٭

مشیر۔ ہمارے دعوی کے اثبات کے لیئے ظفر مبین وغیرہ کافی ہین اور اسکا استشکال بھی [illegible] کے الفاظ اور بہت سی مطاعن ملاحظہ ہون تیسری آپکو یاد ہوگا کہ جناب نے جو ایک جواب مضمون اس اخبار مین چہپوایا تہا۔ اسمین تلت حدیث کے طعن صاف موجود تہے جس پر سایل نے نکتہ چینی کی تہی۔ یہہ گذارش مجمل ہوئی اگر موقعہ ہوا تو کبہی مفصل بہی عرض کیا جائیگا

اسکے جواب مین خاکسار نے رقیمہ ذیل لکہا جسکو آپنے اپنے اخبار نمبر ۴۷ جلد ۲ مورخہ ۲۰ نومبر مین ازراہ مرحمت و عطوفت درج فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکہنو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپنے اپنے اخبار مطبوعہ ۵ نومبر مین جو میرے خط کا جواب دیا ہے وہ میرے شرط کے موافق نہین ہے۔ اسمین کتاب متضمن توہین امام والا مقام (ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ) کی نشان دہی کی شرط یہہ تھی کہ وہ کسی عالم کی تالیف ہو اور آپنے

JHELUM

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایسی کتاب کی نشان دہی کی ہے جس کے موتلف کو آپ اور سب آپ کے ہم مذہب خصوصًا اس کتاب کے جواب دہ عالم نہین جانتے پہر آپ اُلٹا ہم سے یہہ سوال کرتے ہین کہ اس کتاب کے مستثنی ہونیکے کیا معنی - اور اگر یہہ خیال ہو کہ وہ شخص گروہ اہل حدیث مین عالم تسلیم کیا جاتا ہے تو یہہ بہی صحیح نہین ہے - بتائے اس گروہ کے کس اہلعلم نے اسکو عالم کہا یا لکہا ہے - اس شخص کے بعض رسایل اُردو کے تقریظات کو آپ ملاحظہ فرماوینگے تو اُن مین صاف تصریح پاوینگے کہ وہ شخص عالم نہین ہے -

ہماری کلام مین لفظ **توہین** امام بتانے کی یہہ **شرط** تہی کہ آپ اس لفظ کے ماقبل و مابعد کلام کے دو چار سطرین دیکہہ لین مبادا اسمین اس لفظ کا توہین نہ ہونا ثابت کیا گیا ہو - آپنے اس شرط کا بہی لحاظ نہ کیا - ایک جگہہ لفظ قلت حدیث بحق امام صاحب استعمال کرنا اپنی یاد سے بتا دیا - ہماری اصل کلام کی طرف مراجعت فرما کر اس کے ماقبل و مابعد کو [illegible]

اسی روش سے نواب والاجاہ کی کلام مین لفظ مزجاۃ بحق امام استعمال کرنا بیان فرمایا - آپ کی اور تالیفات (جلب المنفعۃ وغیرہ) کہ جسمین اس کلام کا محل و موقعہ بیان ہوا ہے ملاحظہ نہ کیا - آپ کے پاس **ضمیمہ اخبار** سفیر ہند (جسمین ہمارا اصل کلام منقول ہے اور اُسمین لفظ قلت وارد ہے) موجود نہ تہا اور نواب والاجاہ کا رسالہ **جلب المنفعہ** بہی ملاحظہ سامی سے نہین گذرا تو آپنے اپنا ہی پرچہ اخبار نمبر ۲۰ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ مئی ۱۸۸۱ع (جسمین اس ضمیمہ کا ماحصل منقول ہے) دیکہہ لیا ہوتا اور نواب والاجاہ کے رسالہ جلب المنفعہ کا ماحصل ہمارے رسالے اشاعۃ السنہ نمبرے جلد ۲ کے صفحہ (۲۰۱) مین ملاحظہ فرمایا ہوتا اس کے بعد جو خیال مین آتا سو بیان کیا جاتا پیش و پس دیکہنے سے پہلے یاد داشت کے بہروسہ ایک بات کا تعین کر لینا اور دوسرے کے اتہام یا الزام کے لئے اسکو اخبار مین مشتہر کر دینا آپ کی شان سے مستبعد معلوم ہوتا ہے - ہم اس مقام مین آپ کے پرچہ مشیر قیصر نمبر ۲۰ جلد ۲

2. DEL
JHELUM
JAN

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہی عبارت نقل کرتے ہین اس سے آپکی تسکین خاطر نہ ہوئی تو اصل عبارت ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء اور رسالہ جلب المنفعہ نقل کرین گے آپ نے اِس پرچہ کے صفحہ ۶ مین ہمارا ایک خط نقل کیا ہی جسمین عبارت ذیل درج ہے میرا اعتقاد جناب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی نسبت تو یہہ ہے کہ وہ فقہ واجتہاد مین امام تہے اور تقوے و زہد و دیانت و امانت مین اور ائمہ دین کے ہمسر -

یہ بات مین آج نہین کہتا قدیم سے یہی کہہ رہا ہون اور یہی اعتقاد رکہتا ہون اسکی تائید و تصدیق مین ضمیمہ اخبار سفیر ہند امرتسر نمبر یازدہم مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء کی نقل پیش کرتا ہون اور اُسکی ایک کاپی بہی پیش کش خدمت ہی - اس ضمیمہ مین بصفحہ ۴۳ مرقوم ہے کہ امام ابوحنیفہ کی (بہ نسبت ائمہ ثلثہ) حدیث مین قلت اُنکی تقوے و ورع و دیانت و امانت وفقہ واجتہاد مین خلل انداز نہین اور نہ کسی طرح انکی جناب مین طعن یا سوءظنی کا باعث ہوسکتی ہے ٭

ہمارے [illegible] بہائی میری اِن باتون کو (جو انکی براءت و حمایت کے لئے مخالفت حدیث سی کہے ہین) اولٹا طعن اور اہانت سمجہنے لگین اور میری حُسن ظنی کو جس پر خدا گواہ ہے وکفی بہ شہیدا سوءظنی نہ خیال کر بیٹہین - پہر اِسکی تائید مین امام شعرانی کا کلام پیش کیا ہے اور اسکے بعد جناب مولوی عبدالحی صاحب لکہنوی کا جو سرامد فضلاء حنفیہ ہین اور آپکے شہر مین رونق افروز ہین کلام نقل کرکے یہہ ثابت کر دکہایا ہی کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی جناب مین میرا وُہی اعتقاد ہے جو ان حضرات کا اعتقاد ہے - پہر بہی مین طاعن اور متشدد سمجہا جاون اور سوءادبی کا مرتکب یا مجوز خیال کیا جاؤن تو یہہ کیا انصاف ہے -

اِس خط و عبارت کو آپنے نہ صرف معمولی طور پر نقل کیا ہے بلکہ اِسکی تائید و تسلیم مین اپنے ایڈیٹوریل مین فقرات ذیل زیب رقم فرمائے ہین ٭

حسنہ نور پریس امرتسر

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

"جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری"

مولینا صاحب لاہور کے ایک نامی فاضل اور علماء مشاہیر سے ہین پچھلے دنون ایک مباحثہ کی تقریر پر راقم نے اُنکے بعض معتقدونکی نسبت کچھہ رائے دی تھی اُسکی نسبت ایک خط مولانا صاحب کا صادر ہوا ہمکو اس خط پڑہنے سی نہایت خوشی ہوئی ہم اُسکو خط وکتابت کے صیغہ مین بجنسہٖ درج کرتے ہین اور جو کچھہ ہمارا آپ کی نسبت خیال ہے ہم اُسکو ظاہر کرتے ہین کہ مولوی صاحب کی ذات فی الواقع اِس زمانہ مین مغتنم ہے۔

ہماری اِس کلام اور آپ کی اِس تائید صداقت نظام کو پڑہکر امید ہے کہ آپ کو اور جملہ ناظرین کو یقین ہوگا کہ وہ حرف قلت بحق امام مذہب بطور توہین نہین نکلا بلکہ بمقام مدحت ومدافعت وبغرض برات وحمائت امام (اس طعن مخالفین سے کہ وہ دیدہ دانستہ حدیث کا خلاف کرتے تھے) سرزد ہوا ہے۔

جناب کو اور جناب کے اہلمذہب کو مناسب ہے کہ اس یقین کو لوح خاطر سے دور نہ فرماوین اور ہمکو ویسا ہی معتقد ومداح امام دالامقام تصور فرماوین۔ خواہ مخواہ اُن ملاؤن کی طرح جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کے صفحہ ۱۹۳ مین ہوچکا ہے ہمکو امام صاحب کا منکر ومخالف وبدگو وعیب جو قرار نہ دین اور یہ خیال کرین کہ علماء اہلحدیث یا اُنکے عوام کا فہ انام کو امام صاحب کا معتقد ومداح قرار دینے مین امام صاحب کی شان وشوکت اور ان کے اتباع مذہب کی عزت وعام اسلام کی ترقی ورفعت متصور ہے یا خواہ مخواہ لوگون کو ان کے طاعن ومخالف بنانے مین۔

اخیر مین آپ سی یہہ درخواست کیجاتی ہے کہ آپ اس رقعہ کو اخبار مین درج فرمائین آپ کی اسپر توجہ نہوئی تو اور ناظرین حنفیہ کی تو ضرور ہوگی اور اُنکی سوءظنی ہماری طرف سے دور ہوگی جسمین صلاح عام واتحاد فیمابین اہل اسلام متصور ہے۔ وباللہ التوفیق

راقم ایکا دلی دوست اور امام الائمہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا دلی معتقد **ابو سعید محمد حسین لاہوری**

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اِس خط میں جو امام **شعرانی** اور مولوی **عبد الحی** صاحب لکھنوی کی کلام اور **نواب** صاحب بہوپال کے رسالہ **جلب المنفعہ** کا حوالہ دیا گیا ہے اس مقام مین انکا بعینہ نقل کرنا مناسب ہے تا کہ ناظرین کو ہمارے دعوی کی پوری تصدیق ہو اور ہمارے دوست معترض (اڈیٹر مشیر قیصر) کی کلام پر پوری رائے دینے کا موقع ہے ❊

شیخ عبد الوہاب شعرانی نے میزان کبرٰے کے صفحہ ۱ے مین امام ابو حنیفہ کی مخالف و طاعن کا یہہ اعتراض نقل کیا ہی کہ آپ قیاس کو حدیث نبوی پر مقدم کرتے پہر اسکی جواب

(فصل) فی بیان ضعف قول من نسب الامام ابا حنیفة الی انه یقدم القیاس علی حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم ان هذا الکلام صدر من متعصب علی الامام متهور فی دینه غیر متورع فی مقاله غافلا عن قوله تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا وعن قوله تعالی ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید وعن قوله صلی الله علیه وسلم لمعاذ وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم الا حصائد السنتهم وقد روی الامام ابو جعفر الشیزاماری نسبة الی قریة من قری بلخ بسنده المتصل الی الامام ابی حنیفة رضی الله عنه انه کان یقول کذب والله وافتری علینا من یقول عنا اننا نقدم القیاس علی النص وهل یحتاج بعد النص الی القیاس

مین فرمایا ہی کہ یہہ اعتراض اس متعصب شخص سے صادر ہوا ہے جسکو اپنے دین کی پرواہ کم ہے اور وہ پرہیزگار نہین ہے اور خدا تعالی کے اس قول سے کان انکہہ دل سبہی سے سوال ہونیوالا ہے اور قول ... جو کچھہ موہنہ سے نکلتا ہی اُسکے (لکہنے کو فرشتہ) منتظر و تیار رہتا ہے۔ اور آنحضرت کے اِس قول سے جو معاذ کو آپنے فرمایا ہے کہ لوگون کو موہنہ کے بل آگ مین انکی زبان کی کٹی ہوئی باتین ہی ڈالینگی"۔ غافل ہے۔ اور امام جعفر شیزاماری نے بسند متصل تا بامام آپ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ بخدا اُس شخص نے ہمپر افترا کیا جو کہتا ہے کہ ہم قیاس کو نص پر مقدم کرتے ہین کیا نص کے ہوتے ہی قیاس کی حاجت ہی۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اِس جواب کی تائید مین آپ نے بصفحہ ۲۷ وہ کلام جسکا ہمنے حوالہ دیا ہے اور اسمین یہہ پایا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کو احادیث کم پہنچی ہین فرمایا ہی اُسکا اصل کلام یہ ہے

واعتقادنا واعتقاد کل منصف فی الامام ابی حنیفة رضی اللہ عنہ بقرینہ ما رویناہ آنفا عنہ من ذم الرأی والتبری منہ و من تقدیمہ النص علی القیاس انہ لو عاش حتی دونت احادیث الشریعة بعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد والثغور وظفر بہا لاخذ بہا وترک کل قیاس کان قاسہ وکان القیاس قل فی مذہب غیرہ بالنسبة الیہ لکن لما کانت ادلة الشریعة متفرقة فی عصرہ مع التابعین وتبع التابعین فی المدائن والقری والثغور کثر القیاس فی مذہبہ بالنسبة الی غیرہ من الائمة ضرورة لعدم وجود النص فی تلک المسائل التی قاس فیہا بخلاف غیرہ من الائمة فان الحفاظ کانوا قد رحلوا فی طلب الاحادیث وجمعہا فی عصرہم من المدائن والقری ودونوہا فجاوبت احادیث الشریعة بعضہا بعضا فہذا کان سبب کثرة القیاس

ہمارا اور تمام منصفون کا اعتقاد امام ابو حنیفہ رح کی نسبت بقرینہ ان باتون کے جو ہمنے اُن سے نقل کی ہین (یعنی رائی سے بیزار ہونا اور حدیث و قرآن کو قیاس پر مقدم کرنا) یہ ہے کہ اگر وہ جیتے رہتے یہانتک کہ حدیث نبوی جمع ہوئین بعد سفر کرنے حفاظ حدیث کے اسکے جمع کرنیکے لئے شہرون اور سرحدون مین اور اُن احادیث کو امام ابو حنیفہ پاتے تو وہ بیشک اُن تمام قیاسون کو جو کر چکے تہی چہوڑ دیتے اور اُن کے مذہب مین قیاس کم ہوتا جیسے اَورون کے مذہب مین اُنکی نسبت کم ہے ولیکن جبکہ دلایل شریعت (یعنی احادیث) اِن کے زمانہ مین تابعین و تبع تابعین کے ساتھ شہرون اور بستیون اور سرحدون مین متفرق تہے تو اُن کے مذہب مین نسبت اور امامون کے قیاس زیادہ ہوا ضرورت کے سبب اسلئے کہ جن مسایل میں اونہون نے قیاس کیا اُنہین نص نپائی۔ بخلاف اور امامون کے اُنکے زمانہ مین حدیث کی حافظون

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فی مذهبه وقلته فی مذهب غیره

(میزان شعرانی صفحه ۷۲)

کے شہرون اور بستیون مین حدیث جمع کرنیکو سفر کئے اور احادیث کو جمع کیا۔

مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے بھی اسی عبارت میزان کبرے کو اپنے رسالہ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر کے صفحہ ۱۸ مین نقل کیا ہے

اقول تفرق الناس من قدیم الزمان الی هذا الاوان فی هذا الباب الی الفرقتین فطائفة قد تعصبوا فی الحنفیة تعصبًا شدیدًا والتزموا بما فی الفتاوی التزامًا شدیدًا وان وجدوا حدیثا صحیحا او اثرا صریحا علی خلافه زعموا انه لو کان هذا الحدیث صحیحا لاخذ به صاحب المذهب ولم یحکم بخلافه وهذا جهل منهم بما روت الثقات عن ابی حنیفة من تقدیم الاحادیث والآثار علی اقواله الشریفة فترک ما خالف الحدیث الصحیح رای سدید وهو عین تقلید الامام لا ترک تقلید وطائفة زعموا ان الامام قاس علی خلاف الاجتهاد وهجر ما ورد به الشرع والآثار فظنوا فی حقه ظنونا سیئة واعتقدوا عقایدا قبیحة ومطالع المیزان لهم مقامع ولا وهامهم دافع فیتخذ العاقل مسلک البین

اور اسکی تائید مین فرمایا ہے۔ مین کہتا ہون لوگ پرانے زمانہ سے اب تک دو فرقے ہو رہے ہین ایک فرقہ تو حنفیون مین سخت متعصب ہے اُنہون نے فتاوون کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اگر کوئی حدیث صحیح اُن کے خلاف مین پاتے ہین تو کہتے ہین یہہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے امام اسکو لے لیتا اور اس کے برخلاف حکم نہ دیتا اور انکی یہہ بات انکی جہالت ہے اس بات سے جو ثقہ لوگون نے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے اقوال سے حدیث کو مقدم سمجھتے۔ پس قول امام خلاف حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست رای ہے اور یہ عین تقلید امام ہے نہ ترک تقلید۔ اور ایک فرقہ یہ خیال کرتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حدیثون کو عمدًا چھوڑ کر اپنا قیاس کیا ہے سو انہون نے اُن کے حق مین بدظنی کی اور انکی نسبت بُرا اعتقاد جمایا۔ کتاب میزان کبری

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ویہی طریقۃ الطائفتین انتہیٰ- (النافع الکبیر لمن یطالع جامع الصغیر)	کا مطالعہ دونون فریق کو نافع ہی اور اُن کے وہمون کو دافع - دانا کو چاہئے کہ بیچ کی چال اختیار

کرے اور ان دونو فریق کی راہ چھوڑ دے"-

اور **نواب صاحب بہوپال** نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مناقب و فضایل رسالہ حلب المنفعہ مین بہت بیان کئے ہین جس کلام کا ہمنے اپنے خط مین حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۶۲ مین مرقوم ہے- آپ چارون اماموں کا ذکر خیر کرکے فرماتے ہین- غرضکہ این ہر چہار امام مجتہد از مردم زمان خیریت اند و متصف بودند بفضائل کثیرہ و مناقب شریفہ- و ہر یکے در وقت خود نظیر خویش در علم و عمل و فضل و کمال نداشت تا آنکہ مقلدین ایشان و تابعین آنہا کتابہا در محامد و مکارم ایشان ساختہ و پرداختہ اند مثلاً در مناقب امام ابو حنیفہ شانزدہ کتاب مستقل تالیف یافتہ کہ نامش در تخالیف النبلا مذکور ست [illegible] اند و ہر کہ در ترجمہ وے ذکر قلت علم نحو یا ضعف او در حدیث نوشتہ مقصودش ازین عبارات نہ اظہار طعن و جرح ست بلکہ بیان واقع زیرا کہ مطاعن را در ساحت فضل او گذر نیست و جرح چنین بزرگواران اگر از راہ نفسانیت آید و از تعصب خیزد محاربہ باشد با خدا چہ دشمنی اولیاء خدا موجب سخط او سبحانہ تعالیٰ ست و وے منتقم ست از کسیکہ بنظر استخفاف یا استکراہ یا سوء ظن یا بے ادبی بسوئے وے یا امثال وے نظر میکند و گر گفتیم کہ وے قلیل النحو بود یا قلیل الروایت این معنی ماحی دیگر علوم و فضائل وے کہ متفق علیہ جماعۂ اہل اسلام ست نمیتواند شد آن کیست کہ در وے خللی یا نقصی من وجہ نبودہ ست صحابہ کہ افضل امت اند باجماع امت در ایشان ہم کسے گذشتہ کہ قلیل العلم بود و از بسیاری احادیث خبر نداشت پس اگر امام اعظم ہم در رنگ آن اصحاب کہ از ایشان جز دو سہ یا چند حدیث مروی نشدہ روایت حدیث کم کرد کدام قباحت ست و علم نحو از ایجادات مرتضوی ست رضی اللہ عنہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہمگی صحابہ مزاولت این علم بروجہ حادث نکردہ اند بلکہ خود آنان را بر نام و نشان این علم وقوف دست بہم دادہ ہر کہ امثال این امور را محمول بر ازدرای آن امام مقبول بکند سخت نامعقول است وے ہیچ قدر خیر قرون نشناخت و قیاس غائب بر حاضر ساخت رد تقلید وے با تقلید دیگرے و انکار بران لاسیما نزد مصادمت سنت صحیحہ و خلاف حدیث محکم امرے دیگرست وانتقاص بر ائمہ عالیقدر امر دیگر۔ اول حق صریح ست و ثانی باطل قبیح با انکہ عذر ہاے صحیح از طرف ایشان و دیگر ائمہ مجتہدین در اول کتاب از زبان شیخ الاسلام رح سابق شدہ وبا آنہمہ معاذیر جا لا گنجایش کدام تقصیر در فضل کبیر ایشان باقی ست شک نیست کہ بعض مقلدین حنفیہ درین باب چنان زعم کنند کہ منکر تقلید ایشان مزدری ایشان است حالانکہ چنین نیست و لازم مذہب مذہب نباشد و اگر جاہلے کہ غافل از مزایاے حضرت امام ہمام ست و عاطل از زیور انصاف چنین کردہ و گفتہ باشد جز انکہ نامہ اعمال خود را سیاہ کردہ چیزے دیگر نیست ؎

ahmadimuslim.de

واذا اتتک مذمتی من ناقص ٭ فہی الشہادۃ لی بانی کامل ٭ (انتہی مافی حلبۃ المنقذ)

اس خط و جواب کو جوان شہادات و تائیدات اکابر حنفیہ و اہلحدیث سے موید و مستند ہے ہمارے دوست مشیر قیصر نے نقل تو کیا اور اسکی تصدیق و تائید مین ایک دو جملہ مدحیہ (مرحبا۔ مین اسکی مکرر تصدیق کرتا ہون وغیرہ) سے ہمکو ممنون بھی فرمایا مگر اصل اعتراض توہین امام سے ہمکو بری نہ کیا۔ اور ہمارے خط کے ذیل مین بطور نوٹ دو ایک جگہہ یہہ حاشیہ لگا دیا کہ تمام حنفیہ اس قلت حدیث کو جو خلاف واقع ہے اور امام صاحب کی نسبت کہا گیا ہے) توہین سمجھتے ہین چاہیے آپکی یہہ غرض نہو جناب نے اس قلت کو تسلیم کر لیا تو (امام صاحب کی) حمایت کیا ہوئی ٭٭

خاکسار اس کے جواب مین تطویل پسند نہین کرتا صرف ناظرین کو یہہ بتایا چاہتا ہے کہ ہمارے دوست کا یہہ کہنا کہ تمام حنفیہ اسکی توہین سمجھتے ہین ایک ایسی بات ہے

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

جسکو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں تمام حنفیہ سے آپکی مراد اس وقت کی ناواقف ہین تو انکی بات لایق اعتبار نہین۔ اگر علماء مراد ہین تو ہم نہین سمجھتے کہ وہ کون ایسا عالم ہوگا جو اس امر واقعی کو توہین سمجھیگا میرے دوست (اڈیٹر مشیر قیصر) اپنے ہی شہر کے معزز حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی کو (جو سو حنفیون بلکہ ہزار ون کے برابر ہین) دیکھہ لین اُنہون نے کس تشریح کے ساتھہ میزان شعرانی کی عبارت نقل کی ہے اور اسکے موافق اپنی راے ظاہر فرمائی ہے کیا وہ جناب کے نزدیک حنفیہ مین نہین ہین؟ یا اہل علم نہین یا اُن کے فیصلہ پر آپکو اعتماد نہین؟ یہہ باتین ہم کیونکر تسلیم کرین جب ہم انکی نسبت آپ کے اخبار نمبر ۴۹ جلد ۷ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۳ء یہہ الفاظ اسوقت پڑھ رہے ہین۔

"جناب مولوی عبد الحی صاحب اس ہفتہ مین حیدر آباد دکن تشریف لیجانیوالے تہے آپ کی تشریف لیجانے سے لکھنو میں اندہیرا ہوگیا نہ صرف جامع مسجد کے نمازیون کو صدمہ ہے بلکہ تمام اہل علم اور بیسیون فارغ التحصیل طلبہ سناٹے مین ہین کیونکہ بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس مرتبہ آپکا قیام حیدر آباد مین زیادہ ہو"۔

ان الفاظ جناب کو پڑہنے کے بعد ہم کبہی یقین نہین کر سکتے کہ آپ مولوی محمد عبد الحی صاحب کو عالم حنفی المذہب نہین جانتے یا اِن کے فیصلہ و اقرار کا اعتبار نہین کرتے لاجرم یہی کہنا پڑیگا جو آپنے فرمایا ہے کہ تمام حنفی اس اعتراف قلت حدیث کو توہین سمجھتے ہین بے سوچے آپکی قلم سے نکل گیا ہے یا ہم اسکا مطلب نہین سمجھتے ؛

اب ہم اُس فیصلہ و محاکمہ کو نقل کرتے ہین جو اڈیٹر اخبار **جریدہ روزگار** نے ہمارے اس **خط** کے شایع ہونے سے پیشتر خط اول مندرجہ نمبر ۴ مشیر قیصر اور نمبر ۷ جلد ۶ **اشاعۃ السنہ** ہی کو دیکہکر جریدہ روزگار نمبر ۴۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ نومبر مین شایع کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

محاکمہ

بحمد اللہ مشیر قیصر مطبوعہ ۲ نومبر مین ایک خط جناب مولانا مولوی **محمد حسین صاحب** لاہوری کا مع رائے اڈیٹر مشیر قیصر نظر سے گذرا چونکہ اہل اخبار کا کام دیانت داری راست شعاری انصاف پسندی ہے ہمنے بنظر منصفانہ اُن دونون تحریرون مین غور کیا توبسبب شہادت واعتراف جناب مولوی صاحب لاہوری یہ بات کُھلّم کُھلّی نظر آئی کہ طرف ثانی کی جنکی یہہ فہرست ہی -

اول - گروہ اہلحدیث ایک فرقہ جدید ہے -

دوم - یہہ لوگ تصانیف مین جناب امام اکرم سیّدنا امام اعظم رحمت اللہ علیہ پر طعن کرتے ہین -

سوم - جناب مولوی محمد حسین صاحب کی تصانیف مین [illegible] جاتی ہین جنسی کروڑہا آدمیون کی دل شکنی متصور ہے اِن تینون مطاعن کے دفع مین جناب مولوی صاحب نے نہائت صاف دلی انصاف شعاری سے اپنے مذہب کو چھپانے[†] کیلیے جوکچھہ نوک ریز قلم فرمایا ہے قرین صدق معلوم ہوتا ہے سچ ہی کہ ان لوگون کی تصانیف مشہورہ مین ایسی باتین موجود نہین ہمنے اُنکی ذی علم اتباع سے جو قطعہ مدراس مین سکونت گزین ہین بارہا دریافت کیا تو وہ لوگ بہی معاندین وطاعنین امام پر لاحول پڑہا کئے اِس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگون کا مسلک یہ نہین - ہان جناب مشیر قیصر کا استدلال ظفر مبین سے بادی النظر مین تو مناسب معلوم ہوتا ہے مگر بعد تحقیق یہہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ طعن کسی فرقہ پر بطور عموم اُسوقت مین درست ہی کہ جب اُن کے پیشوا مجوزہ مقرر محرر اُن امور کے ہون - صاحب ظفر المبین کچہہ ایسی ذی منزلت ناضل جماعت اہلحدیث کے پیشوا نہین نہ کوئی ذی علم عامل بالحدیث انکی افراط وتفریط کو

† جریدہ روزگار مین بہی نقطہ ہی مگر شاید یہ سہو کاتب ہوا در صحیح لفظ بتانے کے ہو -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پسند کرتا ہی جو اُن کے باعث سب اہلحدیث ہدف نشانہ ملامت بنین استثنا مولوی صاحب لاہوری کا ہمارے صواب دید مین باموقع بات ہی اگر جناب مہتمم صاحب مشیر قیصر کارفرمائی اندک تدبر ہون تو ضرور اسکی راستی کا نور اُن کے پیش نظر ہوگا۔

اللہ اللہ ایسے زمانہ مین کہ علم کا قحط فہم کا کال مرۃً بعد اُخرےٰ رونما ہوا وجود اہلعلم وفہم کا ایک دولت غیر مترقبہ تصور کیُ جاتی ہے خصوصًا صاحب ذی علم کے عمدہ تصانیف فارسی وعربی وہندی سے بیخکنی شرک واستیصال بدعت واثبات توحید واقامت سنت وترویج وتشیع علوم وفنون متنوعہ وابطال مذاہب باطلہ فلاسفہ ونیچریہ ومعتزلہ وجہمیہ ہو نہایت ہی مغتنم ہے۔

بجائے شکر اُن کے احسانات کے اُن سے اُلٹا گلہ کہ اونہون نے اپنی تصانیف مین **مزجات** کا لفظ لکہا ہے غیر صحیح ہے اسلئے اول تو لفظ مزجاۃ بحسب لغت ومحاورہ طعن پر دلالت نہین کرتا قطع نظر اسکے [illegible] صاحب دام اقبالہ کے اسوقت صحیح ہوتا جب ائمہ متقدمین حدیث سے کوئی اُسکو نہ لکہتا ہو۔ **بخاری نسائی** اور کتنے حضرات کا نام لین یہہ سب کے سب اپنی تصانیف مین ایسے الفاظ زیب رقم فرمائے ہین جنکی نقل نوّاب صاحب نے بہی کی ہے پس ہماری دانست مین اسطرح کا لفظ اُٹہانے مین صاحب **مشیر قیصر** کیون مساعی جمیلہ صرف فرما کے ایسی تراجم ائمہ حدیث سے پیش نہین کرتے جنمین امام رضی اللہ عنہ کا سب سے اعلم بالحدیث ہونا مذکور ہو۔ اگر ایسے تراجم بسعی مہتمم صاحب مشیر قیصر درجواب ناقلین لفظ مزجات پیش کرین تو ہم بہی جو ایک مضبوط حنفی ہین اسکا شکریہ ادا کرین گے اگر یہ بات متعذر ہی تو سکوت بہتر صاحب **اشاعۃ السنہ** کی تحریرات رائقہ وقت بوقت ہماری نظر سے گذرا کرتی ہین آجتک اُن کی کسی منصفانہ تحریر مین بہ نسبت امام جلیل القدر کے بے ادبی دیکہنے کا اتفاق نہ ہوا۔ پہر قلت حدیث پر نکتہ چینی کا جواب وہی ہے جو گذرا۔ ہم معاصر صاحب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مشیر قیصر کیخدمت مین عاجزانہ التماس کرتے ہین کہ آپ براہِ انصاف شعاری تاریخ ابن خلکان مین ترجمہ امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ دیکھیے حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را۔

(جریدہ روزگار نمبر ۴۶ جلد ۹)

تتمہ جواب طعن توہین امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ

جواب طعن توہین امام والامقام ہنوز چھپکر شائع نہ ہوا تھا کہ جناب **مشیر قیصر** اپنا پرچہ نمبر **۴۵** جلد ۷ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء جسمین وہ ہمار طاعن امام و توہین کنندہ ہونا اپنے خیال مین ایسا ثابت و مدلل کر چکے ہین کہ اسکے صلہ مین ایک ہزار روپیہ انعام کی خواستگار ہین لیکر آموجود ہوئے۔ **اس کے جواب** مین جو کچھ ہمنے بطور **خط** اس دوست کے نام لکھا ہے اسکو اسی سلسلہ اور اسی موقعہ پر درج کرنا مناسب خیال کرتے ہین تاکہ ناظرین منصفین کو حال و دلائل فریقین پر پوری اطلاع ہو اور اسپر اپنی منصفانہ رائے ظاہر کرنیکا آسانی سے موقع ملے۔ وہ **خط** یہہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرم فرمائے اڈیٹر اخبار مشیر قیصر صاحب

سلام علیکم۔ آج آپ کے اخبار نمبر ۴۵ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء میں مولوی وکیل احمد صاحب کا دوسرا مضمون میری نظر سے گذرا جسمیں مولویصاحب نے میری اسبات کا کہ "علماء اہلحدیث مین امام ابو حنیفہ صاحب کا طاعن و توہین کنندہ کوئی نہین ہے" جواب دیا ہے اور اپنے خیال مین یہہ ثابت کیا ہے کہ "اِس گروہ کے علماء امام صاحب کی توہین ضرور کرتے ہین"۔

مین اِس مضمون کا جواب مفصل لکھنا چاہتا ہون مگر اِس سے پہلے ایک مجمل جواب کو پیش کرتا ہون اگر مولوی صاحب مذکور نے اس اجمالی جواب کی طرف توجہ کی اور جو اسکی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اخیر میں شروط خطاب معروض ہونگی انکی پابندی آپ سے ہوئی تو آیندہ جواب مفصل معروض ہوگا ورنہ سلام عرض کیا جائیگا۔

جواب اجمالی

مولویصاحب مذکور نے علماء اہلحدیث کے طاعن و توہین کنندہ ہونیکے ثبوت مین فرمایا ہے کہ اشرف الاشراف لوگون کی توہین **پانچ قسم** ہوتی ہے۔ (۱) اول اُن کے اوصاف کمال کو مٹانا (۲) اُن کے اوصاف کمال کو عیب قرار دینا (۳) اُن کے مسلک و **مذہب** پر معترض ہونا (۴) ان کے محققین لوگون کے اقوال طعن و توہین نقل کرنا (۵) ان کے پیروان و تابعین کی توہین کرنا۔ اِسکے بعد فرمایا ہے کہ ان سبھی اقسام کی توہین بحق امام صاحب علماء اہلحدیث نے کی ہے۔

قسم اول و دوم کی توہین اِمام تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے کی ہے جبکہ معیار [illegible] امام صاحب کے تابعی ہونے [illegible] بوقت شب ہزار رکعت پڑہنے پر تعجب کیا اور اسکو مٹایا اور بدعت ٹھرایا۔

قسم سوم کی توہین اِمام خود تمنے (خاکسار کو فرماتے ہین) کی ہے جبکہ مسایل مذہب حنفی پر معترض ہوئے اور ان کے خلاف مین انعامی اشتہار جاری کئے **قسم چہارم** کی توہین اِمام ایک اور شاگرد مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے کی ہے چنانچہ رسالہ قلب الاطمینان مین اُس نے کہا ہے کہ امام بخاریؒ و امام غزالی و شیخ عبدالقادر جیلانی رح نے امام ابو حنیفہ کی توہین و تحقیر کی ہے پھر اِس قسم کی توہین کے رد مین اور امام بخاری کے معترض ہونے کے جواب مین مولویصاحب مذکور نے فرمایا ہے اگر کہا جاوے کہ صرف اعتراض موجب تحقیر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض سے تحقیر نہین ہوتی (یہ بعینہ جناب کی الفاظ ہین ناظرین انکو یاد رکہین یہ آپ ہی کے جواب مین کام آنیوالے ہین) **قسم پنجم** توہین امام صاحب مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے تنویر العینین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہیں اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار** میں کی ہے کہ ان کے پیروان کو بُرا کہا ہے۔

خاکسار ملتمس ہے کہ خدا کے فضل و تائید سے مولوی صاحب کے بیان سے یہہ نوکس و ناکس کو ثابت ہوگا کہ گروہ اہلحدیث کے اُن علماء نے جنکو مولویصاحب نے طاعن امام ٹھہرایا ہے امام صاحب کی خود توہین نہیں کی مولوی صاحب نے ان کے قولون اور فعلون سے یہہ توہین استنباط کی ہے۔ پہر یہہ استنباط **صحیح بھی ہوا** تو اُن علماء کی طرف توہین امام کا الزام نہ عاید ہوسکیگا۔ جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ اُنہون نے اسی غرض و نیت توہین سے وہ اقوال کہے اور افعال کیئے ہین ممکن ہے کہ اُن کی یہ غرض و نیّت نہ ہو گو اِن کے قول و فعل سے یہ توہین نکلتی ہو اور اگر یہہ استنباط غلط نکلا تو اِن پر یہہ الزام توہین صریح اتہام متصور ہوگا۔

جہانتک ہمنے غور و خوض اسمین کیا ہے یہہ معلوم ہوا ہے کہ یہہ استنباط مولوی صاحب صحیح نہین ہے اور منجملہ ان اقسام توہین کے کسی قسم سے (بجز قسم چہارم جسکے وقوع مین ہمتو تامل ہے اور درصورت وقوع اِسکے حکم مین تفصیل ہے جو عنقریب مذکور ہوگی) توہین ثابت نہین ہوتی اور توہین امام کا الزام علماء حدیث پر کسی وجہ سے قایم نہین ہوسکتا۔

مین پہلے توہین قسم سوم کا توہین نہ ہونا ثابت کرتا ہون اور بمقتضای نفسی نفسی پہلے اپنے آپ کو توہین امام والامقام سے بری کرتا ہون اِسکے بعد اور اقسام توہین کا توہین نہ ہونا ثابت کرونگا۔

مین صاف اور صریح اقرار کرتا ہون کہ بیشک مین امام والامقام کے بعض مسایل مذہب پر معترض رہا ہون اور اب بہی ہون اور آیندہ بھی تا زیست رہونگا **مگر** مین اِس امر کو امام صاحب کی توہین نہین سمجہتا بلکہ اِسمین عین ان کی وقعت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور انکی وصیت کے متابعت تصور کرتا ہون کسیکی کلام مین بحث و نظر کرنا (محان صیانت کیون نہ ہو) عین اسکی وقعت کی دلیل ہے۔ جس شخص کو کوئی حقیر سمجھتا ہے اُسکی کلام کی طرف بطور رد و قدح بھی التفات نہین کرتا۔ اور آپ کے اس معنی کی **وصیت** کا ابر حنفیہ نے نقل کی ہے۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی حنفی+ نے **میزان کبرے** مین اور شیخ **عبدالحق** دہلوی حنفی نے **تحصیل التعرف فی معرفہ الفقہ والتصوف** مین جناب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کسیکو حلال نہین ہے

وکان یقول حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان اذا افتے یقول رای ابی حنیفہ وھو احسن ماقدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی بالصواب۔

(میزان شعرانی صفحہ ۶۳ وسندی تحصیل التعرف)

کہ میرے قبول پر فتوے دے جبتک یہ جان نہ لے کہ مینے کہان سے کہا ہے اور جب آپ فتوے دیتے فرماتے جو کچھ ہم کہتے ہین ہماری راے ہے ہماری قدرت کے موافق یہی بہتر ہے۔ جو اس سے بہتر پاوے وہ پیش کرے ہم اسکو قبول کرتے ہین۔

ahmadimuslim.de

اور اسی **وصیت** امام پر سینکڑون بلکہ ہزارون اتباع امام خصوصاً اُن کے تلامذہ والا مقام کا عمل پاتا ہون وہ بہت مسایل مین امام صاحب کی مسلک پر معترض ہو کر مخالف ہو گئے حتٰے کہ انہی کی مذہبی کتابون مین یہہ مسئلہ درج ہوا کہ امام صاحب کے شاگردون نے دو تہائی مذہب مین امام صاحب کا خلاف کیا ہے **اور اگر آپ اس فعل** کو توہین سمجھتے ہین اور سب علماء انکو امام صاحب کا طاعن و توہین کنندہ خیال کرتے ہین تو لیجیے مین آپ کو اس خیال کی غلطی آپ ہی کے کلام بلاغت نظام سے (جسکو مین ابھی نقل کر چکا اور ناظرین سے اسکی یاددہی کی التجا کر چکا ہون) ثابت کر دکھاتا ہون۔ اور اس کلام کو پھر بہ قلم جلی نقل کرتا ہون۔ آپ فرماتے ہین اگر یہہ کہا جاوے

+ امام شعرانی حنفی کو کہنے پر جھٹ اعتراض نکریگا اسکو اکابر علماء نے حنفی کہا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ صرف اعتراض موجب تحقیر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض ہی تحقیر نہین ہوتی – اِس منصفانہ کلام پر (جس نے مجھے امام صاحب کی توہین کے الزام سے بچایا) مین مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر ساتھ ہی اسکے اسبات کا سخت شاکی ہون کہ آپنے یہ کلام تحریر فرمایا تھا تو توہین قسم سوم کو کیون نہ کاٹ دیا اب بھی مولویصاحب کی منصفانہ طبیعت سے اُمید ہے کہ اِس قسم توہین کو اپنے مضمون سے نکال ڈالینگے اور مجھے توہین امام سے برأت کا سارٹیفکٹ عطا فرماوینگے –

بقیہ اقسام توہین سے قسم چہارم توہین مین تو مین زیادہ بحث کرنا نہین چاہتا جب تک کہ اس رسالہ (قلب الاطمینان) کو جسمین وہ توہین پائی جاتی ہے دیکھہ نہ لون – وہ رسالہ اگر چھپ چکا ہے تو مولوی صاحب مجھے اسکے مولف اور مطبع کے نام سے مطلع فرما دین مین خود رسالہ منگوا کر دیکھہ لونگا – اور اگر وہ ایک ہی قلمی نسخہ ہے جو مولویصاحب کے پاس ہے تو اگر آپ بذریعہ رجسٹری ارسال فرما دین مین اسکو دیکھکر واپس کر دونگا – اور جو اس کے نسبت مناسب سمجھونگا کہونگا **ہان** بالفعل اتنا کہتا ہون کہ اگر اس رسالہ کے مولف نے امام صاحب پر کوئی علمی محدثانہ یا فقیہانہ اعتراض کیا ہے یا اس قسم کا اعتراض کسی اور محدث امام کا نقل کیا ہے تو اسمین کچھہ توہین نہین ہے صدر اول سے آجتک اہل علم ایک دوسرے پر اس قسم کے اعتراض کرتے چلے آئے ہین دور نہ جاؤ اپنے ہی مذہب کے اعیان و اکابر کی خبر لو – **امام طحاوی** کو (جو رئیس الحنفیہ ہے) دیکھو کس زور و شور سے اپنی کتاب **معانی الآثار** مین امام والامقام پر اس قسم کے اعتراض کرتا ہے جب امام کے قول کی تائید سے رہ چکتا ہے اس کے اس قسم کے الفاظ ہم اسمقام مین نقل کرین تو شائد آپ ہم پر فتوے کفر لگا دین –

امام طحاوی نے اپنی اسی روش پر صاف کہدیا ہے کہ کیا مین امام ابو حنیفہ کا ہر بات مین مقلد ہون – ہرگز نہین – ہر بات مین

نقل کیا حافظ ابن حجر فی لسان المیزان ۲

عن الطحاوی انه قال وکلما قال ابو حنیفة اقول به وهل یقلد الا غبی او عصبی فطارت هذه الکلمة بمصر حتی صارت مثلاً

مقلد تو وہی ہو گا جو متعصب یا غبی (کودن) ہو گا - یہہ بات اُن کی مصر مین اڑگئی اور بمنزلہ ضرب المثل ہو گئی - یہہ قول آپ کا

حافظ ابن حجر نے کتاب لسان المیزان مین نقل کیا ہی اور آن سے شیخ محمد حیات حنفی رسالہ ایقاف مین لائے ہین اور اگر اِس رسالہ کے مؤلف نے امام صاحب پر اِس قسم کے اعتراض وطعن جو اُنکی دیانت و امامت و استقامت مین خلل انداز ہون خود کئے یا اورون سے بلا رد و قدح نقل کئے ہین تو اس نے بہت بُرا کیا ہے اِس رسالہ کو دیکھکر مین اسکی مؤلف کی خبر لون گا اور آپ سی بڑھکر امام والا مقام کی حمایت و نصرت کرونگا اور اُس شخص سی وُہی معاملہ کرون گا جو کہہ چکا ہون اور قسم اول کا توہین نہ ہونا خود آپ ہی کے کلام سے ثابت ہی - آپ نے امام جلال الدین سیوطی سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے آنحضرت کے کل جسم دکھائی نہ دینے کی روایت کا رد کیا ہی اور آنحضرت کے معجزہ اثر قدم کو بھی نہین مانا - بااینہمہ انکار فضائل آپ نے اُنکو توہین و انکار سی بری کرنیکے لئے فرمایا ہے کہ نفس بحث ایسی علماء سی جو آنحضرت صلعم کے ثنا خوان ہین یا امام کے مداح نہ مستلزم انکار فضائل سرور عالم ہے نہ مستلزم انکار' اور یہہ اُنکا عین اثبات سی اقرار ہی کہ جس امر کو (خواہ وہ کیسا ہی وصف کمال ہو) کوئی آنحضرت خیر الانام یا کسی امام مین ثابت نہ جانتا ہو اُسکی نفی و انکار سی وہ انکار و توہین کنندہ نہین بنتا اِسکے بعد جو آپ نے مولف معیار کو نفی متابعت مین امام کا توہین کنندہ بنایا اور اُس کے اس فعل کو فعل امام سیوطی کے مخالف و مغایر ٹھہرانے پر یہہ دلیل بیان کی ہے کہ مولف معیار نے امام صاحب کی تقلید کو شرک قرار دیا ہی اور اُن کے مسائل مستخرجہ کو مخالف قرآن و حدیث لکھا ہی لہذا اِنکا تابعیت امام کو مٹانا بجز توہین اور کچہہ نہین ہو سکتا - یہ خود دعوی ہی بلا دلیل ہے جسکا ثبوت ہنوز آپکے ذمہ ہے - امام صاحب کے بعض مسائل پر معترض ہونا اور اُنکو کسی حدیث کے مخالف سمجھکر ترک کرنا (ہم ابھی بیان کر چکے ہین) عین متابعت امام ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور جس تقلید (بمقابلہ نصوص) کو مولف معیار نے شرک کہا ہے اسکو کسی امام اور محقق پیرو امام نے جایز نہین کہا پس ایسی تقلید کو شرک قرار دینے مین امام کی توہین کیونکر متصور ہے۔ یہ توہین امام تو آپ ہی کے خیال و مقال سے نکلتی ہی مؤلف معیار کی کلام مین تو اسکا نام و نشان پایا نہین جاتا۔ آپ مرد میدان ہین تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی کلام سے کوئی لفظ ایسا نکال کر دکہائین جسمین حقیقۃً امام کی توہین پائی جاتی ہو۔ آپکے فہم و استنباط کو اسمین دخل نہو ہم معیار الحق مین جابجا امام صاحب کی تعریف و تنزیہ پاتے ہین توہین و تحقیر کا تو کوئی لفظ نہ اس کتاب مین ہے نہ مولانا ممدوح کی کسی اور تالیف مین معیار الحق کے خطبہ ہی مین امام صاحب کو معہ باقی تینون امامون کے دین اسلام کا عناصر قرار دیا اور صاف کہا ہے کہ یہہ چارون امام قوام دین اسلام کے لئے بمنزلہ عناصر اربعہ ہین ان کے معاون ہونے سے بجز معاند کے کوئی منکر نہین ہے اور اسکی صفحہ ۵ مین بجواب دعوی تابعیت امام کہا ہی۔ "ہر چند فضایل سے امام صاحب کے† ہمکو عین عزت اور فخر ہے اسلئے کہ وے ہمارے پیشوا ہین اور ہم اُن کے امر حق مین پیرو ہین لاکن اُن فضایل سے جو فی الواقع بھی ہون اور ساتھ اسناد صحیح کے ثابت ہون نہین تو جہوٹی تعریف شعبہ رفض کا ہے کیونکہ وہ لوگ اسی مرض سے ہلاک ہو گئے ہین اور رافضی ٹھہرائے گئے ہین اسلئے ہم پر ضرور ہوا کہ اسباب کی بہی تحقیق لکھین کیونکہ اسمین کچی کچی باتین جو پایہ تحقیق سے نزدیک علماء محققین ثقات کی دور ہین بہر رہی ہین اور اسمین امام صاحب کے تابعی ہونیکا دعوی کیا ہے اور واسطے اثبات اس دعوے

> وعلى سائر أئمة سيما الأئمة الأربعة الذين هم لقوام دينه كالعناصر الأربعة ولا ينكر غير المعاند كون كل واحد منهم له معونا وظهيرا
>
> (خطبہ معیار صفحہ ۲)

† اس لفظ سے بہر نہ کہین توہین نکال لیجئے گا اجتہادی مسایل حق وخطا دونو مین دایر و متردد ہوتے ہین حق دایر ہونیکا مسئلہ چہوٹی بڑی کتب اصول مین مرقوم ہے ۱۲

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

کی احادیث موضوعہ اور معلقہ اور قصص واہیات وارد کئے گئے ہین اور اسمین کچھہ امام صاحب کی کسر شان اور مذمت نہین ہے اسلئے کہ انکی فضیلت تابعی پر موقوف نہین انکا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضایل مین اور آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم زینت بخش مراتب انکی کی ہے اور اکثر ایمہ نقل امام صاحب کے تابعی ہونیکی قایل نہین چنانچہ آگے بیان اسکا آئیگا "

اس مدح صریح کے ہوتے مؤلف معیار کو طاعن امام قرار دینا اور اسکی نفی تابعیت کو توہین پر حمل کرنا اور اسکے فعل کو امام سیوطی کے فعل سی مغایر ٹھرانا انصاف کی فتوی سے کب جایز ہے - اور قسم دوم توہین تب توہین ہو سکتا ہی جبکہ کوئی ایک امر کو عیب قرار دیکر کسی شخص مین ثابت کرے اور جس حالت مین وہ امر معیوب کی اس شخص سی نفی ثابت کرہی اور اس شخص کو اس امر معیوب کے لایق نہین سمجھتا تو یہ عین اس شخص کی توقیر و تعظیم ہے نہ تحقیر و توہین [illegible] اس شخص کو کسی امر کو معیوب سمجھنے مین خطا پر کہا جاوے سو یہہ امر دیگر ہے اور توہین امر آخر معیار الحق مین جو امام صاحب سی عبادات شاقہ کی نفی کی ہے تو اسی طرز و اصول پر کی ہے جسمین امام صاحب کی تعظیم و توقیر صرف مفہوم ہوتی ہے بلکہ صریح طور پر پائی جاتی ہے اسکے صفحہ ۱۶ مین صاحب تنویر کا یہ دعوی کہ امام صاحب رات بھر مین ہزار رکعت پڑہتے اور عشاء کے وضو سی فجر کی نماز پڑہتے وغیرہ وغیرہ" نقل کرکے کہاہی یہ سب واہیات ہی اور موجب ذم کا ہی نہ یہ کہ مدح کا باعث ہو اور جناب امام کی تو یہہ شان نہین ہی کہ ایسی تکلیف شاق اور بدعات کو انکی طرف نسبت کیا ہی - اس کے بعد اسمین ان امور کا بدعات ہونا ثابت کیا ہے ولیکن ہمکو اسمقام مین یہ بحث نہین کہ وہ اس ثبوت مین حق پر ہین یا خطا پر اس عبارت سی اتنا تو کس وناکس کو سمجھہ مین آتا ہی کہ وہ ان امور کو عیب سمجھکر امام صاحب کو ان سی بچاتے اور بری کرتے ہین اور یہہ عین توقیر ہے نہ توہین -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قسم پنجم توہین تو آپ کے محض تخمین ہے نہ معیار ہین اتباع امام کی کہین توہین پائی جاتی ہے نہ تنویر العینین مین جنکی وہان توہین ہے وہ امام صاحب کی اتباع ہی نہین ہین اگر ایسے مدعیان اتباع مصداق ع بدنام کنندہ نکونامی چند حقیقی اتباع ہوسکتے ہین اور انکی توہین سے توہین متبوع (امام والامقام) متصور ہے تو اس توہین سے روئے زمین کے مسلمین بلکہ رسول امین بلکہ خود خدا رب العالمین نہین بچ سکتے۔ کل مسلمان اور خدا و رسول نے ایسے بہت لوگون کی توہین کی ہے جو بعض انبیا علیہم السلام کے اتباع کہلاتے ہین مگر وہ درحقیقت اور خدا و رسول کے نزدیک ان کے حقیقی اتباع نہین ہین۔ مین ابھی انکا نام نہین لیتا کیونکہ آپ کے فتوی توہین و تکفیر سے ڈرتا ہون۔ اس جواب اجمالی کیطرف اپکی توجہ ہوئی اور شروط جواب منفصل کی جو مین عنقریب عرض کرنا چاہتا ہون آپنے پابندی کی تو مین ان کے نام بھی ذکر کرونگا۔

شروط جواب مفصل

اوّل آپ اپنی قلم کو الفاظ تحقیر و توہین مخاطبین (جیسے لفظ لامذہب و غیر مقلد وغیرہ) سے روکین۔ کچھ ہنر ہے تو دکھا دین۔ سب و شتم کی بوچھاڑ سے تنگ آمد بجنگ آمد کا پہلے ہی سے سامان نہ کہڑا کرین **لفظ لامذہب** کا سب ہونا تو ظاہر ہے کسی ہندو یا عیسائی سے پوچھو گے تو وہ بھی آپ کی تسلی کر دیگا **لفظ غیر مقلد** بھی اسی کا ہمرنگ ہے اسکی وجہ آپ دریافت کرنا چاہین تو آپ مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ می ۱۸۸۱ء کا صفحہ سات ملاحظہ فرمائین **اور اگر آپ** ان الفاظ کو توہین نہین سمجھتے اور نیک نیتی سے انکو اپنے مخاصمین کے حقمین استعمال فرماتے ہین تو ہمکو بھی اجازت دین کہ ہم بھی ان الفاظ کو ان ایمہ کے حقمین جنکو ترک تقلید اور عمل بالحدیث مین اپنا ہم مشرب بلکہ مقتدا و رہبر سمجھتے ہین استعمال کرین پھر ہم سے توہین ایمہ کا فتوی نہ لگایا جاوے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین آپکے اس مضمون دوم کا جسمین لفظ لامذہب بحق اہلحدیث استعمال کیا گیا ہے یہہ جواب اجمالی بہی نہ لکہتا اگر میرا وہ مضمون جو آپکے مضمون اول کے جواب مین لکہا جاکر مطبع مشیر قیصر مین پہنچ چکا ہے شائع ہوتا اور آپکے ملاحظہ سے گذرتا اور اس کے بعد یہہ لفظ آپکی قلم سے نکلتا مگر چونکہ آپنے یہ لفظ قبل ملاحظہ اس مضمون کے لکہا ہے اسلئے اسدفعہ اور صبر کیا اور آپکے مضمون دوم کے جواب مین قلم اٹہایا آیندہ ایسا لفظ آپ تحریر مین لاوینگے تو مین یقیناً جان لونگا کہ آپکو احقاق حق اور تحقیق مسایل منظور نہین ہے صرف سب و شتم سنا کر ہمکو بہگانا مد نظر ہے اس صورت مین مین پہلے ہی سے بہاگنے کو تیار ہون اور میدان آپکے لئے چہوڑتا ہون - جناب من گالیان دینی سب کو آتی ہین کس کے موہنہ مین زبان نہین ہے مگر ہماری یہہ عادت نہین ہے اور نہ ضروری مضامین سے ہمکو اسکی فرصت ہے شخصی بحث ہی کو ہم مدت سے چہوڑ چکے ہین یہہ جو کچہہ ہم [illegible] ہے کہ آپکی طرف سے ہمکو کچہہ سمجہنے سمجہانے کی توقع باقی ہے جب یہ امید قطع ہوگی تو اتنی قیل و قال بہی ہماری آپکی نرہیگی -

شرط دوم یہہ کہ آپ اس اجمالی جواب کو کافی و صحیح نہ سمجہین اور اسپر بوجہ معقول نکتہ چینی کرین اور اگر اس جواب سے آپکی طمانیت خاطر ہوگی تو جواب مفصل کی کچہہ حاجت نہین اور اگر آپنے اسپر بلاوجہ نکتہ چینی کی تو بہی جواب مفصل کی ضرورت نہین -

التماس بخدمت اڈیٹر مشیر قیصر

جناب من - جو آپنے اس مضمون کے اخیر مین اسکی نسبت اپنا منصفانہ حکم دیا اور یہہ ارشاد کیا ہے " امید ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اب اپنا وعدہ ایک ہزار روپیہ کا پورا کرینگے کیونکہ اب تو جناب مولوی وکیل احمد صاحب نے انہین کے علمار ناسی کی تصانیف سے توہین ائمہ ثابت کردی " - مین اسکا مطلب نہین سمجہا - کیسا وعدہ ؟

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور کس نے کیا؟ اور کیسا ہزار روپیہ؟ جناب نے **ناحق** اور بلاوجہ مجھہ پر **یکطرفی ڈگری**
کردی میرا جواب دعوی تو سُنا ہوتا۔ میری کلام کو جسمین توہین کے ثبوت پر وعدہ
انعام تہا بچشم خود ملاحظہ فرماکر یہہ فیصلہ فرمایا جاتا۔ **اگر جناب نے** میرے اس اشتہار کو (جو
اشاعۃ السنہ نمبرہ جلد ۲ کے ٹائیٹل پیج مین چہپا ہے اس وعدہ کا متضمن سمجھہ لیا ہے تو نہایت
افسوس کی بات ہے اور جیون (منصفون) سے ایسی غفلت نہایت مستبعد ہے **جناب من**
اسمین تو گلابی چو ورقہ کے مسائل ثابت کرنے پر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ ہے اسکو توہین
ائمہ کی اثبات سے کیا علاقہ؟ **مین پہلے بہی** کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ میرے دوست
جو بات کہا کرین سوچ سمجھکر فرمایا کرین جو کچھہ خیال مین آدے اسکو بے تامل و بتر دی حوالہ قلم کر دیا
کرین۔ اور نصیحت شیخ سعدی ؎ مزن بے تامل بگفتار دم الخ کو ہر وقت پیش نظر رکہا
کرین اور نہین تو ہمارے اشاعۃ السنہ اور اپنے ہی اخبار کے اوراق کو اولٹا پلٹا کر دیکہہ لیا
کرین [illegible] اسکو بلا [illegible] اور تصرف
چہاپ دیا بحث مسایل کے لئے معمولی اڈیٹری اخبار کافی نہین ہے۔ اسمین بہت سا علم و فہم سوچ
و تامل بکار ہے یا آپ یہہ کام کیا کرین جو کچھہ آپ مسایل کے متعلق لکہین وہ اپنے ہی شہر کے علماء
کو دکہا لیا کرین۔ ہمنے جو کچھہ عرض کیا نصیحۃً کہا ہے آیندہ آپکا اختیار ہے اسکو مانین خواہ نہ مانین
مگر اس شعر کیطرف توجہ کرین ؎ نصیحت کہ خالی بود از غرض ؛ چو داروی تلخست دفع مرض

آپکا خیر خواہ بلا خف

۲۷ دسمبر ۱۸۸۳ء

ابو سعید محمد حسین لاہوری

نمبر ۲

جواب اعتراض تجویز مجدد

اس اعتراض کا جواب ہم تو اپنے خیال مین ایسا ادا کر چکے ہین کہ اسمین کسی اہل علم کو مجال مقال
نہین ہے مگر چونکہ ہمارے دوست اڈیٹر مشیر قیصر نہین مانتے اور بلا وجہہ و بیدلیل ایک

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دو پرچون مین اسپر نکتہ چینی کر چکی ہین - اسلئے ہم اس دوست کی خاطر قلم اٹھاتے ہین خیر وہ مصرع چھیڑ خوبون سے چلی جائے اسد - پر عمل کرنے مین خوش ہین تو یون ہی سہی رضی ہین ہم اسی مین جسمین تیری رضا ہے - پس واضح ہو کہ اس دوست نے ہماری مضمون "مجدد" (مندرج نمبر ۵ جلد ۶) پر دو پرچون مشیر قیصر (نمبر ۴۵ و ۴۷) مین نکتہ چینی کی ہی - نمبر ۴۵ مین تو اکثر طعن و استہزا ہین - کچھہ ہماری نسبت (کہ کہو تو ہم تمکو بہی مجدد قرار دینگے) کچھہ گروہ اہلحدیث کی نسبت (کہ اس فرقہ کا نام ہی مجدد رکہدین ؟) اکثر اس گروہ کے ایک سردار بلند اقبال نواب صاحب بہوپال کی نسبت (کہ وہ ایسے ہین ایسے ہین خرسبر ہین اور رب سبر و علی ہذا القیاس) اور دو باتین اسمین از قسم مسایل بہی ہین اول یہہ کہ مجدد علماء دین کی اصطلاح مین وہ ہے جو علم و فضل و زہد و تقوی و حب فقر و فاقہ و احیاء سنت و اماتت بدعت بے نفسی توکل - خلق عبادت اعلاء کلمہ اللہ وعظ و تصنیفات [illegible] محمدی کی ایسی تجدید کی ہو کہ کسی دوسرے عالم نے باینہمہ محاسن و مکارم نہ کی ہو -

دوم یہہ کہ جو لوگ اہل حکومت کو مجدد کہتے ہین ہم اسکو نہین مانتے ان افادات علمی کے بعد آپ فرماتے کہ ہمارا مذہب تو مجدد کے باب مین یہہ ہی جو ہمنے مختصر بیان کیا ہی اب چاہیے کوئی صاحب مانین یا نہ مانین"

اور نمبر ۴۷ مین آپنے ایک نامعلوم الاسم محدث سی ایک مضمون نقل کیا ہی جسکا عنوان یہہ ہے "مجدد معنی دارد کہ در گفتن نمے آید" - اور اسکا ماحصل یہہ ہے کہ نواب صاحب کی طریقہ محمدیہ مین ایسے پانچ مسایل (جنکا ذکر ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۸ صفحہ ۲۴۳ مین کر چکے ہین) پائے جاتے ہین کہ آجتک کسی مجدد کیا کسی مجتہد کی خواب مین بہی نہ آئے ہونگے (یعنی پہر وہ مجدد کیونکر ہو سکتے ہین ؟) اسکے ذیل مین آپنے ہمپر وہ سوال (کہ ایسی حالت مین تمنے علماء بمبئی کے سوالون پر کیون برا مانا) وارد کیا ہے جس کو ہم اسی صفحہ نمبر ۸ مین نقل

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کر چکے ہین -

طعن و استہزاؤن کے جواب مین تو ہم اور کچھہ نہین کہتے صرف اِسی شعر کو پیشکش کرتے ہین ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؛ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

اِسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اڈیٹر مشیر قیصر کو دوست کہہ چکے ہین پر بحکم ؎ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست جو کچھہ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے ہان اپنے گروہ (اہلحدیث) اور اکابر گروہ کو برا کہلانے مین اور دوستون کی حق تلفی سمجھتے ہین لہذا اسکو منظور و پسند نہین کرتے و بناءً علیہ اپنے دوست کی خدمت مین دوستانہ عرض کرتے ہین کہ وہ آیندہ ہمکو جو چاہین سو کہین ہمارے اکابر گروہ کو ناملایم الفاظ سے صراحتًا یا اشارةً یاد نہ فرماوین اور خاصکر نواب صاحب بہوپال کا تو ذکر ہی چھوڑ دین ہم نہین چاہتے کہ ہمارے [illegible] طبع [illegible] آپ کے [illegible] مسئلہ [illegible] مین ان کے ذکر کے سوائے بہی بحث ہو سکتی ہے اور ع چھیڑ خوبون سے چلی جائے اسد - پر عمل بدون توسیط جناب ممدوح بہی ممکن ہے بجائے اِن کے آپ زید عمر کو مجدد فرض کرین اور جو مناقب یا مثالب ہم یا آپ اُن مین تجویز کرتے ہین وہ زید عمر مین تجویز کر کے اِسپر جتنے دنون مہینون یا سالون تک چاہین بحث کرتے چلین اسی طرز و اصول پر ہم آپ کے اُن دو نمبرون کے جواب دیتے ہین آپ بہی اسی طرز و اصول پر جو کہنا ہو سو کہین -

آپکی پہلی علمی بات (مندرجہ اخبار نمبر ۴۵) کا جواب یہ ہی کہ اِس کلام سے دو امر مفہوم ہوتے ہین اول یہہ کہ مجدد اُن صفات دوازدہ گانہ کا (جنکو آپنے شروط مجدد ٹھہرایا ہے) جامع ہو اگر اسمین ان صفات سے ایک بہی مفقود ہو (مثلًا وہ زاہد فقیر نہ ہو مالدار ہو) یا صاحب تصنیف نہ ہو - گو بقیہ صفات اسمین متحقق ہون) تو وہ مجدد

نہین ہے- **امر دوم** یہہ کہ وہ اِن مجموعہ صفات مین اپنے زمانہ مین اپنا نظیر نہ رکھتا ہو اگر کوئی دوسرا بہی اس کے زمانہ مین ویسا ہوا تو وہ مجدد نہ رہا - **اگر آپ** اِس کلام سے یہی دو مفہوم (جو ہماری سمجہہ مین آئے ہین) مراد رکہتے ہین تو ہم نہین جانتے کہ علماء دین سے کون کون بزرگ اِن امور کے قایل ہین ہم بڑے ممنون ہون گے اگر آپ ہمکو اُن کے نام نامی سے مطلع کرین گے - **جن** اقوال علماء (شیخ عبد الرؤف مناوی مصنف بتیسیر شرح جامع الصغیر - امام ابن الاثیر جزری مصنف متن و شرح جامع الاصول مؤلف شرح شفا - شیخ محمد طاہر حنفی مولف مجمع البحار وغیرہ) کو ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین بصفحہ ۱۴۲ وغیرہ نقل کیا ہے - اُنمین تو صاف اور صریح طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ بعض اوصاف مین مجدد ہوئے ہین کوئی علم مین کوئی زہد مین کوئی عدل مین وعلی ہذا القیاس اور ایک ایک زمانہ مین کئی کئی مجتہد ہو گذرے ہین -

ہمارے دوست بکر ان علماء کے اقوال پر اعتقاد نہین رکہتے اور اپنی تحقیق کو اِن کے تحقیق سے وسیع تر سمجہتے ہین تو ہم دو ایک اور علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال پیشکش کرتے ہین شاید ان ہی مین سے کوئی قول لایق قبول ہو -

ahmadimuslim.de

شیخ جلال الدین سیوطی نے اسباب مین ایک **ارجوزہ** لکہا ہے جسمین اُنہون نے ایک ایک صدی کے کئی ایسے مجدد قرار دئے ہین جو اِن سبہی صفات کے جامع نہ تہے - بر طبق

ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است - صرف بعض بعض صفات سے موصوف تہے

لقد اتی فی خبر مشتہر	رواہ کل حافظ معتبر	آپ فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے
بانہ فی راس کل مائۃ	یبعث ربنا لہذہ الامۃ	کہ ہر صدی پر عالم مجدد ہونگے
منا علیہا عالم یجدد	دین الہدی لانہ مجتہد	جو دین کی تجدید کرینگے کیونکہ وہ مجتہد
فکان عند المائۃ الاولی عمر	خلیفۃ العالم باجماع وقر	ہونگے سو پہلی صدی مین عمر بن
والشافعی کان عند الثانیۃ	لما لہ من العلوم الساریۃ	عبد العزیز ہوئے دوسری مین امام شافعی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وابن شریح ثالث الائمۃ / والاشعری عدّہ من امّۃ
والباقلانی رابع وسهل او / الاسفرائنی خلف قد حکو
والخامس الفخر الامام الرازی / والرافعی مثلہ یوازی
والسابع الراقی الی المراقی / ابن دقیق العید باتفاق
والثامن الحبر هو البلقینی / او حافظ الامام زین الدین
وعد سبط المبلق الصوفیہ / لو وجدت مائۃ وفیہ
والشرط فی ذلک ان تمضی المائۃ / وهو علی حیاتہ بین الفئۃ
یشار بالعلم الی مقامہ / وینصر السنۃ فی کلامہ
وان یکون فی حدیث قد روے / من اهل بیت مصطفے وقد قوی
وکونه فردا هو المشهور / قد نطق الحدیث والجمهور
وهذہ تاسعۃ المئین قد [illegible] / [illegible] الهدی [illegible]
وقد رجوت انی المجدد / فیها ففضل الله لیس یجحد

الخ

تیسری مین (دو شخص) ابن شریح اور اشعری چوتھی مین باقلانی یا سہل یا اسفرائنی پانچوین مین فخر الدین رازی اور امام رافعی ساتوین مین امام ابن دقیق العید آٹھوین مین امام بلقینی یا حافظ زین الدین عراقی۔ آخر مین فرماتے ہین کہ یہہ نوین صدی ہے اسکا مجدد (مین امید رکھتا ہون) کہ مین وہ ہون۔

ایسا ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی استاد وپیر و والد ماجد حضرت شاہ عبد العزیز (جسکو آپ بارہوین صدی کا مجدد مانتے ہین) ایک ایک صدی مین ایسے اشخاص مجدد و تجویز کرتے ہین جو سبھی صفات کے جامع نہ تھے چنانچہ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء مین آپ فرماتے ہین۔

خبر دادند ازانکہ بر راس ہر مائۃ مجددے پیدا خواہد شد وہمچنان واقع شد و بر سر ہر مائۃ مجددے دیگر از سر نو احیاء دین نمود پدید آمد بر مائۃ اول عمر بن عبد العزیز جور ملوک را بر انداخت ورسوم صالحہ بنیاد نہاد و بر مائۃ ثانیہ شافعی تاسیس اصول و تفریع فقہ کرد و بر مائۃ ثالثۃ ابو الحسن اشعری احکام قواعد اہلسنت نمود و با مبتدعان مناظرہا کرد و بر مائۃ رابعہ حاکم و بیہقی وغیر ایشان احکام علم حدیث نمودند وابو حامد وغیر ایشان تفریعات فقہیہ آوردند و در مائۃ خامسہ غزالی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

راہے جدید پیدا کرد و فقہ و تصوف و کلام را برہم آمیخت و از میان حقایق این فنون نزاع برخاست و در مائیہ سادسہ امام رازی اشاعت کلام کرد و امام نووی احکام علم فقہ و ہمچنان تا حال بر سر ہر مائیہ مجددے پیدا شدہ است"۔

ان مجددین کو (جنکا مجدد ہونا امام سیوطی یا حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے یا اُن علماء نے جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر۵ جلد۶ مین بیان ہوچکا ہے بیان کیا ہی) اگر آپ مجدد مانتے ہین تو ہم آپ سے یہہ دریافت کرتے ہین کہ انکا جامع جمیع صفات ہونا آپکو کیونکر ثابت ہوا ہو اور انکا ایک وقت مین تعدد کے ساتھ پایا جانا آپ کے اصول پر کیونکر صحیح ہوسکتا ہے بہت نہین آپ ہمکو ایک عمر بن عبد العزیز (مجدد اول صدی ہی مین سبہی صفات ثابت کر دکہائین اور بتائین کہ علم مین وہ اپنے معاصرین سے کیونکر بڑہکر تہے۔ اور انکی تصانیف سے کون کون کتاب آپنے دیکہی یا سُنی ہے؟ اور اگر یہہ صاحب امیر المومنین والی حکومت ہونے کے سبب آپکے نزدیک اس منصب کے لایق نہین تو آپ ہمکو امام شافعی - یا شیخ ابو الحسن اشعری یا امام فخر الدین رازی وغیرہ ہی مین ان سب صفات کا جمع ہونا ثابت کردین اور اگر آپ ان مین سے کسیکو مجدد نہین مانتے تو ہم یہہ سوال آپ ہی کے مجوزہ مجددون مین سے ایک کی نسبت کرتے ہین۔ آپ ہمکو مولوی محمد قاسم مرحوم کی نسبت ہی یہہ بتادین کہ وہ ان سبہی صفات خصوصًا علم و تالیف و ازالہ بدعات مین اپنے سبہی معاصرین سے بڑہکر تہے ہم کچہہ کہین گے تو شاید آپ یہہ فرماوین (جیسا کہ پہلی خلیفہ مامون کے حالات بیان کرنے پر آپنے فرمایا ہے) کہ متوفی رحمہم اللہ کے عیوب چُن کر پیش کرتے ہین لہذا آپ ہی سے پوچہتے ہین کہ آپ خدا کو حاضر و ناظر جانکر یہہ بیان کرین کہ کیا مولوی محمد قاسم مرحوم اپنے معاصرین و سابقین اعیان تیرہوین صدی (مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم مولوی احمد علی صاحب مرحوم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ مولوی عبد الحی صاحب سلمہ اللہ وغیرہ) سے علم مین بڑہکر تہے اور زہد

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وتقوی مین حضرت مولوی **احمد سعید** صاحب مجددی مرحوم وحضرت مولوی عبد الغنی صاحب مجددی مرحوم وجناب مولوی **رشید احمد** گنگوہی سلمہ اللہ تعالی اور اپنے پیر ومرشد حاجی **امداد اللہ** صاحب وغیرہ اکابر سے بڑہکر تہے ؟ **اور تصنیف تالیف** مین آپ اپنے معاصرین خصوصًا مولوی **عبد الحیّ** صاحب سے بڑہکر تہے ؟ اور انکی **تصانیف** سے کون کون کتابین ہین جو عالم مین مشتہر ہوکر باعث ہدایت خلق وازالہ بدعات ہوئی ہوئی ہین - اور خاصکر اِن کے رسالہ **تحذیر الناس** نے کیسی ہدایت پہیلائی ہے - اِسکا **جواب** ذرا اُن کے ہم مذہب بہائیون (علماء دہلی) سے پوچہکر لکہئے گا - ایسا نہ ہوکہ وُہی اسکو رد کرین - ہم نے سُنا ہے کہ وہ اِس رسالہ کو ہدایت نہین سمجہتے اور اسپر اور طرحکے فتوے (جنکو ہم ذکر نہین کرسکتے) لگاتے ہین -

اِن سوالات کا **جواب** آپ سے اپنے مفہوم کلام کے موافق نہ بن **پڑا** تو آپ اِس افراط کے [illegible] مجددیت کو بٹہ لگتا ہے (اس صدی کے مجدد دین کا تو کیا ذکر ہے) نظر ثانی کرنے کے لئے **واپس لین** -

اور اگر آپ کلام سے وہ دو امر (جو اس سے مفہوم ہوتے ہین) سے مراد نہین رکہتے تو ہم آپ کی اس کلام کا مطلب نہین سمجہتے - براہ مہربانی اِس سے ہمکو آگاہ کرین - تاکہ ہم اُسپر غور کرکے اسکا مناسب جواب دین -

آپکی دوسری علمی بات مندرجہ اخبار ہمبرہ ۲۸ کا **جواب** یہہ ہے کہ آپکا اہل حکومت کو مجدد نہ ماننا بہی (پہلی بات کی طرح) ایسا ہے جسکا کوئی قائل علماء اسلام سے ہمکو معلوم نہین ہوتا ہم بڑے ممنون ہون گے اگر آپ ہمکو متقدمین یا متاخرین سے کسی ایک ہی ایسے عالم کا نام بتادین گے جو اہل حکومت کو مجدد نہ مانتا ہو فقیری ومفلسی کو شرط مجدد ٹھہراتا ہو - **خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز** (جو اہل حکومت تہا) بالاجماع مجدد

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تسلیم کیا گیا ہی چنانچہ امام سیوطی نے اپنی اشعار سابق الذکر مین اس اجماع کا دعوی کیا ہی اور اکثر علماء کا اتفاق اس کے مجدد وقت ہونے پر تو کسیکا محل شک وتردد نہین ہو سکتا۔ پس اس اجماع یا اتفاق اکثر کے مقابلہ مین آپکے مجہر دمنع (عدم تسلیم مجددیت اہل حکومت) کو کون سنتا ہی؟ جبتک کہ آپ اس منع کی سند مین ایسے لوگون کے اقوال پیش نہ کرین جو علم مین عدد مین وثوق مین اُن لوگون کے برابر ہون جو عمر بن عبدالعزیز کو مجدد کہتے ہین۔

ناصحانہ التماس

ان دو نو علمی باتون (یا پہلی بات) کو آپنے اصطلاح علماء مین قرار دیا ہی پہر اخیر کلام مین فرمایا ہے کہ "ہمارا تو مجدد کے باب مین یہہ مذہب ہی جو ہمنے بیان کیا کوئی صاحب اسکو مانین خواہ نہ مانین"۔ اور ان دعاوی پر کسی کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ نہین دی۔ یہہ چال [illegible] محدّث دہلوی کے خطاب مین اختیار کی تہی تو آپنے انکو جن الفاظ سے یاد کیا ہی آپکو معلوم ہی۔ زمرہ اہلحدیث سے کوئی یہہ چال چلے (کسی مسئلہ مین کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ ندین) تو اُسکو لامذہب و غیر مقلد کا خطاب ملے۔

اب آپکو اِس خود رائی و خود اجتہادی پر (کہ ایک جماعت علماء کی مدلّل قرارداد کو نہ مانا اور ان سب کے مقابلہ مین اپنی طرف سے مجدد کے ایک معنی تراش کرکے اُسکو علماء کی اصطلاح اور اپنا مذہب قرار دیا پہر اسپر نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا اور نہ کسی عالم بانئی مذہب یا اُن کے مقلد کا قول نقل کیا) ہم تو آپ کو کچہہ نہین کہتے کیونکہ دوست مان چکے ہین آپکے مذہبی بہائی آپکو کیا کہین گے؟ لہذا ناصحانہ التماس ہے کہ آیندہ جس کسی علمی بات یا مسئلہ کا دعوی کرین اسپر کتاب و اقوال علماء کا ضرور حوالہ دین یا اورون کو بہی اجازت دین کہ جو جی مین آوے کہدیا کرین تاکہ آپ پر اعتراض کرنیوالہ کوئی نرہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نکتہ چینی مندرجہ اخبار نمبر ۴۷ کا جواب یہ ہے کہ یہہ پانچ مسایل جنپر آپ کو اور آپ کے محدث معلوم الاسم کو تعجب ہوا ہے وہ مسایل ہین کہ بعض اُن مسایل اور اس قسم کے اور مسائل کے آیمہ مجتہدین مسلم الاجتہاد آئمہ مذہب حنفی ۔ و امام شافعی وغیرہ بھی قایل ہین ۔ چنانچہ آپکے حریف مصنفین رسایل اربعہ بجواب گلابی چو ورقہ اس قسم کے بہت مسایل بیان کرتے ہین اور وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ مین بصفحہ (۲۲۵) وغیرہ منقول ہو چکے ہین ۔

اِس قسم کے چند مسایل ہم بھی اِس مقام مین بیان کرتے ہین مگر ابھی اِن مسایل کے قائل آیمہ مجتہدین کا نام نہین لیتے تاکہ ہم بھی گلابی چو ورقہ کے مولفین اور اِنکے حریفون اور مقابلین کے عداد مین شمار نہ کئے جاوین ۔ جب ہماری معترض اِن مسایل سے مجتہدین کے قایل ہونسے انکار کرینگے تب ہم اِن کے نام بتادینگے وہ امر طعن متصور [illegible] تو ان لوگون [illegible] کیا بخلاف ہم پسند نہین کرتے کہ ایسی باتین اکابر کی نسبت شہرت پائین اور اُنکے سبب مخالفین اسلام اسلام کو ہنسی مین اُڑائین وہ مسایل یہہ ہین ۔

(۱) کُتے یا بھیڑیے یا گیدڑ کا حلال ہونا (۲) کُتے کے گوشت وچمڑے کو ذبح کر کے پاک بنالینا (۳) شراب اتفاقی حرام کا دوا کے لئے پی لینا (۴) شراب جو بہت پینے سے نشہ دے تھوڑی سی بہ نیت تقویت پی لینا (۵) شراب کو سرکہ بنالینا (۶) اجرت زنا کا (جو اجارہ مقرر کر کے لیجاوے) حلال ہونا (۷) قیمت شراب یا خنزیر سے جو کافر کے ملک ہو جاوے مسلمان کو نفع اُٹھانا (۸) زکوۃ سے بچا گنے کی نیت سے مال اپنا بیوی کی ملک کردینا اور جب بیوی کی ملک مین مدت وجوب ادائے گزرنے لگے تو اپنی ملک کرلینا (۹) باپ کی موطوءہ لونڈی کو بیٹے پر حلال کردینا اس حیلہ سے کہ لونڈی کے بیان کا اعتبار نہین (۱۰) لونڈی زر خرید کی استبراء † (عدت)

† ایک حیض سے رحم کی براءت بیگانہ نطفہ سے دیکھنا ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو ہبہ کے حیلہ سے ساقط کرنا (۱۱) روزہ ستہ شوال کو جو شہرہ آفاق ہین مکروہ اور اہل جفا و جہالت کا کام کہنا (۱۲) گیہون اور جو کو ایک جنس قرار دیکر اسکی بیع مین کمی بیشی کو جایز رکہنا (۱۳) کسم کا رنگا ہوا کپڑا مرد کے لئیے حلال کرنا (۱۴) استسقا کی نماز سے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہی انکار کرنا (۱۵) سجدہ شکر کو جو حدیثون مین بکثرت وارد ہے مکروہ کہنا۔ وعلی ہذالقیاس

اور جب اس قسم کے مسایل سے ائمہ مجتہدین کے اجتہاد کو بٹہ نہ لگا۔ تو ان سے کسی مجدد (زید یا عمر) کے مجدد ہونیکو اگر اس سے دین کی تجدید ہوئی ہو کیونکر بٹہ لگ سکتا ہے۔؟

مین پہلے ہی نمبرہ مین کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ مجدد معصوم نہین ہوتا اور بجز حضرات شیعہ (جو امامت کے لئیے عصمت کو شرط ٹہراتے ہین) کوئی عصمت کو شرط مجددیت نہین ٹھہرا سکتے جس شخص نے [illegible] قرآن وحدیث سے بہر دیا ہو اور سینکڑون بدعتون اور رسوم بد کو اپنی جاے تسلط سے موقوف کیا ہو اس سے اگر دو چار دس بیس خطا یا گناہ بہی سرزد ہون تو اسکا بنظر ان ہزارون حسنات واوصاف مجددیت کی مجدد ہونا ان دو چار خطاؤن یا گناہون سے باطل نہین ہوتا ایسے شخص کے مجدد ہونیکا ابطال ہی کسیکو مطلوب ہو تو اسکی صفات کمال کے تحقق وجود مین بحث کرے مثلاً یون کہے کہ اس نے کوئی کتاب تالیف نہین کی یا وہ دین کی کتاب نہین ہی یا اس نے کوئی بدعت و رسم بد دور نہین کی۔ جن رسوم کو اوس نے اٹہایا وہ اچہی رسمین تہین وعلی ہذالقیاس (اس نفی وانکار کو کوئی مانے خواہ نہ مانے) اس کے مجدد ہونیکی ابطال کے لیئے ایسے اصول وقواعد وضع نہ کرے جس سے تمام جہان کے اگلے پچہلے مجددون کا مجدد ہونا باطل ہو جاوے۔

اس نکتہ چینی کے ضمن مین جو ہمارے دوست نے ہمپر اعتراض کیا ہی اسکا جواب

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہم نمبر ۸ مین بصفحہ ۲۴۳ یہ دیکھچکے ہین کہ ان مسائل کو سوالات علما بمبی سے کچھہ تعلق نہین ہے وہ اور سوالات ہین یہہ اور مسایل ہین" پس ان مسایل کے رسالہ طریقہ محمدیہ مین پایا جانے اور سوالات علما بمبی پر ہماری برا ماننے پر آپ کو کیون تعجب ہوا۔

ہمارے دوست ذرا سوچ سمجھکر بات کہا کرین۔ بے سوچے جو موہنہ مین آوے نہ کہدیا کرین اور شیخ سعدی کی اس نصیحت پر کاربند رہین ؎

مزن بے تامل بگفتار دم　　نکو گو اگر دیر گوئی چہ غم الخ

نمبر ۳

سوالات علما بمبئی کے جواب سے گریز کرنیکے طعن کا جواب

اس طعن کا جواب بھی ہم تو اپنی طرف سے ادا کر چکے ہین اور ہمارے دوست مشیر قیصری اسکو مان [illegible] اور سوالات [illegible] چنانچہ نمبر ۹ مین بصفحہ ۲۴۲ انکے اصل کلمات طیبات منقول ہو چکے ہین۔ مگر ان دنون آپکو پھر ایک خیرخواہ اسلام طالب وفاق و اتفاق اہل اسلام (مولوی **وکیل احمد** صاحب سکندرپوری جن کے اوصاف و محامد سے ہم بجز ان ہی الفاظ کے اور علم نہین رکھتے) آ اُسکایا اور اس طعن کے تجدید کے لئے آمادہ کردیا۔ آپنے مولویصاحب موصوف کا ایک مضمون ہمارے مضمون ترقی معکوس (جسمین سوالات علما بمبئی کا جواب تہا) کے مقابلہ مین اپنی اخبار نمبر ۱۵ جلد ۱۸۔ مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین چہپا دیا ہے۔ جسکا حاصل یہہ ہے کہ علما بمبئی نے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے سامنے جو سوالات پیش کئے تہے اُن سب کا پتہ و حوالہ کتب اہلحدیث مین موجود ہے مولانا ممدوح میدان مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو وہ سبہی حوالہ دے دیتے بتا دیتے۔ (۲) اب بہی حوصلہ ہے تو آپ (خاکسار کو فرماتے ہین) آوے (۳) مولانا ممدوح اب بہی تقریری اور شفاہی نہین تو تحریری جواب ان مسایل کا دین (۴) مسلمانون

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

کو ترقی معکوس پر پہنچایا اور مسلمانون کا کافر بنانا اہلحدیث کا کام ہی پر اسکا الزام حنفیہ پر کیون لگایا جاتا ہی -؟

اسکا جواب خاکسار نے اپنے اسی دوست اڈیٹر مشیر قیصر کے نامی خط مین ادا کیا ہے اور وہ خط اسی اخبار مین درج ہونیکے لئے مدت سے مطبع مشیر قیصر مین بھیجا ہوا ہے دیکھی میری مکرم دوست اس خط کو اپنی اخبار مین چھاپتے ہین اور اپنی فرض کو ادا کرتے ہین یا نہین - اس مقام مین ہم اس خط کی نقل کرتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر -

سلام علیکم ورحمۃ اللہ - آپکے اخبار نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین ایک تحریر مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری کی میرے دیکھنے مین آئی - مین اسکے اکثر مطالب کو فضول اور [illegible] کے مطالب کی نسبت اپنی خیالات کو ظاہر کرون اور آپ کے اخبار گہربار کو اُن کے اظہار اشتہار کا ذریعہ بناون -

(۱) **اسمین** حضرت شیخنا ومولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (متع اللہ المسلمین بطول حیوتھم) کا بمبئی مین وارد ہونا اور علماء بمبئی کا چند سوالات لیکر آپ سے مناظرہ کرنیکو مستعد ہونا اور اس کارروائی پر خاکسار کا معترض ہونا ذکر کر کے **فرمایا** ہے کہ "شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جب کہ مولوی صاحب (خاکسار کو مراد رکھتے ہین) بمبئی تشریف لیجاتے اور ہل من مبارز فرماتے اب بھی حوصلہ ہو تو تشریف لائین" -

خاکسار ملتمس ہے کہ مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات کو (جنمین مناظرہ علماء بمبئی بھی داخل ہے) مجادلات سمجھتا ہون اور انمین نہ صرف آپنی یا اپنے شیخ مسند الوقت کے شمولیت کو بلکہ عام اخوان مسلمین معرضین عن اللغو کے اقدام شمولی کو خشت عظیم خیال کرتا ہون

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اشاعۃ السنۃ

نمبر ۱۲ جلد ۶

بابت ماہ صفر سنہ ۱۳۰۱ مطابق دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونون ماہواری (۲) قیمت رسالہ معہ ضمیمہ نوابون اور رئیسون سے سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے عہ متوسط اہل وسعت سے اعہ کم وسعت لوگون سے ہے بیوسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بھی کرے دعاء خیر

(۳) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہیے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہ ہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا

خریدارون سے استفسار

کیون حضرت یہہ کونسا مہینا ہے؟ اور کونسا سال؟ اور یہہ پرچہ سنہ ۱۸۸۳ء کا کونسا نمبر ہے اور آپکے ذمہ سنہ ۱۸۸۳ء اور اسکے پہلے سالون کی کس قدر رقم باقی ہے اپنے گریبان مین خود ہی منہہ ڈالکر اپنا حساب آپ ہی بتائین اور خوف خدا۔ حمیت قومی۔ نصرت اسلامی۔ مروت۔ خوش معاملگی کسی امر کو تو خیال مین لائین۔ بعض حضرات جب رقم بڑہ جاتی ہے تو آخر یہہ فرماتے ہین کہ ہم نادار ہین قرضدار ہین قلیل المال۔ کثیر العیال۔ لہذا پہلی رقم آپ معاف فرمائین یا جہانتک ہم چاہین اداکرنیکی مہلت دین اور بدست آویزخانہ دوستان بروب یہہ فرماتے ہین کہ اورون کے قرضدار ہونیسے آپکا قرضدار رہنا بہتر ہے بعض حضرات بادعا و کمال اتحاد و وداد یہہ فرماتے ہین کہ آپکا رسالہ ہمارا رسالہ ہے پہر کیا ہم اسکی قیمت دین؟ جو لوگ سالہا سال سے سکوت مین ہین وہ بہی آخر یہی عذرات پیش کرنیکا ارادہ رکہتے ہین تو ہمکو ابہی سے اپنے مافی الضمیر پر مطلع کرین۔ لینے دینے کے سر خاک۔ ہم ان بار بار کے تقاضون سے تو نجات پائین انکو تقاضا سننے سے لحاظ نہین آتا ہمکو تو یہہ تقاضا کرنا سخت ناگوار ہے۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ
بٹالہ ضلع گورداسپورہ پنجاب

اطلاع

خاکسار (مہتمم) اب ضرورات متعلقہ لودیانہ سے فارغ ہے۔ اور عنقریب وطن قدیم بٹالہ ضلع گورداسپور جانا چاہتا ہے۔ لہذا خط و کتابت تا اطلاع ثانی اسی نشان سے ہونی چاہیے۔

مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سلسلۂ افسوسناک حالات مسلمانون کے درمیانی (معترضہ) جملے

مسٹر بلنٹ اور اسلام

اور

سلطان روم والامقام

لائق توجہ گورنمنٹ اور رعایا اہل اسلام خصوصًا علماء کرام وایڈیٹران عظام

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فھو احقّ بھا حیث وجدھا

مرد باید کہ گیرد اندر گوش

در نوشت ست پند بر دیوار

مسٹر بلنٹ ایک یورپ کے موحد (تثلیث کے منکر) فاضل ہین - جو آجکل مسلمانون کی [illegible] † وہ مسلمانون کے پند ونصایح دینی و دنیوی مین نہ صرف زبان سی بلکہ قلم سی زر سے صرف اوقات سی مساعی جمیلہ مبذول فرمارہے ہین - مختلف مواضع ہندوستان مین اونہون نے لکچر (مواعظ) سپیچین (تقریرین) سنائین جنکی حرف حرف سی مسلمانون کی نصیحت †† جوش زن ہے اور مسلمانون کی درستی حالت آیندہ کے لئے اونہون نے ایک

---

† افسوس یکم مارچ کی تار برقی بمبئی سی معلوم ہوا کہ آج مسٹر بلنٹ اٹالین جہاز پر سوار ہوکر عازم انگلستان ہین -

†† **سوال** اگر وہ اسلام واہل اسلام کے ایسی ہی خیرخواہ ہین تو وہ مسلمان کیون نہین ہوجاتے اور باوجود عیسائی رہنی کے انکی خیرخواہ وناصح اہل اسلام ہونیکی وجہ کیا ہی - **جواب** مسلمان ہونے کی وجہ تو ہم نہین بتا سکتے جب تک اُنسی ملکر اس کی وجہ اُن ہی سے نہ پوچھین عیسائی ہوکر مسلمانون کی خیرخواہی کی عقلی وجہ یہ ہے کہ انکو اعتقاد توحید خدا (جو اسلام کا خاصہ ہی) کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کتاب **فیوچر آف اسلام** (یعنی اسلام کی آیندہ حالت یا ایام) تالیف کی ہے جسمین مطالب ذیل سے بحث ہی۔ (۱) تمام روئے زمین پر مسلمانون کی موجودہ قوت (۲) خلافت (۳) اصل اور واقعی دارالخلافہ مکہ ہے (۴) اسلام مین کیا کیا اصلاح و انتظام مطلوب ہی اور وہ کس امر پر منحصر ہے (۵) برٹش گورنمنٹ کو بلحاظ اغراض سلطنت اہل اسلام کے ساتھہ کیا برتاؤ ضروری ہے۔

انکی اس سیر و سیاحت کی نسبت مسلمانان ہند کی مختلف خیالات ہین۔ کوئی تو یہہ خیال کرتا ہے کہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے بھیدی (جاسوس) مقرر کئے گئے ہین تاکہ اہل اسلام کے دلی اور محض اغراض کو معلوم کرین (دیکھو مظہر العجائب مدراس نمبر ۵ جلد ۶)۔ **کوئی** یہہ سمجھتا ہے کہ وہ مسلمانون کو عقیدہ خلافت سلطان روم سے روگردان کرنا چاہتے ہین (دیکھو اخبار اسلام میرٹھ) **کوئی** یہہ کہتا ہے کہ انکا دلی ارادہ یہہ ہے کہ انگلش گورنمنٹ کو زیادہ [illegible] (دیکھو [illegible] انسٹیٹیوٹ گزٹ نمبر [illegible] جلد ۱۹)

ہم اس مقام مین انکی غرض و نیت سی بحث کرنا نہین چاہتے انکی چند نصایح (خواہ وہ کسی نیت سی ہون) بحکم کلمات مندرجہ عنوان عرض خدمت ناظرین کرتے ہین اور ان کے نتائج و فواید بیان کرتے ہین۔ اور منجملہ ان خیالات کے جو لوگون نے ان کے سیر و سیاحت کی نسبت ظاہر کئے ہین صرف اس ایک خیال مین کہ "ان کا مقصود مسلمانون کو عقیدہ خلافت سلطان روم سے پہیرنا ہے"۔ **ایک** یہ جزوی **بحث** کرنا چاہتے ہین کہ یہہ امر قطع نظر از وقوع ممکن بہی ہے یا نہین اور کیا مسلمانون مین بحکم ہدایت

سبب اہل اسلام سی محبت ہی اور پولیٹکل وجہ یہہ ہے کہ وہ مسلمانون کی نصیحت مین برٹش گورنمنٹ کا استحکام اور گورنمنٹ کی خیرخواہی سمجھتے ہین انکی کتاب فیوچر آف اسلام کا باب پنجم اسی بیان مین ہے (دیکھو اخبار مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۲ء اور علیگڈہ گزٹ نمبر ۷ جلد ۱۹ مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۲ء)

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مذہب سلطان روم کی نسبت کوئی ایسا عقیدہ ہے جسکو مسٹر بلنٹ (چاہین تو) نقصان پہنچا سکین یا یہہ محض خیال یا سودائے محال ہے اور آب ندیدہ موزہ از پا کشیدہ کا مصداق ہے - لہذا اس مضمون کو ہم دو حصہ پر منقسم کرکے حصّہ اول مین اِن نصایح کو نقل کرکے اُن کے نتائج کو بیان کرتے ہین حصہ دوم مین عقیدہ خلافت سلطان روم سے بحث کرینگے وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق

حصّۂ اوّل

مقام علیگڈہ مین جواد ہون نے سپیچ دی ہے وہ بعینہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نمبر۹ جلد۹ سے نقل کیجاتی ہی آپ فرماتی ہین اگر ایسی فاضلون کے سامنے اور ایسے شہر مین جسکی شہرت تمام جہان مین پہیلی ہوئی ہے مجھکو اِن دو ایڈرسون کے جواب دینے مین کچہہ دقت ہو جنکو آپ صاحبان نے ابہی پیش کیا ہے تو مین امید کرتا ہون کہ آپ براہ مہربانی معاف فرمادینگے

ahmadimuslim.de

اول ایڈریس نے جسکو ذی علم مولوی محمد آسحاق صاحب نے بزبان عربی پڑہا میرے دل پر بہت اثر پیدا کیا کیونکہ اُسمین اُس بات کیطرف اشارہ ہے جسکو مین درحقیقت اپنا سب سی عمدہ استحقاق آپ لوگون کو متوجہ کرنیکا سمجہتا ہون یعنے یہہ کہ آپ کے پیغمبر کے مُلک مین جہانکہ مذہب اسلام اول ہی قایم ہوا مجہے سیاحت کرنیکا شرف حاصل ہو چکا ہے میری زندگی کے واقعات مین سے اُس سی زیادہ کسی واقعہ کو خوش قسمت نہین خیال کرتا جیسا کہ اپنے عرب جانے کو سمجہتا ہون کیونکہ یہہ بات عرب ہی مین حاصل ہوئی کہ میرے دل مین اِس سرزمین یعنے تمہاری زمین مقدس کا اثر سما گیا اور خداوند برحق کی وحدانیت کا یقین جسکو ایک غفلت آمیز زندگی کے واقعات نے دُہندلا کر رکہا ہے از سرِ نو تازہ ہو گیا ملک عرب اُس یقین کا گہر ہے تمام روی زمین پر اور کسی مُلک مین وہ ایسے استحکام کے ساتہ نہین پایا جاتا - یہہ وہ مُلک ہی جسکو خدا تعالی نے خصوصیت کی ساتہ اسواسطی پسند کیا ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ بنی آدم کو اپنی قدرت کا ظہور دکھلائے - میرے خیال مین ہرگز ممکن نہین کہ کوئی شخص اُس ملک مین سفر کرے اور اُسکو بہت بڑا روحانی فایدہ نہ حاصل ہو یہی وجہ ہے جس سے آپکے ایڈریس نے میرے دل پر ایک بہت بڑا اثر پیدا کیا اور مجھے امید ہے کہ آپ لوگ میری دلی شکر گذاری کو سچا سمجہین گے -

اُردو کی ایڈریس کی نسبت جو میرے سامنے پیش کیگئی ہے مین زیادہ تفصیل کے ساتہہ گفتگو کرنا چاہتا ہون اُسمین علیگڈرہ کالج کا ذکر کیا گیا ہے جسکی سبب سے آپکا یہہ شہرنامی ہوگیا ہے اور جو ایسی کامیابی کے ساتھ میرے معزز دوست مولوی سید احمد خان کی عقل اور استقلال کے بدولت قایم ہوا ہے جسکو آپ سب صاحبون نے ایسی اچھی مدد دی ہے اور اسپر دنیا بھر کی توجہ ہو گئی ہے -

کل میری مہمان نواز میزبان مولوی سمیع اللہ خان صاحب مجھکو وہان لیگئے اور مین خوشی سے اپنی [illegible] دن سے بہی کہین بڑہا ہوا اور میرے ملک کے اس قسم کے مدارس کے بھمہ جہت ہم پلہ ہے طریقِ تعلیم اور جماعتِ معلمین بھی میرے ملک سے گھٹی ہوئی نہین ہین -

غرض زمانہ حال کی عمدہ تعلیم حاصل کرنیکے واسطے اُسمین کسی بات کی کمی نہین ہے ہم کافی طور پر اُسکے بانی کے اعلی صفات کی تعریف نہین کرسکتے وہ صفات جنکے سبب سے ایسی نمایان کامیابی حاصل ہوئی - آپ مجھے معاف کرین اگر مین آزادی کے ساتھ نسبت تعلیم انگریزی کے جو اس کالج مین ہوئی ہے بعض باتین بیان کرون اور بعض خطرے بیان کرون جو ایسی صورت مین پیش آنا ممکن ہے - آپ صاحب یہہ خیال نکرین کہ اسوقت مین اُن خطرون کو موجود کرتا ہون لیکن اگر اُسکی بہت احتیاط نکیجاوے گی تو البتہ اُن کا پیش آجانا امکان مین ہے مین تہ دل سے آپکی کامیابی کا خواہان اور اسی واسطے مین انکو بیان کرتا ہون اور اُن خطرون کا خیال اسیواسطے ہوتا ہے کہ یہان کی تعلیم مکمل اور بہمہ وجوہ شل

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہمارے ہی تعلیم کے ہے آجکل کے طرز تعلیم مین یہہ بڑا خطرہ ہے کہ تعلیم مذہبی تعلیم عقلی کے ہمدم نہین رہتی۔ چونکہ تمام فنون دنیوی تعلیم کیطرف بہت توجہ کی جاتی ہے اسلئے دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ اور فرصت صرف نہین کیجاتی اور ہم دیکھتے ہین کہ وہ لوگ جو بغیر اسکے اعلی درجہ کی تعلیم زمانہ حال کی پاتے ہین اپنے حسن عقیدہ کو ضایع کردیتے ہین یہہ ایک بہت بدقسمتی کے بات ہی میرا مطلب یہہ نہین کہ اِس قسم کے واقعات یہان پیش آوینگے مگر البتہ اُنکا پیش آنا ممکن ہے مثلاً تاریخ ہی کو دیکھو وہ کیا سکہاتی ہے۔ اور

یورپ کے مصنفون نے جو ہسٹری بنائی ہے اُسمین تمہاری مذہب کی نسبت کیا بیان ہے۔ اِس سے یقیناً یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اُسکا بانی ایسا شخص تہا جسکو خدانے واسطے تصفیہ مذہب کے مامور کیا تہا بلکہ اُس سے ایسی بات معلوم ہوتی ہے جو آپ کی مذہبی تواریخ سے بالکل مغایر ہے ایسی ہی یورپین فلسفہ کا حال ہے۔

جب تک [illegible] فلاسفی اور لٹریچر کا علم مسلمان نوجوانون کو دقت مین ڈالدیگا۔ انگلستان مین بہی یہی دقت اور خطرے ہمکو پیش آتے ہین اور تمام مدارس مین جہان دُنیاوی تعلیم کیطرف بہت توجہ کی جاتی ہے اِس ضروری تعلیم کی نظرانداز ہوجانیکا اندیشہ رہتا ہے اگرچہ یہان یہہ خطرہ بہت گہٹ گیا ہے مگر توبہی آپ کو ہوشیار رہنا چاہیئے تاوقتیکہ اپنے علم سے بہی بخوبی آگاہ نہ ہون جوان آدمی یورپین لٹریچر بغیر خطرہ کے نہین پڑہ سکتے (نعرہ تحسین)† اگرچہ یہہ معاملہ متعلق علیگڑہ کالج کے نہین ہے مگر آپ سی اُس خطرہ کا ذکر ہی کردونگا جو اُن نوجوانون کو پیش آتا ہے جو واسطے تکمیل تعلیم کے یورپ جاتے ہین۔ اِس معاملہ کا مجہکو بہت خیال ہے اگرچہ مین چند ایسے نوجوان آدمیون کو بہی جانتا ہون جو امتیاز کے ساتہ مستثنی رہی ہین

† یعنے اِس کلام کو سنکر لوگون نے نعرہ تحسین و تصدیق مارا اور تالیان بجائین لہذا میری راے ناقص مین اِسکو نعرہ تحسین سی تعبیر کرنا مناسب ہی اِسی نظر سی بجای نعرہ خوشی نعرہ تحسین لکہا گیا ہی کیجو ون کے ترجمہ کرنیوالے اخبارون مین اسپر توجہ کرین جو اصل ترجمہ صحیح مین تہا

مسلمان نوجوان کو علاوہ عقلی خطرہ کے اور بہت سے خطرے ہین گو یہ اُن سب مین بڑے ہین اور اُن سے میری مراد وہ خطرے ہین جو اُن کے اخلاقی زندگی کو لاحق ہوتے ہین ۔ مین خوب واقف ہون کہ لنڈن اور پیرس مین نوجوان مسلمانون کو کیا خطرہ ہوتا ہے مین بہت سے ترک اور مصری لوگون کو جانتا ہون جنہون نے وہان تعلیم پائی ہے اور شاید ہی کوئی ہوگا جو اُس سے محفوظ رہا ہو ۔

ہندوستانی طالب علمون مین بعض ایسے ہین جن کا چال چلن اس قدر مضبوط ہی کہ اُسپر بُرا اثر کام نہین کرسکتا تو بہی مین یقیناً یہہ سمجہتا ہون کہ اُن مین زیادہ کو نقصان اور کم کو فایدہ ہوتا ہے بُرائی زیادہ پیدا ہوتی ہے ۔ وہ وہان اچہی صحبت سے محروم اور بُری صحبت مین مبتلا ہو جاتے ہین اسواسطے میری رائے مین مُسلمان نوجوان کو لنڈن بہیجنا اسکو بڑے خطرہ مین ڈالدینا ہے (نعرۂ تحسین) مین نے صرف تین طالب علم جو آجکل کیمبرج مین ہین ایسے دیکھے ہین جو بالکل [illegible] طور پر زندگی بسر کرتے ہین ۔

اُنہون نے بُرائی سے اپنے تئین باز رکہا ہے اور طالب علمانہ زندگی بسر کرتے ہین اسلئے مین آپ صاحبون سے اُن لوگون کو جو اپنے لڑکونکو انگلستان بہیجنے پر اصرار کرتے ہین وہان بہیجنے کی صلاح دونگا نہ کہ لنڈن اور پیرس بہیجنے کی لیکن زیادہ تر مین یہی صلاح دونگا کہ آپ یہین یہین تعلیم دیجیے اور جب بڑی ہو جاوین اور اپنی چال چلن مین پختہ اور عقیدہ مین راسخ ہو جاوین تب واسطے یورپ کے بہیجی ۔ ایک اور بات مین بیان کرتا ہون میری رای مین استحکام مذہب کے واسطے ارکان مذہبی ادا کرنے سے زیادہ کوئی بات فایدہ مند نہین ہے تمہاری روحانی بہتری کے واسطے روزہ نماز وغیرہ وقت پر ادا کرنا ضروری ہین اور مسلمان کو ظاہری طور پر اُن کے ادا کرنے سے عزت ہے اور مجھے بہت افسوس ہو اگر تم لوگ اس امتیاز کو ضایع کردو ۔ ان باتون سے غیر آدمیون کی نظرون مین بہی تمہاری عزت اور وقعت ہوتی ہے ۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مجہے ایک رومن کیتھلک پرسیٹ کا قول جو آپ رومن کیتھولک بشپ ہی خوب یاد ہی جس شخص کو ملک جرمنی مین سفر کرتے وقت یہہ بات پیش آئی تھی - وہ وائینا سے پر ایک کو سواری ریل جاتے تھے - ایک اسٹیشن پر گاڑی ٹھہری تو ایک مسلمان جو انکا ہمسفر تھا ریل سے اونترا - اور جھٹ پٹ اپنا رومال بچہا کر نماز پڑہنے لگا - وہ بشپ کہتے تھے کہ سب نے اُسکی اس بات کو پسند کیا اور مجہے خود بھی ہمیشہ یہ بات یاد رہیگی اور مذہب اسلام کی تعریف کرون گا - مگر بہت تہوڑے ایسا نمونہ قایم کر سکتے ہین اور وہ لوگ جو یورپ جاکر وہانکے طریق اختیار کرتے ہین - مجمع عام مین نماز پڑہنا چہوڑ دیتے ہین جو میری سمجہہ مین ٹری بدقسمتی ہے اب مین بہت کچہہ کہہ چکا اور آپ صاحب معاف کرین اگر مینے اپنے حق سی زیادہ کہا ہو - بیشک آپ لوگون کو بہترین تعلیم اپنی اولاد کو دینی چاہئے اور مین آپ صاحبو نمین سے کسی کے ہمت نہین توڑتا - مگر جو میرا خیال ہے وہ مینے ظاہر کیا اور یہہ مجہہ پر فرض ہو گیا تہا [illegible] آپ صاحبون کے سامنے کچہہ خطرے دیکھے اور وہ صاف صاف بیان کر دئے بہر حال تم کسی طریق پر اپنی ترقی کے واسطے کام کرو مین کامیابی کا خواہان ہون -

مین آپ کے دولت مند ترقی یافتہ اور ذی علم ہونیکی خواہش رکہتا ہون تاکہ آپ ہندوستان کے آیندہ پولیٹکل کام مین بہی لیاقت کے ساتھہ شریک ہون مین آپ کا یہ سب کچہہ ہونا چاہتا ہون - مگر یہہ چاہتا ہون کہ آپ سرگرم ممبر اُسی گروہ کے رہین جس سے آپ تعلق رکہتے ہین " -

مقام لکھنؤ مین جو اونہون نے سپیچ کہی ہے وہ بہی حرف بحرف نقل کرنیکی قابل ہے مگر بخوف ملالت ناظرین اُسکے وسطی فقرات علیگڈہ گزٹ نمبر ۷ جلد ۱۹ اسے نقل کئے جاتے ہین -

آپ فرماتے ہین - " مین ہندوستان کی آیندہ حالت خیال کرتا ہون قومی رای مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تمکو بہت کوشش کرنی ہوگی اگر تم اور گروہون کے برابر اپنا مرتبہ قایم رکھنا چاہو گے ہر سال بمقابلہ انگریزون کے ہندوستانیون کو زیادہ اختیارات ملین گے اور وہ دن بہت قریب ہے کہ تمام سول اڈمنسٹریشن انہین کے ہاتھہ مین ہوگا - ہندوستان کی تواریخ مین ایک نیا زمانہ شروع ہونیوالا ہے اور مین تمہاری حالت بہت ہی نازک پاتا ہون اگر تم وقت پر متنبہ اور مستعد نہ ہو اور وہ تدبیرین اختیار نہ کرو جو تمہارے ساتھی اپنی اصلاح حال کے واسطے اختیار کرتے ہین - ہندوستان مین سفر کرتے ہوئے ہمنے پارسی ہندو عیسائیون کی مستعدی کو دیکھا ہے مگر بتاؤ کہ تم مین کیون کم ہے وہ لوگ تعلیم سے اپنے تئین مضبوط کرتے جاتے ہین وہ تمہارے مقابلہ مین عقل لڑائی کے دور کے لئے اپنے تئین تیار کرتے ہین مگر تم کچھہ خیال نہین کرتے ہو - مین تمسے اور دیگر یہ بات کہتا ہون کہ تم اسپر غور کرو جسمین تمہارا بہت تعلق ہے -

اگر تم [illegible] اور پھر ایام گذشتہ پر پچھتاؤ گے - مگر وہ پچھتانا ایسا ہے بیکار ہوگا جیسا کہ پولیٹکل جھگڑون پر پچھتانا بیکار رہوا ہے -

معلوم ہوتا ہے کہ تم اِس تعلیم کی ضرورت کو جسکا مین ذکر کرتا ہون تسلیم کرتے ہو اور اسکے حاصل کرنیکی خواہش بھی رکھتے ہو مگر بوجہ اسکے کہ اُسکے جایز طور پر حاصل کرنے مین شک رکھتے ہو ابتک غیر مستعد رہے ہو - میری راے مین مسلمانون مین دو رائین ہین ایک یہہ کہ وہ اپنی عقلی ترقی یورپ کی رسومات اور خیالات کے مشابہت مین سمجھتے ہین دوسری راے کے بموجب وہ عقلی ترقی مذہب کو خطرہ مین ڈالے بغیر نہین کرسکتے ان دونو امور یعنے دنیوی علوم کے جہل اور ایمان کے تلف مین میری رائے مین مقدم الذکر مین کم برائی ہے اور مسلمانون مین انکی تعلیم کے بارہ مین صلاح دیتے وقت مجھے یہہ کہنا لازم ہے کہ سب سے مقدم انکو اپنے ایمان کے حفظان کا خیال رکھنا ضرور ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(نعرہ تحسین) مجھسے اکثر دریافت کیا گیا ہے کہ مسلمانون کو انگریزی تعلیم سے کیا فواید
ہین مگر ابتک مینے اس بارہ مین اپنی پسندیدگی ظاہر نہین کی (نعرہ تحسین) لیکن
تم کو میری بات کا مطلب غلط سمجھنا نہ چاہئے مین انگریز ہون اور یورپین تعلیم اچھی طرح پائی
ہے مین بخوبی واقف ہون کہ یورپین تعلیم اس تعلیم سے جو ہندوستان مین ہوتی ہے
کیسی کچھ مرجح ہے مگر مین واقف ہون کہ اسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور اسمین کچھ شبہ نہین ہے
کہ اسکا نتیجہ ایمان کا استحکام نہین ہوتا -

بڑے افسوس کی بات ھی کہ ہمارے نئے خیالات کا نتیجہ یورپ مین بدعقیدتی بلکہ خدا
تک پر اعتبار نہ کرنا ہو گیا ہے - اور مین کسی دنیاوی نفع کی خاطر تمکو اور تمہاری اولاد کو اُس
خطرہ مین پڑنیکی صلاح نہ دون گا - مین خیال کرتا ہون کہ خدا پر ایمان لانا تمہاری ایک
بے بہا میراث ہی اور اسپر تمکو ہمیشہ قایم رہنا چاہئے (نعرہ تحسین) مین تم سے تمہاری بچون کے
انگریزی [illegible] مین تم سے [illegible] سفارش کرتا ہون - مین تمہارے
اس شبہ کی بہی ہمدردی کرتا ہون جو تمکو اس تعلیم کی نسبت ہی جو منجانب سلطنت اس ملک
مین ہوتی ہے - اگرچہ وہان کوئی خاص لامذہبی کی بات نہین ہے تو بہی اکثر و بیشتر مدارس
مذہبی اصول سے معرا ہین اور اُن سب مین ایسے مُعلّم ہین جو تمہاری مذہب کے نہین ہین اگر میرا علم
صحیح ہے تو انڈین یونیورسٹی مین کوئی ایک مسلمان پروفیسر بھی نہین ہے بلکہ ہوگلی کالج
اور کلکتہ مدرسہ مین بہی انگریز پرنسپل اور ہر علم کے انگریز یا ہندو معلم ہین
مین یقین کرتا ہون کہ دنیا مین کوئی ملک ایسا نہین ہے جہان معلم کا رعب داب
اور وقعت ایسی بڑی اور مقدس سمجھی جاتی ہو جیسی ہندوستان مین سمجھی جاتی ہے بلکہ تم
مین مشہور ہی کہ لڑکے کے باپ کے بعد اُسکا مُعلّم بہ مرتبہ والدین ہے (نعرہ تحسین) ایسی حالت
مین ہندو یا عیسائی ایک مسلمان کا پسندیدہ معلم کیونکر ہو سکتا ہے (نعرہ تحسین) مین تمہاری
شکوک اور بے اعتباری کی نسبت جو تمکو اُن تعلیم گاہون کی نسبت ہی جو تمہاری اولاد کی تعلیم

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے واسطے بنائی گئی ہین ہمدردی کرتا ہون۔ معہدالتعلیم کی بہی بڑی حاجت ہے اور وہ
حاجت یوماً فیوماً بڑہتی جائیگی۔ بس اب تم کو کیا کرنا مناسب ہے اور دُنیاوی تعلیم کو مذہبی ضروریات
کے ساتہہ کیسی تطبیق کرسکتے ہو۔ اِس معاملہ مین تم کو ایک جماعت انگلستان کی کارروائی
سے جن کا مرتبہ وہان ایسا ہی تہا جیسا تمہارا ہندوستان مین ہے سبق حاصل کرنا
چاہیئے۔ رومن کیتھولک انگلستان مین تمہاری ہی طرح بہ تعداد قلیل اور تم ہی جیسے
مفلس ہین۔ پچاس برس ہوئے اونہون نے اپنی حالت مین ترقی کرنیکے واسطے بہت
کوشش کی اور تمہاری طرح دُنیاوی تعلیم کو مذہبی خیالات اپنے فرقہ کے ساتہہ تطبیق کرنے کی
ضرورت پاکر ایسے کالج اور ایک یونیورسٹی قایم کی جسکا اصول بالکُل مذہبی تہا اور معہذا
لڑکون کو کافی تعلیم دیسکتے تہے۔
ابتداً اِن مدارس کی تعلیم بمقابلہ اور مدارس کے گہٹتی ہوئی تہی مگر اُن کے لڑکے مذہب
پر قایم رہے اور رفتہ رفتہ اونہون نے سلسلہ تعلیم کی بہی اصلاح کر لی۔ یہان تک کہ اب نہین گر
کچہہ ہے بہی تو بہت تہوڑا فرق بمقابلہ اور مدارس سلطنت کے ہے غریب اور کم علم آدمی
کیتہولک انگلستان کے اب ذی علم اور مرفہ الحال ہوگئے ہین اور روز بروز تعداد اور قوت
مین بڑہتے جاتے ہین۔ مین تمسے بہی ان کے پیروی کرنے کی درخواست کرتا ہون۔ تُم بہی
ویسا ہی کرو جیسا کہ اونہون نے کیا اِس معاملہ کو مذہبی معاملہ سمجہو اور تم بہی ایسے ہی کامیاب ہوگے جیسے وہ
ہوئے۔ اگرچہ ہندوستان کے بہت مسلمان مفلس ہین مگر باایں ہمہ بہت سے دولتمند
بہی ہین چاہیئے کہ وہ اپنی دولت خدا کے نام اور مذہب کے فایدہ کے واسطے دین اور اس
سے ایک بڑی یادگار اپنی گرمجوشی کے بنائین اور ایک محمدن یونیورسٹی قائم کرین (نعرہ
تحسین) تمہارے واسطے یونیورسٹی قائم ہونیکے اغراض میرے خیال مین یہہ ہین اول
وہ تمام ہندوستان کے واسطے مذہبی خیالات کا مرکز ہو اور اسکے طالب علم جو مذہبی علوم
مین خوب مستعد ہون تمام ہندوستان کے معلم ہون اور مذہب مین تحریک کرین باوصف

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اُسکے وہ اور علوم سے بے بہرہ نہ ہون - ایسی یونیورسٹی مین جس کے قایم ہونیکی مین آرزو کرتا ہون تمام مفید علوم اور ہنر داخل ہون - آجکل میری سمجھہ مین تُم مین سی کوئی ایسا نہین ہے جو کسی علم کے پڑہنے سے خوف کرتا ہو یا کسی زبان کے سیکھنے کو مذہب کیلیے مُضر خیال کرتا ہو (نغرہ تحسین) بس مین خواہش کرتا ہون کہ ہر قسم کا علم پڑہا جاوے جس کے واسطے لائق معلم مسلمان بہم پہنچ سکین اور وہ تمام زبانین سکہائی جاوین جنکی ہندوستان مین کچہہ بہی وقعت ہے مگر اُن خواندگیون کی زبان خاصکر انگریزی ہو جن سے اپنے تئین روزگار کے واسطے لائق بنانا مقصود ہو - اس طور پر مفید اور مذہبی علم عام طور پر شایع ہوگا اور تمام جماعت مین ایک حرکت پیدا ہو جاویگی -

بیشک یہہ بات ٹہیک نہین ہے کہ تمہارے مذہب مین تجارت سی بچنے کا کوئی حکم ہے (نغرہ تحسین) برخلاف اسکے مین بجا کہتا ہون کہ ابتداءِ زمانہ اسلام مین جب کا مین ذکر کر رہا ہون ہر عرب تجارت پیشہ تہا اور اب بہی عرب تجارت پیشہ ہین - کیا تم یہہ خیال کرتے ہو کہ واعظین اسلام نے مذہب اسلام صرف بزور شمشیر پہیلایا یا کیا یہہ ہندوستان مین ابتدائی فوجون کے ساتہہ آیا - نہین - تُم پر خوب روشن ہے کہ وہ عرب تاجرون کے جہازون مین یہان آیا جنہون نے اپنے مذہب کا وعظ بہی کہا اور اپنا مال تجارتی فروخت کرنے مین بہی غفلت نہین کی (نغرہ تحسین) یہہ مسلمانون مین ایک پُرانی بات ہے اور یہہ وہ بات ہے جسکی سبب سی مسلمان ایک مضبوط قوم بنگئے - چند ہفتہ ہوئے مین سیلون (لنکا) مین پہلے آنے والون کی اولاد دیکہکر بہت خوش ہوا یہہ مرفہ الحال ہین اور اُن مین ایک عمدہ طریقہ تجارت کا جاری ہے - سیلون کے مسلمان اِس جزیرہ مین سب سی زیادہ خوشحال ہین -

ہمکو یہہ خیال کرنا نہین چاہئے کہ ایسی یونیورسٹی کا قایم ہونا مسلمانون مین کوئی نئی یا عجیب بات ہے - اسکے زمانہ کمال مین سینکڑون برس گذرے کہ قاہرہ مین بالکل

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہی صورت تہی ابتدا زمانہ اسلام مین اظہر[†] کی یونیورسٹی اسی غرض سے قایم ہوئی تہی اور مسلمانون کی بہت سی پشتون کو بہترین دینی اور دنیوی تعلیم جو اس وقت معلوم تہی دیتے رہی تہے اظہر کچہہ مذہبی مرکز ہی نہ تہا بلکہ اور علمون کا بڑا دار العلم تہا اور جبتک مسلمانون مین یہہ تعلیم جاری رہی مسلمان مرفہ الحال رہی مگر چند روز سے دنیوی علوم کی تعلیم اُن مدارس مین موقوف ہوگئی ہے"۔

اور بمقام کلکتہ آپ نے ایک **سپیچ** کے ضمن مین مسلمانون کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ "۲۵ سال کا عرصہ ہوا جب مینے ملک گریس (یونان) کو دیکہا تہا اُسوقت تمام ملک مین مشکل سے پانچ سو آدمی بہی نہ تہے جو معاملات ممالک کے انصرام کے لائق ہون وہان کے سرغنہ اور سردارون کا صرف لوٹ مار کرنیکا پیشہ تہا مگر جب اون کو خودمختاری حاصل ہوئی ہے وہ کیسے شائستہ اور اقبال آور ہو گئے ہین اگر ہندوستانی بہی آزادی کے ساتھ انصرام مملکت مین شریک کئے جاوین تو اُن ہی عمدہ نتائج کا ظہور یہان بہی ہونے لگے اسکی واسطے جہانتک ہو زور دو"۔

اور بمقام پٹنہ آپ نے ایک **سپیچ** کے ضمن مین فرمایا ہے "مین دیکہتا ہون کہ مسلمانون کو ہنود اور اپنی قوت قایم رکہنے مین ہندؤن کا مقابلہ ہوگیا ہے۔ روز بروز ملکی انتظام ہندوستانیون کے ہاتہہ مین آتا جاتا ہے اور ایک دن کُل انتظام انہین کے ہاتھ مین آجائیگا۔ لیکن اگر مسلمانون نے اُسکے لئے طیاری نہ کی تو وہ اِس گہوڑ دوڑ مین پیچہے رہ جائینگے"۔

اور بمقام الہ آباد جو آپ نے **سپیچ** دی ہے اُسمین فرمایا ہے "ای مسلمانو مین صرف

---

† اظہر علیگڑہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مین ایسا ہی (ظ ہ ر سے) لکہا ہے مگر صحیح لفظ ازہر ہے ز اور ہ ہوز سے یہہ مقام مشہور و معروف ہی اور اسکا دار العلم ہونا بہی اظہر من الشمس ہے ۱۲۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسیقدر رکھون گا کہ تمہاری حالت آئندہ تمہارے ہاتھہ مین ہے گورنمنٹ نے جو آزادی دے رکھی ہے اُسکا فایدہ اُٹھاؤ تعلیم یافتہ ہو اسوقت جو لاگاہ دُنیا مین سبقت حاصل کرنیکے لئے جو تیز رفتاریان ہو رہی ہین تُم بھی اسمین قدم بڑہانے کے لائق ہو۔ اس سے زیادہ میرے کوئی آرزو نہین ہے کہ تم کو دولت مند اور کامیاب اور مظفر و منصور دیکھون۔ یہہ اُن کے چند نصایح کا اقتباس و انتخاب ہی۔ اب ان کے نتائج بیان کئے جاتے ہین۔

اِن نصائح کے نتائج

مسلمان (جنکو اِن نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دُنیا داری حالت **دو فریق** ہین۔ **ایک** تو وہ جو تارک الدنیا کہلاتے اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجھے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات [illegible] مصروف رکھتے ہین† دوسرے وہ جو طالب دُنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دُنیا اور اُسکے وسایل مین سرگرم ہین یہہ عام دُنیادار ہین جو حرفت تجارت ملازمت تحصیل علوم ملازمت مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو مہذب یا نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین۔ اِن مواعظ و نصایح اس یورپین دانشمند مین دونو فریق کے لیئے مفید نتائج ہین اگر وہ توجہ کرین۔

فریق اول کو اُن سے یہہ **نتیجہ** نکالنا چاہیئے کہ مسلمان اپنے دینی اشغال اور علوم

---

† اِن لوگون کو اگر یہہ شبہ پیدا ہو کہ وہ ایک عیسائی کا کلام ہی ہم محمدیون خصوصاً مقدس زاہدون اور مولویون کو اُسکی طرف توجہ کرنا اور اس سے نتایج نکالنا کب جایز یا ضروری ہی۔ تو اِسکا ازالہ وہ اِن کلمات جامعہ سے کرین جنکو ہم بذیل عنوان نقل کر چکے ہین اسمقام مین ایک اور حدیث اِن کلمات کی تائید مین نقل کرتے ہین **صحیح بخاری** مین حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہی

عن ابی ہریرۃ فی حدیث طویل قال دعنی اعلمک کلمات | کہ ایک شخص نے اُن کو آیۃ الکرسی کا وظیفہ بتایا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی تکمیل کے ساتھہ دنیاوی علوم کیطرف بہی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی نہ دینگے اُن کے مذہب و قومیت کا قیام بہی ناممکن ہے -

اِس سے ہمارا مطلب یہہ نہین کہ سبہی مسلمان علماء و مشایخ انگریزی پڑہنا شروع کردین - یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بہی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بہی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کے تحصیل و تکمیل کے ساتھہ اِن علوم کیطرف بہی توجہ کرین - جنکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت و شوکت و شرکاے سلطنت ہوسکین اور اِسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیت کو قایم رکھین مذہب یا قومیت کا قایم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جب تک کہ قوم مین صاحب ثروت و شوکت و شرکاے سلطنت پیدا نہون -

ایک زاہد پارسا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۲ — یںفعك اللّٰہ بها اذا اویت الی فراشك فاقرءاٰیة الکرسی فانك لن یزال علیك من اللّٰہ حافظ ولا یقربك شیطان فقال رسول اللّٰہ صلعم اما انه صدقك وهو كذوب وذاك الشیطان - صحیح بخاری

اور یہہ کہا تو سوتے وقت یہ آیۃ پڑہیگا تو خدا تیری حفاظت کریگا اور شیطان تیرے پاس نہ آویگا - آن حضرت نے سنا تو اسکو تصدیق فرما دیا اور یہہ بہی فرما دیا کہ یہہ وظیفہ بتانے والہ شیطان تہا -

اور جب شیطان کی نصیحت حقہ کو قبول کرنیکا آن حضرت نے حکم دیا اور اُسکو تصدیق فرمایا تو اِس سے بڑہکر بُرا اور کون ہوگا جسکی نصیحت حق کو صرف اس خیال سے کہ اسکے کہنے والہ بُرا ہے ترک کرنا جایز ہو -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہسکتا ہی جبکہ اُسکی قوم ایسی صاحب ثروت و شوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن و با امن ہو جس حالت مین اُسکی قوم کو فقر و ادبار نے گہیر لیا ہو تو اُسکو ذکر و درس کے لئے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے اور اسکی طمانیت سے کب متصور قوم کے لوگ فقر و ادبار سے خود ہی قومیت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن و طمانیت کا کفیل و ذمہ دار کون ہوگا۔

اسلام کی ابتدائی حالت اور اسکی زمانہ شوکت و ثروت اور اُسکی اسوقت کی موجودہ حالت کا باہم مقابلہ و موازنہ کرنے سے ہمارے اس بیان پر کسی ناقص کو یقین حاصل ہو سکتا ہے۔ ہمارے بعض مسلمان بہائی اس خیال مین ہین کہ یہہ ادبار جو اہل اسلام پر چہایا ہوا ہے بجز سیف اُٹہہ نہین سکتا۔ دُنیاوی علوم پڑہنے پڑہانے سے ہوتا ہی کیا ہے مگر مسلمانون کی موجودہ حالت کی طرف نظر کرنے سے ان کا یہہ خیال [illegible] محال نظر آتا ہے [illegible] بہائیون [illegible] ہے تو بجائے سیف قلم ہی سے کام لینا ضروری ہو گیا ہے۔ مسلمانون کے ہاتہہ مین سیف کا آنا کیونکر ممکن ہے جبکہ ان کا ہاتہہ ہی ندارد ہے ہاتہ کس کے لئے ہو ان مین قومی تشخص اور وجود ہی نہین ایک مسلمان دوسرے کا جانی دشمن ہے اور اُسکو خونی نگاہ سے دیکہتا ہے۔ شیعہ سُنی کو سُنی شیعہ کو اہل حدیث اہل تقلید کو و علی ہذ القیاس اسی نگاہ سے دیکہہ رہا ہے طرفہ یہہ کہ ایک فرقہ کے لوگ اپنے ہمخیالون کو شقاق و نفاق کے سوای نہین دیکہتے کسی بستی کسی شہر مین کسی اسلامی مذہب کے لوگون مین فی صدی پانچ

+ اسکی مثال اسوقت اسپین کا ملک ہے ایک وقت مین وہ دارالاسلام تہا جسمین بڑے بڑے زاہد امام محدث و فقیہ گذر چکے ہین اسوقت شاید وہان ایک ہی مسلمان زاہد و عابد نہین ہے وہان کے زاہد و علما کہان گئے اور وہان کے کتابین حدیث و فقہ کی کسکی ہاتہ آئین اسکا سبب بجز ادبار و فقر و سلطنت اور شوکت کا دور ہونا نہین تو اور کیا ہے کتب تواریخ کو دیکہکر جو کہنا ہو سو کہو۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آدمی ایسے نہ نکلین گے جو اپنے اسلامی بہائیون کو بغض و عداوت کی نگاہ سے نہ دیکھتے ہون
انکی ایسی ردی اور نازک حالت مین انکو ایک قوم سمجھنا اور اُسکا وجود و تشخص فرض
کرلینا۔ اور اُسکا کوئی ہاتہہ فرض کرکے اسمین سیف کا وجود اور اس سیف کے زور سے
مذہب و قومیت کا قیام فرض کرکر کہنا اور اُسکے انتظار مین موجودہ اسباب قیام
قومیت و ثبات مذہب سے چشم پوشی کرکے بے دست و پا ہو بیٹھنا شیخ چلی کے خیالات
و افعال سے بڑہکر نہین ہے۔

مین نیچری خیالات کو پسند نہین کرتا اور اسیوجہ سے خدا کے احکام قدرت
کو نیچری اسباب سے ایسا وابستہ اور انمین ایسا منحصر نہین سمجھتا کہ خدا تعالی ان اسباب
کے سوا دُنیا مین کوئی کام نہین لے سکتا۔ ایسے خیال کو تو مین خدا کی صفات سے کفر
سمجھتا ہون۔ خُدا چاہے تو پتّہ سے پہاڑ کو توڑ وا دے وہ چاہے تو مسلمانون پر ایک دن
ایسا لاوے کہ سوتے اُٹھتے ہی ہاتھ پاؤن ملائے بغیر روئے زمین کے تخت نشین ہو جائین
اقوام غیر حکم کن فیکون سے انکے تابع و مطیع بن جائین، مگر مشاہدہ عادات آلٰہی اور
بملاحظہ ہدایات و حالات حضرت رسالت پناہی یہہ بھی یقین کہتا ہون کہ خدا تعالی کی یہہ عادت
نہین اسکی عادت اکثر یہہ ہی ہے کہ وہ اس دنیا مین اسباب سے کام لیتا ہے۔

اسلام کی حالات ابتدائی وسطی اور آخری کو دیکھا جاتا ہے تو یہی یقین حاصل
ہوتا ہے۔ خدا تعالی اپنی قدرت کن فیکونی کے موافق چاہتا تو جس دن آنحضرت صلعم
نے نبوت کا دعوی کیا تہا اُسیدن آپکو مکہ کا بادشاہ بنا دیتا۔ سبہی اراکین و رؤسا مکہ
ابوجہل ابولہب وغیرہ اور سلاطین روم و فارس سبہی کو آپکے آگے جُہکا دیتا اور جو
کوئی آپ کے حکم سے سر پہیرتا اسکا سر غیبی اور کن فیکونی تلوار سے قلم کر ڈالتا۔ مگر
سب کوئی جانتا ہے کہ خدا تعالی نے ایسا نہین کیا ایک عرصہ تک آن حضرت صلعم کو
مکہ مکرمہ مین اسباب ظاہری و اتفاق قومی کا منتظر رکھا۔ پہر ایک رفیق شفیق کے ہمراہی سے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مدینہ کیطرف ہجرت کرنیکا حکمدیا وہان بہی سالہاسال ٹھہر اکر اتفاق قومی کا منتظر رہنے اور اُسمین شب و روز کوشش کرنیکا حکم دیا - آخر اس اتفاق قومی اور اسباب ظاہری سی آنحضرت کو مکہ مکرمہ پر فتحیاب کیا -

خدا تعالی کی اِس **عادت** اور مسلمانون کی موجودہ **حالت** کی

طرف خیال کرنیسے ہمنے کہا ہے کہ اب سیف کا وقت نہین رہا اور مسلمانون کا بزور شمشیر بالاستقلال بادشاہ ہو جانا عادۃً (نہ قدرۃً) محال ہے لہذا مسلمانون کی سعادت قومی اسی مین ہے کہ جبتک اُن کا وہ وقت نہ آئے کہ وہ بہ تہیۂ اسباب یا صرف قدرۃً بلا اسباب صاحب سیف ہو جائین وہ اُن علوم کی طرف رجوع کرین جن کے ذریعہ سی وہ موجودہ سلطنت مین توشریک ہو جائین اور ملکی انتظام مین (جو بقول مسٹر بلنٹ یوماً فیوماً رعایا کے ہاتھ مین آنے والا ہے) دخیل ہون معزز عہدون پر مامور ہون - زراعت و تجارت مین ترقی کرین [illegible] دین - ذلت و حقارت سے نہ دیکہین جائین -

اس بیان سے شاید اُن لوگون کے جنکی کانون مین کبھی اِس قسم کی باتین نہین پہنچی پوری طمانیت نہ ہو اُنکی **طمانیت** کے لئے ہم **تین** مضمون اور لکہنا چاہتے ہین جنکا پہلے ہی وعدہ دیچکے ہین - **ایک مضمون "دنیا"** جسمین ہم یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ دُنیا جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہے سونے چاندی ثروت شوکت جاہ و حشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لئے ناموزون و نامناسب ہو - بلکہ دُنیا وہ ہے جو خدا سی اور اور آخرت سی غافل کرے - یہی اسباب دُنیا اگر خدا کی قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہہ سراسر دین ہین بلکہ جو دُنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سی وہ خدا کو ملسکتا ہے - دُنیا اور اسباب دُنیاوی کو چھوڑ کر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دُنیا کا نہ آخرت کا - **دوسرا مضمون "اقسام ملازمت"** جسمین

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کے معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین **تیسرا مضمون** تعلیم انگریزی جسمین بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فواید ہین اور کیا کیا مضار اور اُن کے مضار کا علاج کیا ہے - ان مضامین کے پڑہنے سے امید ہے ان لوگون کے اکثر شکوک رفع ہونگے اور وہ لوگ اپنی دنیاوی حالت کی اصلاح کرینگے وباللہ التوفیق -

فریق ثانی کو ان مواعظ ونصائح سے یہہ **نتیجہ** نکالنا چاہئے کہ ان کا شب وروز تحصیل علوم ووسایل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کے تحصیل وتکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہی اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیت کا جزو یا شرط ہے - لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیت مین نقصان متصور ہوگا + - ++ [illegible] علیگڈہ کالج کو (بجز آنریبل

+ اس دعوی کا کافی ثبوت اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۹ مین دیا گیا ہی جسمین اکابر فریق ثانی کی کلام سے ہی استشہاد کیا گیا ہے - جنکو اس دعوی مین شک ہو وہ اس نمبر اشاعۃ السنۃ کو ضرور ملاحظہ کرین

++ اس **استثنا** کی چند وجوہ ہین **اول** جو سب سی قوی ہے یہہ ہے کہ سید احمد خان صاحب سے ہمکو مذہبی اختلاف ہی اور ایک مدت تک ہماری اُن کی مذہبی گفتگو رہی ہی لہذا غالباً وہ ہماری نصیحت کو اس مذہبی مخالفت پر مبنی سمجھکر اسکی طرف کم توجہ کرینگے - وہ اس ہی جگہ ہی تو ان کے مدعی اتباع (جو درحقیقت ان کی روش کے بالکل مخالف ہی) بجای توجہ اس نصیحت کی مخالفت پر کمر باندہکر اپنی اوقات کا بہی خون کرینگے اور ہماری اوقات بہی ضایع کرائین گے (۲) آنریبل سید احمد خان معاشرت کو مذہب سی جدا گانہ سمجھتے ہین لہذا وہ ہماری ان نصیحتون کو جو معاشرت کی متعلق ہین نہین سُننگے (۳) ہمنے سُنا ہی کہ آنریبل صاحب اپنی علو مرتبہ کے خیال سی اور دن کی (جنکو اپنی برابر نہین سمجھتے) کم سُنتے ہین - کما قال قائل فی حقہم ع کب کسیکی وہ بات مانین ہین -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سید احمد خان سی ایس آئی) برادرانہ نصیحت کرتے ہین کہ اگر وہ علیگڈہ کالج کو عام مسلمانون مین پاپلر کرنا چاہتے ہین تو مسٹر بلنٹ کی نصیحت کو بگوش دل سُنین اور اپنے کالج اور اُسکی تعلیم و تربیت کو اصول و اقوال مسٹر بلنٹ کے مطابق کرین ۔

علیگڈہ کالج اِسوقت ہندوستان مین ایک ہی ایسا محل ہے جسکو مسلمانون کی قومی بنیادی ترقی کا ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے مگر مذہبی نقصانون (یا یون کہو قومی نقصانون) نے اس کو عام مسلمانون کی نظرون مین حقیر و وحشت ناک کر رکھا ہی ۔ اگر مسٹر بلنٹ کے اصول پر اسکی مذہبی نقصان کو دور کیا جاوے تو وہ روی زمین کے مسلمانون مین (بجز چند متعصب یا نادان اشخاص کے) عام پسند ہو جاوے ۔ ہم اسمقام مین اُسکے چند مذہبی نقصان (جنکا بلحاظ مذہب قومی نقصان ہونا واجب التسلیم ہے) بیان کرنا چاہتے ہین ۔

اوّل اسمین مذہبی تعلیم پر ایسا زور نہین دیا جاتا جیسا کہ انگریزی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے اور طالب علمون کو قبل استحکام تعلیم اصول مذہب مغربی علوم کی تعلیم مین ہمہ تن مصروف و مشغول کیا جاتا ہی ۔

علیگڈہ کالج کی موجودہ مذہبی تعلیم مغربی علوم کے مقابلہ مین استحکام عقاید اسلام کے لئے کافی نہین ہے اس استحکام کے لئے وہ مذہبی تعلیم بکار ہے جسمین ان مسائل علوم مغربی کا مقابلہ ہو جنسے عقاید اسلام کو ضرر پہنچتا ہے جسکو آنرایبل سید احمد خان بہادر نے ہی تسلیم کر لیا ہے ۔†

اِس تعلیم کی سکیم کے لئے علماء کبار جامع علوم عقلیہ و نقلیہ کی کمیٹی مقرر ہونی چاہیے جو اِس قسم کی کتابین تالیفات آئمہ سلف (جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی و امام فخر الدین رازی) اور علماء خلف (جیسے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی) درس کے لئے تجویز کرین اور انہی کے طرز

† دیکھو تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الاولی ۱۲۹۷ ہجری اور ان کا لکچر اسلام پر جو اخبار رفیق ہند نمبر ۸ جلد ۱ مطبوعہ مین شایع ہوا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

واصول پر اور کتابین حسب ضرورت وقت تالیف کر کے ان کتابون کے درس فن تعلیم پر

تعلیم علوم مغربی سے بڑہکر نہ ہو تو ہموزن وبرابر تو زور دین۔

اسی طرز واصول پر صرف قرآن و **حدیث** کے درس پر زور دیا جاوے اور

تالیفات علماء مذکورین سے قرآن حدیث کے حل و تفسیر مین مدد لیجاوے تو یہہ بہی استحکام عقاید

اسلام کے لئے کافی ہے۔

آنریبل سید احمد خان نے اسی غرض وادعا سے **تہذیب الاخلاق** اور اپنی **تفسیر**

مین اصول اسلام پر بحث کی ہے۔ مگر وہ اپنی کوتاہی مذہبی معلومات کے سبب اس بحث مین

مغربی علوم کا مقابلہ نہین کر سکتے بلکہ اُن سے دبکر اور اُن کے مقلد ہوکر اُن کے پاس و لحاظ

سے اصول اسلام (حشر جسمانی۔ وجود جسمانی نعیم و آلام بہشت و دوزخ۔ وجود خارجی

ملائکہ وجود معجزات خوارق عادت وغیرہ وغیرہ) سے بتاویل انکاری ہو بیٹھے ہین۔ اسلئے

آپکے تالیفات [illegible] علیگڈہ کالج

کی سکیم مین دخل ہو سکتا ہے۔

لاجرم استحکام تعلیم مذہب اسلام کی وہی صورت متعین ہے جو ہمنے عرض کی ہے

اس طرز واصول پر مذہبی تعلیم پر زور دینے سے علیگڈہ کالج واقعی اور سچے طور پر محمدن

کالج کے نام سے موسوم ہونیکا مستحق ہوگا اور روے زمین کے مسلمان کے نزدیک

(بجز مستثنی چند جنکو ہم پہلے مستثنی کر چکے ہین) واجب العون والقبول ہوگا اور

کس وناکس اسکی معاونت کو اپنا مذہبی اور قومی فرض سمجھیگا۔ سب سے پہلے اسکی معاونت

کے لئے وہی لوگ کہڑے ہو جاوینگے جو اب اسکے (بلحاظ ان مذہبی نقصانون کے)

مخالف ہین اور اسکا چندہ بڑہانے کے لئے گہر گہر بہیک مانگتے پہرینگے۔ ہمنے اخبارون

مین دیکہا ہے کہ مسٹر بلنٹ کی ترغیب و توجہ † سے حیدر اباد دکن مین مسلمانون کی

---

† ایک اخبار مین دیکہا ہے کہ مسٹر بلنٹ نے جیب خاص سے اس یونیورسٹی کے لئے بیس ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مذہبی تعلیم کے لئے یونیورسٹی قایم ہونیوالی ہے اگر یہہ خبر صحیح ہے تو اس یونیورسٹی کے بانیون اور حامیون کی خدمت مین بہی ہماری یہی ناصحانہ التماس ہے کہ وہ مذہبی تعلیم اسی طرز و اصول پر کرین جس سے مغربی علوم کے ضرر کی مدافعت ہو سکے - اسوقت اور اس زمانہ مین تعلیم فروعات فقہیہ یا مسایل کلامیہ قدیمیہ یا قرآن و حدیث کا لفظی ترجمہ بلا اظہار عقلی اسرار مغربی علوم کے مقابلہ کے لئے کافی نہین ہے - اور نہ انگریزی خوانون کی ہدایت و استحکام عقاید کے لئے وافی ہے گو پرانے مسلمانون کے لئے (جو انگریزی علوم و خیالات سے) خالی الذہن ہین کافی و وافی ہے -

دوسرا نقصان - علیگڈہ کالج طالب علمون کو بہت سے امور متعلق معاشرت مین یورپ کی تقلید سکہاتا ہے - اور قدیمی اسلامی تسنن سے ہٹاتا ہے یہہ امر بہت سے مسلمانون کی وحشت و تنفر کا باعث ہو رہا ہے - وہ لوگ مشنری سکولون مین جانیکو ایسا برا نہین سمجہتے جیسا علیگڈہ کالج مین جانیکو [illegible] ہین اور وہ یہہ خیال کرتے ہین کہ مشن سکولون مین گو عیسائی مذہب کی تعلیم ہوتی ہے مگر صرف زبانی زبانی جسکا اثر دو گہڑی کے لئے اسی سکول مین رہتا ہے - جب لڑکے سکول سے باہر نکلتے ہین تو اتنا بہی نہین جانتے کہ وہان کیا پڑہ رہا تہا - اور ان مقدس کتابون کو جو ان کو مشن سے انعام مین ملتی ہین ردی فروشون کے پاس فروخت کرکے ان کی ریوڑیان کہا لیتے ہین یا انکی مفتیئین بنا لیتے ہین اور علیگڈہ کالج مین یوروپ کے عیسائیون کے اکثر اوضاع و اطوار کی عملاً تقلید کرنی پڑتی ہے اور وہ ایسی لازمی اور رگ و پے مین ساری ہو جاتی ہے کہ قوم چہوٹے مذہب مین نقصان آوے - پر وہ نہین چہوٹتی - ان اوضاع و اطوار کی ہم تفصیل کرتے ہین تو ایک مستقل بحث قایم ہوتی ہے اور ہماری یہہ برادرانہ نصیحت اس بحث کا محل نہین ہے - لہذا اس تفصیل کی جگہہ بہی ہم وہی پہلی عرض کرتے ہین کہ ان امور کے تصفیہ کے لئے بہی اکابر علماء و فضلاء کے (جو محض انگریزی مولوی نہون)†

† انگریزی [illegible] انگریزی سکولون کے مروجہ عربی [illegible] انگریزی لیاقت کی بدولت مولوی کہلاتے ہین ایسے مولویون کو مسایل دین مین مہارت نہین ہوتی اور نہ سوسائٹی یا قوم مین انکی وہ عزت اور ان کے قول کو وقعت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کمیٹی مقرر کیجاوے۔ وہ کمیٹی غور و تعمق[+] کے بعد جن امور معاشرت کی نسبت کتب اسلام (قرآن وحدیث۔ فقہ وغیرہ) مین شارع کی خاص خاص ہدایتین پاوے انمین علیگڈہ کالج کو یورپ کی تقلید سی ہٹائے اور پابند شریعت کراوے۔ بقیہ امور مین (جنکی نسبت شارع کیطرف سی کوئی خاص امر یا نہی وارد نہین بلکہ عموم حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم انمین ہر ایک کو جو خود مختار کیا گیا ہے) آزادی دے۔

بانیان وحامیان علیگڈہ کالج کی خدمات بابرکات مین اسمقام مین یہہ التماس بہی نامناسب نہین ہے کہ اسوقت مسلمانون کی دنیوی ترقی ان علوم وکمالات سے (جو اسوقت یورپ مین پائی جاتی ہے) ممکن یا متوقع ہے۔ یوروپ کی اوضاع واطوار اختیار کرنے پر موقوف نہین ہے۔ کیا اگر کوئی لائق مسلمان بیرسٹرایٹ لا یا سول سروس کا امتحان پاس کرلے اور دیسی لباس موقوف کرکے جاکٹ تپلون نہ پہنے تو وہ ہائیکورٹ کے بنچ پر بٹھائے [illegible] عزت کی نگاہ سے دیکھا جائیگا جس سی وہ شخص دیکہا جاتا ہے جو جاکٹ پتلون پہنتا ہے اور میز پر چھری کانٹے سی کہانا کہاتا ہے۔ ہمکو تو یہی تجربہ ہے اور یہی ہمنے بہت سی جنٹلمین ہندیون سے سُنا ہی کہ اکثر دانشمند انگریز ہندوستانیون کے لئے یوریپین لباس کو پسند نہین کرتے اور جو ہندوستانی ہوکر یوریپین لباس پہنتا ہے اسکو وہ حقارت سی دیکہتے ہین اور شو[++] مین کہتے ہین۔ اور ہمارے ناصح مسٹر بلنٹ کا قول جو صفحہ (۳۵۷) سطر (۱۷) مین منقول ہوا نیز اسیطرف مشیر ہے۔ آیندہ علیگڈہ کالج کے بانیون اور حامیون سی اُمید ہے کہ وہ ہماری اس برادرانہ نصیحت پر انصاف سی توجہ کرینگے۔

تیسرا نقصان علیگڈہ کالج کے طالب علمون کو قبل استحکام تعلیم عقاید اسلام والتزام

+ وہ کمیٹی اس غور و تعمق کے وقت اشاعۃ السنہ کی بحث مذہب ومعاشرت خصوصًا جو نمبر ۵ جلد ۴ مین مندرج ہی ملاحظہ کرتے تو غالبًا اسکی مقاصد کو مدد دیگی۔ ++ یعنی نمایشی آدمی۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

احکام اسلام ولایت بہیجا جاتا ہی۔
یہہ امر ہی بہت سی مسلمانون کے وحشت و تنفر کا باعث ہی بانیان علیگدہ کالج یہی خیال کرین کہ ہندوستان مین مسلمان کس قدر ہین اور سول سروس فنڈ مین کسقدر شریک ہوئی ہین

اسکا سر و سبب وہی ہے جو مسٹر بلنٹ نے بیان کیا ہے اور کم سے کم ایک دیسی اخبار (شیر قیصر) کے کسی پرچہ ۱۸۸۳ء مین بہی ہمنے ایسا ہی پایا ہے - ہم اس نقصان کے بیان مین تفصیل کرنا نہین چاہتے مسٹر بلنٹ کی تفصیل پر اکتفا کر کے بانیان و حامیان علیگڈہ کالج سے درخواست کرتے ہین کہ جہان سول سروس امتحان کے لئے انتخاب طلباء کے اور ضوابط و شروط مقرر کئی ہین† وہان ایک شرط یہہ بہی بڑہائی جاوے کہ امتحان سول سروس کے لئے اُس شخص کو انگلینڈ بہیجا جاوے جو صوم صلوۃ وغیرہ احکام اسلام حلال و حرام کا پورا پابند ہوگا - اور عقائد اسلامیہ مین وہ فلان درجہ (جو کمیٹی استحکام تعلیم عقاید اسلام تجویز کرے) پاس کر چکا ہوگا - اس شرط سے امید ہی کہ وہ وحشت و نفرت اہل اسلام انگلینڈ جانے سے دور ہوگی - اور علیگڈہ کالج اور سول سروس فنڈ کو کمال درجہ کی قبولیت و ترقی حاصل ہوگی - استحکام مذہبی تعلیم کے بغیر انگلنڈ جانے مین جو خطرہ مسٹر بلنٹ نے بیان کیا ہے اسپر ایک ہمعصر اعتراض کرتے ہین جو بگڑنے والی ہوتے ہین وہ یہان بہی بگڑ جاتے ہین اور جو بچنے والے ہین وہان جا کر بہی بچ رہتے ہین یہہ اعتراض اس ہمعصر کی کم توجہی سے پیدا ہوا ہے - یہہ امر مسلم ہے کہ صلاح و فساد مادہ اور قابلیت محل کے متعلق ہین مگر ظاہری اسباب کو اس قابلیت کے ظہور اور فعلیت مین پورا دخل ہے اور ظاہری اسباب کی رعایت نہ صرف بحکم شریعت بلکہ نیچر (جسکے حضرت معترض قایل ہین) کے شہادت سی بہی ضروری اور واجب ہے

† کہ سنہ سال عمر یہہ ہو اور خاندان ایسا ہو وغیرہ وغیرہ جو ہمنی کسی اخبار مین دیکہی ہین -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اِن اسباب سی اعراض بحکم شریعت و نیچر حرام - اسکی ہم ایک مثال سی توضیح کرتے ہین - زہر کہانے سی وہی مرتا ہی جو مرنیوالہ ہوتا ہی - بہت لوگ زہر کہا کر بہی بچ جاتی ہین مگر اِس خیال سی کسی عاقل کو نہین پہنچتا کہ زہر کہالے -

بالفعل ہم اِن ہی تین نقصانون کے بیان پر اکتفا کرتے ہین اور بانیان و حامیان علیگڈہ کالج سے ادب و خلوص کے ساتہہ ملتجی ہین کہ وہ ہماری بیان کو غور و انصاف سی ملاحظہ فرماوین - پہر اگر اِن نقصانون کو (جو اسمین معروض ہین) لائق توجہ و التفات پاوین تو اُن پر توجہ فرما کر انکی اصلاح کرین - اور علیگڈہ کالج کو عام مسلمانونکا دل پسند اور اُن کے لئے فایدہ مند بناوین -

اِن نقصانون پر اُن کی توجہ ہوئی تو چند **نقصان ہم اَوْر بیان کرین گے** بلکہ بنظرِ اصلاح و صیانت علیگڈہ مین پہونچکر بحکم قصہ زمین بر سرِ زمین وہان کے حالات لائق اصلاح و ترمیمات وہین عرض خدمت بانیان و حامیان علیگدہ کرینگے -

ع زہے عز ما گر شود التفات

اور آنریبل سید احمد خان صاحب کے ہم مذہب و ہمخیال نوجوانن کے خدمت مین گذارش ہے کہ اِس مضمون نصیحت کو مذہبی مخالفت پر مبنی سمجہکر بے سوچے بن سمجھے اسکے رد و جواب کے لئے تیار نہو جائین بلکہ اسکو سراسر نصیحت و خیر خواہی تصور فرما کر اسکے مطالب و اغراض کیطرف غور کی نگاہون سے دیکہین پہر اگر اسمین کوئی قومی ترقی کے مخالف پاوین تو ہمکو اس سے بلاتکلف آگاہ کرین ہم اسی پرچہ اشاعۃ السنہ مین اُسکی اشاعت کرینگے - اگر اسکو لایق اشاعت پاوینگے

پہر گذارش ہماری انکی خدمات مین مضمون آیندہ آنریبل سید احمد خان کا سفر اور دیسی اخبارون کی اُسپر نظر کی نسبت ہی - جو اِس مضمون کے متصل درج رسالہ ہوگا -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حصۂ دوم

جن لوگون کا مسٹر بلنٹ کی نسبت یہہ خیال ہے کہ وہ مسلمانان ہند کو سلطان روم کی خلافت کے عقیدہ سے پہیرنا چاہتے ہین ہمکو اُن کے پوری خیال سے بحث مد نظر نہین - یہہ **بحث** ہمسے پہلے ایک معزز اہل اسلام (سید **اکبر حسین** صاحب منصف علیگڈہ) کر چکے ہین جو اخبار شیر قیصر نمبر ۸ جلد ۸ مطبوعہ ۱۹ فروری ۸۴ء مین منقول ہے اور وہ نظارہ ناظرین کے لایق ہے - اس بحث مین ہماری ان خیالات کی جو ہم نمبر ۱ جلد ۱ سلطنت روم کی نسبت بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ظاہر کر چکے ہین تائید† بہی پائی جاتی ہے اس مقام مین ہمکو صرف بیان آنا مد نظر ہے کہ مسلمان ہند شیعہ سُنی اہلحدیث اہل تقلید حنفی شافعی وغیرہ جو مذہب کے پابند ہین اور احکام مذہب سے واقف ہین سلطان روم کو اپنا خلیفہ نہین جانتے اور نہ سلطان روم کبھی اور کسی صورت سے خلیفہ ہو سکتے ہین اس امر کے بیان مین بہی ہم اپنے ہمعصرون سے پیش قدم نہین ہوئے ہمسے پہلے بعض معاصرین اڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد اور بااتباع اُنکے اڈیٹر اخبار مظہر العجائب مدراس

† آپ فرماتے ہین سلطنت ترکی کو جو نقصانات پہنچے ہین زیادہ تر اُن کی بنا بعض علماء مذہب کی رائے اور عوام کے تعصب پر ہے - مین اسباب مین بحث کرنیکی گنجایش اور ضرورت نہین دیکہتا ٹرکش ہسٹری (ترکی تواریخ) تمام حال بتا رہی ہے (یہہ ہماری اس بیان کی تائید ہے کہ اس سلطنت کی تحریک ہین اسکے بعد آپ فرماتے ہین - اس قدر اور لکہنا مناسب سمجہتا ہون کہ بحیثیت مسلمانان ہند پولیٹکل طور پر ہمکو کوئی تعلق سلطنت عثمانیہ سے نہین ہے برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت مین ہم امن و امان سے ہین اور اسی سلطنت کے استحکام و سرسبزی سے ہماری غرض متعلق ہے سلطنت عثمانیہ کے قیام و استحکام سے ہمکو بلا شبہ ایک مسرت ہے اور وہ مسرت نیچرل ہے اس سبب سے کہ ہماری ہم مذہبون کی سلطنت ہے پس کچہہ شبہ نہین کہ اس سلطنت کو نقصان پہنچنے سے ہماری طبیعت کا

†† صاحب مظہر العجائب بحوالہ نیر اعظم تحریر فرماتے ہین اور سلطان روم کی خلافت کی نسبت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جو ماشاء اللہ عالم مذہب حنفی اور مفتی بہی ہین بہ نقل حدیث بخاری و مسلم الائمہ من قریش

یہہ بات جتا چکے ہین اور مُصنف صاحب منصف مذکور بہی اس امر کو مجملاً ظاہر فرما چکے ہین۔

ہم اِس مسئلہ کو بحوالہ اور احادیث صحیحہ و اقوال علماء اسلامیہ زیادہ تر واضح اور مدلل کرتے

ہین۔

الفاظ **خلیفہ** اور **امام** اور امیر آنحضرت کی کلام بلاغت نظام اور محاورات علماء

اسلام مین ایک ہی معنی مین مستعمل ہین اور انکا اطلاق ایک ہی شخص ولی الامر پر پایا گیا ہے

امام یا خلیفہ کے لئے علاوہ اور شروط کے جنکا بیان اس مقام مین اجنبی ہی ایک بڑی

بہاری شرط یہہ ہے کہ وہ **قریش** سے ہو۔ احادیث صحیحہ کا اسپر انطباق ہی۔ اور **تمام اہل**

مذاہب سکنای ہند (شیعہ سُنی۔ اہلحدیث اہل تقلید حنفی شافعی) کا اسپر اتفاق۔ بعض

شیعہ اسمین یہہ **قید** لگاتے ہین کہ قریش سے بہی خاصکر ہاشمی امام ہوسکتا ہی غیر

ہاشمی قریشی بہی مستاہل نہین۔ اور بعض اور بہی قیدین لگاتے ہین اور دائرہ خلافت

کو اور بہی محدود بناتے ہین ایسا شخص مسلمانان ہند مین کوئی نہین ہے جو قریش ہونیکو

شرط خلافت نہ جانتا ہو۔ عرب وغیرہ دیار کے خوارج اور معتزلہ لوگون کا اِس شرط مین اختلاف

ہے جنکا اس ملک مین نام و نشان نہین ہے۔

ahmadimuslim.de

بقیہ حاشیہ رنجیدہ ہونا بہی ایک نیچرل امر ہوگا اور یہہ ایسی بات ہی کہ نہ کسی مضمون نگار کی مضمون نگاری

سے رُک سکتی ہے نہ کسی فصیح کی فصاحت سے صدق دل سے ہماری یہہ دعا ہے کہ خدا سلطنت

عثمانیہ کو روز افزون ترقی دے۔

تبعہ حاشیہ جو گفتگو ہے اِسمین شاید اُنہون نے حدیث الائمۃ من قریش سے

استدلال کیا ہے سید صاحب منصف فرماتے ہین اور مین یہہ بہی نہین جانتا کہ

تمام عالم اسلامیہ مذہبی خیالات کے رو سے مسئلہ خلافت پر متفق الرائی ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ نے آپ سے نقل کیا ہے

(۱) الائمة من قریش (امام احمد طبرانی ابویعلی)

(۱) امام (خلفا) قریش سے ہونگے (یا ہونی چاہئین)

(۲) الملك فی قریش (ترمذی)

(۲) اور آپ نے فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہ نے نقل کیا ہے (ملک یعنی خلافت چنانچہ عتبہ بن عیدان کی روایت مین آیا ہے) قریش کے لئے ہے

(۳) الخلافة فی قریش (امام احمد)

(۴) الامراء من قریش ابرارها امراء ابرارها وفجارها امراء فجارها (البزار)

(تاریخ الخلفاء شیخ جلال الدین سیوطی شافعی ص۱)

(۴) اور آپنے فرمایا ہے (چنانچہ حضرت علی مرتضی علیہ السلام نے روایت کیا ہے) امیر قریش سے ہین (یا ہونے چاہئین) نیکوکار نیکو نکے لئے۔ بدکار بدون کے لئے۔

(۵) الناس تبع لقریش فی هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وکافرهم لکافرهم (صحیح مسلم جلد [illegible])

(۵) اور آپنے فرمایا ہی (چنانچہ ابوہریرہ رض [illegible]) اس امر (خلافت) مین قریش کے تابع ہین سلمان سلمانون کے۔ کافر کافرون کے۔

(۶) لایزال هذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان (مسلم ص۱۱۹ وبخاری ص۱۰۵ واللفظ لمسلم)

(۶) اور آپنے فرمایا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے نقل کیا ہے) یہہ امر (خلافت) ہمیشہ قریش کے لئے رہیگا (یعنی وہی اسکے مستحق ہون گے جبتک کہ دو آدمی بہی دنیا مین رہین۔

(۷) ان هذا الامر فی قریش لا یعادیهم احد الا کبه الله علی وجهه ما اقاموا الدین (بخاری ص۱)

(۷) اور آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ امیر معاویہ نے آپسے نقل کیا ہے) یہہ امر (خلافت) قریش مین رہیگا۔ جو کوئی ان سے دشمنی (یا مقابلہ) کریگا خدا اُسکو موںہہ کے بل ڈالیگا۔ جبتک کہ وہ دین کو قایم رکہین گے۔

اسی ارشاد واجب الانقیاد حضرت رسالت کی دستاویز سے خلیفہ اول

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(صدیق اکبر رض) سقیفہ کے دن انصار پر جو اپنے لئے امارت تجویز کرتے تھے بیان و تقریر مین غالب آئے اور خود بدولت خلیفہ و امیر المومنین قرار پائے چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۶ مین اسکی پوری تفصیل صحیح بخاری سے منقول ہو چکی ہے -

یہہ احادیث کی نقل و تفصیل ہے اب علماء اسلام کی مذاہب و اقاویل عرض خدمت ناظرین ہوتے ہین کتب کلامیہ و شروح کتب حدیث بیان اقوال و مذاہب علماء اسلام مین ہماری بیان سے متفق ہین شرح مواقف مین ہے کہ خلافت مین بعض ایسی صفات ہین جنکی شرط ہونے مین بعض لوگون کا خلاف ہی -

وههنا صفات اخرى فى اشتراطها خلاف الاول ان يكون قرشيا اشترطه الاشاعرة والجبائيان ومنعه الخوارج وبعض المعتزلة لنا قوله عليه السلام الائمة من قريش ثم ان الصحابة عملوا بمضمون هذا الحديث فان ابابكر رض استدل به يوم السقيفة على الانصار حين نازعوا فى الامامة بمحضر من الصحابة فقبلوه واجمعوا عليه فصار دليلا قاطعا يفيد اليقين باشتراطها القرشية احتجوا اى المانعون من اشتراطها بقوله عليه السلام السمع والطاعة ولو عبدا حبشيا فانه يدل على ان الامام قد لا يكون قرشيا قلنا ذلك الحديث فيمن امره الامام اى جعله اميرا على سرية او على غيرها

پہلی شرط خلیفہ کا قریشی ہونا اشاعرہ اُسکو شرط ٹہراتے ہین - خارجی اور بعض معتزلی اس سے انکاری ہین - ہماری دلیل شرط ہونے پر آنحضرت کا یہہ قول ہی کہ الائمہ من قریش امام قریش سے ہونی چاہئین - پہر اس قول آنحضرت پر آنحضرت کے اصحاب نے عمل کیا ہی جبکہ سقیفہ کے دن انصار نے امامت مین جہگڑا کیا تہا تو حضرت ابوبکر نے اس قول سے تمسک کیا جبکو سب نے تسلیم کر لیا اور اسپر اتفاق کیا یہہ اتفاق اسبات پر یقینی دلیل ہے کہ قریشی ہونا شرط خلافت ہی جو لوگ اس شرط کو نہین مانتے وہ یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ آنحضرت نے حکم دیا ہے کہ امیر یا حکم حاکم کا حکم مانو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو اس سی معلوم ہوتا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کنا خیۃ وعجب حملہ علی ہذا دفعا للتعارض بینہ وبین الاجماع او نقول ہو مبالغۃ علی سبیل الفرض ویدل علیہ انہ لا یجوز کون الامام عبدا اجماعا الثانیہ من تلک الصفات ان یکون ہاشمیا شرطہ الشیعۃ الخ

(شرح مواقف)

کہ کبھی امام قریشی نہین بھی ہوتا اسکی جواب مین ہم کہتے ہین یہہ حدیث اس حاکم یا امیر کی نسبت ہی جسکو قریش امام وقت نی کسی لشکر یا کسی جگہہ کا امیر بنا دیا ہو - اس حدیث کے یہی معنی کرنا چاہئے تاکہ اس حدیث مین اور اُن حدیث مین جو قریش کو امامت کے لئے مخصوص کرتے ہین معارض نہو - یا یون کہین کہ یہہ فرضی طور پر مبالغۃً کہا گیا ہی اسلئے کہ حقیقۃً غلام بالاتفاق امام نہین ہو سکتا - دوسری صفت اختلافی امام کا ہاشمی ہوتا ہے اسکو شیعہ شرط ٹہراتے ہین تا آخر - ایسا ہی اور کتب کلامیہ مذہب اشاعرہ اور ماتریدیہ (حنفیہ) مین ہے - جس کتاب مین دیکھو گے یہی مطلب پاؤ گے -

اور صحیح مسلم کی شرح مین امام نووی نے فرمایا ہے یہہ حدیثین اور جو انکی مثل ہین اسبات پر دلیل ہے کہ خلافت قریش سے مخصوص ہے بجز قریش کسیکے لئے عقد خلافت

ہذہ الاحادیث واشباہہا دلیل ظاہر ان الخلافۃ مختصۃ بقریش لا یجوز عقدہا لاحد من غیرہم وعلی ہذا انعقد الاجماع فی زمن الصحابۃ وکذلک بعدہم ومن خالف فیہ من اہل البدع او عرض بخلاف من غیرہم فہو محجوج باجماع الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم بالاحادیث الصحیحۃ قال القاضی اشتراط کونہ قرشیا ہو مذہب العلماء کافۃ قال وقد احتج بہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالے عنہما علی الانصار یوم السقیفۃ فلم ینکرہ احد قال القاضی وقد عدہا العلماء فی مسائل الاجماع ولم ینقل عن احد من السلف فیہا قولا ولا فعلا یخالف ما ذکرنا

جایز نہین ہی اسپر صحابہ کی زمانہ مین اور انکی بعد اجماع ہو چکا ہے اور اہل بدعت (خوارج ومعتزلہ) سی اسمین اختلاف کیا ہی وہ صحابہ وتابعین کے اجماع سی جو احادیث صحیحہ سی ثابت ہی مغلوب ہی قاضی عیاض نے فرمایا ہی کہ امام کے قریشی ہونیکی شرط تمام علماء کا مذہب ہی اس سی ابوبکر صدیق نے سقیفہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اشاعة السنة النبوية

على صاحبها الصلوٰة والتحية

نمبر اول و دوم معہ جلد ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنة

بابت ماہ ربیع الاول و الثانی ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ جنوری و فروری ۱۸۸۳ء

شرح قیمت و غیرہ امور متعلقہ رسالہ

قیمت بلحاظ درجہ و مرتبہ: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مرتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اعلیٰ قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس۔	[illegible]	[illegible]
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیا و لائبریری و سوسائٹیاں	[illegible]	[illegible]
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت۔	[illegible]	[illegible]
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو [illegible]		
۵	تحفیفی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار سے کم آمدنی رکھتے ہیں مگر علمیت رکھتے ہیں اور شائق ہیں	ثواب آخرت	دعاء خیر

اشتہار

رسالہ منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری

کے اب تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس رہگئے ہیں اور غالباً ہمارے سوا اور کہیں نہیں ملتے۔ ناظرین کو اسکی ضرورت کا وقت جلد آئیگا جبکہ ضمیمہ آیندہ میں بضمن جزء سوم مقدمہ جوابات مطاعن صحیح بخاری کا اسپر حوالہ دیا گیا ہے شاید اُسوقت کوئی نسخہ کسی کے ہاتھ نہ آوے اور آخر وہ پچھتائے لہذا جلد مطالبہ کریں۔ قیمت محصول [illegible]

مصباح الادلہ

جواب ادلہ کاملہ کے بھی اب تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس رہگئے ہیں۔ اور وہ بھی شاید اب دوسری جگہ نہیں ہیں انکو خریدار بھی توقف نکریں قیمت [illegible] محصول [illegible] ارسال کرکے رسالہ طلب فرماویں ایسا ہی رسالہ تحفة القارئین جسمیں ضاد و دال کی بحث ہے ایک وقت ہوچکنے والا ہے اسکو شائق بھی جلدی کریں قیمت [illegible] محصول [illegible]

اشتہار

اشاعة السنة نمبر (۹ و ۱۰) جلد ۴ کی جسمیں انیچرو

مطبع سفیر ہند امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

وما ادرٰک ما النیچر عنوان کا مضمون درج ہے

ہمکو ضرورت ہے جس قیمت سے وہ پرچہ ہمسے کسی نے لیا ہے اُس قیمت سے زیادہ ہم اُسکو دینگے یعنی ۸ والہ خرید کو ۱۰ والہ کو عصہ جسکو وہ پرچہ دینا منظور ہو وہ ہمکو بذریعہ ایک کارڈ اطلاع دیوے پھر بعد مطالبہ روانہ کرے۔

اشتہار

پرچہا اشاعۃ السنۃ سنین گذشتہ اب عنقا صفت ہیں اور سے زیادہ عنقا صفتی کیا ہوگی کہ اب ہم خود بعض پرچوں کی دی ہوئی قیمت سے زیادہ قیمت دیکر خریدار ہیں جنکو پچھلے پرچوں کا شوق ہو وہ چند جلدیں مرتب جو ہمارے پاس ہیں جلد خرید کریں ورنہ تھوڑے دنوں [illegible] مین وہ رہنی نیا و بیکے اور سابقین کے ہاتھ نہ آئینگے

تفصیل اجلاد موجودہ معہ قیمت

جلد اول اشاعۃ السنۃ جسمین ضمیمجات اخبار سفیر ہشتم و بھی شامل ہیں اور اسمین مسائل عشرہ اشتہار ۲۲ ستمبر کی بحث ہے ۱۸۷۷ کے پرچوں کا صرف ایک فائل (مجموعہ) کامل ہے قیمت عسہ جلد سوم کہ (جسکے شروع مین بعض مطالب ادلہ کا تتمہ ہے بحث ہے اسکے بعد نیچریوں کے جوابات) تین فائل کامل ہیں قیمت فی جلد عہ، جلد سوم جسمین نیچریوں کے جوابات ہیں کا فائل کامل ایک ہی ہے۔ قیمت عہ ان تینوں جلدوں کے خریدار کو ربع قیمت معاف ہوگی جلد سوم و چہارم ناقص کے لیے نسخے باقی ہیں

سوم مین نمبر (۱ و ۹) ندارد ہیں۔ چہارم مین (۱ و ۸ و ۹) ندارد ہیں قیمت فی جلد ۱۲ جو پوری قیمت عسہ دیکر اسکو اور جگہ سے پرچے خرید کر پورے کر دیجاوینگے۔ جلد پنجم کے پورے نسخہ دو ہیں قیمت فی نسخہ عسہ سبھی جلدوں کے خریدار کو اسمین سے بھی ربع قیمت معاف ہے۔

ابو سعید محمد حسین۔ لاہور۔ محلہ سید مٹھہ

اشتہار

چونکہ **ولادت مسیح** نے لوگوں کے خیالات کو پیچ و تاب مین ڈالدیا ہے۔ لہذا نیاز مند نے بنظر فائدہ عوام صریح آیات قرآنی سے بے پدر ہونا حضرت مسیح ع کا ثابت کیا ہے۔ اور عقلی بحث بھی کی گئی ہے سید احمد خان صاحب کے شبہات کا کیا عقلی کیا نقلی جواب تہذیب سے دیا گیا ہے۔ غرض کہ رسالہ قابل مطالعہ ہے قیمت فی جلد ۲ محصول ۔ دس جلد کے خریدار کو محصول معاف ہے۔ بیس جلد کے خریدار کو ایک نسخہ علاوہ برآن ملیگا۔ درخواست حسب ذیل پتہ الراقم مؤلف رسالہ غلام اللہ موچی دروازہ مدرسہ احمدیہ۔

اڈیٹر کہتا ہے میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک سنا۔ یہہ اکثر اشاعۃ السنۃ کا اختصار ہے۔ اور طرز کلام لائق فہم عوام ہے۔ عوام کو اسکے پڑھنے سے فائدہ ہوگا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

کیفیت سالانہ اشاعۃ السنۃ

(جسمین سال اول و دوم و سوم کی بعض کیفیات بہی درج ہین)

الحمد للّٰہ والمنۃ کہ اس رسالہ کا سال پنجم بعافیت گذرا اور سال ششم شروع ہوا سال گذشتہ مین بہی اس رسالہ نے (باوجود عروض فترت درمیانی) کسیقدر آگے ہی قدم بڑہایا ہے۔ پیچہے کچہہ نہین ہٹا۔ آمدنی کو دیکہا جاوے تو سال گذشتہ کی نسبت فی صدی بیس روپیہ زائد اسکی آمدنی ہے اور خریدارون کی طرف خیال کیا جاوے تو اسکی بعض اجناس مین بہی ترقی ہے۔ آمدنی اور اوسط درجہ کے خریدار [illegible] ہی ہین۔

اور اگر اس رسالہ کے وسائل ترقی کیطرف نظر کرتے ہین تو یہہ کہہ سکتے ہین کہ جیسی اس رسالہ نے پانچ سالون مین ترقی کی ہے شاید کسی اور اخبار رسالہ نے ترقی کی ہو۔ کیا معنے کہ ترقی رسائل و اخبارات کے **وسائل** کم سے کم **پانچ امور** ہین۔ جو بہیئت مجموعی ترقی کے وسائل ہو سکتے ہین **اول** نفس الامر مین عمدگی مضامین **دوم** خریدارون کی نظر مین انکا مفید و عام پسند ہونا۔ **سوم** مہتممون کا خارجی کوششون اور سعی سفارشون سے خریدار بہم پہونچانا۔ **چہارم** مشہور اخبارات مین انکے اشتہارات کا شائع ہونا **پنجم** ہر ایک نمبر پرچہ کا عین وقت مقرر پر نکلنا۔ اور اس رسالہ کی ترقی کے لیے آجتک بجز **امر اول** کے کسی وسیلہ سے کام نہین لیا گیا۔ نفس الامری عمدگی مضامین کا تو (جہانتک اسکے اڈیٹر کے خیال مین آیا) اہمین لحاظ رہا ہے **امر دوم** یعنی خریدارون کی پسند و ناپسندی کا بالکل لحاظ نہین کیا گیا۔ جب لوگون کا باہمی جہگڑون (مباحث متعلق اجتہاد و تقلید و رفع یدین و آمین بالجہر) کا شوق عین شباب مین تہا۔ تو اوان مباحث

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو چھوڑکر مباحث نیچریہ کو شروع کردیا - اور جب لوگون کا شوق وہ ظاہر اسطرف متوجہ ہوا - تو
نیچریون کے خطاب کو بھی اُسنے ترک کردیا - اور بلا خصوصیت و خطاب عدی جس مسئلہ کو نفس الامر
مین بحق اسلام و اہل اسلام مفید و ضروری سمجہا - اس سے تعرض کیا - لوگون کے شوق و توجہ
و پسند کا کچھہ لحاظ نکیا - امر سوم تو اسکے پاس بھی نہین پہٹکا لوگون کو خارجی کوششون سے
شوق دلانا اور سعی و سفارشون سے خریدار بہم پہنچانا تو کیطرف رہا لوگون کی خواہش و شوق
خریدار ہونے کے علم پر بھی انکو بلا درخواست کبھی پرچہ نہین بہیجا گیا - امر چہارم کا یہہ حال ہے کہ
آجتک کسی اخبار یا رسالہ مین اسکا دو سطری اشتہار بھی درج نہین کرایا گیا - اور نہ بجز
ایک اخبار نصرت الاخبار دہلی - اور شیر قیصر لکھنوکی (جنہون نے ایکدفعہ اسکی تعریف کی ہے)
کسی اخبار نے خود بخود اسکی ترغیب و توصیف مین کچھہ لکھا ہے - امر پنجم کا حال ناظرین و خریداران
کو خود معلوم ہے - کہ مدت سے شاید اسکا کوئی پرچہ وقت مقررہ پر نہ نکلا ہوگا - اسکی استقامت
[illegible] کے یقین کرنیکے لیئے کافی
دلیل ہے کہ یہہ رسالہ حجر ربوبیت الٰہی مین پرورش پاتا ہے - اور اس نونہال نخلستان دین اسلام کا
آبیاری غیبی سے نشو و نما ہوتا ہے - اگر اسکو ظاہری اسباب و وسائل نشو و نما کی بھی مدد
پہنچے تو اسکی ترقی ایک ضرب المثل ہو جاوے جسکو لوگ غبطہ کی نگاہ سے دیکھین - یہہ تربیت
وہبی اور تائید غیبی کچھہ ہماری کرامت نہین ہے (چہ اگہ من آنم کہ خود دانم) بلکہ یہہ دین اسلام
اور اسکے مسائل کرام و اصول عظام کی (جو اس رسالہ مین بیان ہوتے ہین) برکت ہے
کوئی ملکی اخبار یا دنیاوی رسائل کا رسالہ ایسی حالت فقدان وسائل کو پہنچ جاتا ہے (یعنی عین وقت پر
نہین نکلتا یا اسکی اشاعت کرنیوالا کوئی دوسرا نہین ہوتا) تو فوراً بند ہو جاتا ہے - اسکا اڈیٹر
خواہ کیسا ہی لائق و فائق کیون نہو - باینہمہ اب ہمارا یہہ ارادہ ہے کہ آئندہ اسکی خارجی
اسباب و وسائل ترقی کی طرف بھی توجہ کیجاویگی - اور ہمیں خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ اسکی ترقی دوبالا
ہوگی - اسوقت تک ان وسائل کیطرف توجہ نکرنیکا سبب صرف یہہ ہوا ہے کہ مدت سے اسکا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مہتمم بجز ایڈیٹر کوئی نہین ہے - اور ایڈیٹر کو اسکے متعلق بجز مضمون نگاری اور کسی کام کی فرصت نہین ہے - آیندہ ارادہ ہے کہ اسکا اہتمام کسی دوسرے شخص کی سپرد کیا جاویگا - پھر انشاء اللہ تعالی اسکی ترقی کو زور ہوگا - اس موجودہ ترقی بلا سبب خارجی سے ناظرین و خریداران کو **یہہ نتیجہ نکالنا** چاہیے کہ یہہ رسالہ بلحاظ مضامین نہایت بابرکت ہے - لہذا اسکی نہایت قدر کرنی لازم ہے - اور اُسکی معاونت و اشاعت مین دلی کوشش ضروری ہے - کسی ایک آدہ کم فہم و پست ہمت خریدار کو انکاری ہوا دیکھکر اپنی ہمت کو ہار دینا مناسب نہین ہے - **ولیکن افسوس** بعض لوگ اس ظاہری برکت مضامین اشاعۃ السنہ سے اب منکر ہین اور اُسکے بعض مضامین کو دنیاوی مضامین یا غیر مفید یا مضر دین سمجھنے لگے ہین - مگر وہ اس سمجھہ و انکار پر کوئی سند و دلیل پیش نہین کرتے - اور ان مضامین کے دلائل سے کسی آیت یا حدیث کی دلالت یا ثبوت پر کوئی علمی بحث نہین کرتے صرف راقم کی نیت دلی اور ارادہ قلبی سے غیب [illegible] دیکر فرماتے ہین کہ ان [illegible] راقم کی نیت اچھی نہین ہے -

ایک صاحب مضمون "چھوٹے لڑکون کی شادی" کے اُن فقرات پر جنمین یہہ بیان ہے کہ فلان فلان سنت اسلام مسلمانون سے انگریزون نے چھین لی ہے - یہہ اعتراض کرتے ہین - کہ اسمین انگریزون کی خوشامد و تعریف مد نظر ہے

ایک صاحب مضمون کفار کی نوکری کی نسبت مجھے لکھتے ہین کہ اپنی اقوام غیر تالیف کے لیے خوب چلتا ہوا نسخہ نکالا ہے یعنی انگریزون کے خوش کرنے کو یہہ مضمون لکھا ہے -

ایک صاحب جوابات سوال کمیشن تعلیم کی اشاعۃ السنہ مین درج ہونے پر یہہ اعتراض کرتے ہین - کہ یہہ دنیاوی علوم کی نسبت سوال و جواب ہین - انکو دین سے کیا علاقہ - ؟

ایک صاحب نمبر ۱۶ اخبار شیر قیصر مطبوعہ ۱۲ - اپریل ۱۳ء مین لکھتے ہین - کہ پہلے اُسکے رسالہ اشاعۃ السنہ مین مسائل شرعیہ و جوابات نیچریہ درج ہوتے تھے اب تھوڑے عرصہ سے ریل کمیٹی کے حالات کہ فلان صاحب ممبر ہین - اور فلان تاریخ یہہ ہوا - درج

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مہتمم بجز ایڈیٹر کوئی نہین ہے - اور ایڈیٹر کو اسکو متعلق بجز مضمون نگاری اور کسی کام کی فرصت نہین ہے - آیندہ ارادہ ہے کہ اسکا اہتمام کسی دوسرے شخص کی سپرد کیا جاویگا - پھر انشاء اللہ تعالی اسکی ترقی کو زور ہوگا - اس موجودہ ترقی بلا سبب خارجی سے ناظرین و خریداران کو یہہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ یہہ رسالہ بلحاظ مضامین نہایت بابرکت ہے - لہذا اسکی نہایت قدر کرنی لازم ہے - اور اُسکی معاونت و اشاعت مین دلی کوشش ضروری ہے - کسی ایک آدہ کم فہم و پست ہمت خریدار کو انکاری ہوا دیکھکر اپنی ہمت کو ہار دینا مناسب نہین ہے و لیکن افسوس بعض لوگ اس ظاہری برکت مضامین اشاعۃ السنہ سے اب منکر ہین اور اُسکے بعض مضامین کو دنیاوی مضامین یا غیر مفید یا مضر دین سمجھنے لگے ہین - مگر وہ اس سمجھہ و انکار پر کوئی سند و دلیل پیش نہین کرتے - اور ان مضامین کے دلائل سے کسی آیت یا حدیث کی دلالت یا ثبوت پر کوئی علمی بحث نہین کرتے صرف راقم کی نیت دلی اور ارادہ قلبی سے غیبی خبر دیکر فرماتے ہین کہ ان مضامین کے لکہنے مین راقم کی نیت اچھی نہین ہے -

ahmadimuslim.de

ایک صاحب مضمون چہوٹے لڑکون کی شادی کے ان فقرات پر جنمین یہہ بیان ہے کہ فلان فلان سنت اسلام مسلمانون سے انگریزون نے چہین لی ہے - یہہ اعتراض کرتے ہین - کہ اسمین انگریزون کی خوشامد و تعریف مدنظر ہے

ایک صاحب مضمون کفار کی نوکری کی نسبت مجہے لکہتے ہین کہ اپنی اقوام غیر تالیف کے لیئے خوب چلتا ہوا نسخہ نکالا ہے یعنی انگریزون کے خوش کرنے کو یہہ مضمون لکہا ہے -

ایک صاحب جوابات سوال کمیشن تعلیم کی اشاعۃ السنہ مین درج ہونے پر یہہ اعتراض کرتے ہین - کہ یہہ دنیاوی علوم کی نسبت سوال و جواب ہین - انکو دین سے کیا علاقہ - ؟

ایک صاحب نمبر ۱۶ اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۲ - اپریل ۸۳ء مین لکہتے ہین - کہ پہلے اسکے رسالہ اشاعۃ السنہ مین مسائل شرعیہ و جوابات پرچہ درج ہوتے تہے اب تہوڑے عرصہ سے میونسپل کمیٹی کے حالات کہ فلان صاحب ممبر ہین - اور فلان تاریخ یہہ ہوا - درج ہوتے ہین -

3 MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس سال مین ایک مضمون یہہ نکلا ہے کہ حکام انگریزی کے خوش کرنیکے لیئے جو وضع رکھی جاوے درست ہے - اس قسم کے مضامین کے ملکی اخبارات ذمہ وار ہین - آپ کا پرچہ تو مذہبی ہے پھر اوسکو دنیاوی معاملات سے کیا تعلق ہے"-؟

پہلے صاحب کے جواب مین تو مین منجملہ بہت سے آیات و احادیث کے صرف ایک اُس آیت کو **پیش کرتا ہون** جسمین خداوند تعالی نے ابوسفیان کو جنگ عہد سے شکست کھا کر پھر مدینہ کیطرف لوٹ آنے کے قصد پر مسلمانون کو مشرکین کی جرأت و تحمل یاد دلا کر

ولا تهنوا فى ابتغاء القوم ان تكونوا تألمون فانهم يألمون كما تألمون وترجون من الله ما لا يرجون (سورہ نسا ر ۱۵) كما تألمون اى مثلكم ولا يجبنون عن قتالكم مالا فینبغی [illegible] ان تكونوا ارغب منهم فيه (جلالين وغيره)	فرمایا ہے کہ تم انکی دلاوری مین کیون سست ہوتے ہو - تم زخمی ہو چکے ہو تو کیا وہ زخمی نہین ہوئے اور باوجود اسکے وہ سست نہین ہوئے اور تمکو اس لڑائی مین ثواب آخرت کی بھی امید ہے جو انکو نہین ہے - پھر بھی وہ لڑائی کو تیار ہین -

اور یہہ پوچھتا ہون کہ کیا خداوند تعالی کو بھی اس ذکر جرأت تحمل مشرکین سے انکی تعریف و توصیف مدنظر ہے - اگر وہ کہین کہ خداوند تعالی نے صرف مسلمانون کو جرأت دلانیکے لیئے مشرکین کے جرأت و تحمل کا ذکر کیا ہے - تو کہا جاویگا - کہ راقم کے اس بیان کو کہ فلان سنت مسلمانون نے عیسائیون سے چھین لی ہے - مسلمانون کو عبرت و شرم دلانے پر حمل کرنے سے کون مانع - اور اس بدگمانی پر کہ اس سے بجز تعریف انگریزون کے اور کچھہ مقصود نہین ہے - کون سی دلیل ہے جو قیامت کے دن چل سکے - اور خدا کے سامنے صحیح نکلے -

جو شخص اشاعة السنة پر عیسائیون کی خاطر داری و لحاظ کا بدگمان کرے - وہ اشاعة السنة مین عیسائیون کے مخالف مضامین (جیسے نمبر ۲ و ۳ جلد ۴ مین مضمون ولادت مسیح - اور نمبر ہذا مین مضمون قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل") دیکھکر شرماوے - اور اپنی بدگمانی سے باز آوے اشاعة السنة پر قومی ترقی کی ترغیب کے مضامین شائع کرنے مین عیسائیون کی موافقت کا الزام

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس رسالہ مین ایک مضمون یہہ نکلا ہے کہ حکام انگریزی کے خوش کرنیکے لیئے جو وضع رکھی جاوے درست ہے -- اس قسم کے مضامین کے ملکی اخبارات ذمہ وار ہین - آپ کا پرچہ تو مذہبی ہے پھر اوسکو دنیاوی معاملات سے کیا تعلق ہے"۔؟

پہلے صاحب کے جواب مین تو مین منجملہ بہت سے آیات و احادیث کے صرف ایک اوس آیت کو پیش کرتا ہون جسمین خداوند تعالی نے ابوسفیان کے جنگ عہد سے شکست کھا کر پھر مدینہ کیطرف لوٹ آنے کے قصد پر مسلمانون کو مشرکین کی جرأت و تحمل یاد دلا کر فرمایا ہے کہ تم انکی دلاوری مین کیون سست ہوتے ہو - تم زخمی ہو چکے ہو تو کیا وہ زخمی نہین ہوئے اور باوجود اسکے وہ سست نہین ہوئے اور تمکو اس لڑائی مین ثواب آخرت کی بھی امید ہے جو انکو نہین [illegible] لڑائی کو تیار رہین -

> ولا تهنوا فی ابتغاء القوم ان تکونوا تألمون فانهم یألمون کما تألمون وترجون من الله ما لا یرجون (سورہ نساء ۱۵۶)
> كما تألمون ای مثلکم ولا یجبنون عن قتالکم ما لا یرجون هم - فانتم تزیدون علیهم بتلک فینبغی ان تکونوا [illegible]

ahmadimuslim.de

اور یہہ پوچھتا ہون کہ کیا خداوند تعالی کو بھی اس ذکر جرأت تحمل مشرکین سے انکی تعریف و توصیف مد نظر ہے - اگر وہ کہین کہ خداوند تعالی نے صرف مسلمانون کو جرأت دلانیکے لیئے مشرکین کے جرأت و تحمل کا ذکر کیا ہے - تو کہا جاویگا - کہ راقم کے اس بیان کو کہ فلان سنت مسلمانون نے عیسائیون سے سیکھی ہین لی ہے - مسلمانون کو عبرت و شرم دلانے پر حمل کرنے سے کون مانع - اور اس بدگمانی پر کہ اس سے بجز تعریف انگریزون کے اور کچھہ مقصود نہین ہے - کون سی دلیل ہے جو قیامت کے دن چل سکے - اور خدا کے سامنے صحیح نکلے -

جو شخص اشاعۃ السنۃ پر عیسائیون کی خاطر داری و لحاظ کا بدگمان کرے - وہ اشاعۃ السنۃ مین عیسائیون کے مخالف مضامین (جیسے نمبر ۲ و ۳ جلد ۴ مین مضمون ولادت مسیح - اور نمبر ہذا مین مضمون قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل") دیکھ کر نادم ہووے - اور اپنی بدگمانی سے باز آوے اور جو شخص اشاعۃ السنہ پر قومی ترقی کی ترغیب کے مضامین پڑھکر نیچریون کی موافقت کا الزام

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لگاوے وہ اشاعۃ السنہ مین نیچریون کی مخالف مضامین (خصوصًا سال گذشتہ کے نمبر ۱ مین نکلا ہے) ملاحظہ مین لاکر اپنی بدگمانی پر پچہتاوے - اور جو شخص اشاعۃ السنہ پر مقلد ہو جانے یا مقلدین کی خوشامد کرنے کا گمان کرے وہ ضمیمجات اشاعۃ السنہ (خصوصًا جلد ۲) کو پڑہے اور اپنے اس گمان پر شرم و افسوس کرے - اور خدا تعالی سے ڈرے - باقی صاحبون کے جواب مین یہہ آیت بہی کافی ہے - اور جو کیفیت سالانہ سال گذشتہ مین لکہہ چکا ہون وہ بہی وافی -

علاوہ بران انکے جواب مین کچہہ اور بہی کہنا مناسب سمجہتا ہون جو تینون صاحبون کی اعتراضات کا جواب ہے وہ یہہ ہے - اشاعۃ السنہ مین اسوقت تک کسی ہیومنی سپل کمیٹی کے حالات مذکورہ بالا بیان نہین ہوئے - اور کسی پرچہ مین یہہ مضمون نہین نکلا کہ حکام کے خوش کرنیکے لیئے جو وضع رکہی جاوے جائز ہے - بلکہ اسکا خلاف نمبر ۱ جلد ۵ صفحہ ۳۰۰ مین موجود ہے - اور مسائل شرعیہ اور جوابات نیچریہ تو اسکے اخیری پرچون مین ہی موجود ہین - دیکہو نمبر ۱۱ و نمبر ۱۲ جلد ۵ جو اخیری پرچہ مین انہین [illegible] لوگون کی دعوت کے مسائل موجود ہین -

پہر مین نہین سمجہتا کہ میری دوست و ناصح نے کس بنا پر یہہ مضمون شکایت لکہہ مارا - ہان انجمن ہمدردی اسلامی کے حالات اور اُسکے ممبرون کی فہرستات اسمین درج ہوتی ہین - اگر میرے دوست و ناصح انکو میونی سپل کمیٹی کے حالات سمجہتے ہین - تو پہر مجہے اونکی فہم پر شکایت نہین ہے - وہ معذور ہین -

انجمن ہمدردی کے حالات و کیفیات کو کوئی دنیاوی معاملات سمجہے تو وہ بہی معذور ہے انجمن ہمدردی اسلامی ترقی دین کا وہ آلہ ہے کہ اگر وہ اپنے کمال کو پہنچا تو کس و ناکس خود دیکہہ لیگا کہ اس سے دین اسلام کو کیا فائدہ پہنچا ہے -

انجمن ہمدردی ہی ایک وہ آلہ ہے جسکے ذریعہ سے مختلف مذاہب اسلام کا باہم اتحاد و التیام

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پیدا ہونا متوقع ہے۔

(۲) انجمن ہمدردی ہی وہ آلہ ہے جسکے ذریعہ سے متفق علیہ علوم و مسائل مختلف مذاہب اسلامیہ کا مدرسہ عنقریب قائم ہونے کی امید ہے۔

(۳) انجمن ہمدردی ہی ایک وہ آلہ ہے جو مسلمانون کو دنیاوی علوم حاصل کرنیکا ذریعہ بنا دیگا۔ اسکے مدرسہ مین دنیاوی علوم کا پڑہنا دینی علم کے پڑہنے سے مشروط ہوگا۔

(۴) انجمن ہمدردی ہی ایک آلہ ہے جس سے عام غریب مسلمانون کو کوچہ ذلت و افلاس سے قدم نکالنے کا موقعہ ملے گا۔

ایسی انجمن کی حالات اگر اس غرض سے کہ لوگ اسکی عمدہ کارروایان پڑہکر یا سنکر اسمین شریک ہون اور اسکی عزت و قدر کرین۔ اشاعۃ السنہ مین چہاپے جاوین تو اُسکو دنیاوی معاملات کون کہہ سکتا ہے؟

جوابات سوالات کمیشن تعلیم جو اسمین درج ہوئی ہین انکا دین اسلام اور اشاعۃ السنہ سی تعلق اور [illegible] اس نمبر کے مطالعہ کے بعد امید ہے کسی کو یہ شک نہو گا کہ ان جوابات کو دین اسلام سے تعلق نہین ہے۔

کفار کی نوکری کا مضمون صرف اہل اسلام کی ذلت و تباہی حالت دیکھکر کمال ہمدردی و دلسوزی سے لکہا گیا ہے۔ اور اسکا ثبوت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے یا مستشہاد اقوال علما و محدثین مفسرین دیا گیا ہے۔ ان استدلالات مین کم سے کم ایک بہی ایسی بات نہین ہے جسمین ایڈیٹر کی ذاتی اجتہاد کو دخل ہو۔ اور علما سلف و خلف نے وہ بات نہ کہی ہو۔ پہر اس مضمون کی نسبت کوئی محدثانہ اور فقیہانہ اعتراض نکرنا صرف راقم کی نیت کا قصور و فتور تجویز کرنا ہے (معترض خود ہی خیال کرین) کیا معنے رکھتا ہے۔

الغرض اشاعۃ السنہ بزعم خود جو کچہہ لکہتا اور بیان کرتا ہے اسمین بجز اظہار مسائل شرعیہ کچہہ پیش و چشم نہین رکہتا۔ اسکے دعوی کا فیصلہ کرنا اور اسکی دلی نیت و خیال پر قطعی حکم لگانا خداوند تعالی کا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کام ہے جو دلون کا خالق اور خیالون اور نیتون کا واقف ہے۔ ناظرین و سامعین ان مسایل و مباحث کو للٰہیت و نیک نیتی پر مبنی سمجھین خواہ مداہنت و بدنیتی و حکام وقت کی خوشامد طلبی پر مبنی قرار دین۔ ہر ایک کام اچھا ہو خواہ برا دونون قسمون کی نیت نیک و بد سے ہو سکتا ہے۔ پھر کسی شخص پر یہہ گمان کر لینا کہ اُسنے وہ کام بدنیتی سے کیا باز پرس کا محل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جسکا تمکو یقین نہو

ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسؤلا (بنی اسرائیل ع ۴)
یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ (حجرات ع ۲)
لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیرا۔ (نور ع ۲)
ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث (صحیح بخاری)

اُسکے پیچھے مت لگو کان اور دل سبہی سے سوال ہوگا۔ اور فرمایا کہ ایمان والو بہتیری بری گمانون سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ بہی ہوتے ہین۔ (یعنی جو خلاف واقع نکلے) اور فرمایا مومنون نے جب وہ بات سنی جی مین نیک گمان کیون نہ کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (برے) ظن سے بچو ظن (بد) بڑی جہوٹی بات ہے

ahmadimuslim.de

اس بدگمان کو اگر خداوند تعالیٰ قیامت کے دن پوچھیگا تو نے اس کام مین بدظنی کا گمان کیون کیا تھا۔ تو اُسکو بادلیل جواب و ثبوت دینا مشکل ہو جاویگا۔ اور حسن ظنی (بے دلیل بہی) کریگا تو اُسپر سوال و مواخذہ نہوگا۔ مین اس ناصح دوست اور جملہ ناظرین و سامعین کی خدمت مین یہہ بہی التماس کرتا ہون کہ میرے ان پرچون کو بچشم خود دیکھکر جو فتوی میری نیت و دل پر چاہین لگائین۔ بن دیکھے بن پڑھے سنی سنائی باتون پر سوء ظنی کے ساتھ فتوی نہ لگاوین۔ شاید مؤلف اشاعۃ السنہ ان (بزعم معترض) غیر مفید یا مضر مضامین کے کے مواخذہ سے اپنی نیک نیتی کے سبب چھوٹ جاوے۔ اور وہ لوگ سوء ظنی کے مواخذہ مین پہنس جاوین۔ پھر اُلٹے لینے کی دینی آوین۔ زیادہ تر یہہ التماس اُن لوگون کی خدمت مین ہے جو مقدس اور پاک لوگ ہین۔ اور اپنے آپ کو دیندار و متقی و پرہیزگار

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جانتے ہین - صوفی - و عالم یا فقیہ و زاہد - ایسے لوگون کو مواخذہ قیامت سے ڈرنا اور بہ سوء ظنی سے بچنا زیادہ تر مناسب ہے - آیندہ اختیار ے ہر کس مصلحت خویش نکو میداند +

کیفیات سال اول و دوم و سوم سے - مین صرف انکا حساب جمع و خرچ دکھانا چاہتا ہون جو ممبران کمیٹی (انجمن اشاعۃ السنہ) کا مجھپر حق ہے [illegible] مین جب یہہ رسالہ کمیٹی سے منتقل ہو کر میرے ملک تصرف مین آیا تو مجھپر پچھلے حساب کا دکھانا واجب ہوا - مگر اس عرصہ تین سال تک عدم فرصتی نے کچھ کرنے نہ دیا - اب بھی مجھسے تو کچھ نہ ہو سکتا - میرے معزز دوست منشی محمد عبد اللہ صاحب نقشہ نویس سپرنٹنڈنگ ملٹری ورکس اور شیخ عبد الرحمن صاحب محرر اشاعۃ السنہ نے کئی ہفتہ لگا کر حساب بنایا - تو اس فرض ادا ہونے کا دن آیا - مگر اس حساب کے پیش کرنے سے پہلے ایک **تمہید** کا عرض کرنا ضروری ہے جو اس رسالہ کی اصول آمدنی و خرچ سے لوگون کو آگاہ کرے اور **وہ یہہ ہے** کہ یہہ رسالہ جون [illegible] سے اخبار سفیر ہند کے ضمیمہ مین شائع ہونا شروع ہوا تھا - اپریل [illegible] مین یہہ بنام رسالہ اشاعۃ السنہ موسوم ہو کر مستقل طور پر شائع ہونے لگا - اسکا خرچ طبع و اشاعت چند احباب کے ذمہ پر تھا جو انجمن اشاعۃ السنہ کے ممبر کہلاتے اور مختلف شرح سے چندہ دیتے - یہہ رسالہ گو حسب قاعدہ ان ممبرون کا ملک تھا مگر اس سے کسی کا ذاتی فائدہ یا تجارتی قاعدہ پر نفع اوٹھانا مد نظر نہ تھا - اسکی چندہ آمدنی قیمت سے صرف اسکا جاری رکھنا مد نظر تھا - ابتدا سے مارچ [illegible] تک اسکا اہتمام طبع و اشاعت و حساب و کتاب منشی **محی الدین** کلرک محکمہ ریلوی نہر سرہند کے ذمہ تھا - اور مضمون لکھنا میرے ذمہ - مارچ [illegible] سے اُنہون نے نوکری و بیماری کے عذر سے اسکا اہتمام چھوڑ دیا تو دونون کام (مہتممی و مضمون نگاری) کا بوجھ مجھپر پڑا - جسکے سبب میری شبانروزی اوقات اسی رسالہ کی خدمت مین صرف ہونے لگے - اور میرے ذاتی تعلقات و اشغال معرض نقصان ہوئے - لہذا منشی محی الدین صاحب نے میرے ذاتی مصارف کو منجملہ مصارف رسالہ سمجھکر مجھسے خفیہ طور پر ممبران انجمن ساکن روپڑ و لودیانہ و راہون و پنڈی و مظفر گڈھ و جبلپور و بھوپال وغیرہ سے (جو اس وقت میرے احباب مین

مشورہ لیا - اوران مصارف کے تقرر کے لیئے تین صورتون کو پیش کیا - (۱) بعض ممبرون کا چندہ ان مصارف کے لیئے خاص کیا جاوے اور اسکا حساب کمیٹی مین شامل رہے - (۲) اس مخصوص چندہ کا حساب بہی علٰحدہ کیا جاوے - (۳) مہتمم کو کل چندہ سے ذاتی خرچ نکلنے کا اختیار دیا جاوے - جسکی تعداد بیس روپیہ ماہوار سے کم نہو - پس اکثر ممبرون کے آرا کا اتفاق اسی تیسری صورت پر ہوا جسکے مطابق ایک حصہ ذاتی مصارف مہتمم کا بہی مصارف اشاعت رسالہ مین داخل ہوا -

آخر سنہ ۹ تک اسی اصول پر سلسلہ جاری رہا مگر اس عرصہ اڈہائی سال مین انجمن سے رسالہ کو کچھ اثر نہ پہنچا نہ رسالہ سے انجمن کو جسکا بیان مفصل **کیفیت سالانہ جلد سوم** مین ہو چکا ہے - اور آثار طرفین کا مدار صرف مہتمم خاکسار رہا - اور آمدنی خرچ مین بہی چندان فرق نہ آیا - اسلیئے مہتمم نے بلاضرورت کمیٹی کے ماتحت حکومت رہنے اور بلا فائدہ بازپرس کا محل ہونے سے سبکدوش ہونیکے لیئے برخلاف [illegible] مین ایک تجویز کو پیش کیا کہ اس رسالہ کو آیندہ کمیٹی سے کچھ تعلق نہوگا - اور اسباب مین خاص طور پر بذریعہ خطوط بہی ممبران موجود انبالہ - شملہ - پنڈی - جبلپور - چناب - چھانگا مانگا - راہون - راونڈ - لودہانہ - کھوری مظفرگڈہ - میانمیر - وزیر آباد - وغیرہ سے (جو سوقت سے پہلے انکاری ہو چکے تھے) مشورہ لیا گیا پس کل ممبرون نے (بجز دو ممبرون کے) اس تجویز پر اتفاق کیا جسکی مفصل کیفیت اشاعۃ السنہ نمبر ۲ و ۳ جلد ۳ مین اسیوقت شائع ہو چکی تہی اور دونون دفعہ کے خطوط ممبران بہی ہمارے پاس موجود ہین جنکو کچھ شک ہو وہ اصل خطوط ملاخطہ کر سکتے ہین - یہہ **تمہید** حساب ہے جو اس رسالہ کی مختصر تاریخ ہے - اب حساب عرض کیا جاتا ہے - مگر اس پرچہ مین ہم کل ممبرون اور خریدارون کی باسم وار آمدنی بتا نہین سکتے کیونکہ انکی تعداد دو سو نام کے قریب ہے جسکے لیئے کئی اوراق درکار ہین جو اس پرچہ مین خالی نہین ہے - اس پرچہ مین تینون سالون کی مجمل رقوم آمدنی بتائینگے - پرچہ آیندہ مین انکی تفصیل کر دینگے - انشاء اللہ تعالی -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نقشہ حساب جمع و خرچ اشاعۃ السنہ از اگست ۷۷ء لغایت دسمبر ۷۹ء

سنہ جمع و خرچ	۵ ماہ سنہ ۷۷ء	سال تمام سنہ ۷۸ء	سال تمام سنہ ۷۹ء	
رقوم اجمالی جمع	۲۳۶-۲-۰	۷۶۱-۱۲-[illegible]	۱۰۰۳-۹-۰	
تفصیل خرچ۔				
چھپوائی جسمین اجرت کاپی و قیمت کاغذ جو مطبع نے دی شامل ہے	۲۱۹-۱-۹	۱۵۸-۲-۰	۱۰۴-۱۲-۲	
کاغذ جو مطبع کو دیا گیا۔	:	۵۵-۱-۳	۸۱-۱-۹	
اجرت کاپی جو مطبع مین لکھا کر دیگئی	:	۳۹-۲-۰	۶۰-۰-۰	
اجرت کاپی مسودہ قلمی و تنخواہ محرر سنہ	۳-۰-۰	۱۰-۱۲-۰	۷-۶-۹	
تنخواہ مہتمم و ایڈیٹر بحساب للعہ ماہوار	:	۲۸۰-۰-۰	۲۸۰-۰-۰	
محصول ڈاک۔	۴۳-۱-۹	۱۵۵-۹-۹	۷۶-۳-۹	
سائر خرچ جسمین خسارہ فیس کورٹ و ہنڈوی و ٹکٹ و سفر خرچ متعلق اشاعۃ السنہ داخل ہے۔	۸	۳۵-۱۲-۳	۱۰-۲-۶	
میزان	[illegible]	۹۲۴-۱۳-۹	۸۲۰-۳-۳	
باقی یا فاضلہ۔	باقی بنام کمیٹی ۸۶-۹-۹	باقی بنام کمیٹی ۳-۹-۹	فاضلہ کمیٹی ۱۸۳-۵-۹	یہ سولہ روپیہ کمیٹی کے نام باقی نکلے مہتمم نے کمیٹی کو معاف کیا۔

قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل -

پادری صاحبان اپنی ذریات اور عام ناواقفوں کو یہہ کہکر کہ "قرآن مین اخلاقی تعلیم نہین ہے - جو ہے سو یہی ہے کہ کافرون کو لوٹو اور مارو یا یہہ کہ عورتون سے مباشرت کرو" - اسلام سے بدظن کرتے ہین - اور اسکے مقابلہ مین انجیل کی اس تعلیم پر کہ دشمنون کو پیار کرو - اور جو تمہاری داہنی گال پر طمانچہ مارے اسکی طرف بائین گال بھی پھیر دو - پیش کرکے فخر کرتے ہین -

انکے اس فخر و اعتراض کے دو جواب ہین - اول یہہ کہ اخلاقی تعلیم کس کام آتی ہے جبکہ اعتقادی تعلیم نہو - ایک خوش خلق رحم دل لوگون کی گالیان بلکہ جوتیان کھاتا ہے اور رات دن لوگون کے ساتھ سلوک و احسان سے پیش آتا ہے - پر وہ (دہریہ یا مذہب ہے) خدا یا اسکے رسولون کو نہین مانتا یا وہ خدا اور رسول کو اسطرح نہین مانتا جسطرح خدا اور رسول نے کسی مذہب (مثلاً) محمدی یا عیسائی کے ذریعہ سے فرمایا ہے کیا وہ اس خوش خلقی کے سبب نجات کا مستحق ہے - ؟

اگر پادری صاحبان کے نزدیک وہ نجات کا مستحق ہے تو پھر پادری صاحبان کا دین عیسوی اور اعتقاد تثلیث و کفارہ کی تعلیم جو درج مین جا بجا درج ہے لاحاصل ہے - صرف خوش اخلاقی کی تعلیم ہی کافی ہے اور اگر وہ صرف اخلاق کے سبب نجات کا مستحق نہین ہے اور اس نجات کیلئے درستی اعتقاد شرط ہے تو پادری صاحبان ہمکو یہہ بتادین کہ انجیل مین وہ اعتقادی تعلیم کیا ہے جو نجات کا سبب ہونیکی لائق ہے -

اکثر[+] عیسائی اعتقاد تثلیث یا ابنیت یا الوہیت مسیح اور اعتقاد کفارہ کو موجب نجات سمجھ رہے ہین - پس اگر انجیل کی اعتقادی تعلیم یہی ہے تو اسکا موجب نجات ہونا خیال و محال نظر آتا ہے مسئلہ تثلیث یا الوہیت یا ابنیت مسیح پر تو ہم پھر کسی موقع پر بحث کرینگے - اس مقام مین ہم مسئلہ کفارہ پر بحث کرتے ہین اور اپنے ہمعصر پادری صاحبان اور عامہ ناظرین کو بتلاتے ہین کہ مسئلہ کفارہ مین کسقدر صحت کا شائبہ ہے اور اسکا موجب نجات ہونا کیونکر متصور ہے -

پادری فنڈر صاحب نے کتاب مفتاح الاسرار کے دوسرے باب کے تیسری فصل مین مسئلہ کفارہ کی یہہ تقریر کی ہے

[+] اکثر کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ فرقہ یونی ٹیرین تثلیث و الوہیت مسیح کے قائل نہین ہین -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

"چونکہ سب آدمی گنہگار ہین اور انسان اپنے تئین کسی طرح پاک نہین کر سکتا اور وہ طاقت نہین رکھتا کہ اپنے تئین کسی راہ سے گناہ و جہنم کے عذاب سے چھوڑا وے - اور خدا بھی اپنی تقدس اور پاکی کے سبب ناپاک آدمی کو قبول نہین کر سکتا - اور اسکو اپنی عدالت کے تقاضا کے موافق گنہگارون کو سزا دینا ضرور پڑتا ہے پر اپنی رحمت و محبت کے سبب یہہ بھی نہین چاہتا کہ آدمی لاچار رکھا ابدی ہلاکت مین داخل ہو - اسلیئے اسکی رحمت و محبت کی کثرت سے انکی کلمہ نے اُتار لیا - اور یسوع مسیح مین انسانیت کی صورت پر ظاہر ہوکے مسیح نے گنہگارون کی واجب سزاؤن کو اپنے اوپر قبول کیا - اور اپنے دکھہ اور موت اور قیام اور صعود کے سبب ایماندارون کو گناہ اور دوزخ کے عذاب سے چھوڑا کر ابدی نجات اور ہمیشہ کی نیکبختی انکے لیئے حاصل کی اور اسی کتاب مین صفحہ ۷۶ و ۷۷ کہا ہے از بس کہ انسان سب گنہگار ہین اور نہ کوئی آدمی نہ کوئی نبی اپنے تئین نہ اورون کو گناہ اور اسکی سزا سے چھوڑا سکتا ہے اور خدا بھی اپنی تقدس اور عدالت کے سبب بے بدلہ اور بے کفارہ معاف نہین کرتا - اور گناہ کا بدلہ اور کفارہ صرف اُسی شخص سے ادا نہین ہو سکتا ہے جو نہ گنہگار ہو [illegible] تو بندگی اسپر لازم ہوئی - پس وہ اورون کی جگہہ بندگی کرکے ثواب حاصل نہین کر سکتا - لہذا ضرور ہی کہ شفیع و نجات دینے والا کمال کے یعنے الوہیت کے مرتبہ مین ہو - پس اگر مسیح الوہیت کے مرتبہ مین نہوتا یعنی خدا کا بیٹا اور خدا نہوتا تو شفیع اور نجات والا بھی نہوتا"-

یہہ تقریر و اعتقاد اول سے آخر تک خلاف عقل و مخالف حق و صواب ہے اسکا موجب نجات ہونا کسیوجہ سے لائق تسلیم نہین ہی - جو اسمین **اولاً کہا گیا** ہے کہ گنہگارون کی عذاب و نجات کی نسبت خدا کی رحمت و عدل کا باہم تنازع ہی - رحمت یہہ چاہتی ہی کہ خدا تعالی انکو ابدی عذاب مین نہ رکھے - عدل چاہتا ہے - کہ وہ ضرور عذاب مین رکھے - یہہ محض غلط و مغالطہ ہی خدا کی رحمت و عدل مین ہرگز **تنازع** نہین ہے - اسکی رحمت ہرگز اس گنہگار (کافر یا مشرک) کی نجات کے متقاضی نہین جسکو دائمی عذاب کا عدل متقاضی ہے - اور اُسکا عدل ہرگز اس گنہگار (مومن فاسق) کے دائمی عذاب کا متقاضی نہین جسکی ہمیشہ کے لیئے معذب نہونے کی رحمت مقتضی ہی - اسکی رحمت اسی گنہگار (مومن فاسق) کی مخلصی کی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مقتضی ہے - جسکی مخلصی کے عدل اجازت دیتا ہے - اور اسکا عدل اسی گنہگار (کافر یا مشرک) کی دائمی عذاب کی متقاضی ہے - جس کے دائمی عذاب سے رحمت مانع نہین ہے -

اسکا سِرّ یا (عام محاورہ کے موافق) اصول یہہ ہے - کہ خداوند تعالیٰ رحیم محض† (یا) مطلق نہین ہے اور اُسکی رحمت ایسی عام و بلا قید نہین ہے کہ وہ ہر محل مین ظہور کی متقاضی ہو - بلکہ وہ رحیم باقید ہے اور اُسکی رحمت اسی محل مین ظاہر ہونے کی مقتضی ہے جہان عدل کی اجازت ہو - **وہ محل** گنہگاران اہل ایمان ہین - رحمت الٰہی ان ہی کی نجات کی مقتضی ہے - اور عدل انکی نجات کا مانع نہین ہے کیونکہ ان گنہگارون مین جیسی وصف مقتضی عذاب (گناہ کمتر از کفر) موجود ہی - اور اس وصف کے لحاظ سے عدل انکی سزا و عذاب کا تقاضا کرتا ہے - ویسی ہی وصف مقتضی نجات (ایمان بخدا و رسُول) بہی موجود ہی - اس وصف کے لحاظ سے عدل انکی نجات و مخلصی سے مانع نہین ہے - پہر یہہ **نجات دو صورت** سے ممکن و متصور ہے - عدل ان دونون سے مانع نہین ہے **اوّل** یہہ کہ گنہگار [illegible]

اس صورت نجات سے عدل کا مانع نہونا تو ظاہر ہی ہی - اسصورت مین وصف مقتضی نجات و وصف مقتضی عذاب دونون کے مقتضا کا لحاظ پایا جاتا ہے اور عدل و رحمت دونون صاف طور

ahmadimuslim.de

† اسپر ہر ایک مذہب آسمانی مین رجوع کا فرمن کو دائمی عذاب تجویز کرتے ہین حتیٰ کہ مذہب عیسائی بہی جو منکرین تثلیث و کفارہ ذبحت یا الوہیت مسیح کو جہنمی بتاتا ہے) شہادت پائی جاتی ہے - اور فطرت یعنے حالات محسوسہ موجودہ عالم دنیوی بہی اسپر شاہد ہے ہم صاف دیکہتے ہین کہ دنیا مین جب کوئی ایسا کام کرتا ہے جو اُسکے مقتضاء طبع کے مخالف ہوتا ہے (جیسے انسان کا زہر کہا لینا اور پرند و چارپایون کا گہاس کہانا) یا مقتضای وضع و اصول تمدن کے مخالف ہوتا ہے (جیسے کسی کو ناحق مار ڈالنا یا اُسکا مال لوٹ لینا) تو وہ دنیا مین ہلاکت یا عذاب مین مبتلا ہوتا ہے - یہان شان رحیمی خداوندی کہان متحقق ہوتی ہے؟ اگر خداوند تعالیٰ رحیم محض ہوتا تو کسی انسان کو جو زہر کہالے یا آگ مین کود پڑے ہلاک ہونے نہ دیتا - اور **اگر کہو** یہہ ہلاکت یا عذاب خدا کیطرف سے نہین ہے انسان نے اُسکو خود پیدا کیا ہے جبکہ اپنے اختیار و ارادہ سے اسباب یا افعال ہلاکت کا ارتکاب کیا - **تو اوّلاً** یہہ کہنا تعدد خالق کا قائل ہونا ہے یا ممکن الوجود کو واجب الوجود سمجہنا - انسان کیسا ہی فعل مختار و کاسب یا مباشر اسباب کیون نہو وہ آپ کسی فعل و کسب و سبب مین فیضان خداوندی سے مستغنی نہین ہے - اسکا فعل مختار و کاسب ہونا اسی معنی کر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پر مستحق ہین۔

دوسری صورت یہہ کہ گنہگار مومنون کو عام معافی دیجاوے اور بلا سزا انکی بخشش و نجات ہو اسمین انکی وصف مقتضی نجات (ایمان) کا لحاظ کیا جاوے۔ وصف مقتضی عذاب (گناہ کمتر از کفر) کا لحاظ فروگذاشت ہو۔ اسصورت مین گو ایسا ہر مجرم کو بلا سزا چھوڑنا اور اسکی وصف مقتضی عذاب کا لحاظ نکرنا خلاف عدل معلوم ہوتا ہے مگر بنظر غور سے دیکھا جاے تو یہہ امر خلاف عدل نہین ہے۔ خلاف عدل تب ہوتا جبکہ بلا وجہ مجرم کو چھوڑا جاتا۔ اور بلا سبب) اسکی وصف مقتضی عذاب کا لحاظ ترک کیا جاتا۔ مگر یہان یہہ امر بلا وجہ نہین ہوا اس مجرم مین اس وصف مقتضی عذاب کے مقابلہ مین ایک مزاحم قوی دوسری وصف مقتضی نجات الیسی پائی جاتی ہے۔ کہ وہ بحکم عدل وصف مقتضی عذاب پر ترجیح و غلبہ رکھتی ہے۔ اور اسکے مقابلہ مین اسکا لحاظ نکرنا اور اسکو اسپر ترجیح دینا بے وجہ و خلاف عدل نہین ہے۔

... اسکی عت ہو اسکی گناہ سے بڑہکر رحمت نہین

ahmadimuslim.de

ہے کہ اسمین اختیار و کسب خداوند عالم کیطرف سے رکھا گیا ہے جو جبر و شجر مین۔ کہا نہین گیا۔ اس معنی کر کہ وہ اختیار و کسب کا خود پیدا کرنیوالا ہے اور وہ بہی کچہہ حصہ خالقیت رکھتا ہے تا ہدایت کو کوئی یہ سمجہے تو ہم اسکے سمجہانے کو اور مثالین پیش کرتے ہین جنمین ظاہری اختیار و اسباب کی مباشرت پائی نہین جاتی۔ دیکہو بہت سے بچے مادرزاد اندہے و اپاہج پیدا ہوتے ہین بہتیرے بچے سخت امراض سے معذب ہو کر ہلاک ہوتے ہین لاکہون چیونٹیان و غیرہ حیوانات لوگون کے پاؤنکے نیچے دب کر مر جاتے ہین۔ یہان ظاہری اختیار و مباشرت اسباب کہان پائی جاتی ہے تاکہ ان مخلوقات کو اپنی ہلاکت کا خالق قرار دیا جاوے۔ اسمین کوئی ہندو یا اور کوئی قائل تناسخ یہہ کہے کہ یہہ پہلے جنم کی ارتکاب کی سزا ہے تو اسمین اولاً خدا کیطرف سے سزا دینے کا اقرار ہے جو ہمارے اصل اس مدعا کا کہ خدا رحیم محض نہین ہے وہ گنہگارون کو سزا بہی دیسکتا ہے مؤید ہے۔ ثانیاً اسپر یہہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالی رحیم مطلق ہے تو اسنے ایسی اسباب کو کیون پیدا کیا۔ جنکی مباشرت سے انسان اس جنم مین یا بزعم ہنود و تناسخیہ پہلے جنم مین سزا پانے کی لائق ہوا بالجملہ لوگون کا دنیا مین با اختیار و بلا اختیار انواع تکلیف مین معذب ہونا صاف یقین دلاتا ہے کہ خداوند تعالی رحیم محض نہین ہے۔ بلکہ رحیم ہونیکے ساتھ عذاب کنندہ بہی ہے۔ الحق صدق

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ٹھہراتا بلکہ بمقتضاے قاعدہ ترجیح راجح اسکو گناہ کمتر از کفر کو بلحاظ اسکی اطاعت کے (یعنی ایمان کے جو راس الطاعات ہے) بلا سزا بخشدینا اور معاف کرنا جائز رکھتا ہے **اس امر کو مسلمان تو** مانتے ہی ہین جو بحکم ان آیات واحادیث کے جنمین یہہ بیان ہے کہ شرک یا کفر سے کمتر گناہون کو

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء +

خدا جسے چاہے بخشدے۔ یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ کفر سے کمتر گناہ کی بلا سزا الہی بخشش جائز و متوقع ہے

عیسائی بہی (انصاف اختیار کرین اور ہٹ دہرمی سے انکار نکر بیٹہین) تو اسی بات کو مدار نجات سمجھے ہوے ہین **سچ پوچھو** تو انکے کفارہ مجوزہ کا اصل اصول یہی بات ہے وہ کفارہ کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ جو شخص مسیح کے کفارہ ہونے پر ایمان لائے وہ خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس اعتقاد و ایمان کفارہ کے عوض و لحاظ سے نجات کا مستحق ہے۔ اور یہہ بعینہ وہی بات ہے جو ہمنے صورت دوم مین کہی ہے کہ گنہگار مومن (خواہ کفر سے کمتر کتنا ہی گناہ کرے) ایمان کے بدلے عفو و نجات کا مستحق ہے عدل اسکے عفو ونجات [illegible] نہیں ہے

ahmadimuslim.de

اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو اس تقریر کفارہ مین اولا کہا گیا ہے کہ گنہگارون کی نجات و عذاب کی نسبت خدا تعالی کی عدل و رحمت کا باہم تنازع ہے یہہ محض غلط و مغالطہ ہے۔ **ایسا ہی جو اس تقریر** مین آخر کہا ہے اور اس تنازعہ عدل و رحمت کا **فیصلہ** کیا ہے **وہ** اور بہی **غلط** و سخت مغالطہ ہے اور اس عربی مثل مشہور کا مصداق ہے جسکا مطلب یہہ ہے۔ کہ ایک شخص مینہہ سے بہاگا

فر من المطر وقام تحت المیزاب

اور پرنالہ کے نیچے آکہڑا ہوا۔

اس فیصلہ مین عیسائیون نے خدا کیطرف سے وکیل ہوکر عدل کا حق تو یہہ کہکر ادا کیا ہے کہ ہم تیری مقتضاء سے درگذر نہین کرتے اور گنہگارون کو بلا سزا نہین چھوڑتے انکے گناہون کی سزا اپنے آپ بہگتے ہین (چنانچہ مسیح کو اوتار اور خود خدا کہنے کا لازمہ ہے) یا اپنے فرزند ارجمند کے سر پر ڈالتے ہین

من قال ان ربک شدید العقاب وانہ لغفور الرحیم۔ ابطال تناسخ کی نسبت ہم پہلے ہی وعدہ دیچکے ہین اور پہر وعدہ کرتے ہین کہ عنقریب ہم اسمین بحث کرینگے اور اس کا ابطال عمل مین لاوینگے۔ ۱۲

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(چنانچہ مسیح کو صرف خدا کا بیٹا کہنا چاہتا ہے) اور رحمت کا یون گھر پورا کر دیا کہ ہم تیری مقتضا سے بہی درگذر نہین کرتے گنہگارون کو عذاب سے سبکدوش کر کے بہشت مین داخل کرتے ہین - مگر ان **خواہ مخواہ کے وکیلون** نے یہہ نہ سمجہا کہ اس فیصلہ مین عدل و رحمت دونون ٹوٹ گئی - نہ عدل کی داد دیگئی - اور نہ رحمت کی حق رسی ہوئی - عدل تو یون ٹوٹا کہ مجرم بلا سزا چہوٹا رحم یون اوٹہا کہ گنہگار کا بوجہ بیگناہ کے سر پڑا - پھر وہ بیگناہ اگر خدا کا بیٹا ہے تو اس سے بڑہکر کیا بیرحمی ہے کہ مجرم کا گناہ اپنے بیگناہ فرزند پہ ڈالا - اور مجرم کو بہشت مین اور فرزند کو دوزخ مین داخل کیا - اور اگر وہ بیگناہ (جیسے مجرمون کا بوجہ لیا) خود خدا جل و علی ہے تو یہہ بیرحمی و ظلم سے بڑہکر سفاہت و جفا ہے - کوئی عاقل یہہ تجویز کر سکتا ہے کہ جو بادشاہ مجرم کو بلا سزا چہوڑ دینا خلاف عدل سمجہے وہ اسکے جرم کی سزا اپنے آپ پر جاری کرے اور اسکے عوض مین اپنے موتہہ پر ایک دہپڑ یا جوتا مارلے تاکہ اوسکا قانون عدل جزا و سزا دینے کا نہ ٹوٹے - مین یقین نہین کر سکتا کہ عیسائیون کے سوا کوئی عاقل ایسی تجویز کرے -

ahmadimuslim.de

اس بیان سے ثابت ہوا کہ جس اعتقاد کفارہ کو عیسائی موجب نجات سمجہتے ہین - اسکا موجب نجات ہونا خیال و محال ہے - پس اگر انجیل کی اعتقادی تعلیم یہی ہے تو اس اعتقادی تعلیم کے ساتھ اخلاقی تعلیم انجیل کس کام آتی ہے - جسپر عیسائی فخر کرتے ہین - اور اسکی نظر سے انجیل کو قرآن پر ترجیح دیتے ہین -

دوسرا جواب یہہ کہ جسقدر اخلاقی تعلیم انجیل مین ہے وہ سب کی سب قرآن مین موجود ہے - کوئی ایک مسئلہ بہی اخلاقی ایسا نہین جو انجیل مین ہو اور قرآن مین نہو - جو اسکے خلاف کا مدعی ہے وہ کوئی ایک مسئلہ بیان کرے - اور ہمسے اسکا جواب لے -

قرآن مین اسکے علاوہ بیان اخلاق مین یہہ رعایت بہی ہے کہ اس سے سیاست و انتظام عامہ خلائق مین فرق نہ آجاوے بخلاف بیان اخلاقی انجیل کے کہ ہمین اس امر کی رعایت نہین ہے -

پہلے ہم اون اخلاق کو بیان کرتے ہین جو قرآن مین ویسی ہی مذکور ہے جو انجیل مین مذکور ہین - پہر قرآن کی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس رعایت خاص کو بیان کرینگے جو انجیل مین ملحوظ نہین ہے -

سورہ نسا مین ہے - خدا کو پوجو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو - اور ان

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمسکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا (نساء ع ۶)

ماں باپ سے نیکی کرو اور قرابتیون سے اور نزدیکی ہمسایہ سے - اور دور والے ہمسایہ سے - اور ہم پہلو صحبتی سے - اور مسافرون سے - اور اپنے غلامون سے خدا اس سے خوش نہین جو تکبر اور فخر کرتے ہین -

اور **سورہ انعام** مین ہے - اپنی اولاد کو فقیری کے خوف سے قتل نکرو - تمہین اور

ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذلکم وصکم بہ [illegible] الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا الا وسعھا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعھد اللہ اوفوا ذلکم وصکم بہ لعلکم تذکرون (انعام ع ۱۹)

انہین ہم ہین رزق دینے والے - اور کھلی اور چھپی بےحیائی کے نزدیک مت جاؤ - اور کسی جان کو ناحق نہ مارو - اور یتیم کے مال کے پاس نجاؤ [illegible] جوان ہو اور ماپ اور تول پورا کرو - ہم کسی کو اسکی طاقت سے باہر حکم نہین دیتے - اور جب بات کہو حق کہو اپنی قرابتی پر کیون نہ ہو - اور خدا کے عہد کو پورا کرو - خدا تمکو یہہ نصیحت کرتا ہے - تا کہ تم نصیحت مانو -

اور سورہ **بنی اسرائیل** مین ہے قرابتیون کو انکا حق دو اور مسکینون اور مسافرون کو

وآت ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا (بنی اسرائیل ع ۳)

اور فضول خرچی مت کر - فضول خرچ شیطان کے بھائی ہین -

اب قرآن کی اس رعایت خاص کو بیان کیا جاتا ہے جو اخلاقی تعلیم مین اسنے کی ہے - اور وہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انجیل مین نہین -

(۱) انجیل مین کہا ہے کہ اگر کوئی تجھے دہنی گال پر طمانچہ مارے تو بائین گال بھی پھیر دے - (متی ۵ - ۳۹)

قرآن مین یہہ بات بھی کہی ہے کہ برائی کو معافی کرو چنانچہ سورہ شوری مین فرمایا ہے -

وجزاؤ سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی الله - ان الله لا یحب الظٰلمین ۞ ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور (شوری ع ۴)	برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے - پر جو معاف کرے اور درستی کرے اسکا اجر خدا پر ہے - خدا ظالمون کو دوست نہین رکھتا - اور فرمایا جو صبر کرے اور معافی دے تو یہہ ہمت کے کامون سے ہے -

اور بقرہ مین حکم قصاص کے بیان مین کہا ہے کہ جسکو اپنے بھائی سے خون معاف ہو جاوے

فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان (بقرہ ع ۲۲)	وہ اچھی طرح سے خونبہا ادا کرے - اور وارثان مقتول اچھی طرح سے مطالبہ کرین - یہان

یہان کہنا [illegible] غیرت [illegible] کو [illegible] اسکو معاف کر دین

ahmadimuslim.de

مگر ساتھ ہی اسکے یہہ بھی فرمایا ہے - کہ جو تمپر زیادتی کرے تم بھی ویسی ہی زیادتی کرو - اور

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم (بقرہ ع ۲۴) کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی (بقرہ ع ۲۲)	فرمایا کہ تمہارے لیئے قصاص کا حکم ہے اصیل بدلے اصیل کے غلام بدلے غلام کے اور عورت بدلے عورت کے -

اندونون قسم کے احکام کے بیان مین رعایت سیاست انتظام بھی پائی جاتی ہے - اور اخلاقی تعلیم بھی موجود ہے - ظالم کو بدلہ کا ڈر سنا دیا - اور نیکون کو معافی کا حکم دیا - اسمین یہہ فائدہ ہوا کہ ظالم خوف مواخذہ سے رُکیگا - اور نیکون کو معافی کا حکم دیا گیا -

بخلاف تعلیم انجیل کے کہ اسمین اخلاقی تعلیم تو ہوئی مگر ظالم کو ظلم سے روک نہوئی بلکہ ظلم کرنیکی جرأت دلائی گئی - جب وہ دیکھیگا کہ مظلوم نے ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری گال میری طرف کر دی ہے - تو وہ بیدھڑک ہر کسی کو مارتا پھرے گا - یہان تک کہ ایکدن وہ بھی کسی کے ہاتھ سے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے مارا جاویگا - اسمین نہ صرف ایک ظالم کا بگاڑ ہے - یا اس مظلوم کا ظاہری نقصان ہے بلکہ کل عالم کا بگاڑ و نقصان متصور ہے - اسی نظر سے قرآن اپنی اس حکیمانہ دو رخی تعلیم پر فخر کیا ہے - اور

حکم قصاص کا یہہ بھید بتایا ہے کہ اس حکم مین تمہاری لیئے زندگانی ہے -	ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب (بقرہ ع ۲۲)

اور سورہ حج مین فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالی لڑنے کے بدلے لڑنے کا حکم دینے سے ایک کو دوسرے

سے نہ روکتا تو صومعے اور گرجے اور چرچ اور مسجدین جنمین خدا کا نام لیا جاتا ہے سب کے سب گرجاتین -	ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا - (حج ع ۶)

(۲) انجیل مین کہا ہے کہ جو تجھے عدالت مین لیجائے اور تیرا جوغہ مانگے تو اسی کوٹ بھی دیدے اور جو تجھے ایک میل بیگار لیجائے تو دو میل اسکے ساتھ جا - (متی ۵ - ۴۰ و ۴۱)

اس حکم سے اگر یہہ مراد ہے کہ ظالم کے آگے دب جا تو اسکی نسبت قرآن کا فیصلہ پہلے حکم مین آچکا ہو کہ بالکل ایسا [illegible]

اور اگر اس سے صدقہ و خیرات مراد ہے تو قرآن نے یہہ امر بھی سکھایا - اور مومنون کی تعریف مین

صاف فرمایا ہے کہ وہ اپنی جانون پر اورون کو مقدم کرلیتے ہین - اگرچہ وہ فاقہ مین مبتلا ہون - اور جو نفس کی حرص مال سے بچایا گیا وہ نجات پانے والا ہے -	ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون (حشر ع ۱)

مگر ساتھ ہی اسکے یہہ بھی فرمادیا ہے کہ تو اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ لے پھر تجھے ملامت کریگی

(یعنی بخیل کہینگے) اور نہ سبھی پھیلا دے تاکہ تو خالی ہاتھ بیٹھ رہے -	ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا ۱۵ (بنی اسرائیل ع ۳۶)

اسمین بھی اعتدال و انتظام عام کی رعایت ہے جو انجیل کی تعلیم مین نہین ہے -

(۳) انجیل مین کہا ہے کہ تو دشمن کو پیار کر انکے لیئے برکت چاہ جو تمہین لعنت کرین (متی ۵-۴۴)

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قرآن مین بہی صاف فرمایا ہے کہ نیکی اور بدی برابر نہین تو بدی کو نیکی سے روک پہر جو تیرا دشمن ہے وہ گرم جوش دوست ہوجاےگا۔ اس ہدایت کو وہی لوگ لیتے ہین جو صابر ہین۔ اور بڑے نصیب والے ہین۔

ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینه عداوة کانه ولی حمیم وما یلقٰها الا الذین صبروا وما یلقٰها الا ذو حظ عظیم۔ (حم السجدہ ع ۵)

مگر اسمین بہی اس اعتدال و انتظام عام کی رعایت ہے جو پہلے حکم مین بیان ہوچکی ہے۔ کہ نہ ہر ایک دشمن کے آگے جہک جاوے۔ نہ ہر ایک سے مقابلہ کرے۔ نرمی بہی کرے۔ اور سختی سے بہی ڈراتا رہے۔ اسی تعلیم کے موافق ایک دانشمند نے کہا ہے۔ ۵

درشتی و نرمی بہم در بہ است + چو رگزن که جراح و مرہم نہ است ۱؎

اس مضمون کو دیکہکر عیسائی انصاف کرینگے تو پہر اخلاقی تعلیم مین انجیل کو قرآن پر ترجیح نہ دینگے بے انصافی و ہٹ دہرمی کرین تو اسکا علاج نہین۔

[illegible]

اس مقام مین جو ہمنے اخلاقی تعلیم مین انجیل کا نقص بیان کیا ہے یہہ بمقابلہ تعلیم قرآن نقص ہے ورنہ بجائے خود قطع نظر مقابلہ تعلیم قرآن سے وہ ہی کمال ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ جس موقعہ پر اور جس زمانہ مین اور جن اشخاص کی نسبت وہ حکم ہوا تہا۔ (اگر وہ ٹہیک حکم الٰہی اور تبدیل و تحریف سے محفوظ ہے) اسوقت زمانہ و اشخاص کے لیئے وہی حکم مناسب و باکمال ہو۔ اُسوقت کے لوگ سختی کے مقابلہ مین سختی کرنیسے منفعل نہوتے ہونگے۔ بلکہ اسپر اور اوبہتے ہونگے یا اسوقت مسیح علیہ السلام کو سختی کرنیکا موقع نہ تہا۔ اسلیئے سختی پر محض نرمی و معافی کو اختیار کیا۔ لہذا اُسوقت اسی حکم مین کمال تہا۔ تعلیم قرآنی مین اسکے مقابلہ مین یہہ کمال ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر موقع اور ہر شخص کی نسبت مناسب حکم کے متضمن ہے۔ اسلیئے قرآن کے مقابلہ مین اس تعلیم انجیل پر نقص کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ اگرچہ وہ تعلیم انجیل بجائے خود کمال سے خالی نہین ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہہ بات اسلیئے جتائی گئی ہے - کہ کسی نبی یا کتاب آسمانی کی تعلیم کو (خدا کیطرف سے مانکر) مطلق ناقص و خالی از حکمت کہنا منافی ایمان و تسلیم ہے جو لوگ اکید و سہر بکر مقابل و مناظر اس بات کو نہین جانتے وہ اپنے نبی یا کتاب کی ترجیح و تعریف کے وقت بلا تمیز و تفصیل صاف مخاطب کو کہدیتے ہین کہ تمہارے نبی یا کتاب مین یہہ عیب و نقصان ہے - اور ہمارے نبی یا کتاب مین یہہ خوبی و کمال اور وہ یہہ بھی نہین خیال کرتے کہ ایسے نبی یا کتاب کی ایسی تعریف جسمین دوسرے نبی یا کتاب کی اہانت پائی جاوے بالاتفاق حرام ہے -

القاب مذہبی

ہمارے زمانہ مین اور جو اسکے قریب قریب گذرا ہے - جب بچے ہوش سنبہالتے ہین تو اونکے دیندار والدین انکو یہہ سوال و جواب تلقین کرتے ہین -

سوال	جواب	سوال	جواب	سوال	جواب
تم بندے کسکے ہو -	اللہ تعالیٰ کے -	امت کسکی ہو -	محمد رسول اللہ صلعم کی	مذہب کس کے ہو -	امام اعظم صاحب کا -

آخر اس تلقین کا اثر و نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ امام مذہب کا ماننا ایسا جزو ایمان سمجھا جاتا ہے جیسا خدا و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ماننا و بناءً علیہ عام خیالات مین حنفی یا شافعی (جہان شافعی رہتے ہون) کہلانا فرض سمجھا جاتا ہے - اور جو حنفی شافعی نہ کہلاوے وہ لامذہب بنتا ہے - لیکے مقابلہ مین ایسے لوگ بھی ہین جو کسی مذہب مشہور کیطرف منسوب ہونا اور حنفی یا شافعی کہلانا ضروری نہین سمجھتے - صرف مسلمان یا محمدی کہلانا کافی خیال کرتے ہین - انمین بعض حنفی و شافعی کہلانے کو بدعت بعض شرک بھی کہتے ہین -

فریق اول (حنفی و شافعی کہلانے کو بدعت و شرک کہنے کے مقابلہ مین) محمدی المذہب کہلانے کو کفر سمجھتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ مذہب (چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہے) اسطریق کا نام ہے جب و بعض امتی اپنے فہم و اجتہاد سے نکالین اور چند قواعد عقلیہ مقرر کرکے انکے موافق ادلہ شرعیہ سے مسائل نکالکر اُنکے ایک مقرر

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کر دین اسمین خطا و صواب دونون کا احتمال ہے۔ اسلیئے اسکو خدا اور رسول کی طرف منسوب نہین کیا جاتا"۔

اس اختلاف القاب کا یہہ اثر پیدا ہو رہا ہے کہ اسلام کے دو حصص ہو گیئے۔ اور مسلمانون کے دو گروہ باہم مخالف بن گئے جو ایک دوسرے کے دینی و قومی کامون مین (انکو اسلامی و قومی کام نہ سمجھکر) خلل انداز ہوتے ہین۔ وہ مدرسہ بنانا چاہتے ہین تو یہہ فراہمی چندہ کے مزاحم ہوتے ہین۔ اگر وہ مسجد بنانا چاہتے ہین تو یہہ بنانے نہین دیتے۔ بن جائے تو اُسپر مسجد ضرار ہونے کا فتوی لگاتے ہین۔ اور اپنی مسجدون مین انکو نماز نہین پڑہنے دیتے۔ یہہ اُنکے قومی و دینی کامون مین اسی تفصیل سے رخنہ اندازی کرتے ہین۔ اس مضمون مین فریقین کی نصیحت مدنظر ہے۔ اور جانبین کی خدمت مین برادرانہ التماس ہے کہ فریقین اپنی اپنی حالت ضعف و تنزل پر رحم فرماوین۔ اور اس افراط سے باز آوین۔ اور اس مضمون کو غور سے پڑہکر یقین فرماوین۔ کہ حنفی یا محمدی کہلانا ایسے جرائم سے نہین جنپر یہہ احکام و آثار مخالفت مرتب کیئے جاوین۔

پہلے ہم اپنے عینی[+] بہائیون اہلحدیث کیخدمت مین (جو محمدی کہلاتے ہین) ملتمس ہین کہ سبہی اشخاص سلف سے خلف تک جو حنفی شافعی کہلاتے چلے آئے ہین۔ اس حنفی یا شافعی کہلانے کو جزو ایمان و داخل اسلام نہین سمجھتے بلکہ صرف ان ائمہ سے بعض مسائل مین موافقت رای رکہنیکے سبب انکی طرف منسوب ہین۔ اور صرف اس نسبت کی تمیز کے لیئے حنفی شافعی کہلاتے ہین۔ اس تلقب و انتساب مین وہ محمدی ہونیسے انکاری نہین۔ اور نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دین یا سنت کی پیروی سے عاری ہین۔ بلکہ اتباع محمدی کو وہ شرط ایمان جانتے ہین۔ اور پیروی سنت کو حرز جان۔ جہان اپنے امامون کے اقوال کو ظاہر سنت سے مخالف پاتے ہین۔ اونکی موافقت اور پیروی سے ہاتھ اُٹھاتے ہین۔ اور آمین اس شخص کے موافق پیرو ہو جاتے ہین جسکے قول کو موافق سنت پاتے ہین۔ دیکھو سلف ائمہ سے امام طحاوی نے جو حنفی مشہور ہے کیا

[+] عینی و علاتی بہائیون کی تشریح ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر (۱ جلد ۵) مین بخوبی ہو چکی ہے ناظرین اُسکو ملاحظہ فرماوین۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہا ہے - کہ مین ہر بات مین امام ابو حنیفہ کا مقلد نہین ہون - اور اسکے موافق شرح معانی الآثار مین کیسا عمل کر دکھایا ہے کہ جہان امام ابو حنیفہ رح کا قول سنت کے مخالف پایا وہان - فما قال ابو حنیفة باطل صاف سنا دیا - قاضی ابو علی و قاضی حسین و قفال وغیرہ نے بہی کیا صاف صاف کہدیا ہے - کہ ہم امام شافعی کے مقلد نہین - بیہقی وغیرہ علماء نے کیئی مسائل مین امام شافعی کا تخالف کیا ہے - انکے افعال و مقالات کی تفصیل کتب متقدمین و متاخرین مین موجود ہے - جسکی کسیقدر نقل اشاعۃ السنہ و ضمیمجات اشاعۃ السنہ خصوصاً (نمبر ۲ جلد ۲ و ۳) بہی ہو چکی ہے - متاخرین حنفیہ شیخ ابن الہمام جسپر حنفی مذہب کی تقلید و تائید کا زیادہ گمان کیا جاتا ہے - بہتیری جگہہ فتح القدیر مین حنفی مذہب سے الگ ہو گیا ہے - دیکہو مسئلہ **آمین** بالجہر مین اسنے حدیث اخفاء آمین کو چار دلائل سے ضعیف بتا کر حدیث جہر سے اس کی تطبیق و موافقت کی اسطرح جہ بیان کی ہے - جسمین اصل جہر کی تسلیم پائی جاتی ہے - چنانچہ کہا ہے - اگر [illegible]

ولو کان الیّ فی ھذا شیئ لوفقت بان روایۃ الخفض یراد بہا عدم القرع العنیف وروایۃ الجہر بمعنی قولہا فی زیر الصوت (فتح القدیر)

کو یون باہم متفق کردون کہ آہستہ کہنے سے یہہ مراد ہے کہ بہت نہ چلاتے - اور جہر سے یہہ مراد ہے کہ سینے سے نکلنے والی گونجنے والی آواز سے کہتے -

ولکن یبقی الکلام بعد ھذا فی تعیین الناسخ اذ لا یتم ادعاء النسخ منہ و لم یتحقق فی النسخ الا ما ذکرہ بعضہم من امکان کونہ ما فی ابی داؤد و صحیح ابن خزیمۃ صلوۃ المرأۃ فی بیتہا افضل من صلوتہا فی حجرتہا وصلوتہا فی مخدعہا افضل من صلوتہا

اور مسئلہ عورتونکی امامت و جماعت مین روایت کراہت تحریمی کا خلاف کیا - اور صاف کہدیا ہے - کہ جو صاحب ہدایہ نے حدیث امامت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی منسوخ ہونے دعوی کیا ہے یہہ ثابت نہین - اور اگر حدیث ابو داؤد وغیرہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فی بیتہا یعنی الخزانۃ التی تکون فی البیت ورویٰ
ابن خزیمۃ عنہ علیہ الصلوۃ والسلام ان
احب الصلوۃ المرأۃ الی اللہ فی اشد مکان فی بیتہا
ظلمۃ وفی حدیث لہ ولابن حبان واقرب ما تکون
من وجہ ربہا وہی فی قعر بیتہا ومعلوم ان المخدع
لا یسع الجماعۃ وکذا قعر بیتہا واشد ظلمۃ ولا یخفیٰ
ما فیہ وبتقدیر التسلیم فانما یفید نسخ السنیۃ
وھو لا یستلزم ثبوت کراھۃ التحریم فی الفعل بل التنزیہ
ومرجعہا الی خلاف الاولیٰ ولا علینا ان نذھب الی ذالک
فان المقصود اتباع الحق (فتح القدیر مطبوعہ لکھنو صفحہ ۲۴۶)

سے (جس مین یہہ بیان ہے کہ عورت
کی نماز اندہیری کوٹھری مین افضل ہے)
اسکا منسوخ ہونا مان بھی لیا جاوے
تو اس سے صرف جماعت کی سنت
ہونے کا نسخ معلوم ہو سکتا ہے۔ اسکا
مکروہ تحریمی ہونا ثابت نہین ہوتا۔ نہایت
یہہ کہ اولیٰ نہو۔ آخر کہا ہے۔ کہ ہمپر اس
مذہب پر چلنا واجب نہین ہے۔
مطلب اتباع حق سے ہے خواہ کہین
ہو۔

ہمارے زمانہ کے مشہور حنفی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی جو اس باب مین فرمایا ہے وہ
بھی نمبر اشاعۃ السنہ (نمبر ا جلد ۳) مین منقول ہو چکا ہے۔ اس مقام مین ایک اور قول انکا نقل کیا جاتا ہے
آپ رسالہ **فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ مین فرماتے ہین**۔ ائمہ اربعہ کے مقلد

واعلم ان مقلدۃ الائمۃ الاربعۃ اشتہروا
بالانتساب الی حضرات مقلدیہم العلیۃ کالحنفیۃ
والشافعیۃ والمالکیۃ والحنبلیۃ لیحصل التمیز
بینہم ویتفرقوا بہم عن ثانیہم وفی الحقیقۃ کل
طائفۃ منہم محمدیۃ فان تقلیدھم ائمتہم و
السلوک علی مسلکہم سلوک علی طریق النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واعتراف بذلک المنبع الاعظم

اماموں کی طرف منسوب ہونے سے اس لیئے
مشہور تھے۔ کہ ان مین اس نسبت مین تمیز
ہو۔ اور ایک دوسرے علیحدہ ہو کر پہچانا جاوے
اور حقیقت مین وہ سب محمدی ہین۔ کیونکہ
اماموں کی تقلید کرنا اور انکی راہ پر چلنا بعینہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلنا ہے
اور اسی چشمہ سے چلو بھرنا۔

ایسے شخصوں کے حنفی یا شافعی کہلانے کو کون بدعت کہہ سکتا ہے۔ اور انکا شرک ہونا تو کچھ بھی معنے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین رکھتا۔

ہان بعضے ایسے ضدی متعصب حنفی وشافعی بہی ہین جو ہر شخص پر (عالم کیون نہو) امام ابوحنیفہ یا شافعی کی تقلید خدا کیطرف سے فرض سمجھتے ہین اور اسی اعتقاد او رمعنے سے وہ حنفی وشافعی کہلاتے ہین۔ اور اس تقلید کی پابندی سے وہ صریح نصوص کتاب وسنت کو جو اُنکے ائمہ کے اقوال سے مخالف ہون قبول نہین کرتے اور اُنکے رد وجواب مین صاف کہدیتے ہین۔ مارا بحدیث چہ کار۔ قول امام بیاید۔ ایسے متعصب حنفیون اور شافعیون کو تو خود محقق ومنصف حنفی بہی اچہا نہین سمجہتے۔ چنانچہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ (نمبر ا جلد ۳) مین منقول ہوچکا ہے ولیکن ان محدودی چند نام کے علماء یا اکثر جہلاء کی نظر سے ہمکو یہہ نہین پہنچتا کہ ہم سب حنفیون اگلون اور پچہلون کو برا جانین۔ اورجہان کسی پر حنفی یا شافعی کا نام آیا اُسکو اُن ہی مین شمار کرین۔ +

اب دوسرے **علاقی بہائیوں حنفیون شافعیون** کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اہلحدیث کے حنفی یا شافعی نہ کہلانے کی طرف مسلمان یا محمدی کہلانے پر اتفاق کرنے سے بُرا نہ منادین۔ اور یہہ خیال نفرمادین کہ انکی مسلمان یا محمدی کہلانے سے یہہ نیت ہے کہ انکے سوا اور لوگ (جو حنفی شافعی کہلاتے ہین) محمدی یا مسلمان نہین ہین۔ یا یہہ کہ وہ امام ابوحنیفہ وشافعی کو بزرگ نہین جانتے۔ اسلیئے اونکی طرف منسوب ہونے اور حنفی شافعی کہلانے کو بُرا سمجہتے ہین۔ حاشا وکلا **انکے مسلمان ومحمدی** کہلانے کی وجہ **صرف** یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسی مشترک اسلام ومحمدیت پر پالتے ہین جو سب اہل مذہب مین متحقق ہے۔ اور وہ کسی خاص امام یا مذہب سے کچہہ خصوصیت نہین رکھتے وہ امام ابوحنیفہ کے اصول واقوال موافق سنت کو ویسے ہی مانتے ہین جیسے امام شافعی کے اقوال موافق سنت کو۔ اسلیئے وہ کسی خاص مذہب یا امام کیطرف منسوب ہونیکی کوئی وجہ نہین دیکہتے اور اپنا لقب بجز عام ومشترک مسلمان یا محمدی کچہہ مقرر نہین کرسکتے **ہمارے**

+ علاقی کہنے کی وجہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ا مین بیان ہوچکی ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

علاقی بھائی حنفی و شافعی انصاف کریں تو ضرور مان لیں کہ اس اہلحدیث کے محمدی یا مسلمان کہلانے میں کوئی تفاخر بیجا و طعن ناروا اور کسی امر حق سے انکار اور ناحق پر اصرار پایا نہیں جاتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سب کوئی مسلمان (جو محمدی کا ہم معنے ہے) کہلاتا بلکہ یہہ نام تو حضرت ابراہیم علیہ السلام زمانہ سے چلا آتا ہے چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ تمہارا نام مسلمان حضرت ابراہیم ع نے پہلے سے رکھدیا ہے۔

هو سماکم المسلمین من قبل
(الحج ۱۰۶)

انمین کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو کسی خاص امام یا پیشوا کیطرف منسوب ہوتا۔ اور بلحاظ مذہب صدیقی یا عمری یا عثمانی یا علوی کہلاتا - دور کیوں جاویں ائمہ مذہب کو کیوں نہ دیکھیں۔ انمین کون تھا کہ وہ جن استادوں اور پیشواؤں کے اصول پر چلتا بلحاظ مذہب اپنے آپ کو اونکی طرف نسبت کرتا ہو۔ امام ابو حنیفہ نے (جو ابراہیم و علقمہ تابعیوں و ابن مسعود صحابی کے) مذہب یا تو ابراہیمی یا علقمی یا مسعودی کہلایا ہے۔ اور امام شافعی جو امام مالک کے بڑے صحبتی و شاگرد تھے۔ مالکی کہلایا ہے و علی ہذا القیاس - اگر یہہ ہو کہ وہ مجتہد تھے اسلیئے وہ کسی دوسرے مجتہد کیطرف منسوب نہوئے تو اُسپر **یہہ سوال** وارد ہوتا ہے کہ آخر مجتہد ایک وقت معین پر بعد حصول کمال ہوئے۔ اُسوقت اور کمال سے پہلے تو صدیقی یا مسعودی یا ابراہیمی کہلایا ہوتا۔ اس تعامل سلف سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مقتدا یا امام کی طرف منسوب ہونا اون زمانوں میں داخل دین نہیں سمجھا گیا۔ یہی امر اگر اہل حدیث زمانہ متاخرین میں پایا گیا اور انہوں نے حنفی یا شافعی نہ کہلایا تو کیا گناہ ہوا۔

شاید **اسپر یہہ سوال** وارد ہو۔ کہ تقرر مذاہب سے پہلے تو بیشک صرف مسلمان یا محمدی کہلانا معمول و مروج تھا۔ تقرر مذاہب کے بعد کون ایسا ہوا ہے جسنے باہمی تخاطب میں محمدی کہلایا ہو۔ اسکا **جواب** یہہ ہے کہ اہلحدیث سبھی سوا چند متاخرین کے صرف محمدی کہلاتے اور حنفی و شافعی کے لقب سے نامزد نہ تھے - **ابن شاہین** محدث جو چوتھی صدی میں

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(بقیہ مضمون القاب مذہبی۔)

گذر چکے ہین۔ اور تقرر مذاہب کے پیچھے ہوئے ہین۔ جب اونکے پاس کوئی مذہب کا ذکر کرتا تو صاف فرماتے

ملخص طبقات

وکان اذا ذکر له مذهب احد یقول انا محمدی ۔ کہ مین محمدی مذہب ہون چنانچہ

المذهب مات فی ذالحجۃ سنۃ خمس وثمانین وثلاثمایۃ ۔ (طبقات ذہبی) **ذہبی** میں بیان اُنسے منقول ہے

اب رہا۔ اس سوال کا جواب کہ مذہب تو اوس طریق اجتہادی وظنی کا نام ہے جو اجتہاد سے نکالا جاتا ہے۔ اور وہ محتمل خطا و صواب ہوتا ہے۔ پس دین اسلام کو جو منصوص اور قطعی ہو کیونکر مذہب کہا جاسکتا ہے سو یہہ ہے۔ کہ یہہ معنے مذہب کے ایک خاص اصطلاح کے موافق ہین۔ اور کسی کی اصطلاح مین کچھہ جھگڑا نہین ہوسکتا چنانچہ لا مناقشۃ فی الاصطلاح مسئلہ مشہور ہے اس معنی اصطلاحی کی نظر سے دین اسلام کو کوئی مذہب نہ کہے تو اس سے بحث نہین ہے مگر مذہب کے معنے لغت اور عرف عام مین تو نہایت وسیع ہین۔ لغت و عرف عام مین ہر ایک روش و طریق کو قطعی ہو خواہ ظنی ہو نصی ہو خواہ اجتہادی مذہب بولا جاتا ہے۔ چنانچہ **قاموس و صراح و غیاث وغیرہ** [illegible] قاموس مین لکھا ہے کہ مذہب اس اعتقاد کا نام ہے جسکی طرف کوئی گیا ہو (یعنی قطعی ہو خواہ ظنی نصی ہو خواہ اجتہادی)

المذهب المعتقد الذی یذهب الیه والطریقۃ والاصل (قاموس)

اور راہ اور اصل کو بھی کہتے ہین۔ اور ایسا ہی صراح مین ہی۔ اور غیاث اللغات مین لکھا ہے "مذہب بالفتح بروزن مکتب جای رفتن و راہ و مجازاً دین و آئین۔ اس معنے اور محاورہ عام سے بڑے بڑے اساطین دین ائمہ مجتہدین نے حدیث کو باوجودیکہ وہ نص ہے۔ مذہب کہا ہے۔ چارون امامون سے منقول ہے کہ جب حدیث صحیح ہو ہمارا وہی مذہب ہے۔ چنانچہ امام شعرانی اور شیخ محی الدین ابن عربی نے انسے نقل کیا ہے۔ اور خصوصاً امام شافعی سے بیہقی و حاکم وغیرہ نے۔

وقد تقدم قول الائمۃ کلهم اذا صح الحدیث فهو مذهبنا۔ میزان کبرای شعرانی صفحہ ۲۷۔

جب لغت و عرف کی نظر سے اکابر ائمہ دین نے نصوص اسلام کو مذہب کہا ہے تو پھر اگر کوئی اس معنے کر دین اسلام کو مذہب کہے۔ اور محمدی المذہب کہلاوے تو اُسکو کافر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کیونکر کہا جا سکتا ہے - اس ملک ہند مین سب سے پہلے کھلم کھلے طور پر مولوی محمد اسمعیل
شہید علیہ الرحمۃ نے محمدی کہلایا ہے - اور حنفی شافعی کہلانے پر اسکو ترجیح دی ہے آپ
کی تقریر ترجیح سے ہی ہمارے بیان کی تصدیق ہوتی اور یہہ بات نکلتی ہے کہ حنفی شافعی کہلانے کو
وہ بہی بُرا نہ سمجھتے ان مذاہب کو وہ چشمہ شریعت کے حوض سمجھتے - اور ان مذاہب کے ماموں
کو وہ نائبان شریعت خیال کرلے - پر انکی طرف منسوب ہونے اور حنفی و شافعی کہلانے کو ایسا
ضروری نہ سمجھتے - جیسے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف منسوب ہونے اور محمدی کہلانے کو
سمجھتے انکا کلام بلاغت نظام اہلحدیث کے نزدیک تو مسلم ہی ہے اہل تقلید بہی اگر سوء ظن
سابقہ کو یکطرف کرکے غور و انصاف سے اسکو پڑہینگے بے چون و چرا اسکو مان لینگے - اسلئے اسکا
نقل کرنا اسمقام مین فائدہ طرفین سے خالی نہین - آپ کتاب **الیضاح الحق** کے صفحہ ۴۵
مین فرماتے ہین - پس باید دانست کہ حضرت مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق جلت قدرتہ
منظم [illegible] شیوع ملت بر آنست
وآن کارخانہ است کہ بشان ملکیت تعلق دارد یعنی تکلیف بندگان خود بسوی اطاعت خود بطریق
جبر و الزام کہ چاروناچار آنرا قبول باید کرد و طوعا و کرہا ربقہ اطاعت در گردن خود باید
انداخت و مرکز این کارخانہ منصب رسالت ست و فروع آن مناصب اولی الامر ست از خلفاء
راشدین و ائمہ عادلین و قضات امصار و مسلاطین و نواب ایشان از مصدقین و محتسبین پس قرمان
عالیشان یعنی قرآن و اضح البیان و پروانجات علیہ و اشتہارات جلیلہ از احادیث قدسیہ
اولا بسوی رسول مقبول خود وحی فرمود و قوانین و آئین بنا بر ایضاح مضامین فرامین
کہ مسلمے بسنت نبویہ است در دل ہدایت منزل او الہام نمود و ثانیا بمساعی نائبین مذکورین
در ہمہ اقطار و اکناف عالم شائع و ذائع گردانید و ہمہ بندگان خود را باطاعت او و نائبان
او مکلف گردانید و کارخانہ ثانی بمثابہ متممات اول و مکملات اوست و آن کارخانہ است کہ بشان
ربوبیت تعلق دارد یعنی مہیا کردن امور یکہ بندگان را در باب امتثال احکام الٰہیہ و اتباع

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سنت نبویه بآن احتیاج پیش می آید مرکز این کارخانه منصب حکومت ست و فروع آن مناصب علما و اولیاست از قرّاء و محدثین که احکام الٰهیه و احادیث نبویه بجمیع امت میرسانند و مجتهدین شریعت که احکام قیاسیه استنباط می نمایند و شیوخ طریقت که بنابر نظر بمصالح وقت تدبیری برائے اجرائے سنت استخراج میفرمایند و آئمهٔ لغت و تفسیر و عربیّت که نکات محاورات و قوانین زبان دانی ایضاح می نمایند و واضعین کتب فقه و جامعین فتاوی و مصنفین رسائل سلوک و مؤلفین کتب عربیه که احکام مجتهدین و تخریجات مقلدین و کلمات مشائخ و اقوال علماء عربیه را مرتب کرده در دفاتر مبسوطه محرر مینمایند پس اول را کمال خلافت و امامت میگویند و ثانی را کمال علم و ولایت و هرچند منشاء این هردو کمال توجه عنایت الٰهیه ست به تربیت بندگان خود و محیط اصلی آن هردو قلوب انبیاست علیهم الصلوٰة والسلام امّا اول نوریست قوی الاشراق که از آفتاب سلطنت الٰهیه بر مرآت رسالت پرتو انداخته و از آن بطریق انعکاس تمام عالم را فرا

ahmadimuslim.de

گرفته و شب کفر و فساد را اسلامی گردانیده و رونق اسلام و نظام دارین را جلوه گر نموده و ثانی آب زلالیست که از ابر ربوبیت باریده و از فواره حکمت انبیاء جوش زده و از آن بحیاض قلوب خواص مجتمع شده و بکام تشنگان آب طلب بحسب مدارج ایشان رسیده پس لابد مزیت اول را بر ثانی محفوظ باید داشت و اهتمامیکه باول باید کرد بثانی نباید گماشت مثلاً هر فردی را از افراد انسان خواه عالم باشد خواه جاهل خواه عاقل باشد خواه سفیه خواه کاتب باشد خواه امی تفتیش مضامین ظاهر کتاب و سنت و تحقیق آن خواه بفکر خود خواه باستفسار آن از دیگرے لازم آمد والتزام اطاعت انبیا و اولی الامر بالتعیین از اول امر بر جمیع امت واجب شده و مجاهرت بانتساب خود بآن ضروری افتاد و احتراز از تشبیه بکفار و اختلاط مبتدعین و مشارکت بغاة از ارکان دین شمرده شد و اشاعة ظاهر کتاب و سنت و تشهیر آن در جمیع قری و بلدان از ارکان دین معدود شد و تعیین وعّاظ که در جمیع مجامع و مساجد بر سر منابر بآواز بلند بسوی آن دعوت نمایند و تعیین محتسبین که در هر کوچه و بازار بجبر و قهر بسوی آن کشند از افضل عبادات معدود کرده شد بخلاف

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قسم ثانی که هر کس را تحقیق احکام قیاسیه و اشغال صوفیه و قوانین عربیه ضرور نیست و اراده و تقلید
شخصی معین از مجتهدین و مشائخ در ارکان دین لازم نے بلکه همین قدر کافیست که وقتی که حاجتے
پیش آید از کسی از ایشان استفسار کرده شود نه آنکه اراده و تقلید ایشان هم مثل ایمان بالانبیا از ارکان
شمرده شود و لقب حنفی و قادری بمثابه لقب مسلمان و سنی اظهار کرده شود و امتیاز از شافعیان
و چشتیان مثل امتیاز از کفار و روافض از لوازم تدین شمرده شود و انتقال را از مذهبی بمذهبی
یا طریقه بطریقه مثل ارتداد و ابتداع و بغی موجب قتل و هتک معدود کرده شود یا دعوی
اجتهاد و ولایت را مثل دعوی نبوت یا دعوی امامت بطریق بغی بر امام حق باعث قتال
و اهانت قرار داده شود آیا نمی بینی که با طاعت قاضی جبر کردن میرسد نه بر طاعت مجتهد که رد
حکم قاضی واحد قاضی دیگر را هم نمیرسد چه جای آحاد رعایا را بخلاف حکم مجتهد که بر هر کسی قبول
آن واجب نیست لا سیما وقتیکه آنکس خود مجتهد باشد که او را تقلید مجتهد اول اصلا جائز نیست و
بغی بر امام حق اگر چه آن باغی لیاقت امامت داشته باشد اصلا جائز نیست به خلاف دعوی
اجتهاد که وقتیکه ملکه اجتهاد حاصل شود لابد دعوی اجتهاد باید کرد و تقلید را از گردن خود دور
باید انداخت بالجمله غرض ازین کلام آنکه اشتغال به تفتیش ظاهر کتاب و سنت و تعلم و تعلیم آن
خواه بخواندن باشد خواه باستماع مضامین آن و سعی در اشاعت آن از جنس اکل و شرب و
لباس است که مدار زندگانی بر آنست و اشتغال باحکام فقهیه معتبره و اشغال صوفیه
نافعه از قبیل ادویه و معالجه است که عند الضرورت بقدر حاجت بعمل آرند و بعد از آن
بکار اصلی خود مشغول باشند و عنوان و شعار خود محمدیه خالصه و سنن قدیم باید داشت
نه تمذهب بمذهب خاص و انسلاک در طریقه مخصوصه بلکه مذاهب و طرق را مثل دکاکین عطارین
باید شمرد و خود را از منسلکان جند محمدی پس چنانکه سپاهیان را عنوان سپه گری شعار
ست و اعلاء کلمه سلطانی کار و بار و وقتی که بر دوای محتاج میشوند از هر دوکانی که بدست
آید میگیرند و بقدر حاجت بعمل مے آرند و باقی را برای وقت ضرورت نگاه میدارند و

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وبکار و بار خود مشغول میباشند ہمچنین محمدیت خالصہ را شعار خود باید کرد و اقامت ظاہر سنت را کار و بار خود باید داشت و احکام فقہیہ صحیحہ را و اشغال صوفیہ معتبرہ را کہ خالی از شوب فساد و بدعت باشد بقدر حاجت استعمال باید کرد و زاید از حاجت بآن توغل نباید کرد

بالجملہ محمدی یا مسلمان تو اہل اسلام کا اصلی و قدیمی نام ہے۔ حنفی و شافعی کہلانا ہی حرام و مطلق برا کام نہین ہے۔ فریقین اس لفظی جھگڑون سے دست بردار ہو جاوین۔ جو چاہین (محمدی یا حنفی) سو کہلاوین۔ ایک دوسرے کو اپنا بہائی تصور فرماوین۔ اور اپنی ضعف حالت پر ترس کھاوین اور باہمی تفرقہ و تباغض سے باز آوین۔ اور سب آپسمین ملکر دینی اور قومی کامون کی رونق بڑہاوین۔

مین پہر کہتا ہون (گو میرے دوست برا مناوین اور میری اس غیرت آمیز عبرت خیز مثال کو اقوام غیر کی خوشامد خیال فرماوین) ہمارے مسلمان بہائی عیسائیون اور ہندؤن کی طرف [illegible] اصول مذہب مین باہم خود یا سخت مخالف ہین۔ عیسائیون کے بہت سے فرقے (رومن کیتھلک۔ پروٹسٹنٹ۔ یونی ٹیرئن۔ وغیرہ) باہم ایسے مخالف ہین۔ کہ ایک دوسرے کو دین عیسائی سے خارج سمجھتے ہین۔ ایسے ہی ہندؤن کے مختلف فرقے۔ آریہ۔ برہمو۔ وغیرہ آپس مین ایسے مخالف ہین کہ ایک دوسرے کو نجات و ہدایت پر نہین سمجھتے **تسپر بھی** وہ اون کامون مین جو سب مین مشترک ہین ایکدوسرےکے مددگار ہو جاتے ہین۔ اور ہر فرقہ کے مخصوص کامون مین ایکدوسرے کے خلل انداز نہین ہوتے۔ رومن کیتھلک کا چرچ یا سکول قائم ہونے لگے تو پروٹسٹنٹ اسمین کوئی رخنہ نہین ڈالتے۔ وہ اُنکے چرچ و سکول مین رخنہ اندازی نہین کرتے۔ جیسا کہ مسلمانون سے ایک فریق کوئی مسجد یا مدرسہ بنانا چاہے تو فریق مخالف جسقدر ہو سکے زرزور عدالت سے خانہ جنگی سے خلل اندازی کو مستعد ہو جاتا ہے **اسی وجہ سے**

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وہ اقوام دن بدن اپنی دینی و دنیاوی کی ترقی کر رہے ہین - اور ہماری قوم دن بدن اپنے دنیا و دین مین پس پا ہوتی جاتی ہے

شاید کسی پر یہہ **اعتراض** ہو کہ اقوام غیر تو مداہنت و بیدینی کرتے ہین جو ایک دوسرے کے برے کام مین مزاحم نہین ہوتے - اہل اسلام دیندار و پرہیزگار ہین لہذا وہ بحکم دین ایک دوسرے سے للّٰہ تبغض رکھتے ہین - اور اُنکے بُرے کامون مین لعد مزاحمت کرتے ہین پھر ہمین تباہ و بربادی کیون نہو جائین اور انکو ایسا ہی ہوتا اور رہنا چاہیے - **اسکا جواب** مجملہ تو اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۹ کے ضمیمہ مین جو انجمن ہمدردی کا بانی مبانی ہے - دیا گیا ہے - اور مفصل جواب آیندہ ایک مستقل مضمون (بغض للہ) مین دیا جاویگا - اسمقام مین اسقدر کہنا کافی ہے کہ ان باہمی بغض مین مسلمان دیندار و حکم شریعت کے تابعدار تب ہو سکتے ہین - جبکہ ہمین مراتب درجات معروف و منکر کی رعایت کرین امر اہم کو پھر جو اُسکے بعد اہم ہو ملحوظ رکھین - توحید و اسلام کو مستحبات سے مقدم سمجھکر مستحبات کی اثبات مین ایسے طور پر کوشش کرین جسمین توحید و اسلام ہاتھ سے جاتا رہے - کفر و شرک کو ادنی مکروہ سے بُرا سمجھکر مکروہ کی اہانت مین اسطرح سے سعی کرین کہ ہمین کفر و شرک کی ترویج کو مدد نہ ملے - مگر یہان یہہ امر نہین پایا جاتا - ایک سنی حنفی رفع یدین و آمین سے روکنے اور جس مسجد مین ان افعال کے لوگ نماز پڑھین اسکے بند کرنے مین ایسی کوشش کرتا ہے جسمین نماز چھوٹ جاوے - اور مسجد کی جگہہ گرجا بن جاوے ایک سنی اہلحدیث رفع یدین کے جاری کرنے کے لیے یہہ حکم لگاتا ہے - کہ رفع یدین نکرین تو نماز نہ پڑھین وغیرہ ہی کیا ہے جسمین رفع یدین نہو - ہمارے بھائی انصاف کرین کہ بغض للہ کی یہی صورت ہے - اور دینداری و پرہیزگاری امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے یہی معنے ہین جو یہہ کر رہے ہین - بھائیو خدا کے لیئے اب بھی ہوش سنبھالو اور اس افراط و تفریط سے اپنے آپ کو نکالو محمدی حنفی شافعی اہلحدیث اہل تقلید سبھی بحکم آیت انما المؤمنون اخوۃ ایکدوسرے کے بھائی ہو جاؤ اور آپسمین ملکر بحکم واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا خدا کے دین کو پھیلاؤ اور اپنی عزت کو بڑہاؤ - وما علینا الا البلاغ -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پیری و مریدی

جیسے اس زمانہ کے دیندار و پرہیزگار مسلمانون مین تلقین امتحان اسلام کیوقت وہ تین سوال ہوتے ہین جنکا بیان مضمون سابق "القاب ہی" مین ہوچکا ویسے ہی ایک سوال یہہ بھی ہوتا ہے۔ کہ تم کسکے مرید ہو؟ ۔ پھر اگر مسئول عنہ (جس سے سوال ہوا) نے جواب مین کسی پیر کا نام لیا تو وہ پکا اور سچا مسلمان سمجھا گیا۔ ورنہ اسپر نقصان اسلام کا الزام آیا عام لوگون کا یہہ خیال ہے کہ جسکا کوئی پیر نہین اسکا پیر شیطان ہے ۔ اور اسلیئے اکثر لوگون کے اعتقاد مین پیر و مرشد پکڑنا ایسا جزو ایمان سمجھا جاتا ہے جیسے خدا و رسول پر ایمان لانا۔

جُہلا کا ذکر نہین اکثر علما، دیندار پرہیزگار جب علم کی تحصیل و تکمیل سے فارغ ہوتے ہین تب مرشد کی تلاش مین پڑتے ہین جب تک کسی کو مرشد نہ بنالین اپنے ایمان کو کامل و مصئون و مامون نہین سمجھتے ۔ اور نہ عام لوگ انکی اسقدر عزت و اعتبار کرتے ہین جسقدر اون علما، کی عزت و اعتبار کرتے ہین جو مرشد والے اور صاحب ارشاد ہوتے ہین ۔

انکے مقابلہ مین ایسے لوگ بھی ہین جو بیعت کرنے کو شرک و بدعت کی جڑھ سمجھتے ہین ۔ اور اگلے پچھلے مشائخ عظام و اولیاء کرام کو دوکاندار و خطاکار جانتے ہین ۔ اور جو اذکار و وظائف وہ اپنے مریدون کو تبلاتے ہین انکو بدعت و ضلالت سمجھتے ہین ۔

ان دو جماعتون کے تفرقہ و باہمی فساد اور اسکے نتایج بھی اس تفرقہ و فساد اور اُسکے نتائج سے کم نہین جو پہلے دو فرقون مین (جن کا ذکر مضمون سابق مین گذرا) پائے جاتے ہین ۔

طرفہ تر یہہ کہ ہماری دیار پنجاب مین یہہ تفرقہ و فساد خاص ایک اُس جماعت مین (جو بڑے دیندار و پرہیزگار و موحد و متبع سنت کہلاتے ہین) موجود ہے ۔

انمین فریق مثبت گو عوام کیطرح پیری و مریدی کو فرض واجب نہین جانتا ۔ اور نہ اسمین وہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سبھی قیود لگاتا ہے جو عوام لگاتے ہین - مگر وہ اسکی ترویج والتزام مین ایسا سرگرم ہے اور اسمین بعض رسوم پیری و مریدی کے ایسا پابند ہے جو اعتراض کا محل ہے -

ہمکو چونکہ اہل اسلام کا باہم التیام مدنظر ہے - اسیلئے ہم اس مضمون مین اس اختلاف کی نسبت ایک منصفانہ رای اور بیچ کی راہ بیان کرتے ہین - شاید فریقین اس سے نفع اوٹھاوین اور اسکو دیکھکر افراط وتفریط سے باز آوین - اور اس باہمی تفرقہ کو چھوڑکر اتحاد واتفاق اختیار کرین -

پس پہلے عام مسلمانون کے دو مختلف جماعتون کے اختلاف کی نسبت کچھہ عرض کرتے ہین پھر خاص جماعت موحدین ومتبعین کی خدمت مین کچھہ گذارش کرینگے -

عام لوگون سے فریق مثبت کی خدمت مین التماس ہے کہ بیشک بیعت تو بہ سنت اور شرف وتاثیر صحبت ثابت ہے - چنانچہ بمقابلہ فریق ثانی اسکا کافی ثبوت دیا جاویگا [illegible]

ahmadimuslim.de

مسنون تو صرف یہی امر ہے (چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے جو آیندہ مذکور ہوگا معلوم ہوتا ہے) کہ کسی متقی وصالح کے ہاتھ پر کوئی گناہون سے توبہ کرے اور اسکے روبرو اسپر قائم رہنے کا عہد واقرار کرے - اسمین وہ قیدین نہین ہین جو رسمی پیری مریدی مین لوگ لگاتے ہین - اور نہ اس سے وہ لوازم ونتائج پیدا ہوتے ہین جو لوگ رسمی پیری مریدی سے نکالتے ہین -

(۱) مثلاً جو لوگون سے بیعت لے وہ خود کسی کا مرید ہو چکا ہو - اور اسکو مرید بنانے کی اجازت ہو -

(۲) جو بیعت لے وہ پیر ومرشد کہلاوے - اور جو بیعت کرے وہ مرید اس مرشد کے سوائے اور علما وپیشوا خواہ اسکو کتنی ہی ہدایت وتعلیم ارشاد مسائل حفظ کرچکے ہون اسکے مرشد نہ کہلاوین - اور نہ اسکو انکا مرید کہا جاوے - اور نہ اور لوگ جنکو اس پیر نے بدون بیعت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لینے کے حق کی راہ بتائی ہے اسکی مرید کہلاوین -

(۳) جب تک کسی کی بیعت نہو تب تک اُسکی صحبت سے فائدہ نہین ہوتا -

(۴) بیعت کے سوائے توبہ کا اثر نہین ہوتا اور نہ دل صاف ہوتا ہے -

(۵) باپ مرشد ہو تو بیٹا بھی مرشد ہو جاتا اور یہہ حق مرشدی و پیری نسلاً بعد نسل جاگیر یا پینشن کی طرح جاری رہتا ہے -

(۶) پیر ایک ہی شخص کو بنانا چاہیئے - اسی خیال سے کہا ہے جسنے کہا ہے -

دوئی بمذہب عشاق معنوی کفرست + خدا یکے و محمدؐ یکے و پیر یکے +

(۷) پیر پر اعتقاد کر لینا کافی ہے اُسکے قول و عمل کو دیکھنا ضروری نہین ہے اسی خیال سے کسی نے کہا ہے - پیر من خس ست - اعتقاد من بس ست - اسی اعتقاد سے اکثر لوگ خاندانی و موروثی پیرون کے مرید بنتے ہین گو انکے افعال کیسے ہی بد ہون - شراب پئین - ناچ رنگ دیکھین - صوم و صلوٰۃ کا نام [illegible] ایسے ہی خاندان ہین - جنکے سجادہ نشین راتدن شراب مین مخمور رہتے ہین - نماز روزہ کے پاس نہین پھٹکتے - پھر ہزارہا لوگ (جنمین پڑھے لکھے بھی شامل ہین) انکے مرید ہوتے ہین - اور وہ یہہ سمجھتے ہین کہ یہہ لوگ اولیاء اللہ ہین انکو ظاہری شریعت کی پابندی معاف ہے اور انسے عبادت کی تکلیف اُٹھالی گئی -

(۸) پیر جیسی مرید عورتون کا محرم ہو جاتا ہے - اس سے انکو پردہ و حجاب ضروری نہین رہتا - اس خیال سے بڑے بڑے نامی خاندانون کے سجادہ نشین عورتین سے ہاتھ مین ہاتھ لیکر بیعت لیتے ہین پھر مرید ہو جانے کے بعد وہ خلوتون مین انکی پیش خدمت رہتی ہین انکے ہاتھ پاؤن چومتی ہین - مٹھی چاپی کرتی ہین - بعض بعض نامی خاندانون مین ایسا بھی ہوتا ہے - کہ اس خلوت مین انکو اور بھی سبق باطنی پڑھایا جاتا ہے - جسکا نتیجہ اسپر بلا ظاہر ہوتا ہے - اور لوگون کے مشاہدہ مین آتا ہے - کیا کرین تہذیب مانع ہے ورنہ ایک ایک کا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نام لیکر بتاتا - اور انکے اس فیض باطنی کو صاف ظاہر کرسکتا تا - و علی ہذا القیاس بیسون قیود و نتائج ہین جو بعض خواص علما مین اور اکثر عوام جُہلا مین اس پیری مریدی کے ساتھ پائے جاتے ہین -

فریق مثبت خود ہی انصاف کرے کہ یہہ سب باتین اُس بیعت مین جسکا ذکر قرآن مین آیا ہے یا اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل رہا ہے پائے جاتے ہین ؟ - یا اور کہین کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم مین ان باتون کے وجود و ثبوت پر کوئی شہادت ہے - ؟

جہانتک کتاب وسنت وعمل در آمد زمانۂ حضرت رسالت کو تفحص کیا جاتا ہے - ان باتون کا کہین پتہ نہین لگتا - بلکہ بعض باتون کا تو کتاب وسنت مین صریح خلاف پایا جاتا ہے یہہ مضمون ان سب باتون کی تفصیل کا محل نہین ہے - اسلیئے بطور **تمثیل** بعض باتون کا خلاف شریعت ہونا بیان کیا جاتا ہے -

(۱) یہی مین جو کہا گیا ہے کہ پیر مرید عورت کا محرم ہو جاتا ہے - اور بناءً علیہ پیر بوقت بیعت مریدنی کے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہین اور اونکو خلوت مین لیجاکر اونسے خدمت کراتے اور فسق مچاتے ہین - بہت احادیث و آیات کے صریح مخالف ہے -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو سبہی مسلمان مرد و عورتون کے حقیقی مرشد اور واقعی پیر ہین جب کسی عورت سے بیعت لیتے تو ہاتھ سے ہاتھ نہ ملاتے - اور نہ کبھی اُنسے خلوت کرتے - چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنیوالی عورتون کا اس ارشاد خداوندی سے - کہ ای نبی صلعم جب تیرے پاس عورتین ان باتون پر بیعت کرنے کو آوین کہ شرک نکرینگی اور زنا اور قتل اولاد نکرینگی اور کسی پر تہمت نرکھین گی - اور اچھی بات مین تیرے حکم کا خلاف نکرینگے تو اون سے

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحن من هاجر اليه من المؤمنات بهذه الآية بقول الله تعالى يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك الى قوله

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عفور رحیم قال عروۃ قالت عائشۃ رضی فمن

اقرا بھذا الشرط من المؤمنات قال لھا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم قد بایعتک کلاما و

اللہ مامست یدہ ید امرأۃ قط فی المبایعۃ

ما یبایعھن الا بقولہ قد بایعتک علی ذلک

رواہ البخاری صـ۲۶۷ـ

بیعت لی لی) امتحان کرلیتے پس جو عورت اس

شرط کی مقر ہوتی اسی (صرف زبانی) فرما دیتے

کہ ہمنے تیری بیعت لی۔ خدا کی قسم ہے (بی بی

عائشہ رضی کہتے ہین) کسی عورت کے ہاتھہ کو آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ نہین لگایا اور بجز اس

اس زبانی بات کے کہ مینے تجھہ سے بیعت لی

کبھی بیعت نہین کی۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے آپ کے حرم محترم حضرت صفیہ آپ کی زیارت کو

عن علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلعم

اخبرتہ انھا جاءت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر

من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت

تنقلب فقام النبی صلے اللہ علیہ وسلم معھا یقلبھا

حتے اذا بلغت باب المسجد عند باب ام سلمۃ

مر رجلان من الانصار فسلما علی رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم فقال لھما النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی رسلکما

انما ھی صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ

وکبر علیھما فقال النبی صلعم ان الشیطان یبلغ من الانسان

مبلغ الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا

بخاری صـ۲۷۲ـ

آئین۔ جب آپ انکی رخصت کے وقت

مسجد کے دروازہ تک تشریف لیگئے

تو دو آدمی انصار

سے ملے۔ آپنے اونکو یہہ فرما دیا

کہ یہہ صفیہ ہے۔ انہون نے عرض کیا

یارسول اللہ سبحان اللہ (یعنی کیا ہم آپکے

پاس اجنبی عورت کے آنیکا گمان کرسکتے

ہین؟) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

شیطان انسان کے اندر خون کی جگہہ پہنچ

جاتا ہے۔ مین ڈرا کہ شیطان تمہارے

دل مین کچھہ خیال نہ ڈالدے۔

(۳) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضی رضی کو (جو بہت سے مومن عورتون کے اصلی معنے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کر مرشد و رہبر تھے) ارشاد فرمایا کہ اے علی اگر تیری ایک نظر کسی اجنبی عورت پر پڑ جاوے تو دوسری نگاہ اسپر نکر لو۔ اور حضرت جریر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجنبی عورت پر ناگہان نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ نے نظر کو پھیر لینے کا حکم دیا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ (رواہ احمد)

وعن جریر بن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری۔ (رواہ مسلم)

اور اللہ تعالے نے تمام مرد اور عورتوں کو جنمین پیر و مرید بھی داخل ہین ان عام الفاظ سے نگاہون (۴) کے بچانے اور زینت کے چھپانے کا ارشاد کیا ہے۔ اے نبی مومنون کو کہدے کہ اپنی آنکھون کو (اجنبی عورتون پر نظر کرنے سے) بند رکھین اور اپنے شرمگاہون کو بچا کر رکھین۔ یہ بہت پاکیزہ امر ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو یہہ کرتے ہین۔

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون ؕ۔

اور مومن عورتون کو (بھی) کہدے فرمایا۔ اپنی آنکھون کو (اجنبی مردون پر نظر کرنے سے) بند رکھین اور اپنے شرمگاہون کو بچا کر رکھین۔ اور اپنی زینت (عمدہ اور اندرونی لباس زیور و سنگار) کو ظاہر نکرین بجز اسکے جو ظاہری لباس ہے (اور وہ زینت و خوبصورت نہین ہے) اور اپنے گریبانون پہ اوڑھنیان ڈال لین۔ اور اپنی زینت بجز اپنے خاوندون یا باپون یا خاوندون کے باپون کے یا اپنے بیٹون یا خاوندون کے بیٹون کے یا اپنے بھائیون یا بھتیجون یا اپنی دین عورتون کے یا اپنے غلامون کے یا اون اتباع کے جنکو عورتون کی خواہش نہین ہوتی۔ یا اون (ہوشیار) لڑکون کے جنکو عورتون

وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او آبائھن او آباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن والتابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال والطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعا آیۃ المومنون

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لعلکم تفلحون (سورہ نور ع ۳)

چھپی باتون پر ہنوز اطلاع نہین کسی پر ظاہر کرین

اور اپنا پاؤن زمین پر مار کر نہ چلین تاکہ انکی چھپی زینت (خلخال وغیرہ) ظاہر ہو (سو مومنون اگر تمنے

یہہ کام کیئے ہین تو اب) سب کے سب توبہ کرو تاکہ تم چھٹکارا پاؤ۔

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجنبی عورت کی طرف نظر کرنا آنکھون کا زنا ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم العینان زناھما النظر والاذنان
زناھما الاستماع واللسان زناہ الکلام
والید زناھا البطش والرجل زناھا الخطا
والقلب یھوی ویتمنی ویصدق ذلک الفرج
ویکذبہ۔ (رواہ مسلم)

اجنبی کی بات باتین سننا کانون کا زنا ہے۔
اس سے بات کرنا زبان کا زنا ہے۔ ہاتھ لگانا
ہاتھ کا زنا۔ اسکی طرف چلکر جانا پاؤن کا زنا
اور دل مین خواہش اور شہوت ہوتی ہے آخر
کو شرمگاہ ان سب زناؤن کو سچا کر دیتا ہے اگر
شرمگاہ سے زنا واقع ہوگیا یا انکو جھوٹا کرتا ہے

اگر اس سے بچ کر سب سے تائب ہوا۔

ahmadimuslim.de

ایسا ہی جو منبر پر بیٹھکر ... مین کہا گیا ہے ... انکی خلاف شریعت ہے۔ جو خود گمراہ ہو وہ دوسرے کا رہنما
کیونکر ہو سکتا ہے۔ ع او خویشتن گم ست کرا رہبری کند + اللہ تعالٰی فرماتا ہے

افمن یھدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یھدی
الا ان یھدی فما لکم کیف تحکمون
(یونس ع ۹)
اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم
(بقرہ ع)

تو کہدے کہ جو حق کی طرف رہنمائی کرے وہ لائق
اتباع ہے۔ یا خود راہ نہ پاوے جب تک اسکو کوئی
راہ نہ بتادے۔ اور یہہ بھی فرمادیا کہ کیا
تم لوگون کو اچھی باتون کا حکم دیتے ہو اور اپنے
آپ کو بھلاتے ہو۔

اور حدیث شریف مین ایسے شخص کے حق مین جو اورون کو اچھی بات کہے اور خود اس سے
نہ بچے سخت وعید وارد ہے۔ اور یہہ کہنا کہ اولیاء اللہ کو پابندی شریعت اور تکلیف عبادت
معاف ہے سخت کفر و الحاد ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین

+ دیکھو مشکوۃ صفحہ ۱۳۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فرماتے ہین کہ بندہ جبتک عقل و ہوش مین رہتا ہے وہ ایسے مقام مین کبھی نہین پہنچتا جسمین اس سے

ان العبد مادام عاقلاً بالغاً لا یصل الی مقام یسقط عنه الامر والنهی لقوله تعالی واعبد ربک حتی یأتیک الیقین فقد اجمع المفسرون علی ان المراد به الموت وذهب بعض اهل الاباحة الی ان العبد اذا بلغ غایة المحبة وصفا قلبه عن الغفلة واختار الایمان علی الکفر سقط عنه الامر والنهی ولا یدخله الله النار بارتکاب الکبائر وذهب بعضهم الی انه یسقط عنه العبادات [illegible] یکون [illegible] تحسین الاخلاق الباطنة وهذا کفر و زندقة وضلالة وجهالة (شرح فقه اکبر)

امر و نہی اوٹھ جاوے - کیونکہ خدا تعالی نے قرآن مین فرمادیا کہ خدا کو یہانتک پوجتے رہو کہ تمکو موت آجاوے - اس آیت مین لفظ یقین سے باتفاق مفسرین موت مراد ہے - بعض قائلین اباحت یہہ کہتے ہین کہ جب بندہ کمال محبت کو پہنچتا ہے - اور اسکا دل غفلت سے پاک ہوجاتا ہے اور وہ کفر سے ایمان کو مقدم کرلیتا ہے تو اس سے امر و نہی ساقط ہوجاتا ہے پھر اوسکو خدا کبیرہ گناہون کے سبب عذاب مین داخل نہین کرتا - [illegible] سے ظاہری عبادتین ساقط ہوجاتی ہین - اور اوسکی عبادت فکر اور اخلاق کو درست کرنا ہوجاتی ہے -

یہہ باتین کفر و جہہ مرتد ہونا اور گمراہی و جہالت ہے -

ایسا ہی بہت سے علما خصوصًا اجلہ صوفیہ نے فرمایا ہے **امام حجة الاسلام غزالی** رح نے ایسے شخص کو جو اولیا کو عبادت و تکالیف شرعیہ سے بری سمجھتا ہے تمام کافرون سے بدتر کہا ہے -

حضرت **شیخ عبد القادر جیلانی** رح نے فرمایا ہے کسی مومن کو کسی حال

المقالة الاولی لا بد لکل مؤمن فی سائر احواله عن ثلثة اشیاء امر یمتثله ونهی یجتنبه وقدر یرضی به الی ان قال فیعطی الوصول الی الله عز وجل

مین خدا کے حکم بجا لانے اور اوس کی نہی سے بچنے اور اوس کی تقدیر پر راضی رہنے سے چارہ نہین اور فرمایا کہ خدا کی طرف

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

عن الخلق والهوى والارادة والتمنى والثبوت مع فعله وارادته من غير ان يكون منك حركة تيك ولا في خلقه بك بل بحكمه وفعله (فتوح الغيب مقاله ۱۷)

واصل ہوجانیکے یہہ معنے ہین - کہ تو مخلوق اور خواہش نفس اور ارادہ سے باہر ہوجاے خدا کے امر و نہی کی متابعت مین رہے - اس مین تو اپنی کچھہ حرکت نکرے -

قال ابو القاسم الجنيد علمنا هذا مقيد بالكتاب والسنة فمن لم يقرأ القرآن ولم يكتب الحديث لا يصلح له ان يتكلم في علمنا ولا يقتدى به (الفرقان بين اولياء الرحمن واولياء الشيطن)

حضرت **جنید بغدادی** نے فرمایا ہے کہ ہمارا علم سلوک کتاب اللہ سے مقید ہے جو کتاب اللہ و سنت نہ جانتا ہو اوسکو لائق نہین ہے کہ اس علم مین کچھہ بولے یا ہمارا اسمین قتدا کرے -

خداوند تعالی نے اپنے اولیا کی صفت مین خود فرمایا کہ خدا کے ولی وہ ہین جو خدا پر

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين آمنوا وكانوا يتقون

ایمان لائے ہین - اور متقی ہین یعنی اپنے [illegible] گناہون سے بچتے ہین -

حدیث قدسی مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ میرا بندہ میری طرف نوافل سے

ولا يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى احببته فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها فبي يسمع وبي يبصر وبي يبطش وبي يمشي - (صحيح البخاري)

قرب حاصل کرتا ہے یہانتک کہ مین اسکو دوست رکھتا ہون جب مین اوسکو دوست رکھتا ہون اسکا کان جس سے سنتا ہے نگاہ جس سے دیکھتا ہے ہاتھہ جس سے وہ پکڑتا ہے پاؤن جس سے وہ چلتا ہے - مین ہو جاتا ہون وہ میرے ساتھہ چلتا ہے میرے ساتھہ دیکھتا ہے میرے ساتھہ پکڑتا ہے - میرے ساتھہ سنتا ہے یعنی اسکے کان آنکھہ ہاتھہ پاؤن سب میرے حکم و رضا کی تابع ہو جاتے ہین -

ان نصوص کے لحاظ سے علماء اسلام نے کہا ہے کہ ولی وہ شخص ہے جو طاعت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

الولي من واظب على الطاعات ولم يرتكب شيئا من المحرمات

(شرح فقه اكبر)

وتجد كثيرا من هؤلاء عمدتهم في اعتقادهم كونه ولي الله انه قد صدر عنه مكاشفة في بعض الامور او بعض الخوارق للعادة مثل ان يشير الى شخص فيموت او ان يطير في الهوى الى مكة او الى غيرها او ان يمشي على الماء احيانا او يملأ ابريقا من الهوى او ياكل بعض الاوقات من الغيب او ان يختفي بعض الاحيان من اعين الناس او ان بعض الناس استغاث به وهو غائب او ميت فراٰه قد جاء فقضى حاجته او يخبر الناس بما سرق لهم او بحال غائب لهم او مريض او نحو ذلك من الامور وليس في شيء من هذه الامور ما يدل على ان صاحبها ولي الله بل اتفق اولياء الله على ان الرجل لو طار في الهوى او مشى على الماء لم يعتبر به ما لم ينظر متابعته لرسول الله صلى الله عليه وسلم وموافقته لامره ونهيه وكرامات الاولياء اعظم من هذه الامور وهذه الامور وان كان قد يكون صاحبها وليا لله فقد يكون عدوا لله فان هذه الخوارق تكون لكثير من الكفار والمشركين ۔ (الفرقان)

پر جما رہے۔ اور کچھ گناہ نکرے۔

اور کہا ہے کہ جو شخص ہوا مین اُڑے اور پانی پر سے کے پاؤن چلا جاوے اور ایسے اوسی ہی خوارق ظاہر کرے پر وہ امر و نہی کا پابند نہو تو وہ خدا کا ولی نہین ہے۔ اور اس کے یہ افعال کرامات نہین ایسے افعال خدا کے منکرون اور کافرون سے بھی سرزد ہو جاتے ہین جو استدراج کہلاتے ہین۔

بقیہ (نمبر ۱ سے ۶ تک) مین جو لکھا گیا۔ اسمین ہم اس مقام مین اس سے زیادہ نہین کہنا چاہتے کہ حدیث بیعت یا اور کسی حدیث و آیت مین ان قیود و لوازم کے وجود پر کوئی دلیل نہین ہے۔ اسوقت دونو فریقین مثبتین و نافین کی مصنفات ہمارے پیش چشم ہین۔ ہم مثبتین کی تصانیف مین ان باتون کا کوئی ثبوت نہین پاتے کہ ایک سے زیادہ پیر کی بیعت نہ کیجاوے۔ باپ پیر ہو تو بیٹے کو اسکی جگہہ پیری کی گدی پر بٹھایا جاوے اگرچہ اس سے بڑھکر اس پیر کے صحبتیون سے لائق

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

و فائق صاحب ارشاد و ہدایت موجود ہون) وعلیٰ ہذا القیاس۔ اس باب مین ہم مقام خصوصیت خطاب موحدین مین کچھ کہینگے۔ یہان یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان قیود کا جو نمبر ۱ سے ۶ تک بیان ہوئی ہین حدیث بیعت یا کسی اور حدیث و آیت مین ثبوت نہین ہے۔ تو تم ان قیود کی تجویز و ترویج پر کیا فتویٰ لگاتے ہو۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ جو شخص ان قیود کو دین سمجھے یا امور دین کی طرح انکی محافظت و التزام کرے اور انکی ترک پر ملامت و انکار عمل مین لاوے اُس نے دین مین ایک نئی بات نکالی جو اسمین نہ تھی اور جو انکو دین نہ سمجھے عارضی عذرون ضرورتون کے سبب انکی رعایت و محافظت کرے جیسے کسی شخص کو دیندار و پرہیزگار ایک ہی شخص نظر و میسر آیا ہے اسلیئے اسنے اسکی بیعت کی ہے۔ اور وہ اسکی طرف منسوب ہونے اور اسکا مرید کہلانے کو داخل دین نہین سمجھتا۔ صرف پہچان کے لیے (جیسے ہندی عربی حنفی شافعی کہلاتا ہے ویسا ہی چشتی یا قادری کہلاتا ہے۔ اس شخص پر ان قیود کے اختیار کرنے مین [illegible] ہے کہ صالحین و متشرعین مشائخ طرق نے جو ان قیود کا لحاظ کیا ہے وہ اسی صورت سے کیا ہے اس باب مین جو مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا ہے (جو مضمون القاب مذہبی مین (صفحہ نمبر ۳۱) ان سے منقول ہو چکا ہے) وہ مثبتین و نافین دونون کے تسلیم کے لائق ہے۔ ایسا ہی اونہون نے صوفیہ کے اور خصوصیات کی نسبت فرمایا ہے جو اسمقام مین نقل کرنا تائید و فائدہ سے خالی نہین ہے۔ آپ بصفحہ ۲۴ کتاب **ایضاح الحق** مین فرماتے ہین۔ تعیین اوراد و اذکار و ریاضات و خلوات و اربعینات و نوافل عبادات و تعیین اوضاع اذکار از جہر و اخفا و ضربات و اعداد و مراقبات برزخیہ و التزام طاعات شاقہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ ہست بہ نسبت اکثر طلاب کہ آن را اصل کمال شرعی یا از تکملات دانند اما بہ نسبت خواص کہ آن را محض از قبیل وسائل دانستہ در تعلیم و ترویج آن سعی میکنند پس از قبیل بدعات حکمیہ باشد آری اخص الخواص کہ محض بنا بر ہدایت چندی از اغبیا کہ نفوس

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایشان در مرتبهٔ قصوی از عبادت یا عصیان واقع شده اند اگر تعلیم امور مذکوره کرده باشند
وایشان را بنمایش این باغ سبز بسوی دام اطاعت حق کشیده باشند و صرف بنا بر اصلاح
استعداد ناقصهٔ ایشان بقدر حاجت و ضرورت بطور وسائل بے التزام و ترویج و اہتمام بکار
برده باشند و وقت حصول مقصود آن را ترک داده باشند پس ہرچند تعلیم امور مذکوره
که از ایشان در بعضی احیان بنسبت بعضے اذہان بحسب اتفاق و رعایت مصلحت وقت
بوجود آمده بنسبت ایشان از قبیل بدعات نباشد۔ اما کلام درین مقام در اکثر اہل زمان ست
که آن مثل شریعت مستمره و طریقهٔ مسلوکه می شناسند"۔ یہہ مثبتین کی خدمت مین التماس ہے

اب نافین کی خدمت مین گذارش کیجاتی ہے کہ جو آفات و بدعات و
منکرات اس بیعت و پیری و مریدی سے عموماً عالم مین پیدا ہورہی ہین۔ انکی برائی مین کیا شک
ہے۔ مگر بلحاظ ان آفات و بدنتائج کے کبھی نہین پہنچتا کہ ہم اصل بیعت کو ملیا میٹ کردین
[illegible] ان آفات و منکرات کے
عمل مین لانے کا گمان بد کرین۔

امر اول (یعنے بیعت کو ملیا میٹ نکرنے) کی وجہ یہہ ہے کہ بیعت تو بہ نص قرآن و عمل حضرت
رسالت صلعم مشروع و مسنون ہو چکی ہے۔ اور ایک امر مشروع و مسنون کا ازالہ و ابطال بلحاظ
نتائج و بمقتضاء تبدل علل و اسباب جائز نہین ہے

ثبوت مقدمہ اولیٰ (بیعت کے مشروع و مسنون ہونے) پر بہت سی آیات و احادیث
کی شہادت پائی جاتی ہے مگر اس مقام مین از انجملہ ایک آیت اور ایک حدیث کے ذکر پر
اکتفا کیا جاتا ہے۔

خداوند تعالی سورہ **ممتحنہ** مین فرماتا ہے اے نبی جب تیرے پاس مومن عورتین ان باتون

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ
أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ

پر کہ شرک نکریگی چوری نکریگی زنا نکریگی اپنی اولاد
کو نہ مارین گی بہتان نہ لائین گی جسکو اپنے ہاتھون

ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببہتان
یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک
فی معروف فبایعھن واستغفر لھن
ان اللہ غفور رحیم (ممتحنہ ع ۲)

اور پاؤن کے بیچ سے ناحق نکالین اور اچھی باتون
مین تیری نافرمانی نکرین گے تجھسے بیعت کرنیکو
آوین تو اون سے بیعت لے اور انکے لئے خدا سے
بخشش مانگ خدا بخشش کرنیوالا مہربان ہے -

عامہ تفاسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت کے موافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے
فتح مکہ کے دن بیعت کی - امام **ابن الجوزی** نے فرمایا ہے کہ اُسدن جن عورتون نے

قال ابن الجوزی وجملۃ من احصی من المبایعات
اذ ذاک اربعمائۃ وخمسون امرأۃ ولم یصافح
فی البیعۃ امرأۃ وانما بایعھن بالکلام بھذہ الآیۃ -
(فتح الباری)

نے بیعت کی ہے اُنکی تعداد چار سو پچاس ۴۵۰ تہی
ہوئی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
سب سے زبانی اقرار لیا تہا ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملایا -

صحیح **بخاری** مین عبادہ بن صامت رضہ سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ان عبادۃ بن الصامت وکان شھد بدرًا
وھو احد النقباء لیلۃ العقبۃ ان رسو
ل اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابۃ
من اصحابہ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ
شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم
ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم و
ارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفا منکم
فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا
فعوقب فی الدنیا فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من
ذلک شیئا ثم سترہ اللہ فھو الی اللہ ان شاء
عفا عنہ وان شاء عاقبہ فبایعناہ

[illegible] نے [illegible] کہ [illegible] مجھسے
ان باتون پر کہ خدا سے شرک نکرو زنا نکرو
اور اولاد کو قتل نکرو بہتان نہ باندہو -
جسکو اپنے جی سے بناؤ اچھی بات مین نافرمانی
نکرو بیعت کرو پھر جسنے اس بیعت پر وفا
کیا اسکا اجر خدا پر رہا - جوان کامون سے کسی
کام کا مرتکب ہوا - اور اسکو دنیا مین اسپر
عذاب ہوا تو وہ اسکا کفارہ ہوگیا - اور جسنے
کوئی ایسا کام کیا پھر خدا نے اسپر پردہ ڈالدیا
تو وہ خدا کی سپرد ہے چاہے معاف کرے
چاہے اسپر عذاب کرے - پس ہمنے (عبادہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

علی ذالک - (صحیح بخاری ص۷) | بن صامت کہتے ہین) آپ سے ان باتون

پر بیعت کی -

ان آیات و احادیث سے بیعت توبہ کی مشروعیت تو صاف ثابت ہے - مگر انکے جواب مین فریق ثانی سے بعض تو یہہ کہتے ہین - کہ یہہ وہ بیعت نہین ہے جو صوفیون نے نکالی ہے - اور ان مین مروج ہے - انکے جواب مین ہم اس سے زیادہ کچھہ نہین کہہ سکتے ہین - کہ گو بعض صوفیون نے اس بیعت پر بہت کچھ زیادتیان کی ہین - اور بعض نے تو اسکی صورت ہی بدل دی ہے - مگر بعض صوفیون مین صرف اسی قدر ثابت و مسنون کا بہی رواج ہے - آؤ اسی کو مانو قدر زائد کو جانے دو - اور خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرو بعض ان آیات و احادیث کے جواب مین یہہ کہتے ہین کہ جس بیعت کا ان آیات و احادیث مین ذکر ہے وہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص اور آپ کا خاصہ ہے عموماً مشروع نہین ہے - اور یہہ بہی وہ کہتے ہین کہ مشروع تہی مگر یہہ [illegible] نہ بطور مباحثہ) ہم کہتے ہین اول یہہ دونون دعوی (دعوی نسخ و دعوی خصوصیت) ایسے متنافی و باہم متخالف دعوے ہین کہ ایکدوسریکا جواب ہوسکتا ہے - دعوی نسخ دعوی خصوصیت کا یون جواب ہوسکتا ہے - کہ منسوخ کہنا سابق مشروعیت عام کا اقرار کرنا ہے کیونکہ جو امر عموماً مشروع نہو وہ عموماً منسوخ نہین ہوسکتا - اور یہہ عین دعوی خصوصیت کا ابطال اور صاف اقبال ہے کہ وہ امر جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص کہا گیا ہے آنحضرت صلعم سے مخصوص نہ تھا بلکہ عام تھا -

دعوی خصوصیت دعوی نسخ کا یون جواب ہوسکتا ہے کہ ایک فعل کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص کہنا اسکے عام مشروعیت سے انکار کرنا ہے - اور یہہ اسکے عین عدم منسوخیت کا اقرار کرنا ہے - منسوخ وہ تب ہوتا - جب اُسکو عام مشروع مانا جاتا - اور خاص آنحضرت صلعم کے حق مین تو اسکے نسخ کا دعوی ہی نہین کیا گیا - عام لوگون کے حق مین منسوخ بتایا گیا ہے -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

میرے بہائی ثانی انصاف کریں تو اسی اپنے تناقض کے سبب اپنے دعاوے سے دست بردار ہو جاویں - اور ایک دعوی کو دوسرے کا جواب سمجھ لیں **ثانیاً** اس دعوی نسخ وخصوصیت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی - اور باتفاق اُمت محمدیہ جب تک کسی امر مشروع کے نسخ وخصوصیت پر کوئی دلیل ثابت ہو - اسکی عام مشروعیت سے انکار کرنا اور اُسکو مخصوص یا منسوخ کہنا جائز نہیں ہے - مدعی نسخ وخصوصیت اپنے مخالف کو یہہ نہیں کہہ سکتا کہ عدم نسخ وعدم خصوصیت پر وہ کوئی دلیل پیش کرے - اس لیئے کہ باتفاق علماء اسلام بلکہ سائر ادیان اصل نصوص شرعیہ میں عدم نسخ ہے - اور نسخ ایک امر عارضی وطاری ہے جسکا ثبوت دلیل پر موقوف ہے ایسا ہی عدم خصوصیت احکام شرعیہ میں اصل ہے کسی امر کی خصوصیت ثابت ہونے کے لیئے دلیل مستقل کا ہونا ضروری ہے چنانچہ **قسطلانی وغیرہ** علماء نے بتصریح بہت جگہہ

الاصل عدم الخصوصية (قسطلانی ص ۲۳ ۵)
الخصوصية لاتثبت الا بدليل (... ص ۹۶ ...)

اپنی تصانیف میں بیان کیا ہے کہ عدم خصوصیت اصل ہے اور خصوصیت دلیل سے ثابت ہوتی ہے -

ahmadimuslim.de

الحاصل اس باب میں بار ثبوت مدعی نسخ وخصوصیت پر ہے - مدعی عدم نسخ وعدم خصوصیت کیلیئے کسی امر میں ورود نص کافی دلیل ہے - فریق ثانی ہمارے ان قواعد کو مانتے ہیں - اسلیئے وہ اپنے دعاوے نسخ وخصوصیت پر کچھہ کچھہ دلائل پیش کرتے ہیں -

انکی عمدہ او مقوی **دلیل** (جس سے وہ کبھی نسخ نکالتے ہیں - کبھی خصوصیت ثابت کرتے ہیں) یہہ ہے - کہ یہہ بیعت توبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوای خلفاء راشدین وغیرہ صحابہ وتابعین نے نہیں کی

ایک دلیل ان کی (جس سے وہ صرف خصوصیت نکالتے ہیں) یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے اس فعل کی ترغیب نہیں دلائی - اور اس باب میں قولی حدیث نہیں آئی جسمیں یہہ بیان ہو کہ خلفاء راشدین وغیرہ صالحین لوگوں سے بیعت توبہ لیا کریں -

یہہ دلیل تو محض نکمّی ہے چندان لائق بحث وجواب نہیں ہے - کیونکہ اس دلیل کی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بنا ان اصول پر ہے کہ فعل نبوی لائق اقتدا نہین جب تک کہ اسکے ساتھہ قول بھی شاہد و مؤید نہو سُنت نبوی (جو واجب الاتباع ہے) کی تقسیم قولی - فعلی - تقریری بھی عبث ہے - اور یہہ اصول کافہ علماء اسلام محدثین و اصولیین کے مخالف ہین - اور صریح نصوص کتاب و سنت اسکے مکذب ہین -

پہلی دلیل کا جواب فریق مثبت یہہ دیتا ہے کہ خاص بیعت توبہ و تقوے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین نے بھی لی ہے - یہہ جواب صحیح ہو تو پھر کوئی جھگڑا باقی نہین رہتا - مگر مین اس جواب کو صحیح نہین سمجھتا چنانچہ بمقام خطاب صدیق اسکی تفصیل کرونگا - اس لیئے میرے نزدیک اسکا جواب یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے قول یا فعل ثابت ہو جانیکے بعد ہمکو اس امر کی حاجت نہین ہے - کہ ہم اسکے موافق کسی کا عمل تلاش کرین آنحضرت صلعم کا قول و فعل بنفس خود حجت ہے - جو امر آنحضرت صلعم کے قول یا فعل سے ثابت ہو - جب تک کوئی دلیل جو ثبوت مین اس حدیث کی مساوی ہو) اسکے نسخ و خصوصیت پر قائم نہو وہ واجب العمل ہے - گو اسپر عمل کرنیوالا مشرق و مغرب مین کوئی نظر نہ آوے اور ہمکو وہ متروک و مہجور معلوم ہو - اسمین ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ نفس الامر مین ضرور کوئی نہ کوئی اس سنت کا قائل و عامل ہوگا گو ہمکو اسکا علم نہین -

امام نووی نے شرح مسلم مین حدیث صیام ستہ شوال کی شرح مین فرمایا ہے -

امام شافعی اور اسکے ہم خیالون سے - (جو صیام ستہ شوال کے قائل ہین) یہہ حدیث دلیل ہے اور جب حدیث صحیح ہو تو اسکو بعض لوگون یا تمام لوگون کے ترک کر دینے سے چھوڑا نجاوے	ودلیل الشافعی وموافقیہ ھذا الحدیث الصحیح الصریح واذا ثبت السنۃ لا تترک لترک بعض الناس او اکثرھم او کلھم (شرح مسلم)

اور حافظ **ابن القیم** نے فرمایا ہے چنانچہ ایقاظ مین منقول ہے کہ بعت خالصہ اسکا نام ہے کہ آن حضرت صلعم کے بات پر کسی کی بات اور رای کو مقدم کیا جاوے

کے بات پر کسی کی بات اور رای کو مقدم نکیا جاوے	ان تجرید المتابعۃ ان لا یقدم علی ما جاء

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

به الرسول صلى الله عليه وسلم قول احد ولا
رأيه كائنا من كان وما كان بل ينظر في صحة
الحديث اولا فاذا صح نظر في معناه ثانيا
فاذا تبين له لم يعدل عنه ولو خالفه
من بين المشرق والمغرب ومعاذ الله ان
يتفق الامة على ترك ما جاء به نبيها صلى
الله عليه وسلم بل لا بد ان يكون في الامة
من قال به ولو خفي عليك فلا يجعل جهلك
بالقائل به حجة على الله تعالى ورسوله
صلى الله عليه وسلم في تركه بل اذهب الى
النص ولا تضعف [illegible]
قائل قطعا ولكن لم يصل اليك علم هذا
مع حفظ مراتب العلماء وموالاتهم واعتقاد
حرمتهم وامانتهم واجتهادهم في حفظ
الدين وضبطه - (الايقاظ)

کوئی بات ہو۔ او کسیکی ہو۔ بلکہ پہلے صحت حدیث
کو دیکھا جاوے پھر اگر صحیح ہو تو اُسکے معنے
کو خیال کیا جائے۔ جب وہ معلوم ہو چکے
تو اس سے عدول نکیا جاوے۔ اگرچہ مشرق سے
مغرب تک کے لوگ اسکے مخالف ہیں۔ اور
خدا کی پناہ ہے کہ تمام امت ترک حدیث پر
اتفاق کرلے۔ یہہ کبھی نہوگا۔ بلکہ کوئی نہ کوئی
امت مین اسکا قائل ہوگا۔ اگرچہ تجھپر اُسکا حال
چھپا رہا۔ اور تیرا نہ جاننا اس قائل کو اللہ کے
سامنے اس حدیث کے ترک کرنیمین سند نہیں ہو سکتا
[illegible]
جان لے کہ کوئی نہ کوئی اسکا قائل ہوگا۔ اگرچہ تجھے
اُسکا علم نہیں۔ اور باوجود تیرے اس عمل بالحدیث
و ترک اقوال علماء کے ان علماء کی محبت و تعظیم مراتب
اور انکی امانت و اجتہاد کا اعتقاد دور نہیں ہوتا۔

اسکے مقابلہ مین فریق ثانی یہہ کہتا ہے۔ کہ اصول حدیث مین کسی حدیث کے خلاف پر اجماع پایا جانا اسکے منسوخ ہونیکی دلیل سمجھا گیا ہے۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بات اس اجماع کی نسبت کہی گئی ہے۔ جو واقعی اجماع ہو۔ اور سند صحیح سے ثابت ہو۔ نہ ادعائی اور خیالی اجماع کی نسبت جسکا ہر کوئی محض اپنی لاعلمی سے مدعی ہو جاتا ہے۔ وہ جب کسی اپنے خیالی مسئلہ کی نسبت اپنے خیال کے مخالف کسیکو نہیں پاتا تو جھٹ اس مسئلہ مین کہدیتا ہے لم ادر فیہ خلافا فصار اجماعا۔ یعنی اس مسئلہ مین کسی کا خلاف نہیں پایا پس یہہ اجماع ہوگیا۔ ایسے دعوی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اجماع کو قائل کی لاعلمی کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔ نسخ حدیث کی دلیل اسکو کوئی محدث و اصولی نہین سمجھتا۔ **حافظ ابن القیم** نے **اعلام الموقعین** مین کہا ہے (چنانچہ صالح بن محمد فلانی

وکانت فتواہ رضی اللہ عنہ الامام احمد مبنیۃ
علی اصول خمسۃ احدھا النصوص فاذا وجد
النص ای الکتاب او السنۃ افتی بموجبہ
ولم یلتفت الی ما خالفہ ولا من خالفہ کائنا
من کان الی ان ذکر امثلۃ لذلک ثم قال
ولم یکن یقدمہ علی الحدیث الصحیح عملا
ولا رایا ولا قیاسا ولا قول صاحب ولا عدم
علمہ بالمخالف الذی یسمیہ کثیر من الناس
اجماعا [illegible]
قد کذب احمد من ادعی الاجماع ولم یسغ
تقدیمہ علی الحدیث الثابت وکذلک الشافعی
ایضا نص فی رسالتہ الجدیدۃ علی ان ما لم یعلم
فیہ الخلاف لا یقال لہ اجماع ولفظہ ما
لا یعلم فیہ الخلاف فلیس اجماعا وقال
عبد اللہ بن احمد بن حنبل سمعت یقول
ابی یقول ما یدعی فیہ الرجل الاجماع فھو
کذب علی من ادعی الاجماع فھو کاذب
لعل الناس اختلفوا ما یدریہ ولم ینتہ الیہ
فلیقل لا نعلم الناس اختلفوا ھذہ دعوی

نے ان سے نقل کیا ہے) امام احمد کے فتوے
پانچ اصول پر مبنی ہین۔ ایک نصوص۔ ان کا
قاعدہ تھا کہ جب کوئی نص (آیت یا حدیث) کسی مسئلہ
مین پاتے تو اسکے موافق فتوے دیتے۔ اور
اسکے مخالف قول اور اسکے قائل کی طرف کچھ التفات
نکرتے۔ خواہ کوئی ہو۔ اور کیسی ہی بات اسنے
کہی ہو۔ اسکے بعد حافظ ابن القیم نے چند مثالین
(جنمین امام احمد نے اجلہ صحابہ (خلفا راشدین
[illegible] کا لحاظ نہین کیا۔ اور
حدیث کے موافق فتوے دیا ہے) ذکر کین۔
اسکے بعد فرمایا ہے۔ امام احمد حدیث صحیح پر کسی
عمل اور رای و قیاس کو مقدم نکرتے۔ اور نہ کسی
صحابی کے قول کو اور نہ کسی کے عدم علم مخالف کو
جسکا بہت لوگ اجماع نام رکھ لیتے اور اسکو
حدیث صحیح پر مقدم کرتے ہین امام احمد نے
اس شخص کو جو ایسے اجماع کا دعوے کرے
اور اسکو حدیث صحیح پر مقدم کرے نسبت یا زنہ آوے
جھوٹھا کہا ہے۔ ایسا ہی امام شافعی اپنے رسالہ
جدیدہ مین تصریح بیان کیا ہے۔ کہ اگر اسمین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بشر المریسی والاصم ولکن یقول ولکن لا نعلم الناس اختلفوا ولم یبلغنی ذلک هذا لفظه ونصوص رسول الله صلی الله علیه وسلم عند الامام احمد وسائر ائمة الحدیث اجل من ان یقدم علیها توهم اجماع مضمونه عدم العلم بالمخالف ولو ساغ تعطلت النصوص وساغ لکل من لم یعلم مخالفا فی حکم مسئلة ان یقدم جهله بالمخالف علی النصوص فهذا هو الذی انکره الامام احمد والشافعی من دعوی الاجماع لا ما یظنه بعض الناس انه استبعاد لوجوده [illegible]

کسی کو علماء کا اختلاف معلوم نہو۔ اسکو اجماع نہین کہا جاتا ہے۔ انکے بعینہ یہہ الفاظ ہین ما لا یعلم فیه الخلاف فلیس اجماعا (جسکا ٹھیک ترجمہ وہ ہے جو ہم بیان کر چکے ہین) امام احمد کے بیٹے عبد اللہ نے کہا ہے۔ مینے اپنے باپ (امام احمد) سے سنا آپ فرماتے جو ایسے اجماع کا دعوی کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ شاید لوگون کا اسمین اختلاف ہو جسکا علم اسکو نہین پہنچا۔ اسکو یون بولنا چاہیے مجھے معلوم نہین۔ کہ لوگون کا اسمین اختلاف ہے یہہ بشر مریسی اور اصم کا دعوی ہے۔ ولیکن [illegible]

معلوم نہین ہے۔ یہہ امام احمد کے الفاظ ہین۔ اور انکے اور باقی سبھی امامون کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس سے بلند تر ہے۔ کہ اسپر اجماع کے وہم و گمان کو جسکا مضمون صرف مخالف کے حال سے لاعلمی ہے مقدم کیا جاوے۔ اگر یہہ امر جائز ہو۔ تو احادیث بیکار ہو جاوین اور ہر ایک کو جو کسی کو اپنے خیال کے مخالف نجانتا ہو یہہ جائز ہو جائے کہ اپنی لاعلمی کو حدیث پر مقدم کرے۔ امام احمد اور شافعی نے اسی قسم کے اجماع کی تسلیم سے انکار کیا ہے۔ نہ یہہ کہ انہون نے وجود اجماع کو بعید سمجھا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگون کا خیال ہے۔

وحین نشأت هذه الطریقة تولدت عنها معارضة النصوص بالاجماع المجهول وفتح باب دعواه

امام ابن القیم فرماتے ہین (چنانچہ فلانی نے نقل کیا ہے) کہ جب یہہ طریق (لاعلمی کو اجماع بنا کر احادیث کے مقابلہ مین پیش کرنا) پیدا ہوا۔ تو اس سے نامعلوم اجماعون سے احادیث کا مقابلہ شروع ہوا۔ اور اس دعوی کا دروازہ کھلا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وصار من لم یعرف الخلاف من المقلدین اذا احتج علیہ بالقرآن و السنۃ قال ھذا خلاف الاجماع و ھذا ھو الذی انکرہ ایمہ الاسلام و عابوا من کل ناحیۃ علی من ارتکبہ وکذبوا من ادعاہ۔ (ایقاظ)

جب مقلدین مذاہب کے سامنے قرآن و حدیث سے استدلال قائم ہوئے۔ تو وہ یہہ کہنے لگ گئے کہ یہہ حدیث تو اجماع کے مخالف ہے۔ یہی اجماع (خیالی و وہمی) ہے جس سے ایمہ اسلام نے انکار کیا ہے۔ اور ہر طرف سے اسکے دعوی کرنے والون پر انہون نے عیب لگایا۔ اور ان کو جھوٹا کہا ہے۔

شاید اسپر **فریق** ثانی یہہ **اعتراض** کرے۔ کہ عدم نقل و عدم ثبوت کو تو علماء نے بہت مواضع مین سند ٹھہرایا ہے۔ اور بہت سے احکام کی مشروعیت اس عدم النقل کی دست آویز سے ثابت ہے۔ اور نہ چاہو تو اپنے ہی اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۶ کو دیکھ لو۔ پھر تمنے عدم علم و [illegible] اسکا جواب یہہ ہے کہ اولاً تو یہہ دعوی عدم نقل و عدم ثبوت اس شخص سے زیبا ہے۔ جو ائمہ نقل سے ہو۔ یا وہ جس زمانہ کا حال وہ بیان کرے اسکے قریب قریب ہو۔ جس شخص کو متون صحاح ہی عبور نہو اور وہ زمانہ صحابہ و تابعین سے بارہ سو برس پیچھے پیدا ہوا ہو اسکا یہہ کہنا کہ فلان امر زمانہ صحابہ و تابعین مین ثابت نہین کیونکر لائق سند ہے۔

ثانیاً۔ اس عدم نقل کا اعتبار اس محل مین ہے۔ جہان صاحب شریعت سے کچھہ ثابت نہو اور ایک امر کی مشروعیت و عدم مشروعیت کا حال نص سے معلوم نہو۔ اس محل مین جب کوئی دلیل مشروعیت نہین ملتی تو ناچار بحکم برأۃ اصلیہ عدم اصلی اور عدم نقل اور عدم ثبوت کی طرف مراجعت کی جاتی ہے۔ اور اس مقام مین (جہان بحث ہے) تو نص صریح مشروعیت پر موجود ہے۔ اور محل بحث سے ہمکو اس مقام مین بحث ہے ان ہمین نص صریح ایک امر کی مشروعیت پر پائی جاتی ہے۔ اس امر کا ابطال و خلاف اس قاعدہ سے ثابت کرنا۔ اور اسپر عدم وجدان

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وعدم نقل کو دلیل ٹھہرانا کب جائز ہے - یہان تو یہہ عدم نقل و عدم وجدان وعدم ثبوت ایک مثبت دلیل کے مقابل ہے - اور اسکے مفاد سنت کے برخلاف ہے - اسلیئے اس کا اعتبار جائز نہین ہے -

اس بات کو عام فہم طور پر یون بیان کیا جا سکتا ہے کہ علماء نے عدم نقل وعدم وجدان دلیل کا اعتبار تو کیا ہے - مگر اس محل مین جہان کوئی نص پائی نہ جاوے - اور اس باب مین کوئی حکم نص سے معلوم نہو - یہہ نہین کہا کہ کسی نص (قرآن و حدیث) پر عمل کرنا اس نص کے موافق کسی شخص کے عمل کرنے پر موقوف ہے - اور وہ عمل تلاش سے نہ ملے - تو یہہ نہ ملنا اسکے معدوم ہونے اور موجود نہونے پر کافی دلیل ہے - **بالجملہ** نص صریح کے خلاف اور مقابلہ مین عدم اصلی اور عدم نقل اور عدم وجدان - اور عدم ثبوت لائق اعتبار نہین ہے - **اس بات** کو ہی ہمارے نہائی ناقی سوچین - اور انصاف سے اسمین غور کرین - تو اس سے ہی جھگڑا طے ہو سکتا ہے -

ahmadimuslim.de

اب میرے خیال مین اور نافین کی تصانیف مین ایسے کوئی عذر لائق لحاظ باقی نہین رہا - جس سے آیات واحادیث بیعت تو بہ سے بیعت کی سنیت و مشروعیت ثابت ہونے مین کوئی شبہ پیدا ہو سکے - یہہ مقدمہ **اولی** کا ثبوت ہے - اب **دوسری** مقدمہ کا ثبوت دیا جاتا ہے

مقدمہ ثانیہ (بلحاظ نتائج وبمقتضائی تبدل اسباب وعلل امر مشروع کو باطل نکردینے) کے ثبوت پر دلیل یہہ ہے - کہ اگر بلحاظ نتائج وبمقتضائی تبدل وعلل وسباب احکام مشروعہ باطل و بیکار کیا جاوے - تو شریعت محمدی مین کم سے کم ایک حکم الہی بھی باقی نہین رہتا - جو اس تعطل و تبدل کا معرض نہو - دور سنجاؤ نماز و روزہ ہی کو دیکھ لو - اس سے بھی باوجودیکہ یہہ عمدہ شعائر اسلام سے ہین بد نتائج پیدا ہو سکتے ہین - اور ہو رہے ہین -

بہت نمازی ہین جو نماز سے بجز نمایش و ریا کچھہ مد نظر نہین رکھتے - جن کے حق مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم
ساهون الذین هم یرآءون ویمنعون
الماعون ۝

خدا تعالی نے فرمایا ہے اون نمازیون کے
لیئے خرابی یا جہنم ہے جو اپنی نمازون سے
غافل ہین اور ریا کرتے ہین -

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت روزہ دار ایسے ہین جنکو اپنی روزہ سے بجز بہوک پیاس کچھ فائدہ

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کم من صائم لیس له من
صیامه الا الظمأ وکم من قائم لیس له من قیامه
الا السهر - (دارمی)

نہین ہوتا - اور بہتیرے قائم اللیل
(نمازی) ایسے ہین - جنکو اپنے قیام سے بجز
بیخوابی کچھ نہین پہنچتا -

بہتیرے نمازی ایسے ہین جو نماز کو چوری و بدکاری کا ذریعہ بنالیتے ہین - مسجد مین اس لیئے
جاتے ہین - کہ جب امام اور اوسکے مقتدی سجدہ کو جاوین - تب وہ لوگون کی جوتیان اور کپڑے
اوٹھا کر لیجاوین - یا وہ مسجد مین جا کر کسی عورت کو جو نماز کے لیئے آوے یا مسجد کے
کوئین سے پانی بہرنے جاوے دام مین لاوین - اور ان نتائج کی برائی مخفی نہین ہے -
بہت نمازی ہین جو نماز کو بے طور - اور خراب کرکے پڑہتے ہین جسمین وہ کبی گناہون
کے مرتکب ہوتے ہین جیسے وقت مکروہ مین پڑہنا - رکوع سجود ایسا جلد و ناتمام کرنا - جسکی
نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم صاف آچکا ہے کہ ایسی نماز نماز نہین ہے -
پھر کیا ان بدنتائج اور خرابیون کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہین - کہ نماز پڑہنا - اور
روزہ رکھنا موقوف کیا جاوے - کیونکہ لوگ اس سے بدنتائج نکال لیتے ہین - اور انکو ایسے طور
پر ادا کرتے ہین جس طور سے وہ مشروع نہین ہین - مین نہین جانتا کوئی مسلمان ایسے
امر کو تجویز کرے - اور بلحاظ ان نتائج و تبدل صورت نماز کے موقوفی نماز کا حکم دے -
اسی نظر سے علماء اسلام صحابہ کرام وغیرہ عظام نے بہت مواضع مین احکام مشروعہ کو نہین
بدلا - اور نہ اوٹھایا - باوجودیکہ ان احکام کا وہ حال نرہا تھا - جو ابتداء مشروعیت کیوقت
انکا حال تھا - اور ان کا سبب مشروعیت - اور اسکا نتیجہ بہی بدل چکا تھا - آس کی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نظیرین بہت ہین - مگر ہم بخوف طوالت اس مقام مین دو مثالین کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین -

اول مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ حکم ہے - کہ اگر عورتین جماعت کے لیئے مسجد مین جانا چاہین تو انکو نہ روکو - اس حکم کا سبب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھا - اور اسکا نتیجہ اسوقت کا امن تھا - زمانہ حضرت رسالت صلعم کے بعد نہ وہ سبب رہا - نہ وہ نتیجہ عورتون مین وہ بیدینی کی باتین مروج ہوگئین جو مسجدون مین جانے سے ان کو مانع تھین - اور مسجدون مین جانے سے نتیجہ فساد پیدا ہونے کا خوف پیدا ہوگیا تب صحابہ کرام نے اس حکم کو بلحاظ اس بدنتیجہ کے اوٹھا دیا - اور حضرت عائشہ رض نے صاف فرمادیا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بذات شریف ہوتے اور عورتون کی ان باتون کو دیکھتے تو انکو مسجدون سے روکدیتے

> لو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای ما احدثت النساء لمنعهن المساجد کما منعت نساء بنی اسرائیل (مسلم ... ۱۸۳)

صاحب دراسات نے کہا ہے - کہ اس قول سے حضرت عائشہ رض نے جتایا ہے کہ ایک امر مسنون کو اسکی وجہ بدل جانے کے سبب اوٹھا دینا شارع ہی سے مخصوص ہے - اور یہہ اس حکم شرع کو منسوخ کرنا ہے ایسا آپکے سوای اور کوئی شخص جرات نہین کرسکتا -

> افادت ان الحکم بتبدیل السنة عند زوال العلة مخصوص بالشارع صلی الله علیه وسلم وانه فی معنی النسخ فلا یقدم علیہ احد
>
> (دراسات ص ۵۹)

اس بیان کی زیادہ تفصیل بنقل احادیث و اقاویل ہم اشاعة السنہ نمبر ۱۲ جلد ۲ مین کرچکے ہین - اس لیئے اسمقام مین اسکا اعادہ نہین کرتے - اور نہ یہہ ہماری عادت ہے -

دوسری مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حج مین رمل کرنے کا حکم ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (جب آپ حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ مین عمرہ کرنے کو آئے اور مکہ مین مشرکین تھے) فرمایا کہ بوقت طواف رمل کرو - یعنی پہلوانون کی طرح اکڑ کر اور زور دکھا کر چلو -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس حکم کی وجہ یہہ تہی - کہ مشرکین مکہ (جوانکو بنجار کے مارے ہوئے سمجہتے تہے) انکو حقارت سے نہ دیکہین - حضرت عمرؓ کا وقت آیا تو انہون نے فرمایا کہ اب ہمکو اس رمل سے

قال عمر ومالنا والرمل انما كنا راٰينا المشركين وقد اهلكهم ثم قال شيئ صنعه رسول الله صلے الله عليه وسلم فلا نحب ان نتركه (بخاری ص۲۱۸)	کیا کام ہے خدا نے مشرکین کو تو ہلاک ہی کر دیا ہے - پہر فرمایا یہہ آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کا فعل ہے ہم اسکو چہوڑنا پسند نہین کرتے

اس **قول** مین حضرت عمرؓ نے یہی یہی جتایا ہے کہ گو اس حکم کا سبب اور نتیجہ جو بوقت مشروعیت اس حکم کے پایا گیا تہا - اب پایا نہین جاتا - مگر ہم اس حکم کو اس لحاظ سے بدل اور اوٹہا نہین سکتے - اس مثال کی تفصیل احادیث وا تا دیل اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۲ مین ہوچکی ہے - ان دو مثالون سے امید ہے ناظرین کو یقین ہوگا کہ نتائج و اسباب کی نظر سے احکام مشروعہ کو بدلانا یا ہوجانا [illegible] کی دلیل قائم وثابت ہوتی

ابدا **جواب** فریق ثانی کی اس **بدگمانی** کا کہ اکابر مشائخ و اولیاء اللہ بہی اس بدعت مسنون پر نہ تہے - وہ سبہی خطا کار دکاندار تہے - اور ان منکرات و زیادتیون کے مروج رہے جنکی برائی ثابت ہوچکی ہے - سو اسمقام مین ہم اس سے زیادہ نہین دے سکتے کہ یہہ عام بدگمانی بلا وجہ ہے ان مشائخ مین ایسے متبعین و متشرعین بہی گذرے ہین جو ان بدعتیون کے مروج نہین ہوئے - اور اگر کسی خاص شخص کے قول یا فعل مین کوئی امر زائد از سنت پایا جاتا ہے تو اسمین نیک گمان بہی ہوسکتا ہے کہ اسنے یہہ امر بحالت ضرورت اور ایسی صورت سے کیا ہے جس سے اسپر الزام خلاف شریعت یا بدعت عائد نہین ہوسکتا چنانچہ مولانا محمد اسمٰعیل علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا ہے - جو ص۴۵ مین منقول ہوا -

یہہ گذارش خدمت فریق ثانی مین آخر کلام ہے جس سے عام مسلمانون سے خطاب پورا ہوا -

اب **خاص** اس فرقہ اہل اسلام کی خدمت مین جو **موحدین و متبعین سنت** کہلاتے ہین

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کچھ گذارش کیا جاتا ہے

یہہ عام گفتگو جو بیعت پیری و مریدی کی نفی و اثبات مین بضمن خطاب عام اہل اسلام ہوئی اسکو بہی اس گروہ کی دونون فریق نافی و مثبت اپنے خطاب مین سمجھہ لین ۔ اور سچ پوچھو تو اکثر باتین اس گفتگو کی ان ہی حضرات کی ہین ۔

علاوہ بران **فریق نافی کی خدمت مین یہہ التماس ہے** اگر ہمارے یہان اثبات سنیت بیعت سے انکی تسلی نہو ۔ اور بیعت کے مسنون مشروع ہونے مین انکو شبہ باقی رہے تو اس شبہ کا وہ موازنہ نا اندازہ فرما دین ۔ اور اسکے موافق اسکو وقعت دین ۔ اگر وہ شبہ ثبوت و یقین مین نص (آیت و حدیث) بیعت سے ہموزان و مساوی ہے ۔ تو وہ اس شبہ کو آیت و حدیث بیعت کا ناسخ یا نسخ کی دلیل ٹھہرا دین ۔ ورنہ یہہ انصاف فرما دین کہ ایک ضعیف و کمزور شبہ آیت یا حدیث کا ناسخ و مبطل عمل کیونکر ہو سکتا ہے ۔

ہمنے مانا کہ بیعت ت[illegible] مگر یہہ امر اس بات کے یقین کا مثبت کہان ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ منسوخ ہو چکی تھی شاید ان عذرون اور سببون سے جو حضرت **شاہ ولی اللہ** نے **قول جمیل** مین بیان فرمائے ہین متروک ہوئی ہو ۔ اور اگر وہ سبب سب کے سب ضعیف و نا قابل اعتبار ہین تو بہی ممکن ہے کہ اسکے متروک ہونے کا کوئی اور سبب قوی و لائق اعتبار ہو جسکو ہم اور آپ لوگ نہین جانتے ۔

کیا فریق نافی اس بات کا یقین رکھتے ہین کہ صحابہ و تابعین مین اس بیعت کے متروک ہونے کا بجز اسکے منسوخ یا آنحضرت صلعم سے مخصوص ہو جانے کے کوئی اور سبب نہ تھا ۔ اور اس یقین پر وہ مباہلہ کر سکتے یا کوئی حلف مغلظ† اٹھا سکتے ہین ۔ جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنیت فعل بیعت پر مباہلہ کرنے اور حلف اٹھانے کو ہم اور وہ حاضر ہین ۔

اگر وہ ایسا یقین نہین رکھتے جسپر وہ مباہلہ کر سکین یا حلف اٹھا سکین تو پھر خدا کو اور مومنون

† جیسے حلف بالطلاق جو محدثین صحیح بخاری کی صحت پر تجویز کرتے ہین ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور روز قیامت کو سامنے رکھ کر کہین کہ اس یقینی و بی طمینانی پر انکا ایک حکم قرآنی (جسکا قرآن سے ثابت ہونا مانتے ہین) کو منسوخ کہنا حلال ہے؟ - اور نسخ شریعت شیعہ سے جائز ہے - اور کیا انکے بقیہ مذاہب کے (جنہین وہ اکثر اہل مذاہب کے مخالف ہین - اور ان کے سبب وہ عام مسلمانون سے علیحدہ ہو گئے ہین) بنا ایسے اصول پر قائم ہے؟ -

اور اگر وہ دل سے یقین سے اس بیعت کو منسوخ و مخصوص نہین جانتے - صرف ان آفات و بدعات کے سبب جو اکثر خاندانون - اور بیعت خانون مین اسوقت پائی جاتی ہین - اس بیعت سے منع کرتے ہین تو اسکے مقابلہ مین اس بات کو سوچ لین کہ ایک امر مشروع و ثابت کو بلحاظ ایسے نتائج کے مٹیا مین کرنا جائز ہے - کیا جو نتائج بد نماز مین نکلتے ہین جو اوپر بیان ہوئے انکی نظر سے نماز سے وہ روک سکتے ہین - اگر وہ ایسا ہی کرینگے تو انمین اور نیچریون مین کیا فرق رہے گا جو گذشتہ احکام و اخبار ثابتہ و محققہ کو (صرف اس نظر سے کہ لوگ اس سے بد نتیجہ نکالینگے [illegible] ہین کہ یہہ حکم شریعت مین وارد نہین ہے یہہ تو مفسرین یا محدثین وغیرہ علماء اسلام نے از خود گھڑ لیا ہے -

اور فریق مثبت کی خدمت مین یہہ التماس ہے - کہ وہ اس سنت بیعت کو سنت مسواک کرنے یا آنکھ مین سرمہ لگانے یا اپنے آپ توبہ و استغفار کرنے پر فوقیت نہ دین اور اسکو مناط و مدار حصول احسان عبادت و کمال عرفان قرار نہ دین - اور اسکو ایسی سنت موکدہ و مستمرہ نہ ٹھہراوین - جیسے اذان - و اقامت - و جماعت مستمرہ چلی آتی ہے اور اسمین وہ ان خصوصیات رسمیہ کو جو خاندانی پیرون مین چلی آتی ہین - جیسے باپ مرے بیٹے کو اسکی جگہہ گدی پر بٹھانا - یا تمام خاندان مین کسی ایک کو پیر مغان بنا کر بیعت کے لئے مخصوص کرنا - باوجودیکہ علم مین تقوے مین اس سے بڑہکر یا اسکے برابر اور بھی موجود ہون - اور لوگون کو اسکی بیعت و اطاعت کے لیے اہتمام سے دعوت کرنا - جیسے خلیفہ وقت یا امام کی اطاعت کی طرف دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نمبر ۱۰ و ۱۱ — اشاعۃ السنہ — جلد ۶

معہ ضمیمہ

بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ و محرم ۱۳۰۱ھ مطابق اکتوبر و نومبر ۱۸۸۳ء

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ ۵ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے ۶ متوسط اہل وسعت سے ۴ کم وسعت لوگون سے ۲ اور بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بھی کرین دعاء خیر — خط کتابت دارسال زر مہتمم کی پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونی چاہیئے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا —

ابو سعید محمد حسین لاہوری } مہتمم اشاعۃ السنہ — لودہیانہ

ضروری گذارشین

۱ — ان دو نمبرون مین اس نوٹس کی تعمیل ہے جو ضمیمہ نمبر ۹ مین دیا گیا تھا — یہہ دونو حرف بحرف ملاحظہ گورنمنٹ کے لایق ہین مگر ہم گورنمنٹ کے قیمتی وقت کے لحاظ سے ملتمس ہین کہ صفحات ذیل ضرور ملاحظہ ہون صفحہ ۲۸۷ سے ۲۹۴ — ۳۰۱ — ۳۱۱ — ۳۲۰ — ۳۳۰ — ۳۳۲ — ۳۳۹ —

۲ — انہیں اکثر ایڈیٹران اخبارات ہندوستان کو صواب کی ہدایت کی گئی [illegible] وہ اپنا علم و ہنر دکھائین تہذیب و انصاف کو کام مین لاوین — اڈیٹر اخبار شیر قیصر کیطرح صرف دشنام و طعن سے ہماری ساکت کرنیکی حرص نکرین اور یقیناً جان لین کہ ہم اپنی وقت کو رسالہ کو آبرو کو (بمقدار ذرہ ہی کیون نہ ہو) قوم کے لئے وقف کر چکے ہین لہذا ہم گالیون کے خوف سے قوم کی نصرت نہ چھوڑینگے اس راستہ مین جو مصائب ہمپر آوینگے سب سر پر لینگے — ان دشناموں سے وہی لوگ اس بیت کی مصداق بنین گے — چو حجت نماند جفا جوی را — بپرخاش برہم کشد روی را —

۳ — ان رسایل کے مضامین سے کسی مسلمان کی ضرر رسانی مد نظر نہین اور نہ کوئی ایسی بات اسمین درج ہے جس سے کسی مسلمان کو ضرر پہنچے جو کچھ اسمین لکھا ہے اس سے اپنی ضرر کی مدافعت مد نظر ہے —

۴ — ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہے اس سے بھی اپنے ہی ضرر کی مدافعت مد نظر ہے [illegible] اسکو مسلمانون کی ضرر رسانی سمجھے یا مخبری قرار دے وہ پہلے ا[illegible] نمبر ۴۳ جلد ۱۸ — اور شیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ اور رسالہ انتظام المساجد [illegible] [illegible] نظر بانصاف سے دیکھے کہ پہلے کس [illegible] باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہے اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہے پھر جو کہنا ہو سو کہے —

۵ — جو ہماری اس طریق مدافعت کو سابق روش مصالحت کی مخالف قرار دین وہ یہہ جان لین کہ ہمنے یہ طریق ان ہی لوگون سے اختیار کیا ہے جو مسلمانون مین اتفاق و مصالحت ہونی نہین دیتے ان سے یہہ سلوک مخالفت عین مصالحت و مقید مصالحت ہے اور جو ہمکو ان مباحث سے شخصی بحث کرنیکا الزام دین وہ یہہ جان لین کہ یہہ کسی ایک شخص سے بحث نہین ہے یہ ایک قومی بحث ہے —

۶ — یہہ دو نمبر حسب درخواست شائقین معمولی تعداد سے ساڑھے چار سو پرچہ زاید چھپے ہین جو فی نمبر ۵ روپیہ مرحمت [illegible] خریدار (بنینگے) خریدار ۲۵ پرچہ کو چہارم حصہ قیمت مطبوعہ [illegible] زاید کے خریدار کو سوم حصہ معاف [illegible]

مطبع چشمہ نور امرتسر [illegible] باہتمام [illegible] طبع ہوا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جواب با مشیر قیصری

نمبر۴

مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ کا

جواب

لائق توجہ برٹش گورنمنٹ

شیخنا و شیخ الکل† مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم کی مجمل سرگذشت مکہ تو ہم ضمیمہ نمبر۹ جلد۶ مین بعنوان **متردہ** تحریر کر چکے ہین جس سے ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگیا ہوگا کہ جو اراجیف (خوفناک خبرین) ہماری بدخواہان ملک و مذہب نے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے شہرۂ آفاق کی ہین انکا اکثر حصہ محض خلاف واقع ہے - ازانجملہ سچ ہے تو اسقدر ہے کہ مولانا ممدوح پاشا کی محل مین بلائے گئے اور تین دن تک وہان رہی اور ان سے ان تہمتون کی جو لوگون نے ان پر لگائی تہین جواب لئے گئے آخر وہ ان سے بری قرار دئے گئے اور پاشا کی چٹھی یا سارٹیفکٹ کے ذریعہ سی مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور وہان سے بے مزاحمت احدی واپس ہوکر اپنے وطن مین آپہنچے - اسمقام مین ہم اس اجمال کی تفصیل کرتے ہین اور جن امور سی بحث کرنیکا اس مضمون مین وعدہ دے چکے ہین ان سے بحث کرنا چاہتے ہین مگر قبل از بحث چند امور کی **تمہید** مناسب سمجھتے ہین -

(۱) جو کچھہ ہم آیندہ کہین اگر وہ کسی کو اپنی خیال و تحقیق کے مخالف معلوم ہو تو ہمکو اسکی بیان مین معذور سمجھین اور حسن ظنی و اولو العزمی کو کام مین لاکر یہ خیال لین کہ ہم اپنی فہم و اعتقاد مین (کسیکو وہ غلط ہی کیون نہ معلوم ہو) معذور ہین اور اس کے بیان و اظہار مین اپنی دیانت و ایمان و عقل و مصلحت کیطرف سے مجبور ہین **ولِلنّاسِ فیما یعشقون مذاہب**

† یعنی شیخ العرب والعجم - (دیکھو صفحہ (۱) ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر۹ جلد۶) -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور جو لوگ ہمارے بیان کو **خود غرضی** یا **خوشامد** یا **بناوٹ** گمان کرین وہ ذرا غور و تامل سے کام لیکر یہہ سوچین کہ جو باتین ہم کہتے ہین وہ کیسی ہین۔ واقعی یا محض بناوٹی۔ اگر وہ کسیکو بناوٹی معلوم ہون تو وہ اُن کے دلایل کو جو ہم بیان کرینگے غور سے پڑہین اور اسپر انصاف سے داد دین اپنے اوصاف کمال عقل و انصاف کا لحاظ رکہین۔ ہماری طرف کچھہ خیال نہ کرین۔ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَا قِیْلَ لَا اِلٰی مَنْ قَالَ فَاِنَّ المحققین یعرفون الرجال بِالْحَقِّ لا الحق بالرجال۔

(۲) **مسئلہ جہاد** (جو اسلام مین مسلّم ہے) کے معنی **اہلحدیث** عموماً اور مولانا سید **محمّد نذیر حسین** صاحب مُحدّث خصوصاً ایسے سمجھے ہوئے ہین جن سے اکثر متدین عوام اور بعض خواص حنفیہ کو اتفاق نہین ہے۔ اِس معنی کی **تشریح** کچھہ تو **اشاعۃ السُّنّہ** کے مقامات مفصلہ† حاشیہ مین ہو چکی ہے اور کچھہ **نواب صاحب** بھوپال کی متعدد تالیفات (مثل [illegible] اتحاف [illegible] ہدایۃ السائل [illegible] فوائد العوائد [illegible] روضہ خصیب تاریخ جدید بہوپال۔ ترجمان وہابیہ وغیرہ) مین پائی جاتی ہے۔ اور **پوری تشریح** ہمارے رسالہ **اقتصاد فی مسائل الجہاد** مین ہے (جسکی اشاعت اب بہت جلد ہونیوالی ہے)

اس تشریح کا مجمل ماحصل یہہ ہے کہ مسلمان رعایا کو اپنے گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی عیسائی وغیرہ پر ہو اور اُس کے امن وعہد مین وہ آزادی کے ساتھہ شعار مذہبی ادا کرتی ہو) لڑنا یا اُس سے لڑنے والون کی جان و مال سے اعانت کرنا جایز نہین ہے وبنا برعلیہ اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے۔

† وہ مقامات یہہ ہین جلد دوم کا ضمیمہ نمبر ۶ صفحہ ۲۵۳ – نمبر ۸ صفحہ ۲۴۹ – نمبر ۹ صفحہ ۲۶۷ وغیرہ – اور جلد سوم کا نمبر ۸ صفحہ ۲۳۸ – نمبر ۱۰ صفحہ ۳۰۳ اور جلد چہارم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۱ و ۱۱۶ – نمبر ۵ صفحہ ۱۳۸ – نمبر ۸ صفحہ ۲۳۷ – نمبر ۱۰ صفحہ ۳۱۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۲۱ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۷ اور جلد پنجم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۲۲ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۴۹ وغیرہ اور جلد ششم کا نمبر ۴ صفحہ ۱۰۲ – نمبر ۶ صفحہ ۱۶۷ – نمبر ۷ صفحہ ۲۱۸ وغیرہ۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

اور یہہ وہ جہاد نہین ہے جسکا دین اسلام مین حکم آچکا ہے -

جن لوگون کو اس مسئلہ مین اہلحدیث سی خلاف ہی اُنکی نسبت ہم یہہ تجویز کہ اُن کے مذہب نے انکو اِس کے خلاف کی ہدایت کی ہے" نہین کر سکتے اور کسی اسلامی مذہب یا اس کے تمام لوگون کو ناحق متہم کرنا نہین چاہتے اور بعض اشخاص کا گناہ ہم سب کے ذمہ نہین لگاتے انکی نسبت ہم صرف یہہ کہین گے (چنانچہ پہلے بھی نمبر ۱ جلد ۵ مین کہہ چکے ہین) کہ وہ اِس خلاف مین اپنے اصل مذہب کے پیرو نہین ہین اپنے ذاتی غلط خیال یا جہالت یا نفسانیت کے دہوکہ مین آئے ہوئی ہین - اصل مذہب اسلام اور اسکے فروعی مذاہب اس ہدایت خلاف سے بری ہین -

(۳) مولانا سیّد محمّد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سی بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہین سمجہا - بلکہ اسکو بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و [illegible] خیال کیا اور اس مین شمولیت اور اسکی معاونت کو معصیت قرار دیا - اور اُس کے برعکس اس غدر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی اور عین طغیانی طوفان بے تمیزی مین ایک زخمی لیڈی (زوجہ مسٹر لیسن) کی جان بچائی اور اُسکے زخم کے معالجہ کے بعد وہ سرکاری کمپ مین پہونچائی جس پر گورنمنٹ کیطرف سے بہی قدردانی و توجہ ہوئی اسکی پوری تفصیل سرکاری کاغذات مین موجود اور کسیقدر نمبر ۱ جلد ۵ اشاعة السنہ مین بہی ہو چکی ہی -

(۴) مولوی رحمت اللہ کرانوی مقیم مکہ اُن ہی لوگون مین سی ہے جو جہاد کے صحیح معنے سمجھنے مین اہلحدیث کے مخالف ہین اُس نے مسئلہ جہاد کی اُس مخالفانہ اور غلط معنی کے دہوکہ مین آکر بغاوت ۱۸۵۷ء مین شمول اور مولویان و اکابر گروہ حنفیہ (مولوی فضل حق خیرآبادی مولوی سرافراز علی گورکہپوری - حاجی امداد اللہ (پیر پیران و مولویان دیوبند - گنگوہ

† ان مولویون کا ذکر مولوی رحمت اللہ کے ساتہہ ایک غرض سی ہوا ہی جسکا اظہار امرتسر ۳ مین ہوگا ان پچہلے قصون کی یاد دہانی بے غرض چہیڑ نہین ہی -

‡ دیکہو اخبار شہر بمبئی ۶ ستمبر ۱۸۸۸ء مین اشتہار مولوی محمد یعقوب مدرس مدرسہ دیوبند -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سہارنپور وغیرہ) مولوی عبدالقادر لودہیانوی - اور اُن کے فرزندان مولوی
عبدالعزیز - مولوی محمد و مولوی سیف الرحمن†) وغیرہ نہ صرف شامل بلکہ
اس مفسدہ کے بانی مبانی تہے اور کمان افسر کہلاتے - جب مفسدون کو شکست ہوئی
اور فتح گورنمنٹ کے حصہ مین آئی تب مولوی رحمت اللہ نے مکہ مکرمہ کی راہ لی - مکہ مکرمہ مین
اُسکی اقامت†† اختیار کرنے کی یہی وجہ ہے - اِس مفسدہ مین اُن لوگون کی شراکت کا ثبوت
سرکاری کاغذات مین موجود ہے - اور اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۵ مین بہی کچہہ اسکا ذکر ہو چکا ہے -

(۵) مولوی رحمت اللہ مذکور کو اگرچہ عیسائیون کی رد و جواب مین باعانت ڈاکٹر
وزیر خان بڑا دخل رہا ہے مگر اسلامی علوم خصوصاً قرآن و حدیث مین اُسکو چندان مہارت
نہین ہے اور اسیوجہ سے وہ بلا واسطہ تقلید سابقین قرآن و حدیث پڑہنے پڑہانے اور
اسپر عمل کرنیکو جائز نہین سمجہتا اور جو لوگ بلا واسطہ تقلید علماء کے قرآن و حدیث کو پڑہین
یا اسپر عمل کرین انکو وہ مکہ مکرمہ مین چین نہین لینے دیتے - ایک بزرگ شیخ محمد نامی
حرم محترم مین حدیث پڑہایا کرتے تہے اُس نے انکو حکماً اس سے ہٹا دیا - پہر وہ ایک مدت تک

† یہہ سیف الرحمن ابتک غایب ہے - اپنے بہائیون عبدالعزیز وغیرہ کے ساتہہ گورنمنٹ کے
اشتہار جان بخشی جاری ہونے پر لودہانہ مین نہین آیا - اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۶ مین جو ہم نے
خلیل الرحمن مقیم بمبئی کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تہا کہ شاید یہ وہی سیف الرحمن ہو گا اسپر لودہانہ
کے بعض لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ یہہ وہ سیف الرحمن **نہین ہے** ہمنے اسکے جواب مین ان سے وعدہ
کر لیا ہے کہ اگر اسکے وارثان و احباب بشہادت ثقات ہمکو ثابت کر دین کہ یہہ خلیل الرحمن اور ہے تو ہم اس امر کو
اپنے رسالہ مین درج کر دینگے مگر ابتک ہمارے پاس انکی طرف سے کچہہ ثبوت پیش نہین ہوا جب وہ ثبوت
پیش کرینگے ہم فوراً اسکو درج رسالہ کر دینگے ہماری نظر سیف الرحمن یہی خلیل الرحمن ہے (اگر وہ اور ہے) ہمکو

†† حاجی امداد اللہ نے بہی تبہی سے ہندوستان سے ہجرت اور مکہ مکرمہ مین اقامت اختیار کی ہے جب دیکہا کہ
ہندوستان مین اب زندگی محال ہے اور نقادِ وقت کی دار و گیر سے اب جان بچانا کمال ہے تب یہی پڑہا کہ خدا ترسی ان حضرات نے تہی
کہ زلف ہند داشت تاب وصال پری رخان * گنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایک حلوائی (عبداللہ نامی) کی دوکان کی ایک کوٹھری مین چھپکر حدیث پڑہاتے رہے اُسکو بہی اُس نے (جب مطلع ہوا) بند کرادیا۔ **ایک دفعہ** ایک کتاب حدیث عربی **سفر السعادت** (تصنیف علامہ مجدالدین صاحب قاموس) مکہ مین آئی اور شائقین حدیث نے اسکی ترویج و اشاعت چاہی تو اُسکو بہی اُسنے جاری نہ ہونے دیا۔ خاکسار نے مکہ مکرمہ مین چار مہینہ رہکر اکثر ان حالات کو بچشم خود ملاحظہ کیا ہی صرف سُنی سنائی باتون کو بیان نہین کر دیا۔

(۶) مولوی **رحمت اللہ** اور وہ مولوی جو غدر ۵۷ء مین اسکے شریک تہے اور ان کے اتباع و ذریات جواب ہندوستان پنجاب مین موجود ہین۔ **اہلحدیث** کے عموماً (عمل بالحدیث و ترک تقلید کے سبب) اور مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے خصوصاً (انکے سرگروہ اہلحدیث ہونے اور غدر ۵۷ء مین شریک نہ ہونے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی کرنے کے سبب) دلی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور جہان تک انکابس چلے وہ انکی تکلیف دہی و ایذا رسانی (ہاتہ سے تلوار سے زبان سے بیان ہو سکے) اپنا مذہبی فرض جانتے ہین۔

مولوی **رحمت اللہ** کا عموماً اہلحدیث کو تکلیف دینا امر پنجم مین بیان ہوچکا ہی اور خصوصاً مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تکلیف دہی کے فکر مین رہنا ایک مدت سے مشہور ہے۔ تہوڑا عرصہ ہوا کہ مکہ مین بعض لوگ بارادہ حج پہنچے تو اُسکی زبان سے یہہ بات سُن آئے ہین کہ اگر مولوی سید محمد نذیر حسین ایک دفعہ یہان مکہ مین آجاوے تو پہر جان سلامت نہ لیجاوے۔ یہہ بات مجہی ایسے شخص سے پہنچی ہے جسکو مین ولی مادر زاد کہہ سکتا ہون اور مین خود بہی جبکہ مکہ مین مقیم تہا مولوی رحمت اللہ کی زبان سے مولانا ممدوح کے حق مین مغلظ دشنام سُن چکا ہون اُسیدن سے مینے مکہ سے کوچ کرنیکا قصد کیا ورنہ مین حج کے بعد سال بہر کا ارادہ قیام رکہتا تہا جس سے صرف چار پانچ مہینے کا عرصہ گذرا تہا۔

یہی حال اور مولویون کا ہی جو مولوی رحمت اللہ کے ۵۷ء مین شریک حال یا اُس کے شریکون کے مرید و ہمخیال ہین۔ از انجملہ لودہیانہ والے مولویون نے تو اہلحدیث کی نسبت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

واجب القتل ہونیکا صاف فتوی دیا ہے - چنانچہ رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** لکھدیا ہے کہ حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ انکو قتل کرین اگر وہ لاعلمی کے عُذر سے توبہ کرے تو انکی توبہ قبول نہ کرین"۔

+ اِس رسالہ کا مولف مولوی **محمد** پسر مولوی **عبد القادر** لودہیانوی ہے (جسکا ذکر صفحہ ۲۸ مین گذرا) ہمنے اِس رسالہ کا ذکر اس سے پہلے دو دفعہ کیا (اول ۱۸۸۸ء مین بضمن ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۳ ثانیاً ۱۸۸۳ء مین بضمن رسالہ نمبر ۵ جلد ۶) مگر اسکے مؤلف کا نام اِس خیال سے نہ لیا کہ شاید یہہ لوگ بحکم **العاقل تکفیہ الاشارہ** ہماری اجمالی اشتہارون کو سمجہہ جائین اور اپنی تشدد سے باز آئین مگر جب ان اجمالی اشتہارون نے ان پر اثر نکیا اور انکا تشدد روز بروز بڑہتا نظر آیا تو ناچار ہمکو انکا نام لینا پڑا تاکہ کوئی ملک یا قوم کا خیر خواہ (گورنمنٹ یا خود رعایا) انکو اتنا تو پوچہے کہ تمہارا اپنی مخالفین مذہب پر حکم قتل (اگر یہہ عام لوگون [illegible]

اُن کا یہہ حکم قتل مخالفین مذہب اُسی **غلط** فہمی معنے **جہاد** پر مبنی ہے - اور انکا یہہ غلط خیال نہ صرف اِنکے دل کو قتل وجہاد مخالفین پر برانگیختہ کرتا ہی بلکہ اُن کی قلم و زبان کو بھی اِس قتل وجہاد کی ترغیب مین جاری رکہتا ہی - رسالہ **انتظام المساجد** مین تو انکا تحریری حکم قتل ناظرین نے دیکہہ لیا ہے **ایک** اور رسالہ (انتصار الاسلام) مین جو اِن سب بہائیون (محمد و عبد العزیز و عبد اللہ) نے ملکر تالیف کیا اِس قتل وجہاد جابجا نہ صرف ذکر بلکہ اِسپر فخر موجود ہے (دیکہو دیباچہ اِس رسالہ کا صفحہ ۳ اور رسالہ کا صفحہ ۳ - ۱۹ - ۲۰ وغیرہ) اور **طرفہ** لایق افسوس یہہ کہ یہہ لوگ بحکم بدنام کنندہ نکونامی چند ٭ **سلطان روم** (سلمہ اللہ ملکہ وسلطنتہ) کو بھی اپنا ہمخیال بناکر **بدنام کرنا** چاہتے ہین اور اِس رسالہ مین یہہ جتاتے ہین کہ جس جہاد کے ہم مدعی ہین جناب سلطان روم بہی جہاد کیا کرتے ہین اور جو اُنکی ملکی لڑائیان اقوام غیر سے قایم ہتی ہین وہ بہی جہاد ہے جسکو ہم مذہبی جہاد سمجہتی ہین ہم حیرت وتعجب مین ہین کہ یہہ رسائل جنمین قتل وجہاد مخالفین مذہب کی کہلم کہلی ترغیب پائی جاتی ہے گورنمنٹ مین پیش نہین ہوتے ؟ یا پیش ہو کر کسی مصلحت سے انسے چشم پوشی کیجاتی ہی - بہر حال ان مسایل اور انکی مصنفون کیطرف سی غفلت پولیٹکل اصول کے مخالف ہی جس سی بلوی عام و فساد و انتظام کا خوف ہی آیندہ گورنمنٹ ان امور کو بھی ٹہر کر اور بہتر سمجھتی ہی -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور گلابی چو ورقہ (جو زردو ہوکر ۲۰ صفحہ مین مطبع فیض عام دہلی مین دوبارہ چھپا ہے
اور اسپر لودہانہ - پانی پت - دیوبند - گنگوہ - رامپور وغیرہ کے علماء کی مہرین زیادہ
کی گئی ہین) والے بہی اُن (لودہانہ والون) سے کچہہ کم نہین ہین اونہون نے بہی اُس
زرد ورسالہ کے صفحہ ۱۹ مین صاف لکہدیا کہ جس قدر شمشیر دست وزبان کے ذریعہ سے اُنکا
مقابلہ کیا جاوے تہوڑا ہے -

اب اس سے بڑہکر روشن دلیل انکے اہلحدیث کے جانی دشمن ہونے اور ان کے خون کے پیاسے
ہونے پر کوئی کیا چاہیگا - انکی اِن تحریرات سے (جنمین لفظ قتل وشمشیر موجود ہے) بہی مُنصفین
حُکام وعامہ ناظرین کو ان کے دشمن اہلحدیث ہونیکا یقین نہ آیا تو معلوم نہین اور کس دلیل
سے اور کب یہہ یقین آئیگا - کیا تب ہی جبکہ غدر ۱۸۵۷ء کی طرح اہلحدیث پر غدر مچایا جاویگا
اہلحدیث کا گلا کاٹا جاویگا -

[illegible]) سلطنت روم [illegible] ہے اور سلطان روم
[illegible] ری عزت کیونکہ وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہے اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ
لیکن امن عام وحُسن انتظام کی نظر سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم
مسلمانون کے لئے کچہہ کم فخر کا موجب نہین ہے اور خاصکر گروہ اہلحدیث کے لئے تو یہہ سلطنت
[illegible]ظ امن وآزادی اسوقت کی تمام اسلامی سلطنتون (روم ایران خراسان) سے بڑہکر فخر کا
[illegible]ل ہے - مذہب عیسائی کو تو کوئی مسلمان حق پر نہین سمجہتا اور جو حق پر سمجہے وہ مسلمان نہین
ہے اس مزید فخر کا موجب ومقتضی برٹش گورنمنٹ کا اہل اسلام کو مذہبی آزادی دینا اور انکے
مذہبی امور مین دست اندازی نکرنا ہے -

ریاست روم بھی گو اس آزادی کی رعایت سے معرا نہین ہے کیونکہ مختلف مذاہب
(عیسائی یہود وغیرہ) کے لوگ اِس سلطنت مین باامن اوقات بسر کرتے ہین ولیکن اِس
سلطنت خصوصًا اسکے ماتحت ملکِ حجاز علی الخصوص حرمین شریفین مین خاصکر

+ یعنی ندوہ کا فتویٰ -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسلمانون کی مختلف قومون کے حقمین اس مسئلہ آزادی پر سلطان روم سے پورا پورا عمل نہین ہو سکتا اِس تکمیل تعمیل سے سلطان کو علماء و شیوخ اسلام مانع و مزاحم ہوتے ہین جنکے حکم و فتوے کو حکم آلہی سمجھا جاتا ہے وہ جسکا عمل یا اعتقاد اپنے فہم و خیال کے مخالف پاتے ہین (فرد عات فرعیہ سے کیون نہ ہو) اسپر جھٹ فتوے کفر یا ضلالت کا لگا لیتے ہین اور اُسکو اُسکے اعتقاد کے موافق عمل کرنے نہین دیتے۔ یہ لوگ[†] سلطنت روم کے حصہ دار و شریک نہوتے تو سلطان روم بھی ماشاء اللہ اس آزادی کی رعایت مین برٹش گورنمنٹ سے کم نہ ہوتے۔

اِس امن و آزادی عام و حُسنِ انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اِس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہین اور اِس سلطنت کی رعایا ہونیکو اسلامی سلطنتون کی رعایا ہونیسے بہتر جانتے ہین اور جہان کہین وہ رہین یا جائین (عرب مین خواہ روم مین خواہ اور کہین) کسی اور ریاست کا محکوم و رعایا ہونا نہین چاہتے۔ گو اسلامی ریاستون کے رئیسون کو وہ اپنا فخر سمجھین اور [illegible] جنگ مین اہلحدیث ہند نے بشمول عام مسلمانان ہند بیوگان و یتیمون کے لئے چندہ دیا جسمین بشمول مسلمانان لاہور کسیقدر (پچاس روپیہ) خاکسار نے بھی پیشکش کیا تھا۔

(۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدّث ملک ہند مین ایک ہی ایسے شخص ہین جو علم حدیث(۱) کثرت تلامذہ(۲) کثرت اتباع(۳) عام قبولیت(۴) مین اپنا ثانی نہین رکھتے۔

افاضل و اماجد اِس گروہ اہلحدیث مین اور بھی ہین جنسے علم کی اشاعت بذریعہ تالیفات اور سنّت کی اقامت بذریعہ تحریرات اور دین کی تجدید بازالہ منکرات و بدعات بہت ہوئی

* اِسمین اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی ناجایز صورت معاونت پیش آوے مثلاً (خدانخواستہ باشد) برٹش گورنمنٹ سے سلطان روم کی نااتفاقی ہوجائے اور مقابلہ کی نوبت آوے تو اِس صورت مین اہلحدیث ہند اپنی اسلامی ریاستون کو (روم ہو خواہ اور) ہرگز مدد نہ دینگے اور نہ اُن کے ساتھ ہونگے اپنی ہی مہربان گورنمنٹ پر جان و مال نثار کرنیکو حاضر و مستعد ہونگے۔ اِس پیشنگوئی کو

† یہہ حضرات مقلدین ہین جو عمل اہلحدیث کو مقلدون کا خاصہ سمجھتے ہین۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ولیکن ان اوصاف اربعہ خصوصًا وصف چہارم مین ہم کسیکو انکا نظیر نہین پاتے - اور اس نظر سے ہم کہہ سکتے ہین اور گورنمنٹ کو اسکا یقین دلاسکتے ہین کہ مولانا ممدوح کی تعظیم و تکریم تمام گروہ اہلحدیث کی (جنکی تعداد ان کے مخالفین اسی لاکہہ بتاتے ہین اور حقیقت مین انکی تعداد اس سے بہی زیادہ ہے) تعظیم و تکریم ہے اور انکی توہین کل گروہ اہلحدیث کی توہین امور واجب التمہید طی ہوئی اب اصل حال کی تفصیل اور اسکی نتائج کا بیان ہوتا ہے و باللہ التوفیق

مولانا ممدوح نے دہلی سے سفر حج کا ارادہ کیا تو صرف اسی خوف سے کہ مکہ مکرمہ مین مولوی رحمت اللہ و حاجی امداد اللہ تشریف رکہتے ہین اور وہ ہمیشہ اہلحدیث کی ایذا رسانی مین ساعی ہین - اور خاصکر مولوی رحمت اللہ تو جناب ممدوح کے تو وہ زمانہ غدر سے خون کے پیاسے ہین - مولانا ممدوح نے دو انگریزی چٹھیان اپنے ساتھ لین ایک تو صاحب کمشنر دہلی کی چٹھی جو حاشیہ مین منقول ہے اور اسکا حاصل یہہ ہے مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے رہنما دیانت موسوم مولوی ہین جنہون نے مشکل وقتون مین اپنی نمکحلالی گورنمنٹ پر ثابت کی ہے اب وہ اپنی فرض زیارت کعبہ کی ادا کرنیکو مکہ جاتے ہین - مین امید کرتا ہون کہ جس کسی افسر برٹش گورنمنٹ

Maulavi Nazir Husein is a lea-
-ding Maulavi in Dehli who in dif-
-ficult times has proved his loyalty to
the British Government and in his
pilgrimage to Mecca I hope any Bri-
-tish Officer whose help or protection
he may need will afford it to him
as he most fully deserves it.

(Signed) J.D. Tremlett B.C.S.
Commissioner & Supdt
Delhi Division.

AUGUST 10TH
1883.

کوئی جہوٹی خوشامد سمجہی تو وہ مصر ہی کے معاملہ کو جو ابہی گذرا ہے دیکہہ لے - اسمین نواب صاحب بہوپال

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی وہ مدد چاہین گے وُہ انکو مدد دیگا کیونکہ وہ کامل طور سے اِس مدد کے مستحق ہین۔

دستخط

دہم اگست } جی ڈی ٹی سٹرمیلیٹ بنگال سول سروس
۱۸۸۳ء } کمشنر دہلی

دوسری مسٹر لیبین کی چہٹی بنام کانسل مقیم جدہ جسمین مولانا ممدوح کی خیرخواہی زمانہ غدر کا بیان مفصل بیان تہا اور اسمین مولانا ممدوح کے مخالفین مقیم مکہ کا حال بھی جتایا گیا تہا تاکہ کانسل برٹش گورنمنٹ انکی شر و فساد سے مولانا کو بچا دے اور انکی رعایا گورنمنٹ ہونے اور زمانہ غدر خیرخواہی کی رعایت کرے۔

یہہ چہٹیان ساتھ لیکر **مولانا** ممدوح دہلی سے روانہ ہوی تو اُدہر سے آپ کے حریف بھی (جو ہندوستان مین رہتے ہین اور وجوہات مذکورہ بالا کے سبب آپکے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہین) آپکے قتل کے ... [illegible] ... آپکے تدارک کے لئے مستعد ہوی **اور اُنہون نے چند اشخاص** مختلف مواضع (پنجاب - دیوبند دہلی بدایون وغیرہ) گلابی چو ورقہ رسالہ (... کہو کہ پیٹیس قبض یا بیچہ) ہاتہہ مین دیکر روانہ کیئے۔ پس **پہلے** تو یارون نے **بمبئی** پہنچکر مولانا ممدوح پر وار کرنا چاہا اور چند علما بمبئی کو اپنے ساتھ ملا کر اس گلابی چو ورقہ کے **سوالات** مین کچہہ اور کفریات بڑہا کر مولانا ممدوح کے سامنے پیش کیا جس سے **مقصود** اِن حضرات کا صرف یہہ تہا کہ ان سوالات سراسر افتراءات

بقیہ صفحہ ۲۹۴ † نے (جو اہلحدیث کے ایک سرگروہ ہین) ریاست بہوپال کیطرف سے کس خلوص و مستعدی کے ساتھ اعرابی پاشا کے مقابلہ کے لئے گورنمنٹ کو جان و مال سے مدد دینے پر آمادگی ظاہر کی تہی جس پر گورنمنٹ ہند نے ریاست اور نواب صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا اور اس مضمون کا ایک خاص مراسلہ ارسال فرمایا تہا چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ مین بصفحہ ۷۲ نواب صاحب کی کتاب ترجمان وہابیہ سے اسکا حال منقول ہو چکا ہے۔

† وہ چہٹی برٹش کانسل نے جسکو نام تہی رکہہ لی اسلئے وہ بعینہ نقل نہین ہوئی۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو سنکر مولانا ممدوح اور آپ کے رُفقا کو خواہ مخواہ طیش و جوش آویگا اور اس سے معاملہ طول پکڑ لیگا مگر مولانا ممدوح اُنکی غرض فساد کو تاڑ گئے اور اُن سوالات کے جواب مین بجز اسکے کہ انکو افتراء و کفریات قرار دین کچھہ بولنا مناسب نہ سمجھے اُسکی تفصیل ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ مین بضمن مضمون ترقی معکوس اور نمبر ۹ مین بضمن جواب‡ مشیر قیصر نمبر ۳ بخوبی کر چکے ہین اور مخالفین کے اخبارات و اشتہارات جو ہندوستان و پنجاب کے گلی کوچون مین پھر رہے ہین نیز ہمارے بیان کے مصدق ہین۔ **جب** مولانا ممدوح **سٹیمر** (آگبوٹ) مین سوار ہوئے تو آپ کے حریفون کی پارٹی (ٹولی) جو اس سٹیمر مین سوار تھی وہان بھی چھیڑ چھاڑ سے نہ ٹلی۔ مگر مولانا ممدوح نے بامتثال آیۃ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ وہان کسیکی نہ سُنی اور ہر طرح سے خیریت رہی‡ **جب** مولانا ممدوح **مکہ شریفہ** مین پہنچے اور اُنکے حریف بھی وہان داخل ہوئے۔ تو مولانا ممدوح کو جان شہادت پلانے یا مکہ مین قید کرانے کے لیئے ان حضرات نے وہان ایک کمیٹی مقرر کی۔ جس کے **پریسیڈنٹ** وہی مولوی رحمت اللہ ... اور ممبر وہی حاجی امداد اللہ۔ مولوی **عبد القادر**† بدایونی مولوی **خیر الدین** (اسکا حال اصلاح یافتہ بمبئی کے سرکاری دفترون اور عام لوگون سے معلوم ہو سکتا ہے) اور چند اشخاص دیوبند وغیرہ تھے۔ **اس کمیٹی** کی رات دن کارروائی اور تدبیر آرائی یہہ تھی کہ جس طرح ہو سکے مولانا کو یہان شہید کرا دین یا حبس دوام مین پھنسا دین مگر چونکہ ایام حج مین عام ساکنان مکہ (مطوف یعنی مولوی۔ مفتی۔ قاضی۔ گواہ وغیرہ) سبھی **ہات فلوس** (یعنے فلوس لاؤ) کے ورد مین رہتی ہین اور فلوس کمانیکے لئے حاجیون کے ارد گرد پھرتے ہین اور گھر گھر کا طواف

---

† ان ہی مین سے بعض بمبئی وغیرہ بلاد ہندوستان مین پہنچکر اپنی کارروائیون کے گواہ بن گئے ہین جنکی شہادت کو ہمارے ملکی ریفارمر (اخبارون کے اڈیٹر) معززاور معتبر اور متقی فاضل حجاج کی شہادت قرار دیتے ہین یہ لوگ ہے بکی دزد باشد یکے پردہ دار پر عمل کرتے اور اپنا گواہ کسی اور کو بناتے تو امر جدید و عجیب تہا ایسا پہلے بہی ایسے لوگون سے ہوتا چلا آیا ہے یہہ بڑا تعجب ہے کہ خود ہی مدعی اور خود ہی گواہ۔

‡ جواب سالہ نمبر ... تمام ہوا ہے واسی نمبر کے ساتہہ شامل ہے

‡ اس خیریت رہنے کا ایک سبب یہہ بہی تہا کہ انگریزی برٹش کانسل مقیم جدہ کا خوف تہا جس نے مولانا ممدوح کا چہٹیات مذکورہ کو دیکہکر بہت اکرام کیا اور جب تک سٹیمر کامران مین رہا وہ ہر روز آپ کی ملاقات کے لئے آتا رہا۔ اگر افسوس وہ اسی جگہہ بعض ... سے ہار گیا۔ اگر وہ واپس آتا تو مولانا ... ا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرتے ہین لہذا تا فراغ حج کوئی کسی سے (اسکے باپ کا قاتل کیون نہ ہو) تعرض نہین کرتا اِسوجہ سے اِس کمیٹی کی کوششون کا نتیجہ اسکے سوا اور کچھہ ظاہر نہ ہوا کہ اونہون نے اپنی خیالی وجعلی مقدمہ کے لئے گواہون کو (جنکی تعداد پاشاء مکہ کی تقریر آیندہ سے سادہی تین سو معلوم ہوتی ہے) سکہا پڑہا کر آمادہ و زیر دست کر رکہا مقدمہ عدالت مین پیش نہ ہو و بنا بریہ مولانا ممدوح نے طمانیت خاطر سے فریضۂ حج ادا کیا۔

بعد فراغ حج مولانا ممدوح **کے ایک رفیق** (مولوی لطف حسین صاحب عظیم آبادی محی الدین پوری) نے **ہر چند** مولانا کی خدمتمین باصرار عرض کیا کہ یہہ جو کمیٹیان ہماری نسبت رات دن ہورہی ہین یہہ بے اثر دکہائے نہ رہینگی۔ آپ فریضہ حج ادا کر چکے ہین آپ کے لئے اب یہی بہتر ہے کہ یہان سے چلدین **مگر** مولانا ممدوح (جو اتباع سنت کے عاشق اور بحکم حدیث منقول

قال رسول اللہ صلعم لا تشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد – [illegible] والمسجد الاقصی۔ صحیح مسلم صفحہ ۴۳۲ جلد ا۔ المعنی المتبادر الی الفہم عند الانصاف	حاشیہ زیارت مسجد+ نبوی کی (جو زیارت مرقد مصطفوی سے [illegible] شایق تھے اِس اصرار کو کب ماننے لگے تھے؟ وہ حضرت ابوذر ابوذر غفاری+ کیطرح باشتیاق زیارت و نیز بانتظار قافلہ ۲۳ ذی الحجہ

+ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابو ذر غفاری) سے روایت ہے کہ آپ زیارت نبوی کے ارادہ سے مکہ کرمہ مین پہنچے تو مشرکین مکہ سے ڈر کے مارے آنحضرت صلعم کا نام لیکر آپکا پتہ نہ پوچھہ سکے۔ یون پوچھنے لگے کہ جسکو تم صابی کہتے ہو (جیسا کہ اسوقت کے لوگ اہلحدیث کو وہابی کہتے ہین) وہ کہان ہے۔ مشرکین مکہ تاڑ گئے کہ یہہ خود ہی کوئی صابی ہے اور پتہر ہڈیان (جو ہاتہہ مین آیا) لیکر آپ پر پل گئے اور ایسا مارا کہ خون آلودہ کر دیا۔ آپ بیہوش ہوکر گر گئے پہر کئی دن کے بعد تندرست ہوکر بوساطت حضرت مرتضی علیہ السلام آنحضرت کی زیارت و اسلام سے مشرف ہوئے جب چلتے ہوئے اونہون نے مشرکین کے سامنے اظہار اسلام کیا اور کلمہ شہادت پڑہا تو پہر مشرکین نے ویسا ہی مارا اور زمین پہ لٹا دیا یہانتک کہ حضرت عباس نے آکر چہڑایا (دیکہو صحیح مسلم صفحہ ۲۹۶) مولانا ممدوح سے گو حال کے مسلمین کو نے یہہ سلوک نہین کیا مگر آپکو اشتیاق زیارت مین اس ظلم کے تحمل سے دریغ نہ تہا جرم اتباع سنت مین وہ شہید بہی کر دیتے تو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ھو النہی عن السفر الی مکان من الامکنۃ المساجد الثلثۃ والامکنۃ من جنس المساجد غیر انہ جنس بعید ولا یجب فی المستثنی المفرغ ان یکون جنساً قریباً للمستثنی - (لمعات شیخ عبدالحق دہلوی)

وہین ٹہیر رہی - اتنے مین یار لوگ بہی ھات **فلوس** کے ورد سے فارغ ہوکر ٹکون سے کیسے (جیب) بہر کر مولانا ممدوح کی نسبت مخالفانہ کارروائیون کے لئے مستعد ہوگئے - تب اُس کمیٹی نے محمد عمر موذن وغیرہ کے ذریعہ سے مولانا ممدوح کی نسبت یہہ مخبری کرادی کہ آپ وہابی (یا معتزلی) ہین آپنے یہہ رسالہ (گلابی چو ورقہ) تالیف کیا ہے ‡ جسمین خنزیر کی چربی کو اور خالہ سے نکاح کو حلال کہا ہے وغیرہ وغیرہ جسپر بادشاہ کیطرف سے مولانا ممدوح کی طلبی ہوئی **۲۳ ذی الحجہ** کو بروز پنجشنبہ دس بجے دن کے تین سپاہی اور ایک افسر (محمود آغا نامی) جن کے ہاتہہ مین ایک فہرست تہی (یا بقول مخالفین وارنٹ) جسمین چہہ اشخاص (مولانا ممدوح - ڈپٹی امداد العلی - مولوی سلیمان (حجاج) مولوی امیر الدین - مولوی محمد - مولوی [illegible]) کے نام درج تھے ان لوگون کی طلبی کو آئے اُس مکان مین جہان وہ پہونچے اس فہرست کا (بجز مولانا ممدوح) کوئی آدمی نہ تہا - مولانا ممدوح کے علاوہ پانچ آدمی اور نام (مولوی تلطف حسین - محمد احمد - حفیظ اللہ - خدا بخش - شبیر احمد) کے اس مکان مین موجود تہے - ان سپاہیون نے بجز مولانا

‡ مصرع چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد شاید کرتے تہے مگر اسکا مشاہدہ اچہی طرح اس مقام مین ہوا کہ جو رسالہ مولانا ممدوح کے مقابلہ مین اردو مین آپکے مخالفون نے تالیف کیا ہے وہ محکمہ عدالت عالیہ مکہ مکرمہ مین مولانا کی تالیف قرار دیا گیا - اور جب مولانا ممدوح کیطرف سے اسکا جواب شافی ملا اور ثابت کیا گیا (چنانچہ اسکا بیان عنقریب آئیگا) کہ یہہ رسالہ آپکے مخالفون نے تالیف کیا ہے تو ان مخبرون اور گواہون کو حلف دروغی پر کچہہ مواخذہ نہ ہوا - سبحان اللہ کیسے مخبر و گواہ ہین اور کیسے حاکم جہان پناہ ہے وزیرے چنین شہریار چنان جہان چون نگیرد قرار چنان -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ممدوح نام کسیکا نہ پوچھا چھہ ناموں مندرجہ فہرست کا عدد† و شمار اِن چھہ اشخاص حاضرین سے پورا کرلیا۔ اور انکو معہ چند رسایل مناسک حج (جو اُنکی تلاشی لینے سے برآمد ہوئے اور اُن کے سوا کوئی کتاب یا رسالہ اُن کے اسباب سے نہ نکلا تھا) دیوان (کچہری) پاشا میں پہنچایا۔

مکہ مکرمہ میں برٹش کانسل مقیم جدہ کا نائب یا اسسٹنٹ ایک مسلمان عہدہ دار (عبد الرزاق نامی) رہتا ہے (جس سے ہماری پیشین گوئی نمبر ۸ جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ کی ہماری تجویز سے پہلے ہی تصدیق و تعمیل ہوچکی ہے) **اُسنے** مولانا ممدوح اور آپکے رفیقوں کو (جب وہ مکہ پہنچتے ہی ان سے ملے تھے۔ اور اُسکو انگریزی چٹھیاں دکھائیں اور مخالفین کی تجویزات مخالفانہ سے اطلاع دی) یہہ **ہدایت** کردی تھی کہ آپ طمانیت سے اپنے شعار ندہبی ادا کریں اور کسی سے کوئی تعلق نہ رکھیں اور جب کوئی وقت بازپرس پیش آوے آپ مجھے فوراً اطلاع کریں اور خود طلبی پر بلا توقف پاشا کے پاس حاضر ہو جائیں اِس

---

† یہہ عجیب کارروائی ہے کہ جب [illegible] کسی کو پکڑ لیا اور [illegible] ہمارے ملک پنجاب میں سکھوں کی حکومت میں ایسا دستور تھا کہ جب کسی کار دار (تحصیلدار یا حاکم) سے جرم ثابت ہوتا تو بجائے اُسکے اسکی جورو بیٹوں کو پکڑ لیا جاتا اور بعض اوقات بعض کارداروں کو بلا جرم ہی پکڑ لیا جاتا جب وہ عذر کرتا کہ حضور میننے تو کوئی جرم نہیں کیا تو سرکار سے یہہ جواب ملتا کہ تو بیس برس تک کوئی جرم **نکریگا** تو کیا ہم تجھے **نہ پکڑینگے؟** تیرے **جرم کے منتظر بیٹھے** رہینگے؟ مگر قرآن و اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ کسیکو بلا جرم پکڑ لیں۔ یا ایک کے جرم میں دوسروں کو گرفتار کرلیں **آیہ** **لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی** (یعنی کوئی بوجھہ اُٹھانیوالا دوسرے کا بوجھہ نہیں اُٹھا سکتا) قرآن میں موجود ہی۔ خدا جانے ہمارے نامی مسلمان صاحب سلطنت اِس آیہ کو اہل حدیث کی بنائی ہوئی سمجھتے ہیں؟ یا اسپر عمل کرنا عیسائیوں کا حصہ خیال کرتے ہیں۔ اِن کی اس قسم کی کارروائیوں پر ہم افسوس نہ کریں تو کیا تعریف کریں؟ جو کہنا ہو انصاف سے کہو۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حال سے مطلع ہوکر نائب مذکور نے فوراً اپنے وکیل (یا مترجم محمد یوسف نامی) کو پاشا مکہ کے پاس بھیجا اور یہہ دریافت کیا کہ آپنے رعایا برٹش گورنمنٹ کو عدالت مین کیون طلب کیا ہے پاشا مکہ نے جواب دیا کہ لوگون نے انکی اس قسم کی (جسکا ذکر مضمون مخبری مین ہوچکا ہی) شکایت کی ہے ۔ وکیل نائب کونسل نے جواب مین کہا کہ جن امور کی وہ شکایت پیش کرتے ہین ان امور کے مرتکب یہہ اس حدود مین نہین ہوئے† ۔ لہذا ان پر ان امور کے سبب اس سلطنت کا مواخذہ ناواجبی ہے ۔ یہہ سُنکر پاشاء مکہ نے آپکو رخصت کیا اور **مقدمہ ڈسمس ہوا** یہہ آنا اور جانا اور سوال وجواب سب کچھہ تقریباً ایک گھنٹہ مین ہوا ۔

یہہ امر مولانا ممدوح کے مخالف کمیٹی کو نہایت شاق گذرا اور اپنی ندامت و ذلت کا باعث معلوم ہوا ۔ تو اُنہون اُسیوقت متعدد وسایل داخلی وخارجی بہم پہنچا کر اور بہت سے لوگون کے شہادت (جنکی تعداد پاشا کے بیان آیندہ کے موافق ساڑھے تین سو تک ہے) [illegible] بعض ہمراہیون کو پھر **عدالت** مین طلب کرایا ۔ اِسوقت جو ایک سپاہی اور ایک افسر انکی طلبی کو آئے تھے انھون نے بھی کسی کے نام کو دریافت نہ کیا جو چار آدمی اِسوقت موجود تھے انکو ساتھہ لیکر دیوان کا راستہ لیا ۔ دو آدمی جو انمین نہ تھے انکی تلاش و انتظار مین کسیقدر راستہ مین دروازہ حرم اور دیوان پاشا کے قریب توقف ہوا ۔ اتنے مین **نائب کانسل جب** (عبدالرزاق مذکور) اِس حال سے مطلع ہوکر خود حرم مین پہنچا اور اپنے نائب یا وکیل) محمد یوسف کو پاشا کے

† یہہ بات وکیل نائب کانسل نے اصلیت سے قطع نظر اور مذہبی بحث کو ایک طرف کرکے کہی جسمین پاشا کو کوئی عذر یا بحث پیش کرنیکی جگہہ نہوئی بنظر اصلیت وکیل یہہ بھی کہسکتا تہا کہ یہہ سب باتین جو ان کے ذمہ لگائی گئی تہین افترا و بہتان ہین چنانچہ مولانا ممدوح اور آپکے رفیق نے اپنے جوابات مین یہی لکہایا اور ایسا ثابت کردیا کہ پاشا نے بہی اسکو مان لیا اور بعد تسلیم براءت کا سارٹیفکٹ دیا جسکا ذکر آیندہ بصفحہ (۳۱۱) آتا ہے ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پاس دیوان میں بہجوایا اور ویسے ہی سوال جواب ہونے لگے۔

اس سوال و جواب میں وکیل (**محمد یوسف**) کئی دفعہ پاشا کے پاس گیا اور آیا

آخر پاشا کیطرف سی یہہ **جواب لایا** کہ ہمنے انکو حفاظت کے لئے اور مصلحۃ و **احتیاطًا** پاس

رکہنا چاہا ہے اسوقت ہم اُنکو بلا تحقیقات چہوڑ دین گے تو ہمکو کشت و خون ہوجانیکا خوف

ہے ان کے صدہا مخالف (جو اس **وقت جوش** مین ہین اُنکو جنبانہ+ چہوڑین گے ۔

یہہ سُنکر نائب کانسل اور اس کے وکیل نے ناچار و **مایوس** ہوکر مولانا ممدوح کو یہہ کہدیا کہ یہان

کسی آئین و قانون کی پابندی نہین ہے لہذا ہم اس سے زیادہ پاشا کو کچہہ نہین کہہ سکتے

آپ دیوان میں حاضر ہوجائین ۔ یہہ کہکر اونہون نے اپنی جگہہ کی راہ لی اور ان حالات کی

رپورٹ اپنے افیسر مقیم جدہ کو کردی ۔ وہ رپورٹ یقین ہے برٹش کانسل جدہ نے انگلینڈ

کو روانہ کی ہوگی ۔ **مولانا ممدوح** معہ اپنی پانچ رفیقون کے دیوان مین پہنچے ۔ اور رات بھر

اُسی دیوان کے ایک [illegible] مین بسر ہوا

ahmadimuslim.de

اُسدن مولانا ممدوح اور آپکے رفیقون کا جمعہ++ و طواف فوت ہُوا ۔ اُسی دن شیخ الہنود (ہندیون

کے نمبردار) شیخ محمد حسین نامے کی تحریک سے تحقیقات مقدمہ کے لئے وہ لوگ پیش ہوے

+ یہہ بہی زبردستی ہوئی ۔ جن ظالمون کیطرف سے خوف اور ظلم و فساد کا اندیشہ تہا انکو تو کچہہ نہ کہنا بیچارہ اشخاص مظلومون کو بند کر رکہا مناسب یون تہا کہ ان مفسدون کو سمجہایا جاتا یا اور جن سے باوجود فہمایش ظلم و فساد کا خوف رکہتا ان سے مچلکہ لیا جاتا یا اسکو حوالات مین بہیجا یا جاتا جیسا کہ ہماری مہربان گورنمنٹ کا اصول ہے ۔ پاشا مکہ کو ایسا بہولا تو نہین کہا جاتا کہ وہ اس اصول سے ناواقف ہے ناچار یہی کہنا پڑیگا کہ یہہ محض بہانہ ہے حقیقت مین پاشا مکہ کو اسوقت تک ان مفسدون کی خاطر منظور رہی اس بہانہ پر قرینہ ایک اور کارروائی ہے جسکا ذکر حاشیہ آیندہ مین ہوگا۔

++ جس حالت مین انکا کوئی جرم (نہ بقاعدہ شرعیہ نہ موافق اندوال سلطنت) اسوقت تک ثابت ہوا تہا اور انکا وہان ٹہرانا (حسب اعتراف پاشا مکہ اگر وہ بہانہ نہین ہے) صرف احتیاط اور انکی محافظت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جب ان کے نام دریافت کیے گئے تو معلوم ہوا کہ انہیں (مولانا ممدوح کے سوا) اس فہرست کا ایک آدمی نہیں ہے اسوقت حضور پُر نور پاشاہ مکہ کی آنکھیں کہلیں اور اپنے نائبون کی غلطی آپ کو نظر آئی پہر آپ نے ان پانچ اشخاص سے جو بلا دریافت نام دو دفعہ مولانا ممدوح کے ساتھ بلائے گئے تہے یہہ معذرت کی کہ ہماری کارندون کی غلطی ‡ سے آپ لوگونکو

بقیہ حاشیہ حاشیہ کے لئے تہا تو پہر انکو نماز جمعہ سے (جو اہم اشعار اسلام سے ہے) انکو کیون روکا اور مسلمانون کی (جو ان کے مخالف نہ تہے) جماعت مین یا سپاہیون کی صف مین یا ان سپاہیون کے (جو مکہ مین رہکر بہی نماز نہین پڑہتے ‡) پہرہ ہی مین انکو جمعہ پڑہنے دیا ہوتا - ہمارے ملک ہند مین بعض انگریزی افیسران اپنے ماتحت مسلمانون کو جمعہ و جماعت سے مانع ہوتے ہین تو حاکم بالا دست ان مسلمانون کی شکایت پر توجہ کرتے ہین - اور انکو نماز و جماعت کی اجازت دیتے ہین اور اکثر دفترون اور سکولون مین تو بے روک ٹوک جمعہ و جماعت کے لئے اجازت ملجاتی ہے -

ہماری گورنمنٹ [illegible] مسلمانون کو [illegible] نظر بندی پر نماز جمعہ سے روکا - پہر ہم کیون نکہین کہ اس آزادی کی نظر سے برٹش سلطنت اسلامی سلطنتون سے بہتر ہے جو لوگ ہماری ایسی باتون کو اسلام یا سلطان روم یا پاشاہ مکہ کی اہانت قرار دیتے ہین وہ ہمکو اسبات کا جواب دین حدیث سے نہ ملے تو فقہ ہی سے اسکی تائید مین سے کوئی روایت نکال کر بتا دین ورنہ ہمپر اعتراض کرتے ہوئے شرما دین اور انصاف کو کام مین لا دین -

† ہمکو تو ان لوگون کی رہائی کی وجہ متعدد خطوط اور معتبر اشخاص سے یہی معلوم ہوئی ہے مگر ہمارے ملکی و مذہبی ریفارمر علماء و ایڈیٹر اس رہائی کی وجہ یہ سمجہتے ہین کہ وہ لوگ پاشا یا اسکے مصاحبون کو

* کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز قیدیونکو بیڑی وغیرہ ڈالنے سے منع کرتے اور فرماتے کہ یہہ نماز پڑہنے سے مانع ہے - حاشیۃ الحاشیہ

‡ جیسا کہ ہمارے سچے مخبر اخبارون کے اڈیٹر بیان کرتے ہین کہ مولانا ممدوح کو دو ترک سوار وہکی حراست مین مدینہ روانہ کیا - پہر کیا جمعہ کی نماز پڑہوانیکو لئے کوئی ترک نہین ملتا تہا - ؟ حاشیۃ الحاشیہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تکلیف ہوئی ہے آپ معاف کریں اور ہمارے حق میں دعا خیر کریں ہر چند اُن لوگوں نے کہا کہ پاشا نے ہمارا کیا نقصان کیا ہے کہ ہم معاف کریں مگر وہاں سے حکم ہوا کہ جب تک آپ لوگ اپنے زبان سے معاف نکریں گے پاشا صاحب مطمئن نہ ہوں گے - اسپر بہت اصرار ہوا آخر اُن لوگوں کو مجبور ہو کر معاف کرنا پڑا تب سبکو بجز مولانا ممدوح رخصت ملی - مگر مولوی تلطف حسین صاحب عظیم آبادی نے (جو مولانا ممدوح کے خاص رفیق سفر اور شاگرد رشید اور خادم تھے) یہہ رخصت قبول نہ کی اور مولانا ممدوح کو وہاں اکیلا چھوڑنا مناسب نہ سمجھکر یہہ بات صاف کہدی کہ مجھے یہاں سے جانا منظور نہیں ہے جبتک کہ میرے شیخ (اوستاد) کو یہاں سے رخصت نہ ملے اور یہہ بھی کہدیا کہ میرا انکا خیال و مقال و مذہب

بقیہ رشوت دیکر رہا ہوتے ہیں - اخبار نور الانوار و مظہر العجائب ہمراہ جلدہ اسی طرفہ مشیر ہے - ایسی بات اگر اہلحدیث کہتی اور اصل مقدمہ و مواخذہ کی یہہ وجہ بیان

[illegible]

[illegible]

مذہبی مقدس ریفارمر ز اخبار وں کے اوراق سیاہ کر ڈالتے اور یہہ لکھتے کہ پاشا اور ساکنان مکہ کی توہین کی ہے مگر اِن کو یہہ بات کہ "اُن کے ہم مذہبوں نے روپیہ خرچ کیا" لکھتے ہوئے اس توہین کا خیال نہ آیا - اور یہہ نہ سوچا کہ وہ روپیہ کس جگہہ خرچ ہوا اور کس نے لیا - جس نے لیا اسکو پاشا مکہ سے کچھہ نہ کچھہ تو تعلق ہوگا -

ہمارا تو اس تجویز میں کہ وہ لوگ رشوت دیکر چھوٹے ہیں او رمدعا نکلتا ہے اور یہہ تجویز ہماری نتائج کرلئے بڑی کارآمد ہے وہ لوگ اپنا نفع و نقصان خوب سوچ لیں پھر جو چاہیں تجویز کریں -

✝✝ یہہ بھی مثل ہے کہ یہہ ہماری سرحد پختونستان کی اقوام افغان میں پائی جاتی مشہور ہے کہ جب وہ کسیکو لوٹنا چاہتے ہیں تو پہر انکا لڑکا سکو دہمکاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اپنا مال و اسباب ہمکو بخشدو ورنہ تمہارا کام تمام کرتے ہیں -

واہ سبحان اللہ پہلے تو چند معزز اشخاص کو بلا وجہ عدالت میں بلایا اور ماتدن نظر بند رکھا پھر جبراً ان سے اپنا معاف کرایا خدا نے بھی دو دینداری ہی کا نام ہے ایسی ہارد وائیوں پر ہم میوو ن آمنہ مسلمان ہاکر کوئی تعریفیں کرتے ہیں -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

و مشرب بہی ایک ہے مین اِسوجہ سے بھی انسے جُدا ہونا نہین چاہتا -

مرحبا میرے پیارے دوست مرحبا - حق تلمذ یہی تہا جو آپ نے
ادا کیا جناب ممدوح تو آپکے اور ہمارے بلکہ لاکہون اہل اسلام کے اُستاد
اور روحانی باپ ہین ایسی حالت مین تو دوست دوست سے
جدا نہین ہوتا چنانچہ کسی صادق دوست نے کہا ہے ؎
پائی در زنجیر پیشِ دوستان ٭ بہ کہ با بیگانگان در بوستان

اِس معذرت اور رخصت کے بعد اور لوگ وہان سے چلیگئے مولانا ممدوح اور آپ کے اِس وفادار تلمیذ نے اُسی دیوان مین وہ شب اور ۲۴ ذی الحجہ کا تمام دن بسر کیا اُسی روز اِس فہرست کے باقیماندہ اشخاص (ڈپٹی امداد العلی - مولوی جانعلی - حاجی سلیمان وغیرہ) اور بہت سے اور لوگ جنکا اسوقت مخبرون† نے نام لے دیا گو فہرست مین انکا ذکر نتہا (مولوی محمد احسن مطوف - مصطفی باندہ - نواب بہادر وغیرہ) بلائے گئے اور ان سے مختلف سوال وجواب ہوئے - اِس مقام مین ہم اُن کے سولات وجوابات اور سماعی حالات بیان نہین کرسکتے جب تک کہ ہم ان حالات کی اصل اُن اشخاص سے تحقیق و تصدیق نہ کرلین جیسا کہ مولانا ممدوح اور اُن کے رفیق کے حالات کو اُن سے اور کئی اور معتبر اشخاص سے تصدیق کرچکے ہین -

۲۵ تاریخ کو بوقت شب اول مولانا ممدوح پاشا کی پیشی مین بلائے گئے اور آپسے پاشا نے چار سوال کئے -

(۱) اول تجارت مین آپ کوتہ کو واجب نہین جانتے (۲) خنزیر کی چربی کو آپ پاک جانتے ہین -

† اِسوقت مکہ مین مفسدہ ۱۸۵۷ء کا سا (جب مفسدون کو سزا مل رہی تہی) حال ہو رہا تہا کہ جسکا نام فہرست مین یا مخبر کی زبان پر آیا اسکو بلا تحقیق پہانسی پر چڑہایا اسوقت اگر یہ عذر کیا جاتا کہ صاحب اس نام کے تو کئی آدمی ہین تو یہ حکم ملتا کہ اس نام کے جتنے ہون سبکو پہانسی دیدو - مگر ہند مین تو خاص اسوقت طوفان مین یہ حکم ہوا تہا ہماری جہاد دو مقدس شہر کے لوگ اس صاف نیت کے زمانہ مین بہی ایسے ہی احکام جاری رکہتے ہین -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۳) پھوپی وخالہ کی نکاح کو آپ حلال جانتے ہین (۴) حنفی مذہب کو آپ کیسا جانتے ہین۔
مولانا ممدوح نے بجواب سوال اول فرمایا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہونیکا
مین قایل نہین ہون (چنانچہ دہلی مین بھی مینے اسی مضمون کا فتوی دیا ہوا ہے جو ۱۲۹۸ سنہ
مین مطبع حنفی مین چھپا تہا) اور ہمارے مخالفون نے بھی اس مسئلہ کو خاص میری طرف منسوب
نہین کیا۔ اسبات کو آپ اس گلابی چو ورقہ سے جسمین یہہ مسئلہ منقول ہے بخوبی تصدیق کرسکتے ہین
اور بجواب سوال دوم وسوم فرمایا کہ مین مسلمان ہون اور اسلامی فرض (حج) ادا کرنیکو
آیا ہون اور اگر مین چربی خنزیر کو حلال سمجہتا اور خالہ پھوپی سے نکاح کو جایز سمجہتا (جنکی حرمت
نص قرآن مین وارد ہے) تو مسلمان کیون کہلاتا اور حج کرنیکو کیون آتا۔ اس قسم کا سوال
مجھہ (مسلمان) سے کرنا کمال تعجب اور افسوس کا محل ہے۔ اور بجواب سوال چہارم فرمایا
کہ مذہب حنفی کو جیسا مین سمجھتا ہون آپ کو تب معلوم ہو جبکہ آپ اس مذہب کی بڑی مشکل
واوق اور معتبر کتاب ہدایہ کا مطلب سمجھ سکین اور اپنے علماء سے ان مسایل کو بھی دریافت
کرین پھر ہمارے بیان اور ان کے بیان مین موازنہ کرکے دیکھین کہ ہم اس مذہب کو کیسا
سمجھتے ہین۔؟

---

† پھوپی کے نکاح کی حلت کی تہمت سوالات علماء بمبئی کے ذریعہ سے اُن حضرات نے پاشا کے خیال مین جمائے اور خالہ سے نکاح کی تہمت گلابی چو ورقہ کے ذریعہ سے۔

‡ او دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۶ صفحہ ۲۳۶

‡ یہی وجہ ہے کہ مولانا ممدوح نے علماء بمبئی کے جواب مین اس سے زیادہ نہین کہا تہا کہ مین ان باتون کے قایل کو کافر جانتا ہون اور پھر انکو مخاطب نکیا جسکو یارون نے عاجز ہو کر سکوت ٹھہرا دیا دیکھو

⁂ مولانا ممدوح کا یہہ جواب بڑا ابلغ اور پر مضمون ہے مگر خدا جانے پاشا مکہ اور آپ کے حواشی اسکو کیا سمجھکر خاموش ہوئے اور ہماری علماء ہند اسکو کیا سمجہینگے اسکا مطلب یہہ ہے کہ مذہب حنفی اور مذاہب اسلامی (شافعی حنبلی مالکی وغیرہ) کیطرح حق وحقانی دونون کا مجموعہ ہے اسمین کوئی مسئلہ حق اور حقانی

یہہ سنکر پاشا کا جوش کم ہوا - اور یہہ آپکو معلوم ہوا کہ آپ بڑے فاضل ہین اور یہہ اتہام انکی نسبت صحیح نہین ہین اس امر کی مزید تحقیقات کے لئے آپنے مولانا ممدوح کو دوسری کمرہ مین بہجوایا اور آپ کے اُس شاگرد رشید (مولوی تلطف حسین صاحب) کو بلاکر ان سے حسب تفصیل ذیل استکشاف حال کیا اور انکا اظہار لیا -

جوابات	سوالات
(۱) نواح عظیم آباد پٹنہ کے -	(۱) تم کہان کے رہنے والے ہو -
(۲) عرصہ چہہ سال سے -	(۲) مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب پاس کب سے ہو
(۳) ہان صاحب وہی مذہب ہی -	(۳) تمہارا بھی وہی مذہب ہی جو انکا ہے -
(۴) فلان رسایل وکتب ہین (جن مین گلابی چو ورقہ کا نام نہ آیا)	(۴) تمہارا شیخ (اوستاذ) کی تالیف کون کون کتاب ہی ؟
(۵) [illegible] کا محل ہی جناب کو ابتک یہہ بہی خبر نہین ہے کہ یہہ چو ورقہ رسالہ کس نے بنایا اور اسکا مضمون کیا ہی اور اسمین کس پر لے دی ہے ایسی بے خبری ایسی اعلی حکام سے نہایت مستبعد ہے - جناب من یہہ رسالہ تو ہمارے شیخ کے دشمنون اور مخالفون نے تصنیف کیا ہی جسمین ہمارے شیخ پر تہمتین اور انکی مذمت درج کی ہی	(۵) [illegible] الوہابین عن المساجد) جسمین خنزیر کی چربی کو حلال اور خالہ سے نکاح کو جائز کہا ہے) تمہارے شیخ کی تالیف نہین ہے

کتاب و سنت ہی - کوئی خطا اور مخالف (جیسا کہ اور اسلامی فروعی مذہب کا حال ہے) یہہ بات پاشا کو ہمارے اور علماء مکہ کے بیان و تقریر مطلب سے ایسی واضح ہو گی کہ اسمین چون و چرا کی گنجایش نرہیگی - اور اگر مولانا یہہ بات صاف صاف فرماتے تو شاید وہان کے علما مولانا پہ توہین مذہب کا فتوی لگاتے اور ایک اور جرم مین (جسکے وہ خود اقبالی نہو) پہنساتے - مرحبا مولانا خوب جواب دیا اور انکا گہر اچہی طرح پورا کردیا - کیون نہو شیخ العرب و العجم ہو - آپسے کون عہدہ برا ہوسکے - ؟

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پہر کب یہہ امر ممکن ہے۔؟ کہ وہ رسالہ ان کے تالیف ہو کوئی اپنے رد و مذمت مین خود ہی رسالہ بنا سکتا ہے؟

(۶) پہر تمہارے شیخ نے اسپر مُہر کیون کی؟ (۶) بتائیے اسپر کہان انکی مہر ہے؟

(۷) یہہ دیکہو اِس رسالہ کے صفحہ ۲ مین (۷) افسوس صد افسوس۔ محمد نذیر معروف نذیر احمد انکی مہر ہے۔

طالب علم دہلی کو سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی قرار دیا جاتا ہے جناب من

پہی مفتیان گمگشتہ سید نذیر

یہہ نذیر احمد اور شخص ہے ہمارا شیخ اور ہمارے شیخ کی مہر تو یہہ ہے

سید محمد نذیر حسین

جو معیار الحق وغیرہ رسایل پر ثبت ہے (یہہ کتاب اسوقت پاشا کے پاس موجود تہی جو مولوی جان علی کی تلاشی سے برامد ہوئی تہی)

(۸) خیر یہہ ہمکو تو دہوکہ دیا گیا ہے مگر ہم (۸) آپ جس مسئلہ کی نسبت حکم کرین مین [illegible] اس کا جواب دیتا ہون۔

مین جو اس رسالہ مین تمہارے شیخ کے ذمہ لگائے گئے ہین

(۹) مال تجارت مین زکوۃ واجب نہ ہونیکا† (۹) ہمارا شیخ اس مسئلہ کا قایل نہین ہے (پہر اسکی وہ تفصیل کی جو مولانا ممدوح کے جوابات مین گذر رہی ہے۔)

تمہارا شیخ قایل ہے؟

(۱۰) تمہارے شیخ کے نزدیک پہوپی خالہ سے (۱۰) جو شخص مسلمان کہلا دی اور جب بیٹا امد کوادے وہ یہہ باتین کب کہہ سکتا ہے۔

نکاح جایز ہے اور خنزیر کی چربی حلال ہے

اِس جواب کے بعد مولوی تلطف حسین صاحب نے پاشا سے یہہ سوال کیا۔ آپ ہمارے شیخ کو کیا جانتے ہین **پاشا** نے جواب دیا لوگ وہابی کہتے ہین۔ **مولوی** صاحب

† تعجب ہے کہ پاشا مکہ نے اِس سوال کا باوجود دیکہنے مولانا ممدوح اسکا جواب اسی گلابی چوہ رنہ کی شہادت سے دے چکے تہے پہر اعادہ کیا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

موصوف نے کہا کہ وہابی قرآن کو تو نہین مانتے ؟ پاشا نے کہا نہین قرآن کو تو وہ مانتے
ہین - اسپر مولوی صاحب نے پاشا پر یہہ اعتراض قایم کیا - بڑا افسوس ہے کہ آپ ہمارے
شیخ کو وہابی جانتے ہین اور وہابیون کا قرآن کو ماننا بھی تسلیم کرتے ہین پھر جن چیزون (خالہ
پھوپی کا نکاح اور خنزیر) کی حرمت نص قرآن مین پائی جاتی ہے ان کے حلال جاننے کو آپ
انکی طرف سے منسوب کرتے ہین - اِسپر پاشا صاحب کو تعجب آیا اور اپنے مولوی صاحب
سے سوال کیا کہ خالہ پھوپی کی حرمت قرآن مین کہان ہے مولوی صاحب نے جواب
مین اِس آیۂ کو پیش کیا جو سورہ نساء کے چوتہے رکوع مین پارہ والمحصنات کے پہلے ہے
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ کہ تمہاری مائین اور بیٹیان اور بہنین اور پھوپیان
وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ - (النساء ع ۴) اور خالائین تمپر حرام کیگئی ہین -
یہہ آیت سُنکر پاشا صاحب تو بچے چپکے رہکر ساکت ہوے اور مولوی صاحب دلیر ہوکر جلال مین
آگئے اور باواز بلند کہنے لگے ایک افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ (جو وہابی
ہونیکے اقراری نہین صرف اِن تہمتون سے وہابی قرار دئے جاتے ہین) اِس حرم محترم مین
جو مامن خلائق ہے یہہ تکلیفین پاوین اور ایذائین اٹھائین اور اصل وہابی نجد وغیرہ
کے جو اپنی وہابیت کے مدعی ہین بے روک ٹوک حج کر کے چلے جاوین ان سے کسی قسم کا
تعرض نہو اِن کے سوائے اور مذاہب (شیعہ خارجی وغیرہ) کے لوگ بھی ہمیشہ حج
کو آتے ہین اور کسی سے انکا خیال † یا اعتقاد جسکے وہ مدعی ہین اور وہ اہلسنت وجماعت کا صریح

† خیال و اعتقاد کو کون پوچھتا ہے انکے بعض ایسے افعال ہین (جسکو اہلسنت تو کیا مہذب اہل تشیع بھی پسند نکرینگے) کوئی
تعرض نہین کرتا ابھی دنون مین ایک شیعہ (کوئی غالی ہوگا مہذب شیعون کا تو یہہ کام نہین) نے مرقد شیخین (حضرت
صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے قریب مقابل بول و براز کردیا جب چاکرین نے اسکو پکڑ بھی لیا اسیوقت
شیعہ رکن معظم (ممبر مطوف) آیا اور اسکو چھوڑا کر لیگیا پھر کسینے اسکو نہ بلایا اور نہ پوچھا کہ تو نے یہہ کیا کام کیا سبحان اللہ
نتیجہ ان افعال شنیعہ کا ساتھہ سو و خطاب و عتاب ہون اور ابھی تیسیتی سمجھیگا صرف اس خیال سے کہ یہہ سستا نہین آتی یا سمجھ ہے
کہتے ہین نا تعولواہ انکا ایکبھی جانین عضاف ایکا ہے پہر ہم کیونکر خدا اپنی سنی علانی وہابیون کے ممنون ہون -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مخالف ہی کوئی نہین پوچھتا اور ہمسی جو اصولاً و فروعاً اہلسنت ہونیکے مدعی ہین یہہ دار و گیر ہورہی ہے اور طرفہ یہہ ہیکہ عین حرم محترم مین محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہورہا ہی (جیسے آب زمزم کا عین مسجد الحرام مین بیع کرنا وغیرہ وغیرہ+) اِن سے کوئی تعرض نہین کرتا اور ہمکو باوجود عدم صدور کسی جرم شرعی کے صرف تہمتون کے سبب یہہ مواخذہ ہورہا ہی اس سے بڑھکر کیا ظلم ہوگا

+ انکی تفصیل کو بخوف اذرد گی حضرات مخاطبین عمداً ترک کیا گیا - وہ بہی اسوقت کے بعض ساکنین مکہ مکرمہ کی افعال کی تفصیل تہی نہ اس بقعۂ مبارکہ کی اُن حالات کے بیان تفصیلی یا اشارہ اجمالی کو کوئی مکہ مکرمہ کی توہین قرار دے تو یہہ انکی نافہمی اور سوء ظنی ہے وہ خود اس تجویز سے کعبہ مکرمہ کی توہین کرتا ہے

(مولوی صاحب جنکا بیان نقل کیا جاتا ہے) اور تمام اہلحدیث کا دامن اس توہین کے دہبہ سے پاک ہے **یہ لوگ** اس مقدس شہر اور مطہر معبد کی **توہین** کو کفر سمجھتے ہین اور اسکے **تعظیم** کو جزو ایمان جانتے ہین اور اسکی نسبت اعتقادات منفصلہ ذیل رکہتے ہیں جو آیات و احادیث سے ثابت ہین

(۱) وہ گہر خدا تعالی کو تمام زمین سے پیارا ہے (دیکہو جامع ترمذی) (۲) اسپر ہتہیار اٹہانے اور شکار کرنے اس کے درخت و گہاس کاٹنے کو خدا تعالی نے حرام کردیا - (صحیح بخاری وغیرہ) (۳) اسمین نماز پڑہنی کو تمام زمین کی مسجدون مین نماز پڑہنی سے افضل ٹہرایا ہے (صحیح بخاری) (۴) اِسکو سب گہرون سے پہلی لوگون کے لئے برکت والا بنایا (صحیح بخاری وغیرہ) (۵) جبتک مسلمان اِس گہر کی تعظیم کرینگے خیریت سے رہین گے جب اسکی اہانت کرینگے ہلاک ہوجاوینگے (سنن ابی ماجہ) (۶) اسپر اصحاب فیل نے چڑہائی کی تو وہ ہلاک ہوگئی - (قرآن مجید سورۂ فیل) (۷) اِسپر ایک لشکر چڑہائی کریگا - جب وہ میدان (ذی الحلیفہ کے قریب) میں پہونچیگا تو زمین مین دہسایا جاوے گا -

جن لوگون کے اِس پاک گہر کی نسبت یہہ خیال ہون انکی نسبت اِسکی توہین کی تجویز نافہمی اور سوء ظنی بلکہ ناانصافی نہین تو کیا ہے -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہم لوگ انگریزون (عیسائی مذہب) کی عملداری مین آزادی کے ساتھہ اپنے شعار مذہبی ادا کرتے ہین جمعہ جماعت سے روکے نہین جاتے - اپنے خیال اعتقاد مین خود مختار و آزاد ہین یہان مسلمانون کی عملداری مین حرم محترم کے طواف اور جمعہ جماعت سے بند ہین - پہر ہم کیونکر نکہین کہ اس آزادی کی نظر سے عیسائیون کی عملداری مسلمانون کی عملداری بہتر ہے - اسکی تیزی پر بعض حواشی پاشا کو غصہ آگیا اور اُس نے کہا کہ ہمین پاشا کے سامنے ایسی گستاخانہ گفتگو - ؟

پاشا مکہ نے اسوقت انصاف کیطرف رجوع کرکے تواضعاً **فرمایا** کہ انکو کچھہ مت کہو یہہ مظلوم ہے اسکو کیونکر جوش آوے جبکہ اسکو اور اسکے شیخ کو ناحق تہمتین لگاکر کافر بنایا گیا ہی اور مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب آپ خفا نہ ہون ہمنے کسیوجہ سے آپ کی بے تعظیمی نہین کی اپنے خاص محل اقامت مین جگہہ دی ہے اور یہہ بازپرس تمہاری ہی (ساڑہے تین سو) ہموطنون کی مخبریون اور شہادتون پر ہوئی ہے **اسکے** بعد پاشا نے مولانا ممدوح کو اپنے حضور مین بلا اور آپکا بہت اکرام کیا اور خاص اپنے ہاتھ سے آپکو **قہوہ** دیا اور اس بازپرس پر عذر کیا اور **عفو چاہا** اور آپ سے دعاخیر کا سوال کیا - اسکے بعد یہہ دریافت کیا کہ جناب مدینہ طیبہ

بقیہ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور نے ہمپر سخت ظلم کیا ہی کہ اپنے اخبار مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۲ء مین کسی گمنام کا ایک کارڈ متضمن توہین حرم محترم کا چہاپدیا اور اُسکی اخیر مین یہہ درج کردیا کہ یہہ کارڈ حسب الارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین لاہوری لکہا گیا ہی - ہم اسکا مفصل جواب نمبر ۱۱ مین شایع کرینگے بالفعل اتنا کہتے ہین کہ اس کارڈ مجہول الاسم کی اشاعت مین صاحب اخبار نور الانوار نے نہ صرف ہماری بلکہ اس کعبہ مکرمہ کی توہین کی ہی انکو لایق نہ تہا کہ ایک مجہول الاسم والحال کی ہدایت یا شہادت سے وہ خط متضمن توہین حرم محترم کو درج اخبار کرنے اور ہمپر اسکا آمر و مشتہر قرار دیتے - ہمنے اسکا ایک مجمل جواب متضمن انکار امر و ارشاد اُسی روز جسدن وہ اخبار دیکہا لکہکر آپکے پاس اخبار مین درج کرنیکے لیے ارسال کیا تہا مگر اونہون نے ابتک اُسکو درج اخبار نہین کیا - اور ہماری پاس بغرض دلجوئی ایک ایسا عذر کیا ہی جسکو عذر بدتر از گناہ کہا جاسکتا ہی - ہم اسکی کیفیت نہین بہی اسکی مفصل جواب درج کرینگے اگر وہ نامہربان دوست ہماری اس مجمل جواب کو درج اخبار نکرینگے -

+ یہہ بہی وہی بات ہوئی جو [illegible] مین کہی گئی ہم کہہ دیتے ہین [illegible] العرب والعجم الا ہون سخا ہی سے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہی ارادہ رکھتے ہین مولانا ممدوح نے جواب مین فرمایا کہ یہان یہہ بار ہرپس ہوئی ہی خدا جانے وہان کیا ہو۔ یہہ مفسد و مخبر وہان جانیکو بہی تیار ہین۔ اسلئے ہماری حق مین اب یہی بہتر ہے کہ اپنی وطن کو واپس ہون جس پر پاشا نے ایک خط یار وبکار (یا سارٹیفکیٹ) پاشا مدینہ کی نام لکھکر اور اپنی خاص مہر سے مسجل فرما کر آپکو مرحمت کیا اور فرمایا کہ آپ سے وہان کسی قسم کا تعرض نہین ہونیکا وہ خط (یار وبکار) اصل ترکی زبان مین معہ ترجمہ جو ایک لایق تعلیم یافتہ مدرسہ طبیہ دولت عثمانیہ نے کیا ہی نقل کیا جاتا ہے۔

اصل خط یار وبکار

مدینۂ منورہ محافظین علیہ سنہ

سعادتلو افندم حضرتلری

علمای هندیه دن نذیر حسین ایله تلامیذندن بر نفرک حقلرنده [illegible] اسناد [illegible] اولنغله مکۂ مکرمه ده کندولری بالمواخذه تحقیقات ایجابین اجرا قلنمش وفقط اسناد واقع مذکوردن سومی الیهمانن برائتلری ثابت اولمش اولدیغندن اوراجه ده شاید حقلرنده بویولده برسوز ایدیلیه جك اولور ایسه برائت ذمتلری معلوم اولمق اوزره بیان کیفیته ابتدار قلندی اولبابده امر و اراده افندم حضرتلری نندر

فی ۲۶ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۰ و فی ۲۶ تشرین اول سنہ ۹۹

والی و قوماندان حجاز

مکۂ مکرمہ دہ

[illegible]

ترجمہ لفظی

مدینہ منورہ کی محافظین علیہ کو

سعادت مآب حضرت صاحبین

ہند کے علما سے نذیر حسین اور انکی شاگردون سے ایک شخص کے حقمین جو انکی ہموطنونکیطرف سے اسناد اعتزال ہوا تھا سو مکہ مکرمہ مین وہ مواخذہ ہوکر ضروری تحقیقات انکی کیگیئی لیکن چونکہ اسناد واقع مذکور سے مومی الیہما کی بری الذمتی ثابت ہوتی ہے اسلئے اسجگہہ بہی اگر انکے حقمین اس قسم کی کوئی بات کہی جاوے تو بری الذمتی انکی معلوم ہونیکے لئے اس کیفیت کو ابتدا کیا گیا اب اسبابمین امر و ارادہ [illegible]

(ترجمہ بامحاورہ)

بجناب محافظین مدینہ منورہ

سعادت مآب حضرت صاحبین ہندوستانی مولویون سے نذیر حسین اور ایک شخص ان کے شاگردون سے ان دونو پر ان کے ہموطنون کیطرف سے جو معتزلہ ہونیکی تہمت لگائی گئی تہی اسکی (ان دونو پر مواخذہ کر کے) ضروری تحقیقات کی گئی مگر [illegible] سے ان دونو کا بری الذمہ ہونا ثابت ہوا وہان بہی اگر ان کے حق مین اس قسم کا کوئی الزام لگایا جاوے تو اس سے انکی برات ذمہ معلوم ہونے کے لئے یہہ تحریر کی جاتی ہے۔

[illegible]

پیشوا و امام و نبیل ارتشیقات آپکے مخالفون سے یکطرفہ بیان پر مجرم بنا دیا اور تین دن تک

یہہ خط (یار و بکار) لیکر مولانا مدینہ طیبہ مین پہنچے تو وہان بہی مفسدون نے بہت کچہہ شور غل کیا مگر انکی بات کو وہان کسینے نہ سُنا۔

ایک خاص مراسلت سی ہمکو معلوم ہوا ہے کہ برأت مولانا ممدوح کے بعد پاشا مکہ کو یقین ہوا کہ یہہ سب فساد مولوی رحمت اللہ کا ہے اسکا بانی مبانی یہی شخص ہی لہذا پاشا نے اسکو بُلایا اور خوب دہمکایا اور فرمایا کہ اگر تجہے یہان رہنا ہی تو چُپ چاپ بیٹہا رہ ورنہ ہم تجہے یہان سے نکال دینگے۔ بعض حاجیون کی زبان سے ہمنے یہہ بہی سُنا ہی گو ہنوز اسکی متعدد وسایل سے تصدیق نہین ہوئی کہ وہ جدہ مین تہے کہ وہان اِس خبر کا شہرہ ہوا کہ مولوی رحمت اللہ کو مکہ سے نکال دینے کا حکم باب عالی سے آگیا ہے پاشا مکہ کے نام سلطانی تار اِس مضمون کا آیا کہ مولوی رحمت اللہ کو چند روز کی عرصہ مین اِس طرف روانہ کردو اور اُسکو یہہ بات کہدو کہ تم کسی قسم کا تعلق مکہ سی باقی نہ رکہو تمکو بقیہ وقت حیات اسطرف بسر کرنا ہوگا۔ وہ راوی (حاجی) بیان کرتا ہے کہ یہہ ہماری ... جسقدر اسباب جدہ مین آچکا تہا چونکہ ہمارا اسٹیمر (اگبوٹ) روانہ ہونیکو تیار تہا اسلئے ہم چل پڑے۔ مولوی رحمت اللہ کو جدہ مین پہنچا ہوا ہمنے نہین دیکہا۔ یہہ خبر اگر صحیح ہے تو اُسکا سبب لوگ خواہ کچہہ بیان کرین اِس فساد کا بانی ہونا ہو یا چندہ نہر زبیدہ کا روپیہ خورد برد کر لینا (جیسا کہ عام لوگ بیان کرتے ہین) یا وہانکی وزارت[+] کے لئے بلایا جانا (جیسا کہ اُن کے معتقد کہتے ہین) مگر ہم تو یہی خیال کرین گے۔

تقریب حاشیہ۔ (اپنی محل اقامت ہی مین سہی) نظر بند رکہا جسکا تمام ہندوستان مین غدیہ اخبارات و اشتہارات شہرہ ہوا اور اس سے لاکہون اہلحدیث کا دل دُکہا اور ان کے مخالفون کا مطلب پورا ہوا پہر عذر کرکے اسکو معاف کرالیا مولانا ممدوح اِس جبر کو معاف نکرتے تو کیا اللہ وہ چار دن دیوان مین رہتے اور محبوس کہلاتے یہہ جبر اور یہہ عفو دونو توجہ منصفین گورنمنٹ و عامہ ناظرین و سامعین کے لائق ہے ایسے مجبورانہ عفو سی وہ جبر معاف نہین ہوسکتا بلکہ یہہ جبر اور ایک ظلم کا باعث ہی۔

[+] مگر وزارت کے لئے بلائی جانے تو ان کے نام مضمون کا تار نہ کہ مکہ مین اب کوئی تعلق نہ رکہو (یعنی گہر دروازہ بیچکر چلے آؤ) بقیہ عمر یہان کاٹنا ہوگا ہرگز جاری نہ ہوتا۔

تنقیح ہاشم کی دہری جڑ کا مقید
تنقیح ہفتم کی دو مرکہ جڑ کا بقیہ

کہ یہ اس ظلم و فساد کا بدلا ہے جو اس شخص سے ہمیشہ سرزد ہوتا رہا ہے پہلے تو اس نے ۵۷ء
میں اپنے دین اسلام کا مخالف ہو کر اپنی مہربان گورنمنٹ (جسکے ظل حمایت مین علی الاعلان
آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہبی ادا کرتا رہا اور خاصکر رد و ابطال مذہب عیسائی مین
وہ کامل الاختیار رہا اور اُسپر کسی نوع کا تعرض نہ ہوا) کی بغاوت کی - پھر ہجرت کے
بہانہ مکہ مین پناہ گزین ہو کر سال ہا سال غربا اہلحدیث کو تکلیف دی اور حرم محترم سے درس
قرآن و حدیث کی ممانعت کرادی - اخیر میں اس گروہ کے پیشوا و امام اور اہلبیت سید الانام کی
ایذا رسانی و توہین و تحقیر پر کمر باندھی ہے خدا تعالی نے گو ایک مدت تک اُسکو ان مظالم کے ساتھ
مہلت دی اور مکہ مین اسکی توقیر و عزت کرائی مگر آخر ایک دن ان سب مظالم کی سزا دی ؎
تو مشو مغرور بر حلم خدا ٭ دیر گیرد سخت گیرد مر ترا - اب اس کے حال پر یہہ مثل اور اشعار
مرثیہ کر رہی ہین ؎ چاہ کن را چاہ در پیش ؎ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
؎ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ٭ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند - بالفعل ہم اس خبر
کی نسبت اسیقدر بیان پر اکتفا کرتے ہین - جب ہمکو اس خبر کی اچھی طرح تصدیق ہو گی تو اسکی
نتایج و فواید اور بیان کرینگے انشاء اللہ ہمکو ابھی اسکی پوری تصدیق نہین ہوئی -

یہہ اس مجمل سرگذشت کی تفصیل ہے جس سے ان اخبارات و اشتہارات کی
جنمین یہہ فقرات درج ہین کہ مولانا ممدوح کے دشمن مکہ مین قید ہو گئے تھے یا حوالات مین رہے
تھے اور مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر رہا ہوئے اور انہون نے اپنے عقاید سے رجوع کیا اور
توبہ نامہ لکھدیا اور ترک سوارون کی حراست مین اونکا مدینہ جانا ہوا - وغیرہ وغیرہ ناظرین انصاف
مین کو بخوبی **صداقت** ظاہر ہو سکتی ہے -

اس تفصیل پر اگر کوئی یہہ **اعتراض** کرے کہ جو کچھہ تمنے بیان کیا ہے اپنے شیخ یا ان کے
رفیقون سے سنکر یا انکے ہمخیالون کے خطوط آمدہ مکہ سے دیکھہ کر بیان کیا ہے اسکے **خلاف**
جو بہت سے اخبارون (نور الانوار کانپور - مشیر قیصر لکھنو - اکمل الاخبار دہلی - کاشف الاخبار بمبئی)

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خیرخواہ عالم دہلی - مظہر العجائب مدراس - کارنامہ لکھنو - جام جہان نما کلکتہ - مہر نیمروز بجنور - عین الاخبار مراد آباد - ہزار داستان حیدرآباد دکھن - دار السلطنۃ کلکتہ - طوطی ہند میرٹھ - کوہ نور لاہور - خیرخواہ اسلام حیدرآباد دکن وغیرہ+) اور بہت سے اشتہارون (اشتہار نامزد مطبع میریہ مکہ - اشتہار مطبوعہ مطبع نصرت الاخبار دہلی - مطبوعہ رپن پریس کلکتہ - مطبع مطبع انوار محمدی لکھنو وغیرہ) مین درج ہوکر شایع ہوا ہے وہ تمہاری بیان سے زیادہ معتبر ہے کیونکہ اسکے راوی **مہاجر - عالم - حاجی متقی - دیندار - پرہیزگار** لوگ ہین چنانچہ (نور الانوار کانپور - اکمل الاخبار دہلی - کشف الاخبار بمبئی - مظہر العجائب مدراس) وغیرہ کے ایڈیٹرون نے جو خود بھی ان صفات سے متصف ہین اور راویون کے یہ اوصاف بیان کئے ہین پھر تمہارے اکیلے آدمی کے بیان پر ان سب اخبار والون اور ان کے راویون کو کیونکر دروغگو قرار دین

[illegible] بہت سے بڑے نامی اخبارون (نیر اعظم مراد آباد - ریاض الاخبار گورکھپور - ارمغان بمبئی - احسن الجرائد مدراس - پٹیالہ اخبار پنجاب وغیرہ) کے اڈیٹر ہمارے ساتھ ہیں اور کئی اشتہار (مطبوعہ دہلی - ناگپور بنگلور وغیرہ) ہماری بیان کے موید - اور جن لوگون کی روایت یا خطوط سے ہم نے یا ہمارے ہمصفیر ہمعصرون نے واقعی حالات لکھی ہین وہ بھی ان صفات والقاب **مہاجر عالم حاجی متقی - دیندار - پرہیزگار** سے موصوف ہین اور ہمخیال ہونیکا الزام متساوی الورود ہے کیا جن لوگون سے ہماری مخالفون نے حالات سنی اور نقل کئے ہین وہ اُنکے ہمخیال نہین ہین ؟ جانب مخالف مین **کثرت** عدد کا خیال ہو تو یہ **لایق** لحاظ **نہین** ہے درصل ان حالات مخالفانہ کے شایع کرنیوالے ایک **دو** ہی حضرات ہین جنکے نام نامی پہلے نمبرون مین درج ہوئے ہین باقی حضرات نے تو ان ہی کی تقلید کی چنانچہ آجکل کے اکثر اخبارون کی چال ہی - اس **بحث** سی بخوبی ثابت ہوا کہ بیان مخالف

+ حبیب گلہ - نور لاہور - صادق الاخبار بہاولپور - لمعہ نور جونپور - رشتہ فہ الاخبار بہار - شمس الاخبار مدراس - انوار الاخبار لکھنو وغیرہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

ہمارے بیان سے زیادہ معتبر نہین ہے **ولیکن** ہم اپنے بیان کی تائید و تصدیق
کے لئے صرف اس نقلی بحث اور روایت کے اصول پر اعتماد نہین رکھتے اور اسکو طول
دینا نہین چاہتے کیونکہ اسکا انجام بجز اسکے اور کچھہ نہ ہوگا کہ وہ ہماری راویون کو بیدین
اور وہابی قرار دین۔ ہمارے گروہ کے نوجوان اُن کے راویون کو مشرک و بدعتی قرار دین
جس سے اور نئے مقدمات و مباحث قایم ہون گے اور ایک دوسرے پر ازالہ حیثیت عرفی
کی نالش کرنے کو مستعد ہون گے۔ **بلکہ بجاے اسکے ہم عقلی دلایل اور اصول درایت**
سے ناظرین کو ثابت کر دکھاتے ہین کہ جو کچھہ ہمنے اور ہماری ہمصفیر ہمعصرون نے بیان کیا
ہے وہ قرین صدق معلوم ہوتا ہے اور اسکا درست و راست ہونا اسکے مخالف بیان
سے مرجح ہے۔ وہ **اصول و دلایل** بہت ہین مگر سردست ہم چند اصول و دلایل
کے بیان پر اکتفا کرتے ہین و باللہ التوفیق۔

(۱) ہمارے مخالف اخبارون [illegible] ہمارے اخبارون [illegible] بیان مین اختلاف ہے اور **اختلاف
بیانی** جس امر (صدق یا اُسکے خلاف) کا نتیجہ دیتی ہے اہل زمانہ کو معلوم ہے اس
نتیجہ کو جیسا کہ علما، اور اہل شرع جانتے ہین ویسا ہی کچہری کے وکلا، اور اہل دُنیا
بہی سمجھے ہوئے ہین جس سے چاہو پوچھہ لو۔ وہ اختلاف کئی امور مین ہے مگر ہم بنظر
اختصار چند امور کے بیان پر اکتفا کرتے ہین۔

الف گرفتار کرنیوالے **سپاہیون** کا عدد بعض اخبارون (نور الانوار مشیر قیصر
وغیرہ) اور **اشتہار** مطبوع ریبن پریس کلکتہ مین چھہ بتایا ہے **بعض**
اخبارون مین آٹھہ۔ (دیکھو دار السلطنۃ کلکتہ نمبر ۷ جلد ۳ مطبوعہ ۸ دسمبر ۱۸۸۳ء)

ب **ملزمین** (گرفتار شدگان) کا عدد بعض اخبارون (**نور الانوار مظہر العجائب**
نمبر ۱۵ جلد ۵ وغیرہ) نے مولانا ممدوح کے علاوہ چھہ بیان کیا ہے۔
بعض اخبارون مین ستّرہ (دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۹ جلد ۲۔ الخ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اکمل الاخبار دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹)

ج کیفیت و صورت مواخذہ بعض اخبارون (نور الانوار - مشیر قیصر کارنامہ - مظہر العجائب وغیرہ) مین تو صرف حوالات مین رکہنا بیان کیا ہے ان ہی اخبارون کے بعض پرچون مین اور کئی اور اخبارون مین مقید ہونا اور حبس مین جانا (دیکھو عین الاخبار نمبر ۱ جلد ۴ مطبوعہ ۸ جنوری وغیرہ جنمین نور الانوار سے ایک مہاجر صاحب کا خط فارسی منقول ہی) اور طرفہ یہہ کہ بعض اخبارون مین مقید ہونے کے ساتھہ زد و کوب ہونیکا حاشیہ بھی لگا دیا گیا ہے (دیکھو جام جہان نما نمبر ۲ جلد ۲۳ مطبوعہ ۲۴ نومبر ۸۳ء

د سبب مواخذہ کئی اخبار (کارنامہ - مظہر العجائب - مشیر قیصر نور الانوار وغیرہ) مین تو پہلا قصور (عقاید وہابیہ و ترک تقلید) قرار دیا گیا ہے -

ahmadimuslim.de

(جسکا [illegible] ہندوستان مین ہوا ہے نہ عرب مین جاکر) صاحب کارنامہ لکہتے ہین کہ وہابی مذہب کے رسایل جو اُنکی تلاشی سے برآمد ہوئے سید احمد دحلان کو نکتہ چینی اور ترجمہ کے لئے دیئے گئے اونہون نے مولوی [illegible]ت اللہ سے مواضع اعتراض ترجمہ کراکے پاشا کی خدمتمین پیش کئے -

بعض اخبارون مین ایک اور تازہ قصور سبب قرار دیا ہی اور یہہ کہا ہے کہ مولانا ممدوح نے حرم محترم مین بیٹھکر وقتاً فوقتاً اپنے جلسہ مین اپنے عقاید کے مسئلے بیان کیئے اور حرم کے معاملات اور وہان کی روشنی اور درود خوانی پر اعتراض کرنے لگے (دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۹ جلد ۳۱ اکمل الاخبار دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹ مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۴ء)

ایک حضرت جو سب اخبار والون سے بڑہکر (مگر دوسرے درجہ† مین)

† اول درجہ مین ایک اور حضرت ہین انکا نام ہم پہر کبھی بتا دینگے -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مہذب اور خوش اخلاق ہین اسکا سبب ایک اور ہی پولٹیکل امر بیان کرتے ہین پہلے تو وہ اپنے اخبار کے متن مین فرماتے ہین کہ (یہہ وہابی لوگ) ہر گورنمنٹ کے باب مین کچھ اور ہی ارادہ رکھتے ہین (یعنے جہاد و فساد کا) پھر حاشیہ مین فرماتے ہین کہ جیسا کہ حکام وقت کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہے" پھر فرماتے ہین کہ حاجیون کی زبانی معلوم ہوا کہ پاشا مکہ نے ظلماً قید نہین کیا بلکہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہان بھی یہ وہابی کارروائی (یعنے جہاد و فساد) کرنا چاہتے تھے اور کئی ہزار روپیہ وہان تقسیم کرنیکو لیگئے تھے اسپر عرب لوگ بگڑے اور اُنہون نے دعوی کیا پاشا ممدوح نے انکی جان کی حفاظت کے لئے محفوظ و محبوس رکھا" یہہ سبب بیان کرنیوالے ہمارے قدیمی (مگر نامہربان) دوست حضرت اڈیٹر مشیر قیصر ہین جنہون نے اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۱۰ فروری مین یہ دُر افشانی کی اِسی پرچہ مین اُنہون نے اپنا مہذب و خوش خلاق ہونا ثابت کردیا ہے۔ اسمین آپنے ہمکو ایک ڈزن (درجن) دشنام سے معزز و ممتاز فرمایا اور اس سبب کے بیان سے اپنا پولٹیکل اصول اور اخبار نویسی کے فرائض سے واقف ہونا ثابت کیا ہے اور ہمکو اپنے بیان سے بہت سے نتایج نکالنے کا موقعہ دیا ہے جو وقتاً فوقتاً نکالین گے انشاء اللہ تعالی۔

۵ فیصلہ اور رہائی کا سبب بعض اشتہارون (اشتہار نامزد مکہ مکرمہ) اور بعض اخبارون (نور الانوار۔ عین الاخبار۔ مشیر قیصر۔ مظہر۔ سلطان الاخبار وغیرہ مین) تو مختصر یہہ بیان ہوا ہے کہ مولانا نے اپنے عقاید سے رجوع کیا اور کلمہ شہادت پڑھا (یعنی نئے سر سے اسلام حاصل کیا) اور توبہ نامہ کہدیا جسپر پاشا نے انکو ہا کیا (یعنی پھر ان پر کوئی مواخذہ و مطالبہ باقی نرہا) بعض حضرات نے تو ایک معتبر

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور مقدس مہاجر کی روایت سے یہ لکھدیا کہ وہ زبانی توبہ کرنے اور کلمہ شہادت
پڑہنے پر خلاصی پائی - تحریری توبہ نامہ اُنہوں نے اپنے مکان پر جاکر بمدست چار
سپاہیوں کے جو اُن کے ساتھ گئے تھے ارسال کیا ہے (یعنی اُنپر اتنا جبر بھی نہین کیا
گیا کہ توبہ نامہ لکھو تو یہان سے اُٹھو - دیکھو نور الانوار - عین الاخبار نمبر ۱ جلد ۴ وغیرہ)
اسپر بعض حضرات اہل اسلام خصوصًا حنفیوں کرام کو مژدہ دیتے ہین اور بحق مولانا
ممدوح آیہ اِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم اور حدیث اَلتَّآئِبُ
مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ پڑہتے ہین (دیکھو مہر نیمروز بجنور نمبر ۴۶ جلد ۵ اور
سلطان الاخبار بنگلور نمبر ۱۲ و فتر ۶ - مگر انہی مین سے بعض اخبار اور کئی اور
صداقت شعار یہہ بیان کرتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر صرف مدینہ
جانیکے لئے آپکو اجازت ملی تہی آپکی مخلصی و براءت نہ ہوئی تہی اور مقدمہ آپکا زیر
تجویز اور [illegible] واپس آگر ہوتا (دیکھو
نور الانوار اور آسکے سبہی مقلدین صداقت شعار)

بعض حضرات نے اسپر اور طرہ چڑہا دیا ہے کہ آپکا مدینہ جانا بہی دو ترک سوارون
کی حراست مین ہوا ہے (دیکھو اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نمبر ۷ جلد ۳ وغیرہ)

ان حضرات (مقدمہ کو زیر تجویز قرار دینے والون) کا یہہ بھی دعوی ہے کہ مولانا ممدوح
مدینہ سے واپس ہوے تو مقام رابغ سے بالا بالا جدہ کو چلے آئے مکہ مین داخل
نہین ہوے - مکہ مین جاتے تو ضرور جوابدہی کرتے - (دیکھو کشف الاخبار نمبر ۹ جلد ۲۱
اور اکمل الاخبار نمبر ۳ جلد ۱۹) مگر یہہ بات کہتے ہوئے انکو یہہ خیال نہ ایا کہ اس
صورت مین وہ دو ترک سوار کیا ہوئے کہین (خدا نخواستہ) راستہ مین شہید (۱)
ہو گئے - یا (۲) وہابی بنکر مولانا ممدوح سے ملگئے - یا مولانا ممدوح اور آپ کے رفیق مولوی
تلطف حسین صاحب (پیادہ) ان دو سوارون سے قوت (۳) مین زیادہ نکلے کہ انکو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بہی اپنے ساتھ جدہ مین بلکہ دہلی مین لے آئے۔ نہ اُنکے روکنے سے خود جدہ جانے سے رُکے نہ انکو مکہ مین خبر کرنیکے لئے جانے کے اجازت دی۔ یا (۴) مولانا ممدوح کی کمک و مدد کے لئے نجد کے وہابی وہان جمع ہو گئے؟ وہ ترکون سے جہاد کر کے مولانا کو جبرًا جدہ لیگئے۔ یا (۵) باوجود ان ترکون کے مکہ مکرمہ مین پہنچ جانے اور پاشا کے مولانا ممدوح کے فرار سے مطلع ہو جانیکے پاشا انکو جدہ سے وہابیان نجد یا کانسل برٹش گورنمنٹ کے خوف سے نہ بُلا سکے؟ اور مقدمہ زیر تحقیقات کو بلا تحقیقات داخل دفتر کر کے خاموش ہو بیٹھے۔ منجملہ ان باتون کے کوئی نہ کوئی بات یہ حضرات پہلے گھڑ لیتے ہ۔ پہر یہہ بات بناتے۔ کہ انکا مقدمہ زیر تحقیقات تہا اور انکا مدینہ جانا زیر حراست ہوا تہا اسی خوف سے مولانا پہر مکہ مین نہین آئے"۔ سچ ہے کہ عیب کرنیکے لئے بہی ہنر چاہئے۔ جہوٹی بات بنانیکو بہی اتنی عقل [illegible] اور جواب پر [illegible] منصف (زیح) سوال کرے اسکا جواب تیار رکہین۔ اب دیکہئے ہمارے مخاطبین ہمکو ان پانچ سوالون کا کیا جواب دیتے ہین ان ہی باتون سے کوئی بات اختیار کرتے یا کچہہ اور گھڑ لیتے ہین۔

اگر بقول ان حضرات مولانا ممدوح مدینہ سے براہ راست جدہ آئے ہین مکہ نہین گئے تو اِسکی وجہ بجز اسکے اور کوئی نہین کہ پاشا تو مولانا ممدوح کو عزت واکرام سے سارٹیفکٹ دیکر رخصت کر چکے تہے اور پہر کوئی آپ کا وہان طالب نتہا اسلئے وہان نہ گئے۔ لہٰذا وہان نہ جانا عین آپ کی بریت ہونے پر دلیل ہوا نہ انپر کسیکا مطالبہ و مواخذہ باقی رہنے پر۔ انپر مطالبہ

† ہم حلف اُٹہا سکتے ہین کہ ہم نے دہلی مین مولانا ممدوح کے ساتہہ کوئی قیدی ترک سوار نہین دیکہا۔ مسجد کے حجرہ مین چہپا رکہا ہو تو خبر نہین۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ومواخذہ باقی ہوتا تو آپ جدہ مین کیون چلے آتے کیا جدہ مین وہابیون یا انگریزون کی عملداری تہی؟ سلطان روم اور پاشا مکہ کی وہان حکومت نہ تہی۔؟ پس یہہ دلیل تمہاری ہی اوپر پڑی اس سے بہی انکی برات ثابت ہوئی۔ **مولانا** ممدوح نے وہان نہ جانیکو جانے پر اسلیئے ترجیح دی ہوگی کہ یہہ مفسدین وہان جانے پر کچہہ پہر فساد نہ اوٹہا دین ہم ایک دفعہ عزت سے چلے آئی ہین پہر ان سے کوئی تکلیف نہ پاوین۔ بوقت حصول شرف زیارت ہمنے اسکا اصل حال جناب سے دریافت نہین کیا ورنہ ہم اپنے ظن سے کچہہ لکہتے۔ ان ہی کے بیان کو نقل کر دیتے

(۲) یہہ کارروائیان (جوان اخبارات و اشتہارات مین مذکور ہین اختلاف بیانی کے ساتھہ قانون عدالت و اصول سیاست و مقتضای رابطہ یگانگت برٹش گورنمنٹ و عثمانیہ دولت کے بہی مخالف ہین پاشا مکہ کو کب **اختیار**+ حاصل ہی کہ برٹش گورنمنٹ رعایا کو حضور

+ یہہ بات ہمسے پہلے سُنی ہی تو حضرت سلطان الاخبار نے اپنے نمبر ۲۱ دفتر ۱۲ مین اسپر بصیغہ مراسلت یہہ **اعتراض** وارد کیا ہی کہ اگر وہ (مولانا ممدوح) زوردار رعایا انگلشیہ تہی۔ اور شریف مکہ (یعنی پاشا) کو دست اندازی کی قدرت نہ تہی تو کیونکر طلب کیا۔"

اسکا **جواب** یہہ ہی کہ صرف طلب کرنیسے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ انکو برٹش گورنمنٹ رعایا کے مذہب مین دست اندازی کرنے اور انکو قید کرنے یا حوالات مین بہیجوانے کا اختیار بہی حاصل تہا۔

یہہ **طلب کرنا** اور تین دن تک اپنے پاس رکہنا بہی پاشا اس کے **عذر** (یا بہانہ) سے تہا کہ ہم انکو دشمنون سے بچاتے اور انکو جان کی حفاظت کرتے ہین چنانچہ صفحہ (۱۲۶) و (۱۲۷) مین اسکا ثبوت ہوچکا۔

آیندہ اگر ہماری قوم اور مہربان گورنمنٹ نے ہماری باتون کیطرف توجہ کی تو یہہ طلب کرنا بہی موقوف ہو گا۔ معترض کا زوردار رعایا انگلشیہ کے لفظ مین یہ اشارہ ہی کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ کی نسبت زبردست ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایسے شخص کو جو لاکہون آدمی کا سردار و رہبر ہو اور گورنمنٹ انگلشیہ کا خیرخواہ اور برٹش گورنمنٹ کا نسل اسکا حامی ہو اور وہ اسکا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا پاشا مکہ کو جتا بہی چکا ہو (چنانچہ اسکے مخالف اخبار کشف الاخبار بمبی۔ اکمل† الاخبار دہلی وغیرہ) اس امر کے صاف معترف ہین) قید کرے یا حوالات مین رکہے یا زد و کوب کرکے اسکی ذاتی مذہبی خیال مین بیجا مزاحمت کرے اور جبراً اسکا مذہب (خواہ وہ کیسا ہی ہو) اس سے چہوڑا دے۔ اُسکو یہہ اختیار ہوتا تو دولت عثمانیہ اور برٹش گورنمنٹ و سلطنت ایران مین رابطہ دوستی آجتک قایم نہ رہتا۔ اور جدہ مین برٹش کانسل متعین نہ ہوتا۔ لہذا کوئی دانا و خیرخواہ سلطنت روم ایسا خیال نہین کرسکتا کہ پاشا مکہ نے ایسی معزز رعایا اور خیرخواہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی سخت و ناجایز مزاحمت کی ہو۔ اور برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کی دوستی و عہد و پیمان کا کچہہ لحاظ نکیا ہو اسے ان حضرات [illegible] مذہب کو اختیار ہو کہ جو چاہین تجویز کرین ے ولیکن قلم در کف دشمن است اور نیز اگر انکو رعایا ریاست غیر کے مذہب مین دست اندازی و مزاحمت کا اختیار ہوتا تو آجتک کوئی شیعہ (جو اہلحدیث کی نسبت بدرجہا بڑہکر مخالف مذہب سا کنان مکہ گنے جاتے ہین) گورنمنٹ انگلشیہ اور سلطنت ایران کی رعایا سے کبہی حج کرنے نہ جاتا۔ اور جو جاتا وہ ضرور ستی نبکر آتا۔ ولیکن کبہی کسی نے

بقیہ حاشیہ۔ یہہ کلمہ گورنمنٹ انگلشیہ رعایا کہلا کر موہنہ یا قلم سے نکالنا ناشکری مین داخل ہے جو اس سلطنت کو کمزور سمجہے وہ اس گورنمنٹ کی رعایا کیون کہلاوے زوردار سلطنت کا رعایا کیون نہ ہو جاوے جیسا کہ اس گورنمنٹ کو زوردار سمجہنے والی جدہ بلکہ مکہ مکرمہ مین بہی اس گورنمنٹ کی رعایا کہلاتے ہین۔

† انکی اصل عبارت یہہ ہے دوسرے روز برٹش کانسل مقیم جدہ کیطرف سے ایک شخص پاشا کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مولوی نذیر حسین صاحب جکو آپ میری حوالہ کرین یہہ شخص گرفتاری کے لایق نہین ہے خیرخواہ سرکار اور معتبر ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہ سنا ہوگا کہ کسی شیعہ سی مکہ مین اس قسم کی مزاحمت ہوئی ہو پہر اہلحدیث سی جو
اصولاً و فروعاً اہل مکہ کے سنی بہائی ہین صرف بعض فروعات مین انکا اختلاف
ہی اس قسم کی مزاحمت پاشا مکہ کیطرف سی کیونکر ممکن ہی - اس **نظر** سے بہی کوئی
ریاست روم سی حسن ظنی رکہنی والہ اور اسکا خیر خواہ یہہ تجویز نہ کریگا کہ پاشا مکہ نے
مولانا ممدوح سے اس قسم کی مزاحمت کی ہو -

(۳) یہہ کارروائیان (مندرجہ اخبارات مخالفین) جبکہ باہم متخالف اور قانون عدالت
و اصول سلطنت کی مخالف ہین ویسی ہی عقل و تدبیر صائب کی بہی برعکس ہین - ان سب کو
باہم مقابل کرکے دیکہا جاوے تو بازیچہ طفلان سی بڑہکر معلوم نہین ہوتین پہر انکی
تجویز عدالت عالیہ نائب دولت عثمانیہ مین گستاخی نہین تو کیا ہی - ؟ اسکی وجہ یہہ ہے
کہ ان اخبارون مین پہلے مولانا ممدوح کا تائب ہوکر مخلصی پانا نقل کیا ہی - پہر مولوی رحمت اللہ
کا ضامن ہونا [illegible] - پہر بعد ایسی مدینہ تحقیقات
مقدمہ کا قرار پانا اور یہہ سب بازیچہ ہش نے کا مصداق ہی - بہلا جب توبہ ہوکر نئے سری
مسلمان بنکر خلاصی پاگئی تو پہر ضمانت کی کیا معنی ؟ اگر کہو کہ یہہ آیندہ عمر کے لئے ضمانت ہے
کہ پہر نہ کہین ہندوستان مین جاکر مرتد ہو جاوین تو **اولاً** مولوی رحمت اللہ جو مولانا
ممدوح کا زمانہ غدر سی خون کا پیاسا ہی اسکو مولانا ممدوح سے نسبت ہی کیا ہی کہ انکا ضامن ہوا ہے
اور **ثانیاً** اس امر کے لئے مولوی رحمت اللہ (جو ہندوستان سی بغاوت کے سبب
نکلا ہوا اور تادم زیست یہان آ نہین سکتا -) کے ضامن ہونے سی کیا مطلب ہے اور
اگر کہو کہ یہہ مدینہ سی واپس آنیکی ضمانت ہی تو مولوی رحمت اللہ کے کفیل و ضامن ہو نیکی
کیا وجہ کیا قافلہ کے ساتہہ یا مدینہ مین مولوی رحمت اللہ کی فوج تہی یا اسکو حرمین شریفین
پر بلا فوج حکومت و سیاست حاصل تہی ؟ ایسا تہا تو پہر ترکون کی حراست سی کیا غرض -
اور اگر مزید احتیاط کے لئے ترک سوارون کو ساتہہ کر دیا تہا تو پہر انہون نے کام

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کیا گیا - اسکی بابت ہم پہلے ہی دلیل اول کے ضمن میں پانچ ڈال کر چکے ہین - اِس سوالات
مین غور کرنیسے امید ہی ناظرین کو یقین ہو گا کہ یہہ کارروائیان بازیچہ طفلون سی بڑھکر
نہین و لہذا اُنکی تجویز ایک **جلیل القدر نائب سلطنت عثمانیہ** کے حق مین
سوء ادبی ہے ؟ -

۴) **توبہ نامہ** جو ان اخبارات و اشتہارات مین شایع ہوا **مصرع** خود غلط انشا غلط املا غلط
کا مصداق ہی اور اِسکے الفاظ اور **مضمون** دونو شہادت دیتے ہین کہ وہ **جعلی** ہے
اسکے الفاظ کی **شہادت** کا بیان مختصر تو ہم ضمیمہ اعتدالنسا نمبر ۹ جلد ۶ مین کر چکے ہین اور اس مقام
مین لفظی بحث کو طول دینا نہین چاہتے اِس شہادت کی تفصیل ہم پھر کسی موقع پر کرینگے
یا ہمارے اور احباب (جیسا کہ ہم سنتے ہین) اُسکو اپنے ذمہ لین گے -

شہادت مضمون کی تفصیل یہہ ہی کہ جن باتون (الزامون) مین جھگڑا تھا
ان باتون کی نسبت [illegible] نہین
بتایا گیا پھر ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہین کہ مجسٹریٹ نے اس **مجمل توبہ نامہ** پر اکتفا کر کے
ملزم کو رہا کر دیا ہو اور اپنے فیصلہ مین اِن امور کا مفصل ذکر نہ کیا - ہم ہندوستان
کی (انگریزی اور اسلامی) **عدالتون** مین عام دستور دیکھتے ہین (اور یہی
قانون شریعت کا حکم ہے) کہ جس امر مین تنازع ہو اسکا جواب دعوی (یا الزام)
اور فیصلہ مین پورا ذکر بیان ہوتا ہے **مثلاً** کوئی کسی پر خون یا زنا کی بابت استغاثہ
کرے یا زمین وغیرہ مال کا دعوی دار ہو تو اِس دعوی (یا استغاثہ) کی فیصلہ
مین یہہ بیان بالتصریح ضرور ہو گا کہ مستغاث الیہ یا مدعا علیہ نے اِس جرم (خون زنا)
یا دعوی زمین (یا مال ہے) کا اقبال کیا اِسلئے وہ سزایاب ہوا یا مدعی کو اسکا حق
دلایا گیا یا مدعی کی رضامندی سے معاف کیا گیا یا اُس نے انکار کیا اور جرم ثابت نہ ہوا
اِسلئے بری کیا اور **اقبال** یا انکار مستغاث (یا مدعا علیہ مین بھی ضرور جرم

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یا دعوی کا بالتصریح ذکر ہوگا کہ میں نے فلان جرم کیا یا نہیں کیا مگر اس اشتہار توبہ مین جو مستقل اور متعدد اخبارات مین شائع ہوا ہی نہ پاشا کے فیصلہ مین اُن الزامون کا (جو مولانا ممدوح کے ذمہ لگائے گئے اور بقول حضرات مخالفین وہ کتب اہلحدیث سی نکالکر عدالت مین پیش ہوئی اور مولانا ممدوح سی ان کے جواب لئے گئے) بیان و تصریح ہے نہ مولانا کی کلام متضمن توبہ مین۔

مولانا ممدوح کی نسبت یہہ الزام قایم ہوئے تھے کہ یہہ وہابی ہین اور غیر مقلد اور خنزیر کی چربی کو حلال کہتے ہین اور پھوپی خالہ سی نکاح کو جایز جانتے ہین وغیرہ وغیرہ

ان السید المولوی محمد نذیر حسین والحاج المولوی سلیمان احضرا فی المحکمۃ العالیۃ واستتابا عن العقیدۃ الضالۃ [illegible] الوہابیۃ الخ (اشتہار نا مزو مطبع میر یکہ)

اور اس توبہ نامہ مین جو فیصلہ پاشا منقول ہی اسمین بجز اس امر کہ اونہون نے وہابی عقیدہ سی توبہ کی اور کسی امر تقلید۔ خنزیر پھوپی خالہ وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہی۔

اور جو اسمین مولانا ممدوح کا کلام بتایا گیا ہے اُسمین پانچ امر کا اقرار (۱) مین سُنی ہون (۲) رافضی خارجی وہابی مذہب کو یکسان بُرا جانتا ہون۔ (۳) مین حنفی مذہب کے موافق فتوی دیتا ہون (۴) مین حنفی المذہب ہون (۵) جو مجھہ سی بھول چوک ہوئی اس سے مین توبہ کرتا ہون۔

سید محمد نذیر حسین⁂ متبع سنۃ والجماعت عقیدۃً وفعلاً اور اسکی خلاف جتنی مذاہب ہین خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سبکو بُرا سمجھتا ہون اور موافق مذاہب حنفی کے فتوی دیتا ہون اور حنفی المذہب ہون و تبت عما اخطاءۃ (توبہ نامہ جعلی)

⁂ اس عبارت کو بھی غور سے پڑھنا اور اسکی ترکیب سوچنا مولانا ممدوح کی یہہ عبارت ہوتی تو اسطرح لکھی جاتی کہ مبتدا و خبر مین رابطہ ہے مبتدا حسب محاورہ فارسی خبر نصف حسب محاورہ فارسی نصف موافق ترکیب عربی مولانا ممدوح ان حضرات کے نزدیک عقیدہ تمیز بھی نہین رکھتے تو کیا انشا مین بھی یہی تمیز حسکو یہہ خیال ہو وہ اب امتحان کرکے دیکھہ لے۔

+ یہہ وہین کی عربی ہی جو تمام ہندوستان کے اخبارات مین اسی لفظ معروف سی چھپی ہے اور یہہ ایسی غلطی ہی کہ میزان منشعب پڑھنے والے بھی اسکو سمجھتے ہین۔ یہہ ایک لفظی دلیل اسکے جعلی ہونے پر ہی اور دلایل کی تفصیل پھر کبھی سہی۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اگر اس توبہ نامہ جعلی کو بسبیل تنزل جناب مولانا ممدوح کا ہی تصور کر لیں تو بہی ان اقراروں سے کوئی ثالث (جو مولانا ممدوح کا نہ مخالف ہو نہ موافق) سمجہہ نہیں سکتا کہ مولانا ممدوح نے اپنے سابق وہابی ہونے اور خنزیر کی چربی اور پہوپہی خالہ سے نکاح کو حلال جاننے کا اقبال کیا ہے یا انکار۔ پہر ہم کیونکر تسلیم کریں کہ صرف ان مجمل اقراروں سے مجسٹریٹ نے انکو چہوڑ دیا اور انہی اقراروں پر وہ مجمل فیصلہ لکہکر مشتہر کرنیکا حکم دیا۔

اگر کہو کہ انکا سُنّی ہونیکا اقرار اس اقرار کا متضمّن ہے کہ میں خنزیر کی چربی اور خالہ پہوپہی کے نکاح کو حلال نہیں جانتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ ضمنی اقرار کافی و صحیح ہو تو یہہ مسلمانی کے اقرار میں بہی پایا جاتا ہے اس مسلمانی یا سُنّی ہونے سے مولانا ممدوح نے انکار ہی کب کیا تہا۔ پہر ان سے اس ضمنی اقرار کے مخالف سوال ہی کیوں کیا اور جواب کیوں لیا گیا

اور اگر کہو وہابی مذہب کو برا جاننے کا اقرار وہابی ہونے سے معنیً انکار ہے تو اسکا **جواب** یہہ ہے کہ مولانا ممدوح یا کسی اور سرگروہ اہلحدیث نے وہابی ہونیکا اقرار ہی کب کیا تہا جس سے آپ نے یہہ معنوی انکار کیا **اشاعۃ السنہ** سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہیں ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے اہلحدیث ہندوستان کو کوئی خاص علاقہ نہیں ہے پہر مولانا کے وہابی مذہب کو برا کہنے کو انکار جدید قرار دینا اور اسکو معنیً توبہ ٹہرانا کیا معنی رکہتا ہے

+ اسپر اگر کوئی سوال کرے کہ جو کاغذ پاشا مکہ کا تم پیش کرتے ہو وہ بہی تو مجمل ہے اسمیں بہی مجملاً لکہا ہے کہ جو نسبت اعتزال مولانا ممدوح کیطرف ہوئی تہی اس سے وہ بری الذمہ چربی خنزیر کی حلت و نکاح پہوپہی خالہ کے جواز سے برأت کی اسمیں بہی تفصیل نہیں ہے پہر وہ کیوں تسلیم کیا جاتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ کاغذ نہ تو مولانا ممدوح کے جواب دعوی کی نقل ہے نہ پاشا مکہ کا حکم یا فیصلہ وہ تو پاشا مکہ کا حاکم مدینہ کے نام ایک خط (بمنزلہ راہداری کے پروانہ یا روبکار) ہے اسمیں ان الزامات کی تفصیل کی کیا ضرورت تہی۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اگر اپنے سابق خیال کے اظہار کا نام انکار یا توبہ ہے تو سبھی مسلمانون کو (جو رات دن کلمہ شہادت پڑہتے ہین اور کفر و شرک و بدعات و معاصی سے برأت ظاہر کرتے ہین) نومسلم اور کفر سے تائب کہنا چاہیئے۔

مگر ہم کسی پُرانے مسلمان کو خصوصًا ان مقدمہ کے بانیون اور معاونون اور اشاعت کنندون کی نسبت یہ کہین کہ یہہ کفر سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے ہین تو غالبًا ہمپر کفر کا فتوے لگایا جاوے

اور اگر کہو کہ حنفی ہونے اور حنفی مذہب کے موافق فتوے دینے کا اقرار معنًی ترک تقلید سے انکار اور مقلد ہوجانیکا اقرار ہے (اور غالبًا یہہ بات بہت لوگون کو اِس توبہ نامہ جعلی کے دیکہنے سے خیال مین گذرتی ہوگی) تو اسکا جواب یہہ کہ حنفی ہونیکا اقرار ترک تقلید سے انکار اور مقلّد ہوجانیکا اقرار نہین ہے بڑے بڑے مشاہیر علماء حنفی کہلاتے گذرے ہین پہر وہ اہل انصاف (مقلدین) کے نزدیک بہی مقلّد نہین سمجھے گئے۔

امام طحاوی بڑا حنفی مشہور تہا مگر وہ امام ابو حنیفہ کے مقلد ہونے سے خود انکار ظاہر کر چکا ہی اسکا اس مضمون کا قول لسان المیزان حافظ ابن حجر سے ایقاف مین منقول ہے اور ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۹ مین موجود ہے۔

ونقل الحافظ ابن حجر فی لسان المیزان انہ قال او کل ما قال بہ ابو حنیفۃ اقول بہ وھل یقلد الا غبی و عصبی۔ (ایقاف)

امام ابو یوسف و امام محمد بہی حنفی مشہور مین انکو بہی کوئی شخص (بشرطیکہ اسکو کتب اصول حنفیہ سے واقفیت ہو اور نہین تو ناظورۃ الحق علامہ ہارون حنفی یا رسالہ نافع کبیر مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی ہی اسکی نظر سے گذرا ہو) امام ابو حنیفہ کا مقلد نہین کہسکتا اسکی تفصیل کے ناظرین شایق ہون تو ہمارے ضمیمہ جات اشاعۃ السنہ نمبر ۶ لغایت ۹ جلد ۲ ملاحظہ کرین۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مولانا ممدوح امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام طحاوی سے بڑے نہین پہر اگر اونہون نے باوجود مستدل اور عامل بالحدیث ہونیکے حنفی کہلایا (اگر کہلایا یا لکھدیا ہے) تو کیا تعجب ہی اور اُسکو مقلد ہونیکا اقرار کون کہسکتا ہے۔ یہی **سوال** وجواب اس قول کے متعلق ہوسکتا ہے جو مولانا ممدوح کیطرف نسبت کیا گیا ہے کہ مین حنفی مذہب کے **موافق فتوے** دیتا ہون کیونکہ کسی مذہب یا قول امام کے موافق فتوے دینا تقلید امام نہین کہلاتا اسکو **توافق رائے** کہا جاتا ہے۔ اِسی نظر سے مولانا ممدوح نے اِس کلام مین (اگر وہ واقعی کلام آپ کا ہے) لفظ **موافق** اختیار فرمایا ہے جسکو ان حضرات نے نہین سمجھا اور یہہ توافق رائے سے فتوی دینا بڑے بڑے اکابر علماء سے منقول ہے جنکو خود مقلد ہونیسے انکار ہے جیسے قاضی ابو علی اور قاضی حسین اور قفال جو شافعی مشہور تھے کسی مسئلہ مین شافعی مذہب کے موافق فتوے دیتے

قال القفال الشافعي والقاضي ابو علي الشافعي والقاضي حسين الشافعي لسنا مقلدين للشافعي بل وافق رأينا رأيه (مغتنم)

تو صاف فرماتے کہ ہم امام شافعی کے مقلد نہین ہماری اُن کی رای کا اتفاق ہو گیا ہے یہہ بات اُن سے فاضل قندہاری نے **مغتنم الحصول** مین نقل کی ہے۔

پہر اگر مولانا ممدوح نے بہی اسی معنی کر کہدیا کہ مین حنفی مذہب کے موافق فتوی دیتا ہون، تو اسمین اعتراف تقلید کہان پایا گیا۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ مولانا کا وہابی مذہب کو بُرا کہنا یا حنفی ہونے کا معترف ہونا یا حنفی مذہب کے موافق فتوے دینے کا اقرار کرنا (جو اُن حضرات نے مشہور کر رکہا ہے کسی ضمنی یا معنوی اقرار یا انکار کا جس کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہ لوگ مدعی ہوں مثبت نہین ہے اور اگر ان **ضمنی** اقرار ون یا انکار ون کو تسلیم بہی کرلین تو اس سے ہمارا وہ اصلی اعتراض کہ فیصلہ یا توبہ نامہ جعلی مین جرائم کا صریح اقرار یا انکار ضروری تہا دفع نہین ہوسکتا **والہذا جن** لوگون کو ہمارے بیان سے اِن ضمنی اقرارون یا انکار ون کا بے اعتبار ہونا سمجھہ مین نہ آوے وہ یہی ایک سیدہی بات یا در کہین اور اسی مین غور کرین کہ جن امور مین تنازع تہا اشتہار توبہ نامہ جعلی مین انکا صریح اقبال یا انکار نہ مولانا ممدوح کی کلام مین پایا جاتا ہے نہ پاشا کے فیصلہ مین - اسیوجہ سے بحکم قانون شریعت و عدالت وہ اشتہار جعلی و بناوٹی ہے اور عدالت عالیہ نائب السلطنت عثمانیہ کی طرف اسکی نسبت گستاخی و سوء ادبی ہے -

اسپر اگر کوئی **اعتراض** کرے جیساکہ ہمارے ہمعصر اخبار نویس کرتے ہین) کہ اگر یہ اشتہار جعلی ہوتا تو وہ مکہ مین چھپکر کیونکر شایع ہوتا - ہوا تہا تو اسکی اشاعت کرنے والون پر پاشا کی طرف سے **مواخذہ** ضرور ہوتا - اِسکا **جواب** یہہ ہے کہ **عجب** نہین کہ یہہ اشتہار مکہ مین عام طور پر شائع نہ ہوا ہو **اور اگر** ہوا ہو تو **عجب** نہین کہ ان پر مواخذہ ہوا ہو **اور اگر** مواخذہ نہین ہوا تو عجب نہین کہ اِنہون نے سازش کر کے پہلے ہی سے کوئی حکمت عملی اور چالاکی کر لی ہو -

ہمارا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ کاغذ مکہ مین چہپکر شائع ہوا ہی تو ان ہی حضرات کرام یا اُن کی مثل اور خیر خواہان اسلام نے اِس موقع پر اہل مکہ سی ملکران کو کچھہ ترغیب † دلاکر کوئی جعلی تحریر مولانا ممدوح کیطرف سے دیوان مین پیش کر دی ہے جو بلفظہا اِنکی

† اِس تجویز مین ساکنان مکہ کی توہین ہے تو پہلے اسکی مجوزوہی حضرات ہین جو لکہہ چکے ہین کہ مولانا ممدوح اور انکے رفیقون نے وہان بہت روپیہ خرچ کیا - دیکہو اخبار نورالانوار و منظہر العجائب جسکی عبارت سابقا منقول ہوچکی ہے -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

زبانی انکار و برأت کے جسکی ہم بہی مُدعی ہین اور اُسکی تصدیق کے لیئے پاشا مکہ کا خط پیش کرتے ہین منافی نہین ہے۔ بلکہ فی الجملہ اُسکے مُؤیّد و مصدق ہی۔ پہر کسی خیرخواہ اسلام (مگر بے علم†) نے اس تحریر کو جسکو اُردو مین بتاتے ہین عربی مین ترجمہ کرا کے مطبع میریہ مین چہپوا دیا اور اسی سازش اور حکمت عملی کے سبب اسکی طبع وتشہیر پر (اگرچہ مکہ مین ہوئی ہے اور اسپر ناز بپرس نہین ہوئی) انکو کسی کے اعتراض وانکار کا خوف نہین ہوا اور اسی بنا پر عجب نہین ہی کہ یہہ حضرات مکہ والون سے اسکی تصدیق بہی کرا دین اور وہان کے عُلمار یا عوام یا بعض اہل عمدہ کی **مہری تحریرین** اسکی تائید مین منگا دین۔

ولہذا اُن مہرون وشہادتون کے جواب مین ہم پہلے ہی سی کہدیتے ہین کہ ہمکو ان مہرون اور شہادتون پر بہی شُبہہ اور جعلی ہونیکا گمان ہوگا ہمارے ظن وگمان کی تکذیب اور اس تحریر کی اصلیت کی تصدیق کا کوئی مدعی ہو تو ہمکو مولانا کی **اصل دستخطی تحریر** یا اسکا **فوٹوگراف** دکہا دین جیسا کہ ہم خط پاشا مکہ کا فوٹوگراف پیش کرتے ہین۔ ہندوستان سی کسی مسلمان فوٹوگرافر کو دوسو روپیہ خرچ کرکے مکہ شریف مین بہیجدین وہ اصل تحریر نہ لا سکے تو اسکا عکس ہی اُتار لا دے **اسکے مصارف** کا ان حضرات مخالفین مولانا ممدوح سے تحمل نہ ہو سکے تو نصف خرچ ہمسے لین۔

مولانا ممدوح کی اصل تحریر یا اُسکا فوٹوگراف ہندوستان مین آگیا اور اُسکو چار معتبر اشخاص دو مسلمان (ایک اہلحدیث ایک اہل تقلید)

---

† اگر وہ کسی اہل علم (مولانا ممدوح کی مخالف کمیٹی یا کسی اور عربی دان) کا ترجمہ ہوتا تو وہ ایسا غلط نہ لکہا جاتا جیسا کہ وہ ہی اس کمیٹی مے جو مولانا کی پرخاش مین تہی اور کسی اور اہل علم سی توقع نہین کہ استیبا کو استنابا لکہے اور معروف ومجہول کی تمیز سے مجہول رہی۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دو مذہب غیر (ایک ہندو ایک عیسائی) نے مولانا ممدوح کی قلم سے (جیسا کہ توبہ نامہ جعلی مین بقلم خود لکھہ رکھا) لکھا ہوا برقرار دیا اور بعینہ وہ عبارت (جو اشتہار مطبوعہ مطبع مکہ میرٹھ وغیرہ مین شائع کی گئی ہے) دستخطی جناب مولانا ممدوح نکل آئی تو ہم اس تحریر کو مان لینگے اور جہانتک ہمارا بس چلا ہم اپنے گروہ کے لوگون سے مولانا ممدوح کی اسبات کی کہ مینے مکہ مین توبہ نامہ نہین لکھا تکذیب کرائینگے اگر کوئی تکذیب نکریگا تو ہم خود جو اُن کے اخص تلامذہ سے اور دلی معتقد ومرید ہین تکذیب کرینگے اور اسکی خوب تشہیر کرینگے اور اس امر مین انکی نصرت سے ہٹ جاوینگے اور انکی حمایت اور برات مین پہر کبھی قلم نہ اُٹھائینگے ہم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہین اور اسکو ضامن وگواہ بناتے ہین واللہ ثم باللہ ثم تاللہ وکفی باللہ وکیلا وکفی باللہ شہیدا۔ اس سے بڑھکر ہماری نیک نیتی وصداقت اپر کوئی اور دلیل کیا چاہیگا اور اس توبہ نامہ کی صدق یا اُسکے برخلاف کی امتحان کا کوئی اور سبیل کیا بتائیگا۔

(۵) خط یار وبکار پاشا مکہ بنام پاشا مدینہ جو صفحہ (۳۱۱) مین منقول ہے صاف اور یقینی شہادت دیتا ہے کہ یہ توبہ نامہ جعلی ہے اس خط مین برأت ذمہ کا بیان ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جو جرم مولانا ممدوح کے ذمہ لگائے گئے تھے وہ انسے سرزد نہین ہوے اور یہ مطلب مضمون توبہ نامہ کے (جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جرم سرزد ہوے تھے پہر انسے مولانا تائب ہوئے) صریح مخالف ہے اور اس خط کی صداقت مین تو کوئی شک نہین کرسکتا کیونکہ اسپر پاشا مکہ کی خاص مہر ثبت ہے اور مخالفین† مولانا ممدوح نے بھی اسکو تسلیم کرلیا ہے

† دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۱۱ جلد ۱۳ کالم ۱ سطر ۴ وہ جسمین یہ وانہ راہداری کی تفسیر ان الفاظ سے کی ہے (جو حاکم ...) اور اسکا ... صفحہ (۳۳۹) مین آویگا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لاجرم اسی توبہ نامہ کو (جو اسکے مخالف ہی) جعلی کہنا پڑیگا۔

اس خط کے موجود ہونے یا اسپر پاشا مکہ کی مہر ثبت ہونے مین کسیکو شک ہو تو مواضع منفصلہ ذیل سے جسمقام مین چاہے اصل خط یا اُسکا فوٹوگراف دیکھہ لے اصل تو دو مقام (دہلی اور لاہور) مین دکھایا جاسکتا ہے اُسکا فوٹوگراف مواضع ذیل مین

مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا	مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا
امرہر ضلع ناگپور	حکیم محمد دلاور خان صاحب	سیالکوٹ	مولوی غلام حسن صاحب
امرتسر	مولوی احمد اللہ صاحب	حیدرآباد دکن	مولوی چراغعلی صاحب یا مولوی صلاح الدین صاحب
ایبٹ آباد	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک فارسٹ ڈپارٹمنٹ	راولپنڈی	منشی محمد سعید صاحب
آرہ	مولوی محمد ابراہیم صاحب	رحیم آباد	شیخ احمد اللہ صاحب
الہ آباد	مولوی محمد حسین صاحب [illegible]	[illegible]	میاں [illegible] صاحب
بنارس	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	کھوئی ضلع سانگر	ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب
بنگلور	مولوی محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی	کلکتہ	مولوی عطاء الرحمن صاحب کلرک حفظان صحت
بمبئی	حافظ عظیم اللہ صاحب یا مولوی عنایت اللہ صاحب	لکھنو	مولوی عبد الحی صاحب
بھیرہ	حکیم فضل الدین صاحب	لودیانہ	مولوی محمد حسن صاحب
پٹنہ	مولوی سید احمد حسین صاحب	مدراس	مولوی سید فخر الدین صاحب
پشاور	ماسٹر غلام حسین صاحب یا مولوی رحمت اللہ صاحب	ملتان	منشی محمد صاحب
پٹیالہ	منشی احمد حسن صاحب	نابہ	ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب
پورٹ بلیر	ڈاکٹر کبیر الدین صاحب	نصیر آباد	حاجی احمد حسین صاحب نقلنویس
جبلپور	مولوی محمد تسین صاحب یا شیخ عبد الغنی صاحب	وزیر آباد	حافظ عبد المنان صاحب
جالندھر	منشی دین محمد صاحب	ہوشیارپور	مولوی الٰہی بخش صاحب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اِن حضرات مین بعض اشخاص ایسے بھی ہین جن سے ہمکو سابق راہ و رسم خط و کتابت نہین ہے اُنکی خدمت مین ہم بلا تعارف و استحقاق سابق (اُنکو امین و خیر خواہ اسلام و طالب وفاق اہل اسلام سمجھکر) یہہ خط ارسال کرینگے وہ حضرات ازراہ لطف و کرم لوگون کو یہہ خط ملاحظہ کرائین اور مولانا ممدوح کو تہمت اہانت سے اور پاشا مکہ کو الزام ظلم اور دار و گیر و مزاحمت بیجا سے بری کرین تاکہ مسلمانون کا باہمی جوش و نفرت کم ہو اور کوئی صورت وفاق پیدا ہو۔

اسی طرح مولانا ممدوح کے مخالفین (اگر وہ اِس آتش بغض و عناد و فتنہ و فساد کو بدستور مشتعل رکھنا چاہتے ہین) مولانا ممدوح کے توبہ نامہ کے فوٹوگراف کو جابجا مشتہر کرین ورنہ ہین تو دہلی و لاہور مین ہی سہی چنانچہ ہم دلیل نمبر ۲ مین بھی غرض کر چکے ہین ان اصول و دلائل سے ہماری بیان کے مخالفین ہمارے بیان کو اپنے بیان پر ترجیح دیں کو ہمارے اور اپنے بیان کے نتائج کو (جو ہم ابھی بیان کرینگے) غور سے انصاف سے مسلمانون اور سلطنت روم کی خیر خواہی کی نظر سے دیکھین پس جس بیان کے نتائج بحق اسلام۔ مسلمانان۔ حرم محترم۔ پاشا مکہ اور دولت عثمانیہ بہتر سمجھین اس بیان کو ترجیح دین ہم کچھہ نہین کہتے محض ثالث ہو کر دونو بیانون کے نتائج بیان کرتے ہین و باللہ التوفیق

ahmadimuslim.de

بیان نتائج ہر دو بیان

اگر ہمارا بیان غلط اور ہمارے مخالفین کا بیان صحیح ہے اور واقعی مولانا ممدوح کو پاشا مکہ نے قید کیا اور اُن کے مذہب مین دخل دیا ہی اور اس مذہب سے ہٹائے اور توبہ کرائے بغیر نہین چھوڑا اور اُن کے حق مین سفارش اور حمایت کونسل کا بھی لحاظ نہین کیا تو اسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگ رعایا انگلشیہ پر سخت ظلم کرتے ہین اور برٹش گورنمنٹ کے حقوق اور رابطہ اتحاد و معاہدہ کا جو برٹش گورنمنٹ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو دولت عثمانیہ سے حاصل ہی کچھہ پاس نہین کرتے اسمین نہ صرف مولانا ممدوح کی توہین پائی جاتی ہے بلکہ برٹش گورنمنٹ (جنکی رعایا کہلاکر اور خیرخواہی جتلاکر اور انکا پاسپورٹ اور چٹھیان دکھلاکر مولانا نے سخت تکلیف پائی ہے) کی بہی توہین اسمین موجود ہے اور ایسی حالت مین برٹش گورنمنٹ کا دولت عثمانیہ سی رابطہ اتحاد کالعدم ہے اور برٹش کانسل کا جدہ مین اور اسکے نائب یا اسسٹنٹ کا مکہ مکرمہ مین ہنا اور وہان کے ہندی ساکنین کا اپنے حفظ امن کے لئے رعایا انگلشیہ کہلانا یا ہندوستان کی رعایا کا وہان جانیکیوقت گورنمنٹ کے پاسپورٹ اور چٹھیون پر اعتماد کرنا لاحاصل ہے

اس صورت مین گورنمنٹ کا (نہ صرف ہماری خاطر بلکہ اپنے حقوق سلطنت کی محافظت کی نظر سے) منصبی فرض ہے کہ پہلے اپنے کانسل مقیم جدہ سے اس مقدمہ کی کیفیت طلب کرے (اگر اسنے خود رپورٹ نہ کی ہو) اسکی رپورٹ سی بھی اس ظلم و تعدی کا کامل ثبوت نکلے یا کچھہ تائید پائی جاوے تو پھر ارشاباب سلطان روم سے خط و کتابت کرے اور بذریعہ سلطان ممدوح پاشا مکہ سے پچھلی کارروائیون کا جواب طلب کرے اور آیندہ ایسا پختہ اور باضابطہ انتظام کرے کہ پھر کسی پاشا کو رعایا گورنمنٹ انگلشیہ پر اس قسم کی دست اندازی اور مزاحمت کا بالکل اختیار باقی نہ رہے۔ اور اگر برٹش گورنمنٹ کا اس قسم کی درخواست اور اس مضمون کے مراسلت کرنیکا دولت عثمانیہ سے حق نہین ہے یا کوئی خاص حالت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

گورنمنٹ انگلشیہ اور دولت عثمانیہ کی اس تحریک سے مانع ہے (چنانچہ سلطان الاخبار کے وہ الفاظ جو صفحہ (۳۲۰) مین منقول ہوئے اس امر کیطرف مشعر ہین تو ہم ادب اور خلوص سے معافی مانگ کر گورنمنٹ کی خدمت مین گذارش کرتے ہین کہ اس صورت مین وہ جدہ سے اپنی کانسل کو اٹھالے اور اپنی رعایا (سنی اہلحدیث اور اہل تشیع) کو جو گورنمنٹ کی حمایت کے بھروسے باوجود خوف مخالفت ساکنان مکہ اپنا مذہبی فرض (حج) ادا کرنے کے لئے وہان جاتے ہین یا بہ نیت حصول مزید ثواب وہان رہتے ہین یہ امر جتادے تاکہ وہ لوگ اس وہم کہ مین اگر اپنی جان کو خطرہ مین نہ ڈالین اس کے بعد ہم بھی اس امر کا اشتہار و اعلان کردینگے کہ گروہ اہلحدیث اور گروہ اہل تشیع کو (جنسے اہلحدیث کو تشبیہ دیجاتی ہے) یہہ جتادینگے کہ آیندہ وہ گورنمنٹ کی رعایا ہونیکے دعوے اور بھروسہ پر حج کے لئے نہ دوڑین اپنا آپ سبہالکر (اہلحدیث طریق عمل بالحدیث کو ہندوستان مین چھوڑکر اور حنفی مذہب کا کلمہ پڑہکر اور شیعہ تقیہ اختیار کرکے) حج کو جائین یا اس عذر و خیال سے کہ اب انکی جان و مال کی وہان خیر نہین ہے حج بیت اللہ کو اپنے ذمہ سے ساقط سمجھکر یہان ہی سے بیٹھے بیٹھے دلی عقیدت سے سلام اور اسی استقبال کعبہ پر (جو وہ پنجگانہ نماز مین اس پاک گھر کیطرف کرتے ہین) اکتفا کرین۔ اور جو لوگ اس حالت عذر پر بھی اپنے شوق زیارت کو ضبط نہ کرسکین وہ کم سے کم اتنا بچاؤ تو اپنے ساتھہ لیلیا کرین کہ بجائے پاسپورٹ اور چٹھیات معزز عہدہ داران گورنمنٹ ہندوستان کے مذہبی ریفارمر مقدس علما اور حضرات اڈیٹرز سے سارٹیفکٹ حاصل کرلین اور ان سے اس امر کا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وعدہ لین کہ اِن کے مکہ پہنچنے کے بعد حضرات علماء ہندوستان سی رسالہ انتظام المساجد
اور جامع الشواہد یا ان کے مثل کوئی اور کمینہ ہیجکر یہہ نہ لکھدین کہ یہہ لوگ کافر
اور واجب القتل ہین اور حضرات ایڈیٹرز اپنے اخبارون مین انکی مٹی پلید نکرین
(لیکن اکثر بیچارہ عوام اتنے دور اندیش کہان ہین اور ان حضرات تک انکو رسائی کب ہے
لہذا ہم ہی انکی طرف سی ان حضرات کی خدمت مین فتوی اور سارٹیفکیٹ کے لیے
درخواست اِس مضمون کے خاتمہ پر پیش کرینگے براہ مہربانی وہ اسکا جواب دین
تاکہ ہم اسکو اشاعة السنہ مین درج کردین آور اگر ہمارے مخالفین کا بیان غلط اور
ہمارا بیان صحیح ہے اور مولانا ممدوح سے قید یا زد و کوب کی مزاحمت اور ان کے
مذہب مین کسی نوع سی مداخلت نہین ہوئی صرف انکو پاشا مکہ نے اُن کے دشمنون کے
کہنے سی بلایا ہے اور برٹش گورنمنت کا نسل کے کہنے اور جتانے سے کہ یہہ معزز اور خیر خواہ
گورنمنٹ ہین یہہ عذر کیا کہ ہمنے اِن کی حفاظت کے لئے انکو اپنے پاس رکھا ہے
آخر انکا بیان سُنکر انکو بری ذمہ کیا اور بری الذمہ ہونیکا سارٹیفکٹ دیکر عزت سے
رخصت کیا تو اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ اِس گورنمنٹ کی حدود سلطنت دولت
عثمانیہ مین بڑی وقعت و عزت ہے کہ نائب دولت عثمانیہ (پاشا مکہ) نے
مولانا ممدوح سے باوجودیکہ ساڑھی تین سو آدمی نے اُن کے برخلاف شہادت دی
صرف اسوجہ سی کہ برٹش کانسل کے وکیل نے اِنکا معزز و خیر خواہ گورنمنٹ ہونا ظاہر کیا
تہا اُن سے کوئی ملزمانہ سلوک نہ کیا صرف اِن مفسدون کی خاطر سے یا مہمانا کی حفاظت
کے لئے انکو اپنے مکان مین رکہا اور آخر اون کا بیان سنکر اور انکا بیجرم و صاحب کمال ہونا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

معلوم کر کے اُنکو عزت کے ساتھ مرخص کیا - اِس صورت مین برٹش گورنمنٹ
کو دولت عثمانیہ سے پچھلی کارروائی کی نسبت کچھہ استفسار کرنے
اور اسکا جواب لینے کی کچھہ ضرورت نہین - ہان آئندہ کے لئے بہ نظر
رعایا پروری و عام ہمدردی اپنی رعایا (ساکنین مکہ ہون خواہ حجاج ساکنان ہند
خصوصًا جو معزز اور خیرخواہ گورنمنٹ ہین) کی حفظ و امن کا ایسا انتظام
کرنا مناسب ہے کہ اسمین اُن کے مخالفون یا سرکار کی بدخواہون کو گنجایش دخل نرہے
وہ لوگ پہر نہ کبہی معزز خیرخواہان گورنمنٹ کو وہان نہ ستائین اور نہ عدالت مین
پہنچا دین جس سے وہان وہ مفسد اُن کی توہین کرین اور ہندوستان مین اپنی ہم خیال وہم
مذہب اخبار نویسون سے انکی توہین کرا دین ایک صورت (جس سے نہ دولت عثمانیہ کے
حقوق مین کسی نوع کی مزاحمت ہو اور نہ کوئی کی مداخلت اور نہ کسی اور مسلمان کی حق تلفی
یا اُس کے حقوق مین دخل وہی ہے بلکہ وہ سابق عملدرامد کی ہی توسیع و تائید ہے)
ہمارے خیال مین یہ آئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ سے دوستانہ
درخواست کرے کہ اگر آئندہ کوئی شخص برٹش گورنمنٹ رعایا سے
ہندوستان سے حج کے لئے مکہ جاوے خواہ اُس جگہہ کا مقیم ہو) وہان کسی جرم
کا (مذہبی ہو خواہ دنیا کے متعلق) ارتکاب کرے تو اُسکو پاشا مکہ بلا واسطہ
برٹش کانسل اپنی عدالت مین طلب نہ کرے اور نہ کوئی کارروائی یا تجویز
اخیر اسکے مقدمہ مین اپنے آپ کر لے - بلکہ اس شخص کا مقدمہ تحقیقات او
سزا کے لئے برٹش کانسل یا اسکی مسلمان نائب یا اسسٹنٹ کے سپرد کرے

مکہ مبارکہ مین ہندی مسلمانون کے حفظ امن کی تجویز ۳

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہ نہو سکے تو کم سے کم اتنا تو ضرور ہو کہ برٹش کانسل اسکے مقدمہ مین اول سے آخر تک بطور جیوری کے شامل و شریک رہی اور جو کارروائی ہو اسکے اتفاق رای اور تجویز سے ہوا کرے اور اس کارروائی کی تحریر (یا نقل) اُسکے دفتر مین بہی رہی۔

اس صورت سے یقین ہے نہ کسی ان کی مذہبی مخالف اور بدخواہ گورنمنٹ کو انکی ایذارسانی کی جرأت ہوگی نہ ان کے مذہبی بہائیون کو جہوٹی خبرین شایع کرنیکی گنجایش ہیگی نہ کسی گورنمنٹ کیطرف کوئی بات ظلم یا توہین کی عاید ہوگی۔

یہہ صورت بالکل اجنبی اور نئی نہین ہے پہلے بہی برٹش کانسل مقیم جدہ ہندیون کے (جو برٹش گورنمنٹ کی رعایا ہین اور مکہ مین رہتے ہین) استغاثے سنتا ہے اور اُن کے مقدمات مین دخل دیتا ہے اور اپنے مظلوم رعایا کی حق رسی کراتا ہے ہمنے اس تجویز مین یہہ وسعت تجویز کی ہے کہ اول سے آخر تک اسکو مداخلت رہی اسکی شمولیت کے سوای کسیکی طلبی بہی نہونے پاوے جسمین انکے دشمنون کو طرح طرح کے الزامات اور اتہامات کی گنجایش ہے مولانا ممدوح کے مقدمہ کی نسبت اہلحدیث کو پاشا مکہ کی نسبت کچہہ شکایت ہے تو صرف اس قدر ہے کہ عدالت مین انکی طلبی کیون ہوئی۔ اور تین دن تک انکو (خاص محل یا بیتا مین کیون نہسہی) نظربندش کیون رہی۔ اتنی ہی کارروائی کو ان کے مخالفین نے کچہہ کا کچہہ بنا لیا اور تمام ہندوستان اور عرب مین انکو بدنام کیا آیندہ اس طلبی رعایا برٹش گورنمنٹ کا بلا مداخلت و شراکت کانسل کسیکو وہان اختیار نرہے تو ان خرابیون اور شکایتون کا وقوع نہو۔ اِس قسم کے مزاحمت بیجا دور کرنے اور امن و آزادی قایم کرنے کے لئے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

گورنمنٹ ایک مدت سی ساکنان مصر سی (جو انکی رعایا نہین ہین) ہمدردی کر رہی ہی اور اس سے پہلے مظلومان ابی سینیا سے ہمدردی کر چکی ہے اور اسپر لشکر کشی کر کے اُسکو قید غلامی سے آزادی دلاچکی ہے یہان تو اُسکو اپنے خاص وفادار رعایا کی آزادی قایم کرنیکے لئے صرف قلم اٹھانے اور ایک دوستانہ خط کے لکھنے کی تکلیف کرنی پڑتی ہی۔ اِسلئے ہمکو امید ہی کہ ہمارے اِس تجویز پر (یا جو اس کے مثل مفید ہو) گورنمنٹ ضرور توجہ کریگی اور اپنی وفادار رعایا کو آزادی دلائیگی جبکہ خود اُس نے آزادی دے رکھی ہے۔

اب ہمارے ناظرین (موافقین ہون خواہ مخالفین) **انصاف** سی کہین کہ اِن **نتایج** کی **نظر** سے ہمارا بیان درست و راست اور تسلیم کرنے کے لایق اور بحق اسلام و مسلمانان مفید اور رابطہ اتحاد برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کے مناسب حال ہی یا ہمارے **مخالفین کا بیان** ۔ ہمارے ضمیمہ نمبر ۹ جلد ۶ مین مضمون مژدہ کو بعض اسلام کے **دوست** گمان [illegible] سلطان روم سے لڑانا چاہتا ہے **وہ صاحب** اب انصاف کو ایمان کو دور اندیشی کو پیش چشم رکھکر ہمارے بیان اور اُسکے نتایج ۔ اور مخالفین کے بیان اور اُسکے نتایج کو غور سے پڑھکر **کہین** کہ برٹش گورنمنٹ اور دولت عثمانیہ مین **لڑائی کرانیوالہ کون شخص ہے** کیا ہم ہین جو یہ کہتے ہین کہ نہین نہین وہان (مکہ مین) ایسا کوئی امر نہین ہوا جس سی برٹش گورنمنٹ رعایا کی اور اسکے سبب اس گورنمنٹ کی توہین ہوئی ہو لہذا برٹش گورنمنٹ گذشتہ حالات کی نسبت دولت عثمانیہ سے کچھہ دریافت نہ کرے۔ صرف آیندہ کے لئے ایسا انتظام کرادی جسمین رعایا برٹش گورنمنٹ کو ان کے مخالفون اور گورنمنٹ کے بدخواہون سے تکلیف نہ پہونچے۔ یا ہمارے **مخالفین** جو یہہ بیان کرتے ہین کہ پاشا مکہ نے برٹش گورنمنٹ رعایا سی یہہ مخالفانہ سلوک کیا اور وہ برٹش کانسل سے ایسی کم التفاتی سے پیش آیا جسکا لازمہ یہہ ہی کہ گورنمنٹ ضرور ان بیجا مزاحمتون اور کم التفاتیون کا (یا فرض کر) عتب کرے اور بات بڑہی۔ ناظرین اہل انصاف سی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

امید ہی کہ ہمکو کبہی باہم لڑنیوالا قرار نہ دینگے۔ ان ہی حضرات مخالفین کو یہہ ایڈریس (لقب) عطا کرینگے۔ ہماری بیان اور بیان مخالفین کا (بوجہ اولی) **دوسرا پولیٹیکل نتیجہ** ہی کہ اہلحدیث ہند برٹش گورنمنٹ کی حکومت کو بہت غنیمت جانتے ہین اور دل سی چاہتے ہین اور (امن وآزادی کی نظر سے) اسکو اسلامی حکومتون سی زیادہ دوست رکہتی ہین کیونکہ وہ اسکو اپنی مذہب اسلام کا محافظ سمجہتے ہین اور یہہ بات تسلیم کیگئی ہے کہ ہر کسیکو اپنا مذہب پیارا ہے پہر جو اسکے حفظ وامن کا وسیلہ ہو کیون نہ انکو پیارا ہو۔ اس نتیجہ کا یہہ لازمہ نتیجہ لایق تسلیم ہے کہ اس گروہ سی گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کبہی نہ ہوگی جبتک کہ انکو اپنی مذہب کی پابندی رہیگی۔ ہماری بیان کا **تیسرا نتیجہ** یہہ ہی کہ ہندوستان کے اکثر اخبارون نے گروہ اہلحدیث اور ان کے ایک سردار ومقتدا پر سخت ظلم کیا ہی جس سے انکو **استغاثہ کا حق** حاصل ہی ولہذا ان اخبار والون کو مناسب ہے کہ اس ظلم کے مکافات کرین اور ان خبرون خلاف واقع کی (جو مولانا ممدوح کی نسبت انہون نے شایع کی ہین) اپنے اخبارون مین تردید کرین وہ تردید کرین اور پہر بہی یہہ تسلی نہ ہون تو اسکا نتیجہ لایق تسلیم یہہ ہے کہ یہہ گروہ نہایت صابر وبردبار ہے اور انکو کسی فرقہ اسلامی کی ایذارسانی مد نظر نہین جو کچہہ کرتے ہین اپنے بچاؤ کے لئے کرتے ہین انکا کام کسیکی ایذا دینی کے بغیر چل سکے تو انکو کسی کے ایذا دینی سے کچہہ مطلب نہین۔

ایک گمنام اشتہار (یا اعلان) کسی گمنام مطبع دہلی مین چہپا ہی اسمین **کوئی صاحب** مجہول الاسم والرسم لکہتے ہین اگر یہہ لوگ (اہلحدیث) اپنی دعوے مین سچے ہین اور یقینا جانتے ہین کہ مولوی صاحب کے ساتہہ یہہ معاملہ ہرگز نہین ہوا تو مطبع میر یہہ سلطانیہ پر ہتک عزت کی **نالش کیون نہین کرتے**۔ بنک بہوپال اور پٹنہ کا بیت المال کس روز کام آئیگا۔

انکی خدمت مین التماس ہی کہ اگر اس قوم اہلحدیث مین مسلمانون کی باہم اتفاق جو دمصاحت پژوہ ایڈیٹر اشاعۃ السنہ وغیرہ جیسی اشخاص ہوتے تو اسوقت تک بیسون پرچے اور ہندوستانی اخبارون پر نالشین ہو جاتین۔ ہمارے پاس [illegible] عزیز بیس اور نہ ہند اردو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(اہلحدیث) کے خطوط نالش کرنیکی اجازت لینی کو آئے ہوئے ہین (جو چاہے ان خطوط کو دیکھہ لے) ہم انکو نالش سے مانع ہوئے ہین اور یہہ وعدہ دیچکے ہین کہ ہم ایسی تدبیر و تجویز کرینگے جس سے بغیر نالش اور کسی فریق یا شخص کو تکلیف دینے کے ہمارا کام چل جائے۔ اور ہم کو ان تکالیف سے نجات ہوجائے۔ جسکا ایفاء ہمنے اِس تجویز سے کیا ہے جو گورنمنٹ کی خدمت مین عرض کر چکے ہین۔ اگر **گورنمنٹ** نے ہماری اِس تجویز کیطرف توجہ نہ کی اور ہمارے اسلامی بہائی اخبار نویسون نے بہی اس **ظلم** کے مکافات نہ کی تو مطبع میرا یہ تو ریاست غیر مین ہے ان حضرات ملکی اخبار نویسون پر تو ضرور نالشین ہوجاوینگی۔ ہمارے احباب جلدی نکرین تہوڑے دن ازراہ کرم صبر کرین۔ دیکہین تو سہی ہوتا کیا ہے۔ یہ نالش نکرنیکا جواب ہی رہا جواب اِس رمز و اشارہ کا کہ بنک بہوپال اور پٹنہ کے **بیت المال** کا روپیہ کس روز کام آویگا ؟ سو ہم نمبر ۱۲ مین عنقریب ایسا کافی و شافی جواب دینگے کہ پہر آپ کی یا کسی اور آپکے ہی بہائی [illegible] پر یہہ کہلہ گیا اور گورنمنٹ کو روشن دلایل سے معلوم ہوجائیگا کہ گورنمنٹ کی مخالفت کے لئے بیت المال جمع کرنیوالے اور ان ارادون اور تدبیرون مین رہنے والے ان ہی حضرات کے مقلدین بہائی ہین اہلحدیث کا دامن اس تہمت سے پاک ہے

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

اب ہم اِس مضمون کو **ختم** کرتے ہین اور اپنے ناظرین سے امید رکہتے ہین کہ ہماری اس بحث و بیان کو اعتراض نمبر ۲ مشیر قیصر کے جواب مین کافی و وافی سمجہین گے اور حسب **وعدہ** گروہ اہلحدیث کی طرف سے حضرات علماء اور ایڈیٹرون کی خدمت مین **فتوی اور سارٹیفکٹ کی درخواست پیش کرتے ہین**۔

چہ میفرمایند علماء دین و اڈیٹران با تمکین

اندرین صورت

اہلحدیث جنکی عقاید یہہ ہین [illegible] دکہہ ہون) کہ خدا تعالی واحد لا شریک ہی کذب وغیرہ عیوب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے پاک ہی کوئی چیز اجسام وغیرہ سے اسکی مثل نہین ہے - اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین شفیع المذنبین
ہین تبلیغ احکام مین معصوم ہین اور جن چیزون کو خدا اور رسول نے حلال کیا ہی حلال ہین جنکو
حرام کیا ہے (جیسی خنزیر - نکاح محرمات خالہ پہوپی وغیرہ) حرام ہین - آنحضرت کی خلفاء راشدین
(ابوبکر صدیق - عمر فاروق - عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہم علی مرتضی علیہ السلام) کی خلافت
برحق ہے اور اہلبیت نبوت کی محبت و موالاۃ ایمان کا جزء ہے - اور مجتہدین مذاہب مشہورہ اور
مشایخ طرق قدیمہ سب کے سب خداتعالی کے مقبول بندی ہین) مسلمان کلمہ گو ہین یا نہین؟
نہین تو بیان فرماوین کہ کونسی شرط اسلام یا جزء ایمان انمین پائی نہین جاتی - اگر مسلمان ہین
تو پہر وہ کعبہ شریف کے حج اور وہان کی اقامت کا عام کلمہ گویون کے مساوی استحقاق رکہتی
ہین یا نہین - نہین تو وجہ عدم استحقاق بتادین اور یہہ بیان فرمادین کہ شیعہ اور خارجیون
وغیرہ کلمہ گویون کو ان پر کیا فوقیت ہی کہ وہ اس استحقاق سے محروم نہین ہین اور بلا روک ٹوک حج
کرتے ہین - اور اگر وہ سب کلمہ گویون کے مساوی استحقاق رکہتی ہین تو انکو فتوے دو اجازت
دین - مگر علماء یہہ وعدہ کرلین کہ انکی مکہ پہنچنے کے بعد رسالہ جامع الشواہد زرد کا غذ یا رسالہ انتظام المساجد
مکہ مین ارسال فرماکر یہہ نہ لکہین گے کہ یہہ کافر اور واجب القتل ہین - اور اڈیٹر یہہ عہد دین کہ یہہ اخبار ان
مین انکی نسبت یہہ نہ چہاپ دین گے کہ یہہ خنزیر کی چربی اور کتے کے گوہ موت کو حلال اور پاک
سمجہتے ہین اور مکہ مین یہہ یون ذلیل ہوئی - اور اگر یہہ انکو فتوی اور سارٹیفکیٹ نہ لکہدین اور
ادہر مکہ والے انکو حج نہ لینے دین مارین پیٹین یا قید کرین تو پہر یہہ حضرات ارشاد کرین کہ ایسی
صورتمین ان کے ذمہ سی فریضہ حج ساقط اور معاف ہی یا نہین - جیساکہ راستہ کی لوٹیرون اور ڈاکوؤن
کے خوف سی حج معاف ہونا کتب فقہ شریفہ مین لکہا ہی بینوا توجروا

التماس - (۱) اڈیٹران اخبار جنکو اہلحدیث سی کاوش نہین اس درخواست و استفتاء کو
اپنے اپنی اخبار ون مین درج فرماوین -
(۲) اعیان و اشخاص اہلحدیث جنکو ہماری رسالہ کے کل یا بعض حصون مضمون سی اتفاق ہو وہ ہمکو توافق رائے

سے بذریعہ خاص خطوط اطلاع دین خصوصاً اس درخواست کی نسبت جو گورنمنٹ سے کیگئی ہے مگر بہت جلد نہایت شتاب - ایکدن کا بہی توقف نہ کرین -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بقیہ نمبر ۳ جوابات مشیر قیصر

سوالات علماء بمبئی کے جواب سی گریز کرنیکے طعن کے جواب کا بقیہ

اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہین تو اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۴ کو ملاحظہ فرمائین۔

(۲) آپ نے فرمایا ہے (جسکا ماحصل یہہ ہی) کہ علماء بمبئی کا اپنے سوالات مین کتب اہلحدیث کا حوالہ ندینا انکی اولوالعزمی و نیک نیتی پر مبنی تہا اونہون نے قبل از انکار یا اقرار مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب انکی کتابون کا حوالہ دینا خلاف تہذیب و مخالف داب مناظرہ سمجہا ورنہ انکے پاس سامان سب تیار تہا مولانا میدان مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو وہ سبہی کچہہ بتا دیتے۔ خاکسار ملتمس ہے یہہ تجویز صرف آپ کی حسن ظنی و نیک نیتی و اولوالعزمی کا نتیجہ ہے ورنہ ان سوالات کا پتہ و نشان تو روئے زمین پر کہین نظر نہین آتا نہ علماء بمبئی کے پاس ان سوالات کا [illegible] ہے۔

آپ اس حسن ظنی کو نفس الامر کے مطابق سمجہتے ہین تو علماء بمبئی کے وکیل ہو جائین اُن سے ان سوالات کا پتہ و محل دریافت کر کے پیش کرین پہر جو چاہین ہمسی خواہ مولانا ممدوح سے لکہا لین یا منوا لین۔ یا علماء بمبئی کو بمبئی مین چہوڑ دین اور مولانا ممدوح کو بہی ایک طرف رہنے دین۔ آپ خود **میدان مناظرہ** مین صف آرا ہو جائین اور مجہہ سی ان مسایل مین اسی اخبار گہر بار مشیر قیصر مین (جو اکثر دیسی اخبارات کی نسبت بے تعصب و مہذب کہلاتا ہے) بحث کر لین۔ ع ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو۔ مگر شور و شغب و انتشار و تشتت سے بچنے کے لئے سبہی سوالات سی یکبارگی تعرض نہ کرین بلکہ یکے بعد دیگرے طے کرین بہتر ہے کہ سب سے پہلے سوال ہفتم علماء بمبئی کا کہ کتّے کا گوہ اور موت پاک ہی (جو ان کے خیال مین نہایت لطافت و نفاست [illegible] تہذیب و علمیت پر مشتمل ہے) کسی چہوٹی بڑی نئی پرانی معتبر یا غیر معتبر (دیکہی ہم انکو کیسی وسعت [illegible]تے ہین) کتاب اہلحدیث سی پتہ و حوالہ دین اسکی بعد اور سوالات کا ثبوت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پیش کرین۔ اِس سوال کو طے کرنیکی پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرین گے تو ہم اسکو بیجا اور لغو سمجھکر اسکا جواب ندینگے۔ مگر اپنے بیان و ثبوت مین دو شرطون کے پابند رہین اول یہہ کہ جو بات اہلحدیث کی ذمہ لگاوین وہ اِنکی کلام کا منطوق ہو نہ صرف مفہوم ان کا اصل مذہب ہو نہ اسکا لازم۔

کیونکہ مفہوم کلام بسا اوقات ایسا ہی ہوا کرتا ہی جسکا متکلم کلام ارادہ نہین کرتا اور نہ اُسکو پسند رکھتا ہے اور لازم مذہب بھی عین مذہب نہین ہوا کرتا۔

دیکھو خدا تعالی نے قرآن مجید مین لحم خنزیر کو حرام فرمایا ہی اُسکے بہت سی مفہوم ایسے ہین جو خدا تعالی کی مراد نہین ہین وعلی ہذا القیاس۔

دوسری شرط یہہ ہے کہ جو بات آپ اہلحدیث کے ذمہ لگاوین وہ ایسی نہ ہو جو آپ کی کتب مین پائی جاتی ہو ورنہ اِس مصرع کا مصداق بننا پڑیگا ؎ مین الزام اسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا [illegible] جواب آپ ہی کو دینا پڑیگا

یہہ تو شرطین ہین۔ اب ایک مصلحت و مشورہ کی بات کہنی سے بھی دریغ نہ کرون۔

آپ جو کچھہ لکھین اشاعۃ السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد ۶ (جو زیر طبع ہی اور عنقریب آپکے ملاحظہ مین گذریگا اگر آپنے طلب کیا۔) کے ملاحظہ کے بعد لکھین شاید اس سی آپ کی یہہ حُسن ظنی اور رنگ بدلے اور اسباب مین بحث کی حاجت ہی باقی نہ رہی۔

(۳) آپ نے فرمایا ہی کہ مولانا ممدوح حج سی واپس آئے تو علماء بمبی کا جواب ضرور تحریری دینگے خاکسار ملتمس ہی کہ یہہ بات تو مین پہلی ہی کہہ چکا ہون کہ علماء بمبئی یا آپ اِن کے وکیل ہو کر یا اصالۃً اِن سوالات کی کتب اہلحدیث سی نشان دہی کرین پھر جو چاہین جناب ممدوح سے خواہ ہمسی لکھوالین۔

یہان ایک اور لطیفہ عرض کرنا مناسب نظر آیا کہ اگر ہر لغو و بیہودہ بات کا جواب دینا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لازم ہی اور ایسا سوال کرنا بہی جایز ہے تو آپ ہمکو اجازت دین کہ ہم اسی قسم کا ایک سوال آپ سے کرین پہر آپ ہمکو اسبات کا جواب دین اِسکے بعد مولانا ممدوح بہی اِن سوالات کی جواب مین وُہی بات لکہدینگے جو وہ زبانی فرما چکے ہین۔

مگر مین معافی مانگ کر یہ عرض کرتا ہون کہ وہ سوال اِسی قسم سی ہو گا جس قسم سی علما بہی کے سوالات ہین اور ہمنی اُن کے نظائر اپنے مضمون **ترقی معکوس** کے خاتمہ مین بیان کئے ہین (جو شیر قیصر نمبر ۱۲ کے صفحہ ۲ کے تیسری کالم مین منقول ہین) پہر اِس سوال کو گستاخی وسوء ادبی و بد تہذیبی قرار نہ دیا جاوی۔

(۴) آپنے بجواب ہماری مضمون ترقی معکوس) قضیہ معکوسہ بنایا اور اُسمین فرمایا ہی کہ یہ ارشاد (الزام تکفیر مسلمانان) شاید اُسوقت صحیح ہوتا جب لامذہب اہلسنت سے متقدم ہوتے یا اہلسنت اس فرقہ محدثہ کے پیچہی پڑتے اور برا بہلا کہنی مین ہدایت کرتے۔ یہان قضیہ معکوس ہی [illegible] عبد الوہاب [illegible] اہلسنت [illegible] عبدالقادر [illegible] کہا ہی۔

خاکسار اولا یہہ التماس کرتا ہے کہ اگر آپ ہمکو بحث و خطاب سی عزت بخشنا چاہتی ہین تو آیندہ قلم ہدایت رقم کو ایسے غیر مہذبانہ الفاظ (لامذہب فرقہ جدید وغیرہ) سے (جنسی گروہ اہلحدیث کے نوجوانون کو اشتعال پیدا ہوگا اور اُسکے مقابلہ مین آپ کے مذہب اور اُس کے واضعین کے حقمین اُنکی قلم سے برا بہلا نکلیگا۔) روکین اور اس بیت صائب کو پیش چشم رکہین ؎ دہنِ خویش بدشنامِ میالا صائب ✦ کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد۔

کوئی کسیکو کافر ملحد دہریہ لامذہب بدمذہب اور مُشرک ہی کیون نہ سمجہتا ہو مگر جب اِس سے تخاطب کرنا چاہئے تب اِسکو تہذیب شرافتُ انسانیت اِن الفاظ کے بولنے کی کبہی اجازت نہین دیتے۔

اِس **دفعہ** ہمنے (صرف اِس خیال سی کہ جو آپ سے ہمکو شرف تخاطب حاصل ہوا ہی یہ بس غنیمت ہی اسکے ساتھ [illegible] گالیان مل گئین تو اِن پر بہی صبر مناسب ہی) صبر کیا چنانچہ کسی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایسے ہی ہماری جیسے طالب صادق نے کہا ہی ؎

رنج راحت شد چو مطلب شد بزرگ گرد گلہ توتیائی چشم گرگ

آیندہ آپ ایسے الفاظ قلم مین لائین گے تو ادہر سے بجز سلام علیک کچھہ جواب نپائین گے اور اگر آپ کا اصل مطلب یہی ہے کہ دو چار گالیان دیکر مخاطب کو بہگا دین تو لیجیے ہم ابہی سے بہاگ جاتے ہین آپ ہی کو فتح سمجھہ لین - اِسیطرح علماء بمبئی نے ہماری مولینا دشیخنا کو بہگایا تہا آپ بہی اُن ہی کا اقتدا کرین -

ثانیاً ملتمس ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر کسیوجہ سی الزام عاید نہین ہو سکتا اِسکو اہلحدیث ہندوستان سی کوئی خاص تعلق و نسبت نہین ہے جیسی کہ مقلدین مذہب حنفی سی اِسکو نسبت و مشابہت ہی کہ یہہ لوگ حنفی مذہب کے مقلد ہین وہ حنبلی مذہب کا مقلد تہا - اہلحدیث تو کسی مذہب خاص مذہب کے مقلد ہین نہ کسی خاص شخص [illegible] وہ لوگ [illegible] اور خدا و رسول کے مقلد ہین [illegible] قال قائلہم

؎ زاہدیہ نجات خواہی آئین عشق سر کن ٭ از مصطفا شنیدن واز دیگران بریدن - اور خاصکر اِس مسئلہ تکفیر مخالفین اہل قبلہ مین تو وہ اس سی مخالفت مذہب سی ظاہر کر چکے ہین **مولانا محمد اسمعیل شہید** ہی کو دیکہو وہ اپنے مخالفین کو کافر تو کہان مبتدع ہی نہین کہتی جسکو آپ بہی قول آیندہ مین اقراری ہین - **نواب صاحب** بہوپال کا رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ کا صفحہ ۷۳ ملاحظہ کرو جسمین بہ نسبت محمد بن عبد الوہاب صاف لکہا ہی و مسائلہ مشہورۃ وفیہا المقبول والمردود واشہر ماینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولی تکفیر اہل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیہا والثانیۃ التجاری علی سفک الدم المعصوم بلا حجۃ ولا برہان

ترجمہ اور محمد بن عبد الوہاب کے رسایل مشہور ہین اُنمین سی کوئی مقبول ہی کوئی مردود اِسکی جن خصلتون کو لوگ بُرا جانتے ہین اُنمین دو بڑی مشہور خصلتین ہین ایک تمام زمین والونکو صرف لپٹی (یا ملادٹی) باتونسی کافر کہنا - دوسری بلا دلیل بیگناہونکی خونریزی پر جرات کرنا -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس خاکسار کا رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر۹ جلد۱۲ کو مطالعہ فرماؤ گے تو اسمین محمد بن عبدالوہاب پر بہت لے دے پاؤ گے ـ باایں ہمہ تحاشی و تبری محمد بن عبدالوہاب کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر الزام قائم ہوسکتا ہے تو آپ کا گروہ اس الزام کا زیادہ تر مستحق ہے ـ وہ (اہلحدیث) آپکو کہہ سکتے ہین کہ محمد بن عبدالوہاب تمہارا ہی مقلد بھائی تہا جس نے مسلمانون کو کافر بنایا اور مسلمانون کا نمبر گہٹایا ـ

(۵) آپنے فرمایا ہے ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح مین دنیا کے محدثین و فقہاء و اولیاء اللہ اور علماء کے افعال و عقائد بدعت ٹہرائے گئے ـ ہمنے مانا کہ صاحب ایضاح نے اطلاق لفظ مبتدع کا انپر جائز نہین رکہا مگر جب یہہ حضرات مرتکب بدعت ہوئے تو پہر مبتدع کا اطلاق خود بخود ہوگا یہہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص مارتا ہو اور اسے ضارب نہ کہین ـ

خاکسار ملتمس ہے جن افعال و عقاید کو مولانا محمد اسمعیل شہید نے کتاب ایضاح الحق مین بدعت قرار [illegible] دنیا کے مشہور [illegible] توہم [illegible] کوئی منصف و محقق حامی نہین پرانی دنیا کے محدثین فقہا و اولیاء و علماء سے تو ایک شخص بہی وہ اعتقاد نہین رکہتا جسکو انہون نے بدعت قرار دیا ہے آپ تمام دنیا کی حالات کہان جانتے ہین اور کب بیان کر سکتے ہین یہہ تو زبانی دعوی ہین ـ

آپ ہمکو وہ اعتقاد و اقوال دو چار ہی محدثین یا فقہا یا اولیاء یا علماء قرون ثلثہ سے (جنمین ہمارے سر تاج چارون امام مذہب اور اکثر اصحاب متون حدیث اور بیسیون متقدمین اولیاء و علماء داخل ہین) بنقل صحیح ثابت کردین پہر دیکہین ہم اس کتاب ایضاح الحق کی کیسی خبر لیتے ہین ؟

آپکا یہہ فرمانا کہ گو مولوی اسمٰعیل صاحب نے ان لوگون کو مبتدع نہین کہا مگر ان کے افعال کو بدعت کہنے سے انکا مبتدع ہونا نکلتا ہے ہماری مدعا کا عین موید ہے اس سے یہہ تو ثابت ہوا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نے مسلمانون کو مبتدع نہین کہا چہ جائیکہ کافر کہا ہو ـ

رہا یہہ کہ ان [illegible] اقوال کو بدعت کہنے سے انکا مبتدع ہونا نکلتا ہے سو یہہ (مبتدع ہونا نکلنا) آپ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لوگون کا فعل ہے۔ مولوی صاحب محمد اسمٰعیل مرحوم تو اُسکو پسند نہین کرتے۔ غایۃ مافی الباب یہہ کہ اُسمین آپ اُنکی علمی غلطی تجویز کرین سو یہہ بات دوسری ہی۔ یہ ہمنی علی سبیل التنزل کہاہی اور سچ پوچھو تو اُسمین بہی مولوی صاحب غلطی پر نہین ہین۔ بلاشبہ لغۃً وعقلاً قیام مبدء حمل مشتق کا موجب ہوتا ہے اور یہی عامیانہ خیال ہی اور اسی پر مارنیوالہ کو ضارب کہنے کی مثال پھبتی ہی۔ مگر شرعا (بحکم کتاب وسنت ومذاہب فقہاء اُمۃ) یہہ بات کلیۃ صحیح نہین ہی۔ جلد اول صحیح البخاری صفحہ ۹ سطر ۵ مین باب المعاصی من امر الجاھلیۃ ولا یکفر صاحبہا بارتکابہا الا بالشرک +ملاحظہ فرمائیے اور فقہاء ومتکلمین رحمہم اللہ اجمعین کے تصانیف مین مسئلہ عدم تکفیر اہل قبلہ دیکہہ لیجئے اسکی بعد مولانا اسمٰعیل شہید کو جو کہنا ہو سو کہیئے۔ مولانا مرحوم ان سب کے مخالف نکلی تو ہم بہی آپ کے ساتھ ہین۔

(۶) آپنے فرمایا ہے پہر صاحب ایضاح نے ایضاح مین تقلید شخصی کو بدعت حقیقۃ لکہا ہے اور تنویر العینین مین شرک۔ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار مین انکی ہان مین ہان ملایا ہے اور صاحب ظفر المبین نے انکا وصدقنا کہا ہے۔

خاکسار ملتمس ہے جس تقلید شخصی (باعتقاد وجوب وبمقابلہ نصوص) کو مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم نے شرک یا بدعت قرار دیا ہے۔ اور مولانا سید محمد نذیر حسین نے اُسمین اُنکا اتباع کیا ہی وہ ایسی تقلید ہی جسکو کسی محقق حنفی شافعی حنبلی مالکی محدث فقیہ ولی متقی نے اختیار نہین کیا بلکہ بہتیرون نے اِسکو بُرا کہا ہے۔ دس بیس تیس چالیس پچاس ساٹھ ستر جسقدر اعیان واکابر مذہب (جنہون نے ایسی تقلید کو بُرا کہا ہے) کے نام نامی آپ چاہین ہم گن سُناتا ہون اور اگر آپکو اپنی کمیٹی کے صدر نشین مولوی محمد عبد الحی صاحب کے کلام پر اعتماد ہے تو اُنھی کے رسالہ النافع الکبیر اور فوائد بہیہ سے اس تقلید کی بُرائی ثابت کر دکہاتا ہون۔ پہر اگر مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم اور حضرت شیخنا المحدث دہلوی نے بہی اِسکو بُرا کہا تو کیا بُرا کیا۔ اب رہی ظفر المبین اور اُس کے مؤلف شیخ محی الدین سو وہ جانین آپ جانین

+ گناہ کفر کے کام ہین گمراہ کے مرتکب کو (بجز ... ب) کافر نہ کہا جاویگا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہم اُن کے ذمہ دار و جوابدہ نہین ہین اِسکی وجہ ہم اخبار مشیر قیصر نمبر ۴ ہم جلد ۲ مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۸۳ء میں چھپوا چکے ہین آپ اُسکو ملاحظہ فرما سکتے ہین

(۷) اِن افادات کی خاتمہ پر بطور نتیجہ آپنے فرمایا ہے کہ باوجودیکہ مخالفین کیطرف سے اس قسم کی زبان درازیان ہوتی ہین مگر اہلسنت نے جواب مین صرف اِس قدر ثابت کیا ہی کہ تقلید شخصی شرک وبدعت نہین ہے - یہہ نہین کہا کہ لامذہب مشرک یا مبتدع ہین کیون نہو خود ہی بُرا بہلا کہنا اور اُلٹا الزام رکھنا - اب انصاف سے ارشاد ہو کہ یہان ترقی معکوس ہی یا قضیہ معکوس"-

خاکسار ملتمس ہے کہ جناب کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے کینہ و صاف سینہ ہین آپنے اپنی بہائیون کے اس قسم کے رسائل جنمین اہلحدیث کو کافر و مشرک و واجب القتل کہا گیا ہی ملاحظہ نہین فرمائے - گلابی چو ورقہ (جامع الفوائد فی اخراج الوہابین عن المساجد) جنمین اہلحدیث کو کافر و مبتدع کہا گیا ہے اور اس کو [illegible] انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد جسمین اہلحدیث کو مشرک کہنے کے ساتھ انپر قتل کا بہی فتوی دیا ہے اور اس سے پہلے رسایل تنویر الحق - توفیر الحق - تحفۃ العرب والعجم - مدار الحق - انتصار الاسلام اور افاضل کلکتہ کی بعض تالیفات جناب ملاحظہ فرماتے تو جناب کی طبیعت انصاف طینت سے امید ہی کہ یہہ بات کبہی زبان پر نہ لاتے اور علماء اہلحدیث کا اپنے سنی بہائیون کو مشرک و مبتدع نہ کہنا تو آپ مان ہی چکے ہین

اِن عذرانہ التماسون اور دوستانہ گذارشون سے اُمید ہی آپ کو یقین ہوگا کہ مضمون ترقی معکوس نہایت صحیح و درست ہی اور اِسکا نقیض قضیہ معکوسہ صحیح نہین ہی آیندہ اُسکا اختیار (اختیار نہ پڑ ہیگا) آپ اور جملہ ناظرین کے اختیار مین ہے -

[illegible] کا خیر خواہ بلا اشتباہ

ابو سعید محمد حسین لاہوری

اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de